قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک

از تالیفات جناب مستطاب صاحبزادہ محمد عبدالمنعم خان صاحب خلف الصدق

(تاریخی نام)

رسالاتِ نبویہ علیہ التحیہ

۱۳۲۳۴ھ

الی

۴ھ ہجری النبوی

جناب صاحبزادہ حافظ حاجی محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ عم ممبر دربار ٹونک

زیر نگرانی احقر ابوطاہر حامد میرزا عفا اللہ عنہ دہلوی

دلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں باہتمام ٹھاکر داس صاحب منیجر چھپا

تعداد طبع (۵۰۰)

دفعہ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد۔ ہیچمدان **محمد عبدالمنعم خان** خلف صاحبزادہ **حافظ حاجی محمد عبدالرحیم خان صاحب بہادر مظفر جنگ** ایک عرصہ سے اس فکر میں تھا کہ کوئی تالیف ایسی جو مشتمل بر افادہ مسلمین و موجب حسنات دنیا و دین ہو لکھے۔ مدتوں اسی خیال میں منہمک رہا۔ آخر بعد تردد بیشمار و فکر بسیار بمشورہ استاذی و ملاذی مولانا و بالفضل اولانا مولوی **محمود حسن خان** صاحب دام فیوضہ یہ قرار پایا کہ مناقب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کوئی تالیف نہیں جو موجب فلاح دارین ہو۔ یہ بات دل میں جم تو گئی لیکن سوچتا تھا کہ اس فن میں بھی علمائے نے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا ہے۔ مگر یہہ کار خیر خداوند عالم کو اس ناچیز کے ہاتھوں لینا تھا۔ لہذا تائید غیبی نے کہا کہ یہہ ایسا محدود فن نہیں ہے کہ تمامی کو پہنچ گیا ہو۔ بلکہ یہہ ایسے برگزیدہ عالم کے اوصاف ہیں کہ قیامت تک ختم نہوں گے۔ اور اوس زبدہ اولاد آدم کے مناقب ہیں کہ قیامت کے بعد بھی ان کا سلسلہ رہے گا۔ اسی خیال نے دماغ اور قلب کو خوب مضبوط بنا دیا لیکن ابتک کوئی ایسا قوی سلسلہ جو میرے اس خیال کا محرک ہو نہیں پیدا ہوا تھا۔ اسی اثنا میں جناب والد ماجد صاحب ظلہ نے میرے جد امجد صاحب مرحوم و مغفور کے

چند جمع کردہ مکاتیب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ کے لیے مجھے دیئے میں نے اسی سبب
کو اپنے لیے غیبی امداد تصور کرکے مصمم ارادہ کرلیا کہ یہی ذریعہ تالیف مناقب کے لیے سب سے
عمدہ ہے۔ اور کوشش کی کہ ان کے علاوہ اور جس قدر مکاتیب فراہم ہوسکیں کروں۔ لہذا
بقدر وسیع معتبر کتابوں سے جنکا ذکر آگے آئیگا تلاش کرکے وہ کل مبارک نامے جو حضور سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اطراف وجوانب میں بنام اکابرین وقت تحریر وتسطیر فرمائے
ہیں جمع کیئے اور اون کا ترجمہ عام فہم سلیس زبان میں لکھا ہے۔ تاکہ عام مسلمان اوس کے مطالعہ
سے اخلاق وعادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومسائل شریعت کے صحیح اصول اور یہہ کہ
اسلام دین حق ہونے کے سبب سے بذریعۂ اخلاق حسنہ کسقدر جلد پھیلا۔ اور ہمارے مقتدا نے
جسکے ہم پیرو ہیں کن کن چیزوں کی طرف دلالت فرمائی ہے اور کن طریقوں سے خداوند عالم
کا تقرب حاصل کرنے کا راستہ بتایا ہے اور توحید کے کیا اصول ہیں معلوم کرسکیں۔ لہذا کچھ
میری ہمت سے اور کچھ استاذی مولانائے موصوف مدظلہ کی پشت گرمی سے یہ ذخیرۂ دنیا و
آخرت سنہ ۱۳۳۴ ہجری میں مرتب ہوکر لایق مطالعہ ناظرین بن گیا۔ فالحمد للہ علی ذلک اور اس ذخیرہ کا
نام تاریخی (رسالات نبویہ علیہ التحیہ) رکھا۔ میرے احباب میں سے حافظ محمد عبید اللہ صاحب
نے بہت سے تاریخی نام لکھے جو اونکی فضیلت کے شاہد ہیں۔ الغرض میں اونکو ذیل میں درج کرتا ہوں:۔
خصائل مکارم رسول۔ ابلغ السیر تسطیر الخطوط۔ ترجمۂ خطوط نبوی۔ اخبار واحادیث۔ اخلاق الشارع۔ مرسلات الشارع
تقویم المذہب۔ ان مکاتیب کو جس نام سے تعبیر کیا جائے شایاں ہے۔ اللہ تعالی اس ذخیرہ کے مطالعہ سے
مسلمانوں کو توفیق اعمال حسنہ عنایت فرمائے۔ اور اس ناچیز کو بطفیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آلودگی عصیاں سے پاک کرے
اللہم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منہم آمین یا رب العالمین +

فہرست الکتب وما فیہا من المسائل

فھرست المسائل بترتیب الفقہ — فہرست مسائل بہ ترتیب فقہ

کتاب الطہارۃ — طہارت کی کتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین ۰ الرحمن الرحیم ۰ ملک
یوم الدین ۰ ایاک نعبد وایاک نستعین ۰
اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت
علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ۰
اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت
علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔
ثم صل وسلم وبارک علی محمد وعلی آلہ واصحابہ
خصوصا علی خیر البشر بعد الانبیا ابی بکر
الصدیق الذی قال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم فی حقہ لو کنت متخذا من امتی
خلیلا لاتخذت ابابکر خلیلا ۰ وقال صلی اللہ
علیہ وسلم ابی اللہ والمؤمنون ان یختلف
علیک یا ابابکر رضی اللہ عنہ وعلی مزین
المنبر والمحراب امیر المؤمنین عمر بن
الخطاب الذی قال رسول اللہ صلی اللہ

تعریف تمام اللہ ہی کو ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے
نہایت مہربان بہت بخشش والا قیامت کے دن کا مالک ہے الہی
ہمکو راہ راست پر قایم رکھہ اون لوگوں کی راہ جنپر تیرا غضب نہوا
نہ وہ گمراہ ہوئے اے اللہ رحمت نازل فرما محمد پر اور آل محمد جیسے
ابراہیم اور آل ابراہیم پر تونے رحمت نازل کی ہے تو ستودہ صفات
ہے بزرگی والا۔ پہر درود وسلام وبرکات نازل کر محمد پر اور اونکی
آل و اصحاب پر خاصکر انبیا کے بعد سب کے سردار ابوبکر صدیق پر
جن کے حق میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ اگر امت سے کیسکو میں اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کو اور مومنوں کو ناپسند
ہے کہ ابوبکر کے حق میں اختلاف کریں رضی اللہ عنہ اور منبر ومحراب کی
زیبایش امیر المومنین عمر بن الخطاب پر جن کے حق میں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ سبحانہ عمر کی زبان پر
اور عمر کے قلب پر حق بات نازل فرماتا ہے رضی اللہ عنہ،
اور امیر المومنین ذی النورین ابو عمرو عثمان بن عفان پر جنکے

ہم تیری ہی عبادت
اور تجھی سے مدد چاہتے

علیہ وسلم فی حقہ ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ رضی اللہ عنہ وعلی ذی النورین امیر المؤمنین ابی عمرو عثمان ابن عفان الذی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حقہ ان اشد ھذہ الامۃ بعد نبیہا عثمان رضی اللہ عنہ وعلی صاحب ولایۃ المؤمنین وامیرھم علی بن ابی طالب الذی قال فی حقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنوان صحیفۃ المؤمن حب علی بن ابی طالب ومن کنت ولیہ فعلی ولیہ رضی اللہ عنہ وعلی سیدی شباب اھل الجنۃ الحسن والحسین الذین قال فی حقہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین سید اشباب اھل الجنۃ وان احب اھل بیتی الی الحسن والحسین رضی اللہ عنہما وعلی امہما سیدۃ النساء التی قال فی حقہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما فاطمۃ بضعۃ منی من اغضبہا فقد اغضبنی رضی اللہ عنہا وعلی ابی عمارۃ حمزۃ بن عبد المطلب الذی قال فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید الشھداء عند اللہ یوم القیمۃ حمزۃ بن عبد المطلب وانہ لمکتوب عند اللہ فی السماء السابعۃ حمزۃ اسد اللہ واسد رسولہ رضی اللہ عنہ وعلی ابی الفضل عباس بن عبد المطلب الذی قال فی حقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العباس منی وانا منہ رضی اللہ عنہ وعلی الستۃ الباقیۃ من العشرۃ المبشرۃ بالجنۃ وسائر المھاجرین والانصار والتابعین الابرار رضوان اللہ

حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعد نبی کے امت کا زیادہ پختہ کار مرد عثمان ہے رضی اللہ عنہ۔ اور امیر المومنین صاحب ولایت علی بن ابیطالب پر جن کے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کے صحیفہ کا عنوان علی ابن ابی طالب کی محبت ہے اور میں جس کا ولی ہوں اوس کا ولی علی ہے رضی اللہ عنہ اور جنت کے جوانوں کے ہر دو سردار حسن وحسین پر جن کے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے زیادہ تر مجکو محبوب حسن وحسین ہیں رضی اللہ عنہما اور اونکی والدہ فاطمہ پر جو ساری دنیا کی عورتوں کی سردار ہیں جن کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ فاطمہ میری لخت جگر ہے جسپر اوس کا غصب ہے اوسپر میرا غضب ہے رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو عمارہ حمزہ بن عبد المطلب پر جنکے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام شہدا کے سردار بروز قیامت اللہ سبحانہ کے نزدیک حضرت حمزہ ہیں اور اللہ سبحانہ نے ساتویں آسمان پر اونکو اللہ کا شیر اور اوس کے رسول کا شیر لکھ رکہا ہے اور حضرت ابو الفضل عباس بن عبد المطلب پر جن کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عباس مجہہ سے ہے اور میں عباس سے ہوں رضی اللہ عنہ اور عشرہ مبشرہ کے باقی چہہ حضرات پر جن سب کو جنت کی بشارت ہو چکی ہے اور تمام مہاجرین اور انصار اور تابعین ابرار پر اللہ سبحانہ ان سب سے راضی ہو۔ اے اللہ مجھے اور میرے بزرگوں کو اور جملہ مومنین ومومنات کو بخشدے تو بندوں کی دعائیں سنکر قبول کرنے والا ہے اور ہمکو اوس گروہ میں کرلے جو تجہپر ایمان لائے اور تیرے رسول کی پیروی کی اور اپنی مرضی اور محبوب کاموں کی ہم کو توفیق عطا فرما اور عادل امام سے ہماری تائید فرما جو ہمپر رحم کرے اور ظالم کو ہمپر مسلط نہ کر تو غفور الرحیم ہے۔ اے اللہ کے بندو اللہ تمپر رحم فرماوے۔ اللہ سبحانہ نے تمپر بڑا

عليهم اجمعين-
اللهم اغفر لي و لاسلافي و لجميع المؤمنين
والمؤمنات انك سميع مجيب الدعوات
واجعلنا ممن آمن بك واتبع رسولك و وفقنا
لما تحب وترضاه وايدنا بالامام العادل الراحم
بنا ولا تسلط علينا من لا يرحمنا انك انت
الغفور الرحيم- عباد الله- رحمكم الله لقد من
الله عليكم اذ بعث فيكم و منكم الانبياء و
الرسل و انزل عليهم صحفا مطهرة فيها كتب
قيمة وامر فيها ان تعبدوا الله مخلصين له
الدين حنفاء وتقيموا الصلوة وتوتوا الزكوة
فقد جاءتكم البينة فمنكم من آمن بالرسل
وصدقوا بما انزل عليهم وامتثلوا بما جاؤا به
من الاوامر والنواهي والحلال والحرام ومنكم
من كفر بهم و بما انزل عليهم من اهل الكتاب
والمشركين الذين خالفوا دين الاسلام وما
الدين عند الله الا الاسلام-

اما بعد- فان الله عزوجل نزل الكتاب
على نبينا محمد صلى الله عليه وسلم كما انزل على
الانبياء من قبل و قال تعالى فيه يا ايها الرسول
بلغ ما انزل اليك فبلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم
رسالات ربه وامرنا بان يبلغ الشاهد الغائب
فمن تبليغه صلى الله عليه وسلم ما كتب الى ملوك
الارض من العرب والعجم لما كانت بعثته
عامة عمت الجن والانس من الاسود والاحمر
فدعاهم الى الاسلام ومنه ما كتب الى الشعوب
والقبائل في ذلك و منه ما كتبه الى عماله و ذكر فيها

احسان فرمایا ہے جو تم میں سے ہے تم پر نبی اور رسول بھیجے اور
اون پر پاک ورق نازل فرمائے جن میں مضبوط کتابیں تھیں
اور اون میں یہ حکم دیا کہ اللہ ہی کی بندگی کرو اپنے دین کو
شرک سے خالص کر کے یکسو دین ابراہیم کا سا اور نماز پڑھو
اور زکوۃ دو کیونکہ روشن حکم تم پر آچکا سو تم میں سے کوئی
رسولوں پر ایمان لایا اور جو کچھ رسولوں نے امر و نہی فرمائی-
اون کی فرمانبرداری کی حرام و حلال کے بارے میں اور
بعض تم میں سے منکر ہوئے کو جن مشرکین واہل کتاب نے دین
اسلام کی مخالفت کی اونہوں نے رسولوں کو اور اون کے
احکام کو نہ مانا حالانکہ اللہ سبحانہ کے نزدیک دین ایک اسلام
ہے اور بس اس کے بعد معلوم ہو کہ اللہ سبحانہ نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر کتاب نازل فرمائی جیسے اگلے رسولوں پر اور آیہ میں
صاف حکم دیا کہ اے رسول جو کچھ تجھ پر نازل ہوا ہے بندوں کو
پہنچا دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے تمام
پیغام پہنچائے اور ہم کو [illegible] کہ سننے والا ان احکام کا
نہ سننے والے کو پہنچاتا رہے [illegible] اسی تبلیغ کے سلسلہ میں سے
ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلاطین عرب و عجم کو فرمان
ارسال فرمائے ہیں- کیونکہ رسالت آپ کی تمام روئے زمین
کے بنی آدم و ذریات جن کو شامل ہے اور ان فرمانوں میں دعوت
اسلام تحریر ہے اور بعض فرمان قبائل کو لکھے ہیں وہ بھی دعوت
کے بارے میں ہیں اور بعض فرمان اپنے عمال اور اہلکاروں
کو تحریر فرمائے ہیں جن میں احکام و مصالح اسلام وغیرہ
ثبت ہیں +

اور علما و مصنفین نے اکثر ائمہ اسلام کے رسائل و مکتوبات
جمع کیے اور اسلامی پیشواؤں کے ملفوظات تصنیف
فرمائے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملفوظات
و مکتوبات کیجانب بہت کم توجہ کی ہاں جو کچھ متفرق

الاحکام وغیر ذلک من مصالح الاسلام وقد کان
العلماء قد اعتنوا بجمع رسالات الائمة وکتبهم
ودونوا مقالات اهل الارشاد الهداة المهديين
وقد قل من اعتنى بجمع کتب رسول الله صلى الله
عليه وسلم ورسالاته الا ما روی فی اشتات
من دواوين الحديث وکتب السير وقليل ما هو
وقد کان صاحب کتاب المصباح المضیّ
وهو الشيخ ابو عبد الله محمد بن علی بن احمد المقدسی
ثم المصری المعروف بابن حديدة الانصاری
من اهل المقدس نزيل مصر قد دون کتابه
وکتبه صلى الله عليه وسلم فی مجلد فی القرن
الثامن فبلغ عدة کتبه الى احدی واربعين
کتبا۔ ثم کان جدی غفر الله له ولاسلافه وبارک
فی عقبه قد استدرک عليه فی کتابه الحليه فی
مجلد کبير فبلغت العدة الى اربعة وخمسين
کتبا۔ ثم ان الذی ربّنی وادبنی فاحسن تاديبی
اعنی والدی بلغه الله الى ما يتمناه فی دينه ودنياه
قد امرنی بان اترجم ما جمعه جدی من کتب
رسول الله صلعم من العربية الى لغتنا الهندية
لکی يستفيد به اهل لغتنا فان فی بلادنا قل من
يعرف اللسان العربی وقد کان هذا الباب
اعنی مراسلاته صلى الله عليه وسلم مما يتبارک به
عامة اهل الاسلام فبادرت الى امتثال امره لما فيه
من السعادة الابدية وباشرت الترجمة ثم انی
قد کنت راجعت الى الاصول فی اثناء الترجمة
فرأيت مراسلاته صلعم تزيد على الاصل و
المستدرک اضعافا فلذلک سنح لی ان اصنف

کتب احادیث وسیر میں مختلف طور پر مروی ہیں ہے وہ بھی
قلیل الوجود ہیں البتہ صاحب کتاب مصباح مضی نے یعنے
شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن احمد المقدسی ثم المصری
المعروف بابن حدیدۃ الانصاری نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے مکتوبات اور منشیوں کو آٹھویں صدی میں مستقل
ایک کتاب میں جمع کیا جس میں تعداد مکتوبات کی اکتالیس
ناموں تک پہونچی پھر میرے جد امجد غفر اللہ لہ ولاسلافہ
وبارک فی عقبہ نے اپنی کتاب حلیہ میں اور سیر نامہ ہائے
مبارک اضافہ فرمائے جن کی تعداد ایک بڑی جلد میں چوّن
مکتوبات تک ہوئے اب اسوقت میرے مربی میرے
مؤدب یعنے والد ماجد بلغہ اللہ الی ما یتمناہ فی دینہ
ودنیاہ نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ جو میرے جد امجد
نے کتاب حلیہ میں نامہ ہائے مبارک جمع فرمائے
ہیں اون کا اردو زبان میں ترجمہ کروں کہ اردو خواں
بھی اس سے مستفید ہوں کیونکہ ہمارے ملک میں
عربی زبان جاننے والے بہت کم ہیں۔ اور باب مراسلت
یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات عام اہل
اسلام کے لیے برکت کی چیز ہے اس لیے میں نے
حضرت والد ماجد کے ارشاد کی تعمیل میں جلدی کی کہ
سعادت ابدی کا باعث ہے۔ پس میں نے ترجمہ
شروع کیا۔ اثناء ترجمہ میں اصل کتاب سے ہر ایک نامۂ
مبارک کو مقابلہ کر لیتا تہا یعنے اون کتابوں کو دیکھ لیتا
تہا جن سے جد امجد نے نقل کیا) اس سے معلوم
ہوا کہ مکتوبات نبویہ اس اصل سے بہت کچھ زیادہ ہیں
اس لیے مجھے خیال ہوا کہ ایک کتاب مستقل تالیف
کروں جس میں اصل مصباح مضی سے اور حضرت جدی
مغفور کے حلیہ سے لکھکر جو مکتوبات مجکو کتب حدیث

سفراً مستقلاً في الباب و ردفيه مما في مصابيح
المضي و حلية جدي من الاسناد العلية ما صادفته
في كتب الحديث والسير في اثناء ذلك فجاء بحمد الله
سفراً كبيراً يحمل مائة و ستا و عشرين كتابا من مراسلاته
صلى الله عليه وسلم و على اختلاف الرواية تزيد على
الى تسع وثلثين ومائة كما تراه فيما ياتي بعد
انشاء الله تعالى -

فاما الكتب التي اجعنا اليها في تصنيف
هذا الكتاب واخذنا منها فكتاب الامامين
الحافظين ابي عبد الله محمد بن اسمعيل البخاري
ومسلم بن حجاج القشيري اعني صحيحيهما و كتاب
السنن لحافظ السنة ابي داؤد سليمان بن
اشعث السجستاني و كتاب الجامع للامام الحافظ
ابي عيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذي - و
المسند للحافظ الامام ابي داؤد سليمان بن داؤد
الطيالسي و كتاب الطبقات للامام ابي عبد الله
محمد بن سعد بن منيع و كتاب المسند لامام الائمة
ابي عبد الله احمد بن حنبل و كتاب المستدرك على
الصحيحين للامام حاكم السنة ابي عبد الله محمد بن
عبد الله النيسابوري و كتاب حلية الاولياء
للامام الحافظ ابي نعيم احمد بن عبد الله الاصبهاني
وكتاب الاستيعاب للامام ابي عمرو يوسف بن
عبد الله القرطبي المعروف بابن عبد البر و كتاب
جمع الجوامع و قسمه الثاني الجامع الكبير في الحديث
للحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن ابي بكر السيوطي
وكتاب الخصائص الكبرى له ايضا و كتاب الجامع
الازهر للشيخ عبد الرؤف المناوي و كتاب اسد الغابة

وسیر میں زیادہ دستیاب ہوئے ہیں جمع کروں دینے ایسا ہی کیا
الحمد للہ کہ پوری ایک جلد ہوئی جس میں ایک سو چھبیس ۱۲۶ فرمان
آئے اور بصورت اختلاف روایت ایک سو انتالیس ۱۳۹ تک
پہونچتے ہیں جیسا آیندہ انشاء اللہ بلاحظہ گذریگا - اور جن کتابوں
سے کہ نامہ مبارک اخذ کئے گئے ہیں وہ یہہ ہیں -
کتاب صحیح امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری کی و کتاب
صحیح امام مسلم بن الحجاج قشیری کی اور کتاب سنن حافظ ابوداؤد
سلیمان ابن اشعث سجستانی کی اور کتاب جامع امام حافظ
ابو عیسے محمد بن عیسے ترمذی کی اور مسند امام حافظ ابوداؤد
سلیمان بن داود طیالسی کی اور کتاب طبقات ابو عبد اللہ
محمد بن سعد بن منیع کی اور کتاب مسند امام الائمہ ابو عبد اللہ
احمد بن حنبل کی اور کتاب المستدرک علی الصحیحین حاکم السنۃ
امام عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوری اور کتاب حلیۃ
الاولیا امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی
کی اور کتاب استیعاب امام ابو عمرو یوسف بن عبد اللہ
قرطبی کی جو ابن عبد البر کے نام سے مشہور ہیں و کتاب
جمع الجوامع اور اوس کی قسم ثانی جامع کبیر فی الحدیث
حافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی
کی اور انہی کی کتاب خصائص کبرے اور کتاب جامع ازہر
شیخ عبد الرؤف مناوی کی اور کتاب اسد الغابہ
شیخ عز الدین علی بن محمد جزری کی جو ابن اثیر کے
نام سے مشہور ہیں - اور کتاب الاصابہ شیخ
شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی
کی اور کتاب سیرۃ حافظ ابو محمد عبد الملک بن ہشام
حمیری کی اور کتاب سیرۃ شامیہ جس کا نام سبل الہدے
والرشاد ہے شیخ محمد بن علی بن یوسف الشامی کی
اور کتاب انسان العیون جو سیرۃ حلبیہ کے نام سے

للشيخ عزالدين علي بن محمد المعروف بابن الاثير
الجزري وكتاب الاصابة للشيخ شهاب الدين
ابي الفضل احمد بن علي بن حجر العسقلاني وكتاب
السيرة للحافظ ابي محمد عبد الملك بن هشام
الحميري وكتاب السيرة المسمى بسبل الهدى
والرشاد للشيخ محمد بن علي بن يوسف الشامي
وكتاب انسان العيون المعروف بالسيرة الحلبيه
للشيخ نورالدين علي الحلبي وكتاب السيرة المحمدية
للشيخ سيد احمد بن زيني دحلان المكي والمواهب
اللدنيه للشيخ شهاب الدين ابي العباس احمد بن
محمد القسطلاني وشرحه للشيخ محمد بن عبد الباقي
الزرقاني وكتاب زاد المعاد للحافظ محمد بن ابي بكر
المعروف بابن القيم الجوزية وكتاب السيرة المحمدية
كرامت علي الدهلوي وغيرذلك من كتب السيرة
والحديث = = ثم لما وضعت هذا الكتاب كان
وضعه يقتضي ان يرتب المكاتيب على الزمان
اعني الشهور والسنين ليطابق الوضع الواقعة
رايت ان هذا الترتيب عسير فانه قلما ورد
الاخبار عن تواريخ المكاتبات ولم يتعين وقت
الكتابة في دواوين السير فلم يتيسر لنا هذا
الترتيب فلهذه العلة وضعنا المراسلات والمكاتبات
على ترتيب الاسامي من اسامي الذين ارسل اليهم
وكتب لهم واشتهر الكتاب باسمه على حروف
الهجاء بترتيب ابثث المعروف فيما بين علماء
الفن ثم انه كان كثير من الكتب يشتمل على
لغات غريبة لم يجر بها التحاور في العلوم فلذلك
فسرنا تلك اللغات عند كل كتاب وكذلك كانت

مشہور ہے شیخ نور الدین علی حلبی کی اور کتاب سیرۃ
محمدیہ شیخ احمد بن زینی دحلان کی اور کتاب
مواہب لدنیہ شیخ شہاب الدین ابو العباس احمد
بن محمد قسطلانی کی اور مواہب کی شرح محمد بن عبد اللہ
زرقانی کی اور کتاب زاد المعاد محمد بن ابی بکر کی جو ابن
قیم کے نام سے مشہور ہیں۔ اور کتاب سیرۃ محمدیہ
محمد کرامت علی دہلوی کی وغیر ذلک من الکتب
فی السیر والحدیث ÷
پھر جب میں نے اس کتاب کو ترتیب دیا تو خیال کیا
کہ اس کی اصل ترتیب کا مقتضی یہ ہے کہ شہور و سنین
کی تاریخ پر مرتب ہوتا کہ تواریخ واقعات سے مرتب
ہو جائے لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ اصل ترتیب اس طرح
دینا سخت دشوار ہے اس لیے کہ اخبار و احادیث
میں تواریخ مکتوبات وارد نہیں اور کتب سیرۃ
میں اوقات کتابت مکتوبات کے متعین نہیں پس
اس اشکال کی وجہہ سے اس کتاب کی ترتیب
مکتوب الیہم کے نام پر رکھی گئی۔ یعنے جن لوگوں
کو مکاتبات و مراسلات لکھے گئے ہیں یا اون کے
نام سے مشہور ہوئے ہیں اون لوگوں کے ناموں
کو حروف ابثث پر ترتیب دے کر مکاتبات
مرتب ہوئے کہ یہ ترتیب علمائے فنون میں مروج
ہے۔ پھر اکثر مکاتبات لغات غریبہ پر شامل
ہیں جن کا استعمال محاورات علوم میں مروج نہیں
ہے۔ اس لیے ان لغات کے معانی مستعمل الفاظ
سے بیان کیے گئے۔ اور بیشتر مکاتبات سے
ایسے احکام اسلام مستفاد ہوتے ہیں جن میں
متقدمین و متاخرین علمائے امت نے اختلاف

الكتب ربما افادت المسائل و دلت عليها ومن
الاحكام ما اختلف فيه سلف الامة وخلفها
لاختلاف الادلة والمأخذ وكونها محل اجتهاد
فصارت الكتب مما يقع عليها نظر العلماء في هذا
الباب فلذلك ذكرنا جملة من بحث المسائل
مما دلت عليه الكتب في ذلك تحت كل كتاب ولم
نستوعب الكلام فيه لئلا يطنب البحث فيطول
بلا طائل فان هذا الكتاب لم يوضع لذلك
الباب واخذنا بحث المسائل من كتاب فتح الباري
والعيني شرحي البخاري والموطأ للامام مالك رح
ونيل الاوطار للقاضي شوكاني وكتاب الصيد
والرمي للامام ابن القيم وكتاب زاد المعاد ايضا له
ثم ان الكتاب كان قد طال بابه الذي وضع
فيه ومثله يحمل الكثير مما لم يوضع له وقد
كان كتاب تبع الاول بن حسان الحميري
اورده صاحب كتاب المضي في المكاتيب
نظرا لذلك فان هذا الكتاب لم يخل من
فائدة غريبة وان كان مما لم يوضع له الكتاب
وانا قد تبعنا الاصول في كتاب تبع واردنا
ايضا مثلها كتاب من الله الذي نستراه بعد
انشاء الله وتبارك كتابه - ومن هذا القبيل
وصية ابونا آدم عليه السلام فوضعنا عليه
عداد المراسلات التي سبق منا ذكره -
واما ما سوى ذلك من المراسلات التي كتب
الناس من الملوك والصحابة الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم وذكرناها في سبب كتابه
صلى الله عليه وسلم فانما قصصناها عند كثير

کیا ہے بوجہ اختلاف ادلہ وماخذ کے کہ محل اجتہاد میں
ہوا پس یہ موقع ہوا علما کی نظر کے لیے کہ مسئلہ غور کیا
جاوے اس لیے میں نے اجمال و اختصار کے ساتھ
ان مسائل کی بحث کو بھی لکھدیا جسپر مکتوب دلالت
کرتا ہے ہر مکتوب کے تحت میں اور زیادہ تفصیل
اس بحث میں کلام کو طول دے کر نہیں کی گئی
اس لیئے کہ یہ کتاب مسائل کے لیے موضوع نہیں
ہے اور مسائل کی بحث کو میں نے کتاب فتح الباری
وکتاب عینی کہ ہر دو شرح بخاری ہیں اور موطا امام مالک
اور نیل الاوطار قاضی شوکانی کی وکتاب الصید والرمی
امام ابن قیم اور انہی کی کتاب زاد المعاد وغیرہ سے
لکھی ہے۔ پھر جس باب میں کتاب لکھی گئی ہے مبسوط و مطول
ہوگیا اور ایسے طویل بیان میں گنجایش ہوتی ہے
کہ غیر موضوع کو بھی اختصار کے طور پر بیان کیا
جائے اور مکتوب تبع بن حسان حمیری کا مصباح
مضی والا اس لیے اپنی کتاب میں لایا ہے۔
اگرچہ یہ مکتوب موضوع کتاب سے خارج لیکن
فوائد غریبہ سے خالی نہیں ہے نظر برآں میںنے
مصباح کی اتباع کی اور مکتوب تبع کو جمع کیا اور اسی
سلسلہ میں ایک دو مکتوب اللہ سبحانہ تعالے
کے شامل کیئے اور اسی قبیل سے وصیت حضرت
والدنا الاول آدم علیہ السلام کے بھی شمار میں آئے
ان کے سوا وہ مراسلات جو صحابہ وغیرہم نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھے
ہیں اور ہم نے اون کو سبب کتابت مکتوبات میں
بطور قصہ کے بیان کردیے ہیں استطرادا
مکتوبات کی شمار سے باہر ہیں اور یہ قسم شمار نہیں

من کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم استطرادا ولم
نضع علیہا عدد المراسلات۔ ثم انا فی مراجعتنا
الی الاصول قد وجدنا خبر المکاتیب من
مکاتبہ صلی اللہ علیہ وسلم من ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی فلان مثلاً
ولم نجد لفظہ فی شئ من الروایات حتی ندخلہ
فی الاعداد مع انا قد افرغنا جہدنا فی طلبہ
فلذلک اوردنا ذکرہ فی فہرست علیحدۃ
مستقلۃ ویبلغ عددہ الی ست وثمانین۔

وھو ھذا

لکھی گئی ہے پہر اثنائے تالیف کتاب میں اکثر
روایات سے معلوم ہوا کہ فلاں شخص کو مثلاً فرمان لکھا
گیا لیکن تلاش کے بعد بھی عبارت اوس نامہ مبارک
کی نہیں ملی اسلیے اون ناموں کا ذکر علیحدہ فہرست
میں مستقل طور پر کر دیا جن کی تعداد چہیاسی مکتوب
تک پہونچتی ہے۔ وہ فہرست یہ ہے۔

ارطاۃ بن کعب بن شراحیل بن کعب بن سلمان بن عامر بن حارثۃ بن سعد بن مالک ابن النخع - وفد علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعاہ الی الاسلام فاسلم وکتب لہ کتابا وعقد لہ لواء شہد بہ یوم القادسیۃ فقتل -

التخریج - قال الحافظ روی ابن شاہین باسناد ضعیف من طریق عبد الرحمن بن عابس النخعی عن قیس بن کعب النخعی انہ وفد النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخوہ ارطاۃ وکانا من اجمل اہل زمانہما وانطقہ فدعاہما الی الاسلام فاسلما وکتب لارطاۃ کتابا وعقد لواء - وذکرہ الرشاطی عن ابن الکلبی نحوہ وکذا قال ابن سعد فی الطبقات (اصابہ) واخرجہ ابن الاثیر فی ترجمۃ الارقم فاتصل سندہ بعبد الرحمن بن عابس فذکر نحو الحدیث -

ایاس بن قتادۃ العنبری اقطعہ الجابیۃ وہو موضع فکتب لہ بذلک کتابا -

التخریج - قال ابن الاثیر اخرجہ

ارطاۃ بن کعب بن شراحیل بن کعب بن سلیمان بن عامر بن حارثہ بن سعد بن مالک بن النخع - ایلچی بنکر آئے رسول اللہ کیخدمت میں پس آپنے دعوت اسلام کی تو مسلمان ہوگئے - پس لکھا اون کے لیے ایک فرمان اور اونکو ایک جھنڈا تیار کردیا - قادسیہ کی لڑائی میں وہ انکے پاس تہا - پس قتل کی گئی -

تخریج - کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے شاہین نے ضعیف سند کے ساتھ عبد الرحمن بن عابس نخع کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں قیس بن کعب نخعی سے کہ وہ اور اونکے بہائی ارطاۃ رسول اللہ کیخدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں اپنے ہمعصروں میں حسین اور فصیح تہے پس آپنے دونونکو دعوت اسلام کی تو اسلام لے آئے اور لکہا ارطاۃ کیلئے فرمان اور اونکو ایک جھنڈا تیار کرکے دیا - اور ذکر کیا ہے اسکو رشاطی نے ابن کلبی سے اسیطرح اور ایسا ہی کہا ہے ابن سعد نے طبقات میں (اصابہ) اور تخریج کی ہے ابن اثیر نے اسکی ارقم کے ترجمہ میں پس ملایا ہے اپنی سند کو عبد الرحمن بن عابس سے پہر ذکر کیا حدیث کو مثل اوس کے

ایاس بن قتادۃ العنبری جاگیر میں دیا اونکو موضع جابیہ اور لکہا اسکی بابتہ فرمان (سند جاگیر)

تخریج - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی

ارطاۃ بن کعب

ایاس بن قتادۃ العنبری

ابو موسی واختلف فی نسبتہ فقیل العنبری بتقدیم النون علی الموحدۃ والراء المہملۃ والغبری بالغین المعجمۃ والموحدۃ والمہملۃ والعنزی بالعین المہملۃ والنون والزاء المعجمۃ۔ والصحیح انہ العنبری لان ہذا الحدیث مروی من اوفہ بن موسے وہو عنبری وساعدۃ لہ ذکر فی الحدیث ایضا العنبری وعادتہم فی الوفادۃ ان یفد من کل قبیلۃ جماعۃ (اسد الغابہ)۔

آل اکیدر

آل اکیدر کتب ما نالہم من الظلم

التخریج - قال الحافظ اخرج ابن مندۃ من طریق سعد بن الصلت عن ابراہیم ابن محمد الاسلمی عن یحیی بن وہب الکلبی عن ابیہ عن جدہ قال کتب صلے اللہ علیہ وسلم لآل آکیدر کتابا ولم یکن لہ یومئذ خاتم فختمہ بظفرہ وذکرہ الواقدی عن اسحق بن حباب عن یحیی بن وہب وکذا ذکرہ ابن الاثیر۔ (اصابہ۔ اسد الغابہ)

ابو بصیر و ابو جندل

ابو بصیر وابو جندل۔ لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ بعد الحدیبیۃ واطمأن الناس قدم علیہ ابو بصیر فارسل لقریش لکتاب لیرد علیہم فقال صلے اللہ علیہ وسلم یا ابا بصیر ان ہؤلاء قد صالحونا وانا لا نغدر فالحق بقومک فخرج وقتل فی الطریق احدی الصاحبین بالحیلۃ وعاد فقال صلے اللہ علیہ وسلم فی ابی بصیر ویل امہ مسعر حرب لو کان معہ احد ففطن ابو بصیر انہ یردہ فہرب واتفق معہ جماعۃ المؤمنین منہم ابو جندل یغیرون علے

ابو موسے ہیں اور اختلاف ہے انکی نسبت میں پس کہا گیا ہے کہ عنبری۔ اول نون پہر بار موحدہ اور را مہملہ اور کہا گیا ہے غبری غین معجمہ اور بار موحدہ اور را مہملہ اور کہا گیا ہے عنزی عین مہملہ اور نون اور را معجمہ۔ اور صحیح یہی عنبری ہے عین مہملہ اور نون پہر بار موحدہ اور را معجمہ کیونکہ یہہ حدیث مروی ہی اوفہ بن موسے سے اور وہ عنبری ہیں ساعدہ جنکا ذکر ہے حدیث میں وہ بہی عنبری ہیں اور عادت عرب کی ایلچی گری میں یہ تہی کہ آتے تھے ہر قبیلہ سے ایک جماعت ایک مرتبہ (اسد الغابہ) **آل اکیدر** لکہا اونکو فرمان امن کا ظلم سے

تخریج۔ کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن مندہ نے سعد بن صلت کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد اسلمی سے وہ یحیی بن وہب کلبی سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا کہ لکہا رسول اللہ نے آل اکیدر کے لیے فرمان اور اوس زمانہ میں آپ کی مہر نہیں تھی پس مہر لگائی اپنے انگوٹھے سے اور ذکر کیا اوسکو واقدی نے اسحق بن حباب سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں یحیی بن وہب سے اور اسیطرح ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے (اصابہ۔ اسد الغابہ)

ابو بصیر اور ابو جندل جبکہ رسول اللہ حدیبیہ کے بعد مدینہ تشریف لائے اور مطمئن ہوگئے لوگ تو آئے اون کے پاس ابو بصیر (قریش سے بہاگ کر) پس لکہا قریش نے کہ وہ اونکو واپس دیدیے جاویں (حسب قرارداد صلح) پس فرمایا رسول اللہ نے اے ابو بصیر انہوں نے ہم سے صلح کرلی ہے اور ہم بدعہدی نہیں کرتے ہیں پس تو واپس ہو جا اپنی قوم میں پس گئے وہ اور قتل کیا راستہ میں اپنے ہمراہیوں میں سے (جو بغرض حفاظت ہمراہ تھے) ایک اور لوٹ آئے پس فرمایا رسول اللہ نے ابو بصیر کے بارہ میں خرابی ہو لڑائی بہڑکانیوالا ہی اگر اسکے ساتہہ کوئی ہوجاتے پس ابو بصیر سمجھ گئے کہ رسول اللہ پہر انکو واپس کردینگے پس بہاگ گئے اور پہر متفق ہوگئی اون کے ساتہہ ایک مسلمانوں کی جماعت جنمیں سے ابو جندل بہی لوٹ مار کرتے تھے

قریش فکتبوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان یاؤھما الیہ فکتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الیہما ان تقدما علیہ - **التخریج** - قال ابن
الاثیر اخبرنا ابو جعفر عبید اللہ بن احمد باسنادہ
عن یونس عن ابن اسحق عن الزہری عن عروۃ
عن المسور ومروان وفیہ قال کتب الیہما لیقدما
علیہ فیمن معہما فقرأ ابو جندل کتابہ صلی اللہ
علیہ وسلم وابو بصیر مریض فمات فدفنہ
ابو جندل وصلی علیہ وبنی علی قبرہ مسجدًا -
(اسد الغابہ) اختلف فی اسم ابی بصیر فقیل
اسمہ عتبۃ بن اسید بن حارثۃ بن اسید بن
عبد اللہ بن ابی سلمۃ بن عبد اللہ بن نمیرۃ بن
عوف بن ثقیف قالہ ابو مسعود وقال ابن اسحق
اسمہ عنبسۃ بن اسید بن جاریۃ وقیل عبید
ابن اسید واختار الحافظ ان اسمہ عتبۃ وقال
من زعم انہ عبید فقد صحف - **قولہ بنی**
علی قبرہ مسجدًا - فیہ اباحۃ بناء المسجد علی
القبر لانہ فعل صحابی فی عہد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ولم ینہہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہ فکان
حجۃ لتقریرہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن قد ثبت
فیما اخرجہ الشیخان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
ان ام حبیبۃ وام سلمۃ رضی اللہ عنہما ذکرتا
کنیسۃ رأینہا بالحبشۃ فیہا تصاویر فذکرتا ذلک
للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اولئک اذا
کان فیہم رجل صالح فمات بنوا علی قبرہ مسجدا
وصوروا فیہ تلک الصور فاولئک شرار الخلق
عند اللہ یوم القیمۃ - قال العینی فیہ منع بناء

قریش پر پس لکھا اونہوں نے رسول اللہ کو کہ اونکو اپنے پاس بلالیں (کیونکہ اونکو یا یہ شرط عہد سے خارج کر دی) پس لکھا رسول اللہ نے ان دونوں کو کہ آجاویں وہ رسول اللہ کے پاس **تخریج** کہا ابن اثیر نے کہ خبر دی ہمکو ابو جعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے وہ روایت کرتے ہیں یونس سے وہ ابن اسحق سے وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ مسور اور مروان سے اور اوسمیں ہے کہ کہا کہ لکھا ان دونوں کیطرف رسول اللہ نے کہ آجائیں وہ اپنے ساتھ والوں کو لیکر پس پڑھا فرمان رسول اللہ کا ابو جندل نے اور ابو بصیر مریض تھے پس وہ مر گئے تو ان کو دفن کیا ابو جندل نے اور نماز جنازہ پڑھی اور بنائی اون کی قبر پر مسجد (اسد الغابہ) اختلاف کیا گیا ہے ابو بصیر کے نام میں پس کہا گیا ہے کہ اونکا نام عتبہ بن اسید بن حارثہ بن اسید بن عبد اللہ بن ابی سلمہ بن عبد اللہ بن نمیرہ بن عوف بن ثقیف ہے بیان کیا اسکو ابو مسعود نے اور کہا ابن اسحق نے اونکا نام عنبسہ بن اسید بن جاریہ ہے اور بعض نے کہا کہ عبید بن اسید اور اختیار کیا ہے حافظ نے کہ اون کا نام عتبہ ہے اور کہا کہ جس نے گمان کیا کہ وہ عبید نہیں تو دہوکا کھایا ہے غلطی کتابت سے **قولہ بنی علی قبرہ مسجدًا**۔ اس قول سے قبر پر مسجد بنانیکا جواز معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ فعل ہے صحابی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپنے اس سے منع نہیں فرمایا پس ہوگئی یہ حجت بوجہ خاموشی رسول اللہ کے لیکن تخریج کی ہے شیخین نے عائشہؓ سے کہ ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ نے ذکر کیا ایک کنیسہ کا جسکو دیکھا تھا حبشہ میں اوسمیں تصویریں تھیں پس ذکر کیا یہ اونہوں نے رسول اللہ سے آپنے فرمایا کہ یہ لوگ جبکہ کوئی ان کا نیک آدمی مرتا تھا تو اسکی قبر پر مسجد بناتے تھے اور اوسمیں یہ تصویریں بناتے پس یہ بدترین مخلوق ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن کہا عینی نے کہ اس میں ممانعت ہے قبروں پر مسجدیں بنانیکی

المساجد على القبور ومقتضاه التحريم كيف
وقد ثبت اللعن عليه واما الشافعي واصحابه
فصرح بالكراهة وقال البندنيجي والمراد ان
يسوى القبر مسجدا او يصلى فوقه وقال ويكره
ان يبنى عنده مسجدا فيصلى فيه الى القبر واما
المقبرة الداسرة اذا بنى فيها مسجد ليصلى فيه
فلم ار فيه باسا لان المقابر وقف كذا المساجد
فمعناهما واحد - **قلت** وحديث الكتاب
منسوخ لانه كان في ابتداء الاسلام وحديث
الشيخين متاخر عنه - ۱۲۷ **ابوسفيان** رض -
بينهديه ادما مع عمرو بن امية - **التخريج**
قال الحافظ في الاصابة رواه ابن سعد باسناد
صحيح عن عكرمة - **اقرع بن حابس** - سأله
فامر باسل وامر معوية فكتب له كتابا -
التخريج - اخرجه ابوداود عن سهل بن
الحنظلية في باب من روى نصف صاع من
قمح - **الى اهل الذمة** - عن علي قال كنا عند
النبي صلى الله عليه وسلم حين جاءه اهل الذمة
فقالوا له اكتب لنا كتابا من لا نسأل فيه
من بعدك فقال نعم اكتب لكم ما شئتم
الا معرة الجيش وسفه الغوغاء فانهم تتلة
الانبياء - **التخريج** - اورده في كنز العمال
وقال اخرجه العسكري - **بني حارثة بن**
عمرو بن قريط - بدعوهم الى الاسلام فغسلوا
الصحيفة ورقعوا بها دلوهم - اذهب الله
بعقولهم فهم اهل سفه وعجلة وكلام مختلط -
التخريج - قال الحافظ ذكره ابوموسى

ابوسفيان رض

اقرع بن حابس

كتاب الى اهل الذمة

بنی حارثة بن عمرو بن قریط

اور مقتضے اس حدیث کا حرمت ہے، اور کیسے نہو جبکہ ثابت ہوئی لعنت
اسپر لیکن امام شافعی اور اصحاب شافعی پس تصریح کی ہے انہوں نے
کراہت کی اور کہا بندنیجی نے اور مراد یہ ہے کہ نام رکھا جائے
قبر کا مسجد اور نماز پڑہی جائے اوسپر اور کہا کہ مکروہ ہے کہ بنائی جائے
اوس کے نزدیک مسجد پس نماز پڑہی جائے اوسمیں قبر کیطرف لیکن
پورانا مقبرہ جبکہ بنائی جائے اوسمیں مسجد نماز پڑہنے کو تو میں اوسمیں
کوئی ہرج نہیں خیال کرتا کیونکہ مقابر بہی وقف ہیں اور اسیطرح
مساجد پس معنی دونوں کے واحد ہیں **کہتا ہوں میں** حدیث
کتاب کی منسوخ ہے کیونکہ یہ ابتداء اسلام کی ہے اور حدیث
شیخین کے متاخر ہے اس سے - **ابوسفیان** رض ہدیہ چاہی تہی اون
اوہوڑی عمرو بن امیہ کے ساتہ - **تخریج** کہا حافظ نے اصابہ میں کہ
روایت کیا ہے اوسکو ابن سعد نے اسناد صحیح سے بروایت عکرمہ
اقرع بن حابس آپ سے کچہ مانگا تہا پس وہ عطا کیا اور حکم دیا معویہ
کو پس لکہا اون کے لیے فرمان - **تخریج** - تخریج کی ہے اسکی
ابوداؤد نے سہل بن حنظلیہ سے روایت کرکے باب من روی نصف
صاع من قمح میں **فرمان** اہل ذمہ کیطرف حضرت علی سے
مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہے جبکہ
آپکے پاس اہل ذمہ آئے اور کہا کہ ہم کو
آپ ایک ایسا فرمان لکہدیں کہ آپکے بعد ہمیں کسی سے دریافت
کرنیکی ضرورت نہ رہے آپنے فرمایا بہت بہتر جو تم چاہو لکہے دیتا ہوں مگر
لشکر اور کمینوں کے شور و غل میں نہ جانا کیونکہ یہ دراصل انبیاء کا مقابلہ کرنیوالے
تخریج بیان کیا ہے اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے
اسکی عسکری نے **بنی** حارثہ بن عمرو بن قریط بلایا تہا اونکو اسلام
کیطرف پس ہوڑالا اونہوں نے فرمان اور پیوند لگا لیا اوسکا
اپنے ڈول میں - کہودیا اللہ نے اونکی عقل کو پس وہ بیوقوف
ہوگئے اور انکی باتیں دیوانوں کی سی ہوگئیں -
تخریج کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو ابوموسے نے

فی الذیل هکذا بغیر اسناد کانه نقله من
مغازی الواقدی فانه کذلک ذکره بغیر
اسناده - وتبعه ابن حبان والطبری (اصابه)
بنی کعب بن اوس - قدم شداد بن ثمامة
علیه صلی الله علیه وسلم فسئل ان یکتب لبنی
کعب کتابا فکتب لهم وبعث شدادا علی
الصلوٰة - **التخریج** - قال ابن الاثیر ذکره
ابن الدباغ الاندلسی وقال الحافظ اخرجه
ابن السکن من طریق القاسم بن معن عن
حمید عن انس - (اصابه اسد الغابه) **بنی
فرازه** - کتبهم کتابا فی عسیب وهو اسم موضع
التخریج - قال فی الاصابه اخرجه ابن الکلبی
بنی کلاب - کتب الیهم الرق فلم ینقادوا
التخریج - ذکر فی السیرة المحمدیة بحوالة السیرة
الحلبی فی ذکر سریة الضحاک سنه تسع - **قوله**
الرّق - یقال فی ورق منشور وجلد یکتب فیه
کذا فی مجمع البحار - **تمیم بن جراشة الثقفی** -
روی عن تمیم انه قال قدمت علی النبی
صلی الله علیه وسلم فی وفد ثقیف فاسلمنا
وبایعنا وسألناه ان یکتب لنا کتابا فیه شروط
فقال اکتبوا ما بدا لکم ثم ائتونی به فسألناه
فی کتابه ان یحل الربوا والزنا - فابی علیؓ ان
یکتب لنا فسألناه خالد بن سعید فقال له
علی اتدری ما تکتب قال اکتب ما قالوا ورسول الله
اولی بالامر فذهبنا بالکتاب الیه صلی الله
علیه وسلم فقال للقاری اقرأ فلما انتهی الی
الربوا قال ضع یدی فی الکتاب علیها فوضع

ذیل میں اسیطرح بےسند شاید اوس نے نقل کیا ہے اوس کو
مغازی واقدی سے کیونکہ اسی طرح بے سند اونہوں نے بھی ذکر
کیا ہے۔ اور متابعت کی ہے اس کی ابن حبان اور طبری نے (اصابہ)
بنی کعب بن اوس آئے شداد بن ثمامہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں پس خواہش کی کہ لکھدیں آپ بنی کعب کو
فرمان پس لکھا اون کے لیے رسول اللہ نے اور امام بنایا شداد
کو نماز کیلئے۔ **تخریج**۔ کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا ہے اسکو
ابن دباغ اندلسی نے اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن
سکن نے قاسم بن معن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں
حمید سے وہ انس سے۔ (اصابہ و اسد الغابہ)
بنی فرازہ۔ لکھا اونکو فرمان موضع عسیب کے بارہ میں۔ **تخریج**
کہا حافظ نے کہ تخریج کی اوسکی ابن کلبی نے **بنی کلاب**
آپنے اونکو فرمان لکھا پس نہیں اطاعت کی **تخریج**۔ ذکر کیا ہے
سیرۃ محمدی میں سیرت حلبی کے حوالہ سے سریہ ضحاک کے ذکر میں سنہ ۹
بولا جاتا ہے وہ ایک کہال ہے جسمیں لکھا جاتا ہے۔ مجمع البحار
تمیم بن جراشہ ثقفی۔ روایت ہے تمیم سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ
کی خدمت میں وفد ثقیف میں پس اسلام لائے ہم اور بیعت کی ہمنے اور
خواہش کی کہ ہم کو ایک فرمان لکھدیا جاوے جسمیں کچھ شرطیں ہوں
فرمایا لکھلاؤ جو چاہو پس خواہش کی تھی ہم نے اوس تحریر میں آپ سے
کہ حلال کردیں ہمارے لیے ربا اور زنا۔ پس انکار کیا حضرت علی نے
یہ کہ لکھیں اسکو پس سوال کیا ہم نے خالد بن سعید سے پس کہا
اون سے حضرت علی نے جانتے بھی ہو کہ کیا لکھتے ہو کہا کہ جو یہ
کہتے ہیں وہ لکھتا ہوں اور حکم کا اختیار رسول اللہ کو ہے
پس لے گئے ہم یہ تحریر رسول اللہ کے پاس فرمایا ایک پڑہنے
والے سے کہ پڑھ پس ربوا کا ذکر آیا تو فرمایا کہ اس جگہ
میرا ہاتھ رکھدے پس ہاں ہاتھ رکھدیا تو فرمایا کہ اے
مومنو ڈرو اللہ سے اور چھوڑدو جو کچھ کہ باقی ہے ربوا۔

۱۰ بنی کعب بن اوس
۱۱ بنی فرازہ
۱۲ بنی کلاب
۱۳ تمیم بن جراشہ الثقفی

يدہ فقال يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا - ثم محاها والقيت
علينا السكينة فما راجعناه حتى بلغ الزنا
فوضع يدہ وقال لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ
فَاحِشَة - ثم محاها وامر كتابنا ان ينسخ لنا -
التخريج - قال ابن الاثير ذكره ابن ماكولا
واخرجه ابو موسى وقال الحافظ ذكره مطين
في الصحابة وروى من طريق ابی اسحق بن
سمعان الاسلمي عن عبد العزيز بن الهثيم
عن ابيه عن جده عن تميم بن جراشة الثقفي
انه قال قدمت الحديث واسناده ضعيف
وابو اسحق هو ابراهيم بن محمد بن ابی يحيى وابو يحيى
هو سمعان - (اصابه - اسد الغابه) **ثور**
ابن غزره ابو العكير القشيری - اقطعه جمام
والسد وهما موضعان وكتب له بذلك كتابا
التخريج - قال الحافظ اخرجه ابن شاهين
من طريق ابی الحسن المدائنی (اصابه) ورواه
ابن سعد عن علی بن محمد القرشی هكذا ذكره
في السيرة الشامية في ذكر وفود بنی قشير
جابر بن ظالم بن حارثة الطائی - وفد عليه
صلی الله عليه وسلم فكتب له كتابا - **التخريج**
ذكره الطبری واستدركه ابن فتحون والرشاطی
كذا قال الحافظ في الاصابه وابن الاثير في
الاسد - **جحدم** بن فضالة الجهنی - الی
النبی صلی الله عليه وسلم فكتب له كتابا -
التخريج - قال الحافظ اخرجه ابن مندة
من طريق محمد بن عمرو بن عبد الله بن

پہر بگاڑ دیا اوسکو - اور نازل کیگئی اوپر رحمت جو موجب سکون ہے
پس نہیں حجت کی ہم نے آپسے یہاں تک کہ زنا کا ذکر آیا پس
رکہا اوسپر اپنا ہاتہہ اور فرمایا کہ نہ قریب جاؤ زنا کے کیونکہ وہ
فحش ہے - پہر بگاڑ دیا اوسکو اور حکم دیا اوسکی تحریر کے لکھے
جانیکا - **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو ابن ماکولا نے
اور تخریج کی اس کی ابو موسے نے اور کہا حافظ نے ذکر کیا
مطین نے انکو صحابہ میں اور روایت کی ابی اسحٰق بن سمعان
اسلمی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد العزیز بن ہشیم سے
وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ تمیم بن جراشہ
ثقفی سے کہ کہا آیا میں الحدیث اور اسکی اسناد ضعیف ہے - اور
ابو اسحٰق وہ ابراہیم بن محمد بن ابی یحیٰی ہیں اور ابو یحیٰی سمعان ہیں
اصابہ اسد الغابہ)

ثور بن غزرہ ابو العکیر القشیری - جاگیر میں دیا انکو جمام اور سد جو
دونو موضع ہیں اور لکہدیا اسکی بابتہ فرمان (سند) **تخریج** - کہا
حافظ نے تخریج کی ہے اسکی ابن ہشام نے ابن ابی الحسن المدینی
کے طریقہ سے (اصابہ) اور روایت کیا اوسکو ابن سعد نے
علی بن محمد القرشی سے اسیطرح ذکر کیا اوسکو سیرت شامی
میں بنی قشیر کے وفود کے بیان میں -

جابر بن ظالم بن حارثۃ الطائی - آئے رسول اللہ کی خدمت
میں پس لکہا آپنے اون کے لیے فرمان **تخریج** - ذکر کیا اسکو
طبری نے اور زائد کیا ہے اسکو ابن فتحون اور رشاطی نے
اسی طرح کہا حافظ نے اصابہ میں اور ابن اثیر نے اسد الغابہ میں

جحدم بن فضالہ جہنی - آئے رسول اللہ کی خدمت میں
پس لکہا اون کے لیئے فرمان - **تخریج** - کہا حافظ نے کہ
تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ نے محمد بن عمرو بن
عبد اللہ بن جحدم کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان
کی مجہسے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کرکے وہ روایت

ثور بن غزرة ابو العكير القشيری
جابر بن ظالم بن حارثة الطائی
جحدم بن فضالة الجهنی

جدہم قال حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ
انہ اتی النبی صلعم ۔ الحدیث وھو حدیث
غریب وفیہ نصر بن سلمۃ وھو متروک
الحدیث ۔ (اصابہ) **جشیش الدیلمی** ۔
کاتبہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قتل الاسود
العنسی ۔ **التخریج** ۔ ذکرہ الطبری و نقل
الحافظ عن کتاب الردۃ لسیف قال بعث
صلی اللہ علیہ وسلم الیہ والی فیروز وداذویہ
یامرھم بمحاربۃ الاسود اخرجہ بوجھین
عن ابن عباس رض ۔ وکذا ذکرہ الواقدی من
روایۃ ھمام بن منبہ ۔ (اصابہ) **جفینۃ**
الجھنی وقیل الھندی ویقال الغسانی کتب
صلی اللہ علیہ وسلم لہ کتابا فرقع بہ دلوہ
قالت لہ ابنتہ عمدت الی کتاب سید العرب
فرقعت بہ دلوک فاخذ کل قلیل وکثیر
ھو لہ فجاء بعد مسلما ۔ **التخریج** ۔ قال
الحافظ اخرجہ البغوی والطبرانی من ابی بکر
الزاھری عن سفیان عن ابی اسحق عن عرینۃ
عن جفینۃ ۔ قال البغوی منکر من حدیث
الثوری وابو بکر الزاھری ضعیف الحدیث
(اصابہ) **جنادہ بن زید الحارثی** ۔ قال
ابن الاثیر **اخرجہ** ابو نعیم وابن مندۃ
وقال الحافظ روی ابن السکن والباوردی
من طریق عبد الرحمن بن عمرو عن سوادۃ
بنت المتلمس عن جدتہا ام المتلمس بنت جنادۃ
ابن زید عن ابیہا ۔ (اصابہ) **جریجی بن عمرو**
العذری ۔ روی عنہ انہ اتی النبی صلی اللہ

کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں
الحدیث اور وہ حدیث غریب ہے اور اوسمیں نصر بن سلمہ ہے وہ
وہ متروک الحدیث ہے۔ (اصابہ اسد الغابہ)
جشیش الدیلمی ۔ مکاتبت کی اون سے رسول اللہ نے
اسود عنسی کے قتل کے بارہ میں **تخریج** ۔ ذکر کیا اوسکو
طبری نے او نقل کیا حافظ نے کتاب الردۃ میں جو سیف
کی ہے کہا بھیجا رسول اللہ صلعم نے اونکی اور فیروز دیلمی اور دادویہ کی طرف
حکم کرتے تھے آپ اونکو اسود کی لڑائی کا تخریج کی ہے اس کی
دو طریقوں سے بروایت ابن عباس رض ۔ اور اسیطرح ذکر کیا اس کو
واقدی نے ہمام بن منبہ کے طریقہ سے (اصابہ)
جفینۃ الجہنی اور بعض نے کہا کہ ہندی اور بعض نے کہا کہ غسانی
لکھا رسول اللہ نے ان کو فرمان پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے
ڈول میں کہا اونکی بیٹی نے کہ قصد کیا تونے سید عرب کی کتاب
کا اور اوس کا اپنے ڈول میں پیوند لگا لیا پس لیا اپنا تھوڑا بہت
مال پس آیا بعد میں مسلمان ہو کر **تخریج** ۔ کہا حافظ نے کہ تخریج
کی ہے اس کی بغوی نے اور طبرانی نے ابی بکر زاہری سے
بروایت سفیان وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحق سے وہ عرینہ
سے وہ جفینہ سے کہا بغوی نے منکر ہے حدیث بروایت ثوری
اور ابو بکر زاہری ضعیف الحدیث ہے۔ (اصابہ)
جنادہ بن زید حارثی ۔ کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے
ابو نعیم اور ابن مندہ نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی
ہے ابن سکن اور باوردی نے عبد الرحمن بن عمرو کے طریقہ
سے وہ روایت کرتے ہیں سوادہ بنت متلمس سے وہ اپنی دادی
یعنی متلمس کی ماں سے جو بیٹی ہیں جنادہ بن زید کی وہ اپنی
باپ سے ۔ الحدیث (اصابہ)
جریجی بن عمرو عذری روایت کی گئی اون ہی سے
کہ وہ حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

۱۲ جشیش الدیلمی
۱۳ جفینۃ الجہنی
۱۴ جنادہ بن زید الحارثی
۱۵ جریجی بن عمرو العذری

عليه وسلم فكتب له - ان ليس عليكم عشر
ولا حشر - التخريج - اخرجه ابونعيم - كذا
ذكره صاحب السيرة المحمدية فى بيان الوفود
حارث بن عبد شمس - خرج الى النبى صلى
الله عليه وسلم واخذ لجميع اصحابه الامان
على دماءهم واموالهم فكتب صلى الله عليه وسلم
له كتابا واباحهم من بلادهم كذا وكذا -
التخريج - اخرجه ابونعيم وروى ابن منده
باسناد غريب عن الحميرى بن الحارث بن
عبد شمس عن ابيه انه خرج - الحديث
(اصابه واسد الغابه) **حذيفة** بن اليمان
اخرج محمد بن سعد فى الطبقات فى ترجمة
ابو صفرة العتكى قال وكان ابو صفرة من ازد
وباء ودباء فيما بين عمان والبحرين وقد كانوا
اسلموا وقدم وفدهم على رسول الله صلعم
مقرين بالاسلام فبعث عليهم مصدقا منهم
يقال له حذيفة بن اليمان الازدى من اهل
وباء وكتب له فرائض الصدقات فكان ياخذ
صدقات اموالهم ويردها على فقرائهم -
حضرمى بن عامر - وفد عليه صلى الله
عليه وسلم مع قومه فكتب لهم كتابا - **التخريج**
اخرجه ابوموسى كذا قاله ابن الاثير وقال
الحافظ روى ابن شاهين من طريق المدائنى
عن ابى معشر عن يزيد بن رومان ومحمد بن
كعب عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة وعن
سلمه بن محارب عن داؤد عن الشعبى و
اسانيد اخر فذكر الحديث **حوشب**

پس لکھا اون کے لیے فرمان یہ کہ نہیں تم پر عشر اور نہ تم جمع کیے
جاؤگے لشکر بنا تیکو **تخریج** - تخریج کی ہے اسکی ابونعیم نے
اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے وفود کے بیان میں
حارث بن عبد شمس - آئے یہ رسول اللہ کی خدمت میں اور حاصل
کی اپنے سب ساتھ والوں کے لیے امن اونکی جانوں اور ان کے مالوں
پر پس لکھا رسول اللہ نے انکو فرمان - اور مباح کیا یعنی دیدیا انکے
لیے اون کے شہروں میں فلاں فلاں **تخریج** - تخریج کی ہے
اسکی ابونعیم نے اور روایت کی ہے ابن مندہ نے غریب سند سے
حمیری بن حارث بن عبد شمس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے کہ وہ گئے الحدیث (اصابہ - اسد الغابہ) **حذیفہ** بن
الیمان - تخریج کی ہے محمد بن سعد نے ابو صفرۃ العتکی کے ترجمہ میں اپنی
کتاب طبقات میں اور کہا کہ ابو صفرہ ازد وبا کے رہنے والے
تھے اور دبا عمان اور بحرین کے درمیان میں ہے اور وہاں والے
اسلام لائے تھے اور اون کے ایلچی رسول اللہ کی خدمت
میں حاضر ہوئے تھے اسلام کا اقرار کر کے پس رسول نے اونپر
اونہیں ہی سے ایک شخص حذیفہ بن یمان ازدی کو عامل زکوۃ
بنایا اور اون کو ایک فرمان لکھدیا جس میں زکوۃ کے فرائض
کا بیان تھا پس وہ اون کے مالوں کا صدقہ لیتے تھے اور
اون کے ہی فقرا پر تقسیم کر دیتے تھے **حضرمی** بن عامر گئے
رسول اللہ کی خدمت میں اپنی قوم کے ہمراہ پس لکھا آپ نے انکو
فرمان - **تخریج** - تخریج کی ہے اسکی ابوموسے نے اسیطرح
بیان کیا ہے ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ابن شاہین
نے مدائنی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی معشر سے
وہ یزید بن رومان اور محمد بن کعب سے اور سعید مقبری سے وہ روایت
کرتے ہیں ابی ہریرہ اور سلمہ بن محارب سے وہ داؤد سے - وہ
شعبی سے - اور مختلف اسنادیں - پس ذکر کیا حدیث کو
حوشب ذو ظلیم اور وہ ابن طخمہ ہیں اور بعض نے کہا کہ

۳۰ حارث بن عبد شمس
۳۱ حذیفہ بن الیمان
۳۲ حضرمی بن عامر
۳۳ حوشب ذو ظلیم

ذو ظليم هو ابن طحمة

وقيل ابن طخم ويقال ابن الساعي وغير ذلك قاله الحافظ وقال ابن الاثير هو ابن طخية - بعث صلى الله عليه وسلم اليه عبد الله ابن جرير البجلي وكتب معه كتابا ليظاهر هو وذو الكلاع وفيروز الديلمي ومن اطاعهم على قتل الاسود العنسي - التخريج - قال الحافظ روى ابن السكن من طريق محمد بن عثمان بن حوشب عن ابيه عن جده وقال ابن الاثير اخرجه ابن مندة وابو نعيم وابن عبد البر - الى خزاعة - يبشرهم باسلام خالد بن حرملة ابن هوذة - التخريج - قال ابن الاثير اخرجه ابو عمرو وابو موسى وقال الحافظ ذكره ابن شاهين وابن الكلبي **خراش بن جحش بن عمرو العبسي** - كتب صلى الله عليه وسلم اليه فحرق كتابه - التخريج - قال الحافظ ذكره ابن بشكوال وذكره هكذا ابن الكلبي ايضا وكذا ذكره محمد بن سعد في الطبقات في ترجمة ربعي بن خراش - **ذو الكلاع الحميري** اسمه سميفع كتب صلى الله عليه وسلم في التعاون على قتل الاسود العنسي - التخريج - قال ابن الاثير روى ابن لهيعة عن كعب بن علقمة عن حسان ابن كليب الحميري قال سمعت من ذي الكلاع **ذهين بن القرضم** - اختلف في اسمه قال الحافظ قيل مصغر اجزم عليه ابن حبيب وقيل بالمعجمة والياء التحتانية بعد الهاء جزم عليه الدارقطني - قال ابن ماكولا في باب ذهين من حرف الذال

کہ ابن طخم اور کہا جاتا ہے ابن الساعی وغیرہ۔ بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا ابن اثیر نے کہ وہ ابن طخیہ ہیں بھیجا اونکی طرف عبد اللہ بن جریر کو اور لکھا اوس کے ساتھ فرمان تاکہ وہ مدد کرے اور ذو الکلاع اور فیروز دیلمی اور جو اون کی اطاعت کریں اسود عنسی کے قتل پر۔ **تخریج** - کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن سکن نے محمد بن حوشب کے طریق سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے قبیلۂ خزاعہ کیجانب بشارت دی آپ نے اون کو خالد بن حرملہ ابن ہوذہ کے اسلام کی **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی اسکی ابو عمرو اور ابو موسی نے اور کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اوسکو ابن شاہین اور ابن کلبی نے۔ **خراش** - بن جحش بن عمرو عبسی - فرمان لکھا اون کو جناب رسول اللہ نے پس جلا دیا اوس نے آپ کے فرمان کو **تخریج** کہا حافظ نے ذکر کیا اوسکو ابن بشکوال نے اور ذکر کیا اوسکو اسیطرح ابن کلبی نے بھی۔ اور اسیطرح ذکر کیا ہے محمد بن سعد نے طبقات میں ربعی بن خراش کے ترجمہ میں۔ **ذو الکلاع الحمیری** جنکا نام سمیفع تھا لکھا رسول اللہ نے انکو اسود عنسی کے قتل میں مدد کرنے کی بابت **تخریج** کہا ابن اثیر نے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہیں کعب بن علقمہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسان بن کلیب حمیری سے کہا کہ سنا میں نے ذو الکلاع سے۔ **ذہین بن القرضم** - اختلاف کیا گیا ہے اون کے نام میں کہا حافظ نے کہ بیان کیا گیا بوزن تصغیر جزم کیا ہے ابن حبیب نے اور بعض نے کہا ہے ذال معجمہ کے ساتھ اور یاء تحتانی بعد ہاء ہوز کے جزم کیا ہے اسپر دار قطنی نے۔ کہا ابن ماکولا نے ذہین حرف ذال معجمہ کے باب میں کہ ذہین بفتح ذال معجمہ

ذهين بفتح الذال المعجمة وسكون الهاء فهو ذهين
ابن القرضم بن العجيل بن قنات بن موسى بن
تفلد بن العبدى الوافد على النبى صلى الله عليه وسلم
وكان يكرمه لبعد داره ذكر ذلك ابن الكلبى و
ذكره الدارقطنى القرضم بالقاف وهو بالفاء و
قال ابن قنات بفتح القاف وهو بكسر الفاء۔
التخريج۔ روى ابن شاهين من طريق ابن الكلبى
قال اخبرنا معمر عن عمران المهرى قال وقدمنا
رجل يقال له ذهين الحديث قاله الحافظ فى
الاصابة۔ **رافع القرظى**۔ كتب له انه لا يجنى
عليه الا يده۔ **التخريج**۔ اخرجه ابو موسى
وذكره ابن شاهين من طريق فراش بن اسمٰعيل
عن عبد الملك بن عمير عن رافع واسناده
ضعيف قاله الحافظ۔ **ربيعه بن لهيعة**
الحضرمى۔ قال كتب بسم الله الرحمن الرحيم
لربيعة بن لهيعة الحديث۔ **التخريج**۔ اخرج
ابن منده وابو نعيم وابن عبد البر نقله ابن الاثير
وقال الحافظ روى يعقوب بن محمد الزهرى
عن زرعة بن مغلس عن ابيه عن مهد بن
ربيعة عن ابيه ربيعة بن لهيعة قال وفدت
على رسول الله الحديث۔ **رعية السحيمى**۔
كتب اليه فرقع به دلوه۔ **التخريج**۔ قال ابن
الاثير اخرجه الثلاثة وقال الحافظ روى احمد
وابن ابى شيبة من طريق اسرائيل عن ابى
اسحق عن الشعبى عن رعية السحيمى۔
راشد بن عبد ربه۔ ذكر ابن عساكر ان
النبى صلى الله عليه وسلم كتب له كتابا قاله الحافظ

اور سکون ہا پس وہ ذہین بن القرضم بن عجیل بن قنات بن
موسے بن تفلد بن عبدی ہیں جو آئے تھے رسول اللہ
کی خدمت میں اور رسول اللہ اون کا اکرام کرتے تھے بوجہ
دوری مسافت کے ذکر کیا اس کو ابن الکلبی نے اور ذکر
کیا دارقطنی نے قرضم قاف سے اور وہ فا کے ساتھ ہے اور
کہا ابن قنات نے فتح قاف کے ساتھ اور وہ کسر فا کیساتھ
ہے۔ **تخریج**۔ روایت کی ہے ابن شاہین نے ابن کلبی کے
طریقہ سے کہا خبر دی ہم کو معمر نے عمران مہری سے روایت
کر کے کہا گیا ہم میں سے ایک شخص جسکو ذہین کہتے تھے۔
الحدیث کہا اسکو حافظ نے اصابہ میں۔ **رافع القرظی**۔ لکھا
اون کے لیے کہ نہیں گناہ کریگا اونپر مگر اون کا ہاتھ یعنے وہ اپنے
ہی قصور میں پکڑے جاویں گے۔ **تخریج**۔ تخریج کی ہے اسکی
ابو موسیٰ نے اور ذکر کیا اسکو ابن شاہین نے فراش بن اسمعیل کے
طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن عمیر سے۔ وہ
رافع سے اور اسناد اسکی ضعیف ہے۔ بیان کیا اسکو حافظ نے
ربیعہ بن لہیعہ حضرمی۔ کہا کہ لکھا میرے لیے بسم اللہ الرحمن الرحیم
ربیعہ بن لہیعہ کیلئے۔ الحدیث۔ **تخریج**۔ تخریج کی ہے ابن مندہ
اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے نقل کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے
روایت کی یعقوب بن محمد زہری نے روایت زرعہ بن مغلس سے وہ روایت
کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے باپ مہد بن ربیعہ سے وہ اپنے باپ ربیعہ
بن لہیعہ سے کہا کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ کی خدمت میں الحدیث **رعیہ سحیمی**
فرمان لکھا اوسکی جانب پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے ڈول میں **تخریج**
کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ثلثہ نے یعنی ابو نعیم و ابن مندہ
و ابن عبد البر نے اور کہا حافظ نے روایت کی ہے احمد اور ابن
ابی شیبہ نے اسرائیل کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحق
سے وہ شعبی سے وہ رعیہ سحیمی سے **راشد بن عبد ربہ**۔ ذکر کیا ابن عساکر
نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا انکو بیان کیا اسکو حافظ نے

رافع القرظی
ربیعة بن لهیعة
رعیة السحیمی
راشد ابن عبد ربه

۱ ابتس بن عامر بن حصن الطائی - اخرجه
الطبری وذکره ابو عمرو - (اصابه اسد الغابه)
رجل من فهر - اهدی للنبی صلی الله علیه
وسلم العسل فقبلها - وقال الحملی فحماه
وکتب له - التخریج - اخرجه البخاری و
مطین وابن مندة من طریق ابی العاصم
ابی عبد الله بن عیاض عن ابیه قال شهدت
الحدیث قاله الحافظ وقال ابن الاثیر اخرجه
ابو نعیم ایضاً - زرارة بن قیس النخعی -
وفد فاسلم فکتب له کتاباً - التخریج - اخرجه
ابو موسی و ذکره ابن شاهین فقال حدثنا
المنذر بن محمد قال حدثنا الحسین بن محمد
قال حدثنی یحیی بن زکریا النخعی عن الحسن
ابن الحکم عن عبد الرحمن بن عابس عن ابیه
عن زرارة وفد علی النبی صلی الله علیه وسلم
الحدیث - (اصابه اسد الغابة) زیاد بن
الحارث الصدائی - ارسل صلی الله علیه وسلم
جیشاً الی قومه فقال ردوا الجیش وانا لك
باسلامهم فرده وکتب الیهم کتاباً معه - التخریج
قال ابن الاثیر اخرجه ابو نعیم وابن مندة
وابن عبد البر - زید الخیر بن مهلهل الطائی
ویقال زید الخیل - اقطعه فیدا فکتب له
بذلك کتاباً - التخریج - قال الحافظ ذکره
هشام بن الکلبی و روی ابن سعد عن ابی
عمیر الطائی عن عباد الطائی عن اشیاخهم
کذا فی السیرة الشامیة فی وفود طئ - زید
ابن رفاعة الجذامی - ذکره ابن سعد فی الطبقات

ابتس بن عامر بن حصن طائی تخریج کی اسکی طبری نے اور ذکر کیا
اسکو ابو عمرو نے (اصابہ واسد الغابہ) رجل من فہر ہدیہ یا رسول اللہ
کو شہد پس قبول کیا آپنے اوسکو۔ اور کہا اوس نے کہ مجھے کہیت
عنایت کیجیے پس دی آپنے اور لکھا فرمان تخریج۔ تخریج کی ہے
اسکی بخاری اور مطین اور ابن مندہ نے ابی عاصم ابی عبد اللہ بن
عیاض کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ
حاضر ہوا میں الحدیث بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا ابن اثیر
نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابو نعیم نے بھی زرارہ بن قیس نخعی
حاضر خدمت ہوئے پس اسلام لائے اور لکھا اونکو فرمان۔
تخریج۔ تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے اور ذکر کیا ہی اسکو
ابن شاہین نے پس کہا حدیث بیان کی ہم سے منذر بن محمد نے کہا
حدیث بیان کی مجھ سے یحیی بن زکریا نخعی نے حسن بن حکم سے روایت
کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن عابس سے وہ اپنے باپ سے
وہ زرارہ سے کہ وہ رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے الحدیث (اصابہ)
زیاد بن حارث صدائی بہیجا رسول اللہ نے لشکر اونکی قوم کیطرف پس
کہا کہ لوٹا لیجیے لشکر اور میں ذمہ وار ہوں اون کے اسلام کا
پس لوٹا لیا اور لکھا اونکی قوم کیطرف فرمان اون کے ہمراہ تخریج کہا
ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابو نعیم اور ابن مندہ اور ابن عبد البر
نے زید الخیر بن مہلہل طائی اور انکو زید الخیل بھی کہا جاتا تہا۔
جاگیر میں دیا اونکو موضع فید اپس لکھا اسکی بابتہ فرمان۔
تخریج۔ کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ہے اسکو ہشام بن کلبی نے
اور روایت کی ہے ابن سعد نے ابی عمیر طائی سے وہ روایت
کرتے ہیں عباد طائی سے وہ اپنے اساتذہ سے۔ اسی طرح ہے
سیرۃ شامیہ بیان وفود طی میں۔ زید بن رفاعۃ جذامی۔ بیان
کیا ہے ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا
کہ پہر زید بن حارثہ کا سریہ حسمی کیطرف اور وہ وادی قری کے
ورے ایک جگہ ہے جمادی الآخر سنہ ۶ ہجری میں ہوا۔

۲۳ ابتس بن عامر بن حصن الطائی ۲۳ رجل من فہر ۲۳ زرارہ بن قیس النخعی ۲۳ زیاد بن الحارث الصدائی ۲۳ زید الخیر بن مہلہل الطائی ۲۳ زید بن رفاعۃ الجذامی

فی بیان السرایا فقال ثم سریة زید بن حارثة الی حسمی وهی وراء وادی القری فی جمادی الاخرة سنة ست من مهاجر رسول الله صلی الله علیه وسلم قالوا اقبل دحیة بن خلیفة الکلبی من عند قیصر وقد اجازه وکساه فلقیه هنید بن عارض و ابنه عارض بن هنید فی ناس من جذام بحسمی فقطعوا علیه الطریق فلم یترکوا علیه الا سمل ثوب فسمع بذالک نفر من بنی الضبیب فنفروا الیهم فاستنقذوا لدحیة متاعه وقدم دحیة علی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره بذالک فبعث زید بن حارثة فی خمسمائة رجل ورد معه دحیة فکان زید یسیر اللیل و یکتم النهار ومعه دلیل له من بنی عذرة فاقبل بهم حتی هجم بهم مع الصبح علی القوم فاغاروا علیهم فقتلوا فیهم فاوجعوا وقتلوا الهنید وابنه واغاروا علی ماشیتهم و نعمهم ونساءهم واخذوا من النعم الف بعیر ومن الشاء خمسة آلاف شاة ومن السبی مائة من النساء والصبیان فرحل زید بن رفاعة الجذامی فی نفر من قومه الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فدفع الی رسول الله صلی الله علیه وسلم کتابه الذی کان کتب له ولقومه لیالی قدم علیه فاسلم وقال یا رسول الله لا تحرم علینا حلالا ولا تحلل لنا حراما فقال کیف اصنع بالقتلی قال ابو یزید بن عمرو اطلق لنا یا رسول الله من کان حیا ومن قتل فهو تحت قدمی هاتین

کہا راویوں نے کہ واپس آتے تھے دحیہ بن خلیفہ کلبی قیصر کے پاس سے اور اوس نے اسکو انعام اور خلعت دیا تھا پس ملا اون کو ہنید بن عارض اور اوس کا بیٹا عارض بن ہنید قبیلہ جذام کے چند آدمیوں کے ہمراہ حسمی میں اور انپر دھاڑا مارا پس نہیں چھوڑا اونپر مگر ایک پرانا کپڑا۔ اور حاضر ہوئے دحیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور آپ کو اس واقعہ کی خبر دی آپ نے زید بن حارثہ کو پانسو آدمیوں کے ہمراہ بھیجا اور اون کے ساتھ دحیہ کو بھی واپس کیا۔ پس زید رات کو چلتے اور دن کو پوشیدہ ہو جاتے تھے اور اون کے ہمراہ بنی عذرہ میں کا ایک اگوا تھا۔ پس صبح کے وقت وہاں پہونچے اور لوٹ مار شروع کر دی۔ پس قتل کیا اونکو اور تکلیف بھی پہنچائی اور قتل کیا ہنید اور اوس کے بیٹے کو اور لوٹ لیا اون کے جانوروں اور عورتوں کو اور بھی اون کے اونٹوں میں سے ہزار اونٹ اور بکریوں میں سے پانچہزار بکریاں اور سو عورتوں اور بچوں کو قید کیا۔ پس آئے رفاعہ بن زید جذامی اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور آپ کو وہ فرمان دیا جو رسول اللہ نے اون کے اور اون کی قوم کے لیے لکھا تھا جبکہ وہ حاضر خدمت ہوئے اور اسلام لائے تھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ حرام کیجیے ہمپر حلال کو اور نہ حلال کیجیے ہمارے واسطے حرام کو تو آپ نے فرمایا کہ میں قتل شدہ لوگوں کا کیا کروں کہا ابو یزید بن عمر نے رہا کر دیجیے ہمارے زندہ قیدیوں کو۔ اور جو مقتول ہو گئے ہیں وہ میرے قدم کے نیچے ہیں یعنے معاف فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ سچ کہا پس بھیجا آپ نے اون کے ساتھ علی کو زید بن حارثہ کیطرف حکم دیا اون کو کہ چھوڑ دیں اون کے حرم

فقال صلے اللہ علیہ وسلم صدق فبعث معہ
علیا الی زید بن حارثۃ یامرہ ان یخلی بینہ
وبین حرمھم واموالھم فتوجہ علی ولقی
زیدا بالفحلتین وھی بین المدینۃ وذی
المروۃ فابلغہ امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم فرد الی الناس کلما کان اخذ لھم۔
اقول۔ انی وجدت کتابا لرفاعۃ بن زید
الجذامی وساذکرہ فی الکتب فی حرف الراء
لعل ھذا ھو والتشبہ فی اسمہ۔ سراقۃ
ابن مالک یکنی اباسفیان۔ لما ھاجر صلے
اللہ علیہ وسلم وتعقبہ قریش ادرکہ سراقۃ
فی الطریق فدعا صلے اللہ علیہ وسلم علیہ
حتی ساخت رجلا فرسہ فطلب منہ الخلاص
علی ان لا یدخل علیہ ففعل وکتب لہ امانا
بسؤالہ لذلک واسلم یوم الفتح۔ التخریج
اخرجہ البخاری وغیرہ من ائمۃ الحدیث
والسیر کلھم فی قصۃ الھجرۃ واخرج ابن
الاثیر بسندہ الی براء بن عازب۔ ورأیت
فی اکثر کتب الحدیث والسیر کلھم وردوا
ھذہ القصۃ فی بیان الھجرۃ ولم یذکر
احد منھم لفظ الکتاب الا ان قالوا انہ
کتب لہ امانا۔ سرباتک الھندی۔
زعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارسل الیہ
حذیفۃ واسامۃ وصہیبا وغیرھم یدعونہ
الی الاسلام فاسلم وقبل کتاب النبی صلے
اللہ علیہ وسلم۔ التخریج۔ اخرجہ ابو موسے
من طریق میسر بن احمد الاسفرائنی صاحب

اور واپس کردیں اون کے مال پس گئے حضرت علی اور ملے
زید سے فحلتین میں اور وہ مدینہ اور ذوالمروہ کے درمیان
میں ہے۔ پس پہونچایا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم
پس جو کچھ اون کے مال لوٹے تھے وہ سب واپس کردئے
کہتا ہوں کہ پائی ہے میں نے ایک کتاب رفاعہ بن زید کے
نام سے اور ذکر کروں گا اوسکو حرف راء رفاعہ بن زید کے
نام میں شاید کہ یہ نامہ وہی ہو اور ان کے نام میں شبہ
ہوگیا ہو۔ سراقہ بن مالک جنکی کنیت ابو سفیان ہے۔ جبکہ
ہجرت کی رسول اللہ نے اور تعاقب کیا آپکا قریش نے
تو پالیا آپ کو سراقہ نے راہ میں پس بددعا کی آپنے یہانتک
کہ سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ پس
چاہی سراقہ نے اس امر سے خلاصی اس شرط پر کہ آپ سے
تعرض نہیں کریگا پس خلاصی دی اوسنے اور لکھا فرمان
امن اوس کے خواہش کے موافق اور اسلام لائے فتح مکہ کے
دن تخریج کی ہے اسکی بخاری اور اون کے سوا سب
ائمہ حدیث اور ائمہ سیر نے ہجرت کے قصہ میں اور تخریج کی
ہے ابن اثیر نے اپنی سند سے جو پہونچتی ہے براء بن عازب تک
اور دیکھا میں نے اکثر کتب حدیث وسیر میں سب نے بیان
کیا ہے اس قصہ کو ہجرت کے ذکر میں اور نہیں ذکر کیا کسی نے
لفظ فرمان سوا اس کے کہ کہا کہ لکھا ان کے لیے فرمان
سرباتک ہندی۔ ایسا بیان کرتا تہا کہ بہیجا اوسکی طرف
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حذیفہ اور اسامہ اور
صہیب وغیرہ کو کہ وہ اوسکو دعوت اسلام کرتے
تھے۔ پس اسلام لایا اور قبول کیا فرمان رسالت کو۔
تخریج۔ تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے میسر بن احمد
اسفرائنی۔ یحیی بن یحیی نیشاپوری کے شاگرد کے طریقہ
سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مکی بن احمد بردعی نے کہا

۱۵ سراقہ بن مالک

۱۶ سرباتک الہندی

یحیی بن یحیی النیسابوری قال حدثنا مکی
ابن احمد البروعی قال سمعتُ اسحٰق بن ابراهیم
الطوسی یقول وهو ابن سبع وتسعین سنة
قال رأیت سرباتك ملك الهند و ذکر القصة
قاله الحافظ - سریع بن الحکم - قدم فی وفد تمیم
فکتب له کتابا - التخریج - اخرجه ابن مندة
وابونعیم قاله ابن الاثیر - سعید بن عداء
الفریعی ویقال البکائی - وفد فکتب له کتابا
وزاد ابن مندة لفظ الکتاب - انی احضرتك
الزج - (اصابه) التخریج ذکره المدائنی فی
کتاب رسل النبی صلی الله علیه وسلم وروی
من طریق عبد الله بن یحیی قال رانی ابن
سعید بن عداء کتابا من محمد رسول الله -
الخ - ورواه الباوردی قاله الحافظ وقال ابن
الاثیر اخرجه ابن مندة وابونعیم - سمعان
ابن عمرو الکلابی - بعث الیه کتابا مع عبد الله
ابن عوسجة فرقع به دلوه فقیل لهم بنو المرقع
ثم اسلم وقدم علی رسول الله صلی الله علیه
وسلم - التخریج - ذکر ابو الحسن المدائنی
فی کتاب رسل النبی صلی الله علیه وسلم - قاله
الحافظ فی الاصابه - سبز الاراشی - ووقع
عند ابن فتحون سیّار بدل سبز لعله تصحیف
اتاه عمرو بن حسان وقال له یا رسول الله
اقطع حلیفی فقطع له وکتب فی عرجون -
التخریج - قال الحافظ رأیت هذا بخط الخطیب
وله ذکر فی حدیث ابن شاهین وابن السکن
اخرجاه من طریق زید بن ابراهیم بن عاصم

سُنا میں نے اسحٰق بن ابراہیم طوسی سے کہتے تھے وہ اور اُن کی عمر
ستانوے برس کی تھی کہ دیکھا میں نے سرباتک بادشاہ ہند
کو - اور ذکر کیا قصہ - بیان کیا ہے اسکو حافظ نے
سریع بن حکم - آئے وفد تمیم کے ہمراہ پس لکھا اُن کے لیے
فرمان تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے
بیان کیا اسکو ابن اثیر نے سعید بن عداء فریعی اور ان کو
بکائی بھی کہا جاتا ہے - حاضر خدمت ہوئے پس لکھا اُن کے
لیے فرمان اور زائد کیے ہیں ابن مندہ نے لفظ کتاب کی
کہ میں نے دیا تجھکو زج - (اصابہ) تخریج - ذکر کیا اسکو
مدائنی نے کتاب رسل النبی صلعم میں اور روایت کی ہے عبد اللہ
بن یحیی کے طریقہ سے کہا کہ دکھائی مجکو سعید بن عداء کی بیٹے نے
ایک تحریر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے تھی اور
روایت کیا اوسکو باوردی نے بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا
ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے -
سمعان بن عمرو الکلابی بھیجا انکو فرمان عبد بن عوسجہ کے ہمراہ
پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے ڈول میں پس خطاب پڑ گیا
اون کا بنو مرقع پھر اسلام لائے اور رسول اللہ کی خدمت میں
حاضر ہوئے تخریج - ذکر کیا ابوحسن مدائنی نے کتاب رسل النبی
میں - بیان کیا اسکو حافظ نے اصابہ میں سبز الاراشی اور ابن
فتحون کے نزدیک سبز کیجگہ سیار ثابت ہوا ہے شاید غلطی
کتابت ہوئی ہے - آئے رسول اللہ کے پاس عمرو حسان
اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے حلیف کو جاگیر دیجیے پس جاگیر
دی آپنے اور لکھا فرمان عرجون کی لکڑی تختی پر تخریج
کہا حافظ نے کہ دیکھا میں نے یہ خطیب کے خط سے اور اس کا ذکر
ہے ابن شاہین اور ابن سکن کا حدیث میں تخریج کی ہے
دونوں نے زید بن ابراہیم بن عاصم بن مالک بن عمرو البلوی
کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے دادا نے

۴۰ سریع بن الحکم
۴۱ سعید بن عداء الفریعی
۴۲ سمعان ابن عمرو الکلابی
۴۳ سبز الاراشی

ابن مالك بن عمرو البلوى قال حدثني
جدى عن ابيه مالك قال عقلت رسول
الله صلى الله عليه وسلم واتاه عمرو بن حسان
بوادى القرى برجل من بني اراش - الحديث
(اصابه) **سنن الجح** مع ابى بكرؓ - اخرجه
البيهقي في الدلائل عن عروة قال بعث
رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا بكر اميرا
على الناس سنة تسع وكتب معه سنن الجح -
كذا ذكره في السيرة المحمدية - **ضمام بن زيد**
الهمداني - وقد فاسلم وكتب له كتابا وذلك
بعد مرجعه من تبوك - **التخريج** - قال
ابن الاثير اخرجه الطبرى وذكره ابو عمرو في
نمط - (اسد الغابه) **علاء الحضرمي** -
استعمله على بحرين فكتب له عهدا - **التخريج**
قال الحافظ في ترجمة صحار بن العباس روى
ابن شاهين من طريق حسين بن محمد قال
حدثنا ابى قال حدثنا جيفر بن الحكم العبدى
عن صحار بن العباس ومرثد بن مالك في نفر
من عبد قيس قالوا فذكر القصة مطولة
وفيه استعمل العلاء على البحرين وكتب له -
وقال في ترجمة عبد الله بن عوف العبدى
ذكره الطبرى عن الواقدى ان النبي صلى الله
عليه وسلم كتب الى العلاء - وقال ابن الاثير
في ترجمة شبيب اخرجه ابو موسى وله ذكر
في طبقات محمد بن سعد قال اخبرنا محمد بن
عمر قال حدثني ابو بكر بن عبد الله بن ابى
سبرة عن محمد بن يوسف عن السائب بن

اپنے باپ مالک کی روایت سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آئے آپکے پاس عمرو بن حسان وادی
قرے میں بنی اراش کے ایک شخص کے ہمراہ - الحدیث (اصابہ)
سنن حج ہمراہ ابوبکرؓ تخریج کی ہے اسکی بیہقی نے دلائل میں
عروہ سے روایت کرکے کہا کہ بھیجا رسول اللہ نے ابوبکرؓ صدیق
کو ۹ھ ہجری میں لوگوں پر امیر بنا کر اور لکھے آپ کے ساتھ
سنن حج - اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو سیرۃ محمدیہ میں -
ضمام بن زید ہمدانی - حاضر خدمت ہوئے پس اسلام لائے
اور لکھا ان کے لیے فرمان اور یہ آپ کے تبوک سے واپسی
کے بعد کا قصہ ہے - **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج
کی ہے اسکی طبری نے اور ذکر کیا اسکو ابو عمرو نے نمط میں
علاء الحضرمی - عامل بنایا انکو بحرین پر پس لکھا ان کے
لیے عہد (ہدایت نامہ) **تخریج** - کہا حافظ نے صحار بن
عباس کے ترجمہ میں کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے
حسین بن محمد کے طریقہ سے کہا حدیث بیان کی ہم سے
میرے باپ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جیفر بن حکم عبدی
نے صحار بن عباس اور مرثد بن مالک سے روایت کی کہ چند
عبد قیس کے اشخاص کے جلسہ میں کہا انہوں نے پس ذکر
کیا قصہ طویل اور اوسمیں ہے کہ - عامل بنایا علاء کو بحرین
پر اور لکھا اون کے لیے فرمان - اور کہا عبد اللہ بن
عوف عبدی کے ترجمہ میں کہ - ذکر کیا اسکو طبری نے
بروایت واقدی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا فرمان علاء
کی طرف اور کہا ابن اثیر نے شبیب کے ترجمہ میں کہ
تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے - اس کا ذکر ہے طبقات
محمد بن سعد میں کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن عمرو نے -
کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی سبرہ
نے - محمد بن یوسف سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سائب بن

۲۴ علاء حضرمی ۲۵ ضمام بن زید ہمدانی ۲۳ سنن الجح صحابی

يزيد عن العلاء بن الحضرمي ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم بعثه - فذكر وفيه - وكتب
صلى الله عليه وسلم للعلاء كتابا فيه فرائض
الصدقة فى الابل والبقر والغنم والثمار
والاموال يصدقهم على ذلك وامره ان ياخذ
الصدقة من اغنيائهم فيردها على فقرائهم -
عامر بن هلال يكنى ابا سيارة المتعى - كتب له
النبى صلى الله عليه وسلم كتابا فهو عند بنى
عمه المتعيين - التخريج - اختلف فى اسمه
وبهذا الاسم سماه ابو احمد العسكرى وقيل
اسمه الحارث وهناك اخرجه ابن مندة و
ابو عامر وههنا اخرجه ابو موسى وابو عمرو
فى الكنى اخرجه ابو نعيم وابن مندة وابن
عبد البر قاله ابن الاثير - عامر بن الطفيل
ذكر ابن سعد فى الطبقات فى غزوة منذر
ابن عمرو فقال ثم سرية منذر بن عمرو الى
بير معونة فى صفر على راس ستة وثلثين شهرا
من مهاجر رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا
وقدم عامر بن مالك بن جعفر ابو براء ملاعب
الاسنة الكلابى عليه صلعم فاهدى له
فلم يقبل منه وعرض عليه الاسلام فلم يسلم
ولم يبعد وقال لو بعثت معى نفرا من اصحابك
الى قومى لرجوت ان يجيبوا دعوتك فقال
انى اخاف عليهم اهل نجد فقال انا لهم
جار ان يعرض لهم احد فبعث صلى الله عليه
وسلم معه سبعين رجلا من الانصار
شببة يسمون القرآن وامر عليهم المنذر

زید سے وہ علاء بن الحضرمی سے کہ رسول اللہ صلعم نے بہیجا اونکو
پس ذکر کیا حدیث کو اور اوسمیں ہے کہ اور لکہا رسول اللہ صلعم
نے علاء کے لیے ایک فرمان جسمیں زکوۃ کے فرائض کا بیان
تہا اونٹوں اور بقر وغنم اور پہلوں اور مالوں کی زکوۃ کی بابت
کہ صدقہ کرے اونکو اس طرح پر اور حکم دیا تہا اون کو کہ لیں زکوۃ
غنیوں سے اور دیں فقراء کو۔ عامر بن ہلال جنکی کنیت
ابو سیارۃ المتعی ہے۔ لکہا اونکو رسول اللہ نے فرمان پس وہ اون کے
بنی عم متعیین کے پاس تہا۔ تخریج۔ اختلاف کیا گیا ہے
اون کے نام میں اور اسی نام سے نامزد کیا ہے انکو ابو احمد
عسکری نے اور کہا گیا ہے کہ اون کا نام حارث ہے۔ اور
اس موقع پر تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو عامر نے اور اسی
مقام پر تخریج کی ہے اسکی ابو موسیٰ اور ابو عمرو نے اور کنیت میں
تخریج کی ہے ابو نعیم اور ابن مندہ اور ابن عبد البر نے بیان کیا
ہے اسکو ابن اثیر نے۔ عامر بن الطفیل۔ ذکر کیا ہے ابن سعد نے
طبقات میں منذر بن عمرو کے غزوہ میں پس کہا کہ پہر ماہ صفر میں
رسول اللہ کی ہجرت کے چھتیسویں مہینہ بعد منذر بن عمرو کا سریہ
گیا بیر معونہ کیطرف کہا راویوں نے کہ آئے عامر بن مالک بن جعفر ابو
براء ملاعب الاسنہ کلابی رسول اللہ کیخدمت میں۔ پس
آپ کو ہدیہ دیا آپ نے قبول نہیں کیا اور پیش کیا اونپر اسلام
پس اسلام نہیں لایا اور نہ زائد دوری ظاہر کی اور کہا اگر آپ
بہیجیں میرے ہمراہ میری قوم کیطرف اپنے اصحاب میں سے
تو میں امید کرتا ہوں کہ وہ آپ کی دعوت قبول کریں گے
آپ نے فرمایا کہ مجھے اہل نجد سے اونکو ضرر پہونچانے کا
اندیشہ ہی تو اوس نے کہا کہ میں اس بات کا ذمہ وار ہوں
اگر اون سے کوئی تعرض کرے تو آپ نے بہیجے اوس کے ہمراہ
ستر انصاری جوان اور حافظ قرآن اور امیر بنایا انپر منذر
بن عمرو ساعدی کو۔ پس جب وہ پہونچے بیر معونہ تک

۱۴۲ عامر بن ہلال

۱۴۳ عامر بن الطفیل

ابن عمرو الساعدی فلما وصلوا بئر معونة وهو
ماء من مياه بنی سليم وهو بين ارض بنی
عامر وبنی سليم نزلوا عليها وعسكروا بها
وقدموا حرام بن ملحان بكتاب رسول
الله الی عامر بن الطفيل فوثب علی حرام
فقتله واستصرخ عليهم بنی عامر فابوا و
قالوا لا نخفر ذمة ابی براء فاستصرخ عليهم
قبائل من سليم عصية ورعلا وذكوان
فنفروا معه ورأسوه واستبطاء المسلمون
حراما فاقبلوا فی اثره فلقيهم القوم فاحاطوا بهم
فكاثروهم فتقاتلوا فقتل اصحاب رسول
الله صلی الله عليه وسلم وفيهم سليم بن ملحان
والحكم بن كيسان فی سبعين رجلا قالوا
اللهم انا لا نجد من يبلغ رسولك السلام
غيرك فاقرأه منا السلام فاخبره جبرئيل
بذلك فقال وعليهم السلام وبقی المنذر
ابن عمرو فقالوا ان شئت آمناك فابی واتی
مصرع حرام فقاتلهم حتی قتل فقال رسول
الله صلی الله عليه وسلم اعنق ليموت يعنی انه
تقدم علی الموت وكان معهم عمرو بن امية
الضمری فقتلوا جميعا غيره فقال عامر بن
الطفيل قد كان علی امی نسمة فانت حر عليها
وجز ناصيته عبد الله بن قدامة يكنی
ابا محمد - قال ابن الاثير - اخرجه
الثلاثة وابو عمر جعله من عامر وجعله
ابن مندة وابو نعيم سلميا وسمی ابن
مندة ابو قمامة بدل قدامة ونذكره

جو ایک کنواں ہے بنی سلیم کے کوؤں میں سے اور وہ ارض بنی
عامر اور بنی سلیم کے درمیان ہی تو اوترے وہاں اور وہیں قیام کر لیا
اور آگے بھیجا حرام بن ملحان کو رسول اللہ کا فرمان لیکر عامر بن طفیل
کیطرف پس جھپٹا وہ حرام پر اور مارڈالا اوسے۔ اور برانگیختہ
کیا اوپر بنی عامر کو اونہوں نے انکار کیا اور کہا کہ نہ توڑا جاوے گا
ذمہ ابو براء کا پس برانگیختہ کیا اوپر قبائل سلیم عصیہ رعل اور
ذکوان کو تو وہ اوس کے ساتہ ہوگئے اور اوسکو سردار بنا لیا۔
اور جب حرام کی واپسی میں دیر ہوئی تو سب مسلمان اوس کے
پیچھے گئے تو وہ لوگ اون سے ملے اور انکو گھیر لیا پس لڑے اور
قتل کیے گئے اصحاب رسول اللہ صلعم اور ان میں سلیم بن ملحان
اور حکم بن کیسان تھے مع ستر آدمیوں کے۔ کہا صحابہ نے کہ
اے اللہ تیرے سوا ہم کسیکو نہیں پاتے جو ہمارا اسلام تیرے رسول
کو پہونچادے پس تو ہی اون تک ہمارا اسلام بھیج۔ پس خبر دی
حضرت جبرئیل نے اس کی بابتہ رسول اللہ کو آپنے فرمایا و
علیہم السلام۔ اور باقی رہ گیا منذر بن عمرو ان سے کہا کہ اگر
تو چاہتے تو ہم تجھے امن دیدیں تو انکار کیا اور حرام کی مقتل
ہونے کی جگہ پر پہونچکر لڑے یہاں تک کہ قتل کیے گئے تو
فرمایا رسول اللہ نے کہ وہ خود موت کے موہنہ میں گیا اور
تھے اونہی کے ہمراہ عمرو بن امیۃ ضمری پس مار ڈالے گئے
سب اون کے اور کہا اون سے عامر بن طفیل نے کہ میری
ماں پر غلام تھا پس تو آزاد ہے اوس کی جانب سے اور ان کی
پیشانی کے بال کاٹ دیئے۔
عبد اللہ بن قدامہ جنکی کینت ابا محمد ہے۔ کہا ابن اثیر
نے کہ تخریج کی ہے اسکی ثلاثہ یعنے ابو نعیم بن مندہ
اور ابن عبد البر نے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے اسکو بنی
عامر میں سے اور ابن مندہ اور ابی نعیم نے انکو سلمی کہا ہے اور نام
بتایا ہے انکا ابن مندہ نے ابو قمامہ بوقدامہ کے عوض اور ابی ذکر

عبد اللہ بن قدامہ

الآن فی موضعه فهما واحد والله اعلم-
عبد الله بن قمامة السلمی- اخرجه ابن
منده وتقدم تفصيله فی عبد الله بن
قدامة- عبد بن عمرو- اختلف فی
اسمه فهو الاصم عبد الرحمن كتب له
كتابا بمائة الذی اسلم عليه- التخريج-
رواه ابن سعد ذكره صاحب سيرة الشامية
عريب بن عبد كلال- كتب اليه والی اخيه
حارث وكان اليهما امر حمير- التخريج- ذكر
ابن الاثير قاله ابن الكلبی- عدی بن
شراحيل من بنی عامر- وفد اليه صلی الله عليه
وسلم باسلامه واسلام اهل بيته وسأله
الامان من مخافة خافها فكتب له رسول الله
صلی الله عليه وسلم- التخريج- قال الحافظ
روی ابن شاهين من طريق ابراهيم بن يوسف
عن زياد قال حدثنی بعض اصحابنا عن سماك
ابن حرب قال كان رجل من بنی عامر يقال له
عدای فمر بالنبی صلی الله عليه وسلم الحديث
وفی اسناده من لا يعرف وقال ابن الاثير
اخرجه ابو موسی- العداء بن خالد بن
هوذة- اخرج محمد بن سعد فی الطبقات
فی ترجمة العداء قال خبرنا المنهال بن بحر
ابو سلمة القشيری قال حدثنا عبد المجيد
ابن ابی يزيد قال لما كان زمن يزيد بن
المهلب خرجت انا وجبر بن ابی النصر الی مكة
فمررنا بماء يقال له الزجيج فقالوا لنا ههنا
رجل قد رأی رسول الله صلی الله عليه وسلم

کرین گے ہم ابو قدامہ کو اوسکی موضع پر پس وہ دونو ایک ہیں اللہ اعلم
عبد اللہ بن قمامہ سلمی- تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ نے
اور گذر گئی اسکی تفصیل عبد اللہ بن قدامہ کے نام میں
عبد بن عمرو اختلاف ہے ان کے نام میں پس وہ اصم
عبد الرحمن ہیں اور لکھا ان کے لیے فرمان اوس پانی (امداد وغیرہ) کی بابتہ جسپر اسلام لائے تخریج- روایت کیا اسکو
ابن سعد نے- بیان کیا ہے صاحب سیرۃ شامی نے-
عریب بن عبد کلال- فرمان لکھا اونکو اور اون کے
بہائی حارث کو جو دونو حاکم تھے حمیر کے- تخریج- ذکر کیا ابن
اثیر نے کہ بیان کیا ہے اسکو ابن کلبی نے عدی بن شراحیل
قبیلہ بنی عامر سے ہیں- اپنی اور اپنی اہل بیت کے اسلام کی
خبر لیکر حاضر خدمت ہوئے اور خوف کیوجہ سے آپ سے امن چاہی
پس لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان- تخریج- کہا
حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے ابراہیم
بن سیف کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زیاد سے
کہا کہ حدیث بیان کی مجہ سے بعض اصحاب نے یہ روایت سماک
ابن حرب کہا کہ تہا ایک شخص بنی عامر کا جسکو عدی کہتے تھے
پس گیا وہ رسول اللہ کے پاس- الحدیث اور اسکی سند میں
ایک غیر معروف شخص ہے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی
ہے اس کی ابو موسے نے عداء بن خالد بن ہوذہ- محمد بن
سعد نے طبقات میں عداء کے ترجمہ میں تخریج کی ہے کہ
خبر دی ہم کو منہال بن بحر ابو سلمہ قشیری نے کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے عبد المجید بن ابی یزید نے کہا کہ یزید
بن مہلب کے زمانہ میں اور جبر بن ابی النصر مکہ کو جاتے تہے
پس ہم ایک چشمہ پر پہونچے جسکا نام زجیج تہا ہم سے لوگوں
نے کہا کہ یہاں ایک آدمی رہتا ہے جس نے رسول اللہ کو
دیکھا ہی پس پہونچے ہم ایک بوڑہے آدمی کے پاس

بنام عریب بن عبد کلال
بنام العداء بن خالد بن ہوذہ

فاتينا الشيخا كبيرا قلنا ارايت رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال نعم وكتب لي بهذا
الملأ قال فاخرج لنا جلدة فيها كتاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم قلنا ما اسمك قال
العداء بن خالد - عمير بن اقصى الاسلمي
روى انه قدم عمير في عصابة من اسلمة
فقالوا قد آمنا بالله و رسوله واتبعنا منهاجك
فاجعل لنا عندك منزلة تعرف العرب فضيلتنا
فانا اخوة الانصار ولك علينا الوفاء والنصر
في الشدة والرخاء فقال صلى الله عليه وسلم اسلم
سالمها الله وغفار غفرها الله وكتب كتابا لاسلم
ومن اسلم من قبائل العرب لمن سكن السيف
والسهل - فيذكر فيه الصدقة والفرائض
في المواشي وكتب الصحيفة ثابت بن قيس
ابن شماس وشهد ابو عبيدة بن الجراح وعمر
ابن الخطاب - التخريج - ذكر هذه القصة
في السيرة الشامية برواية ابن سعد و
قال ابن الاثير اخرجه ابو موسى وقال تركنا
ذكره لان رواته نقلوه بالفاظ غريبة و
بدلوها وصحفوها - عبد الرحمن
ابن عوف - بعثه صلى الله عليه وسلم الى
دومة الجندل فدعاهم ثلثة ايام فيوم
الثالث اسلم الاصبغ بن عمرو الكلبي فكتب
عبد الرحمن الى النبي صلى الله عليه وسلم
يخبره بذلك فكتب اليه - ان تزوج ابنة
الاصبغ - التخريج - اخرجه الدارقطني
في الافراد من طريق محمد بن الحسن صاحب

اور پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے اونہوں نے
کہا کہ ہاں اور لکھا آپنے میرے واسطے یہ چشمہ۔ کہا عبد المجید نے
پس نکالا ہمارے لیے ایک چمڑہ کا ٹکڑا جس میں فرمان تھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ ہم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہا عدا
بن خالد

۱۶ عمیر بن اقصی اسلمی

عمیر بن اقصے سلمی۔ روایت ہے کہ آئے عمیر سلمہ کی
ایک گروہ کے ہمراہ پس کہا کہ ایمان لاتے ہم اللہ و رسول اس کے
رسول پر اور اختیار کیا ہم نے آپ کا طریقہ پس آپ کے پاس ہمارا
مرتبہ بڑھ جائے تاکہ عرب ہمارے فضیلت معلوم کریں پس ہم
بھائی ہیں انصار کے اور ضروری آپکو ہماری مدد سختی اور آرام
میں پس فرمایا رسول اللہ نے کہ قبیلہ اسلم سلامت رکھے اوسکو
اللہ اور قبیلہ غفار بخشے اوسکو اللہ اور لکھا ایک فرمان قبیلہ
اسلم کے لیے اور جو اسلام لائے قبائل عرب میں سے جو رہتے
ہیں سیف و سہل میں۔ پس ذکر کیا اوسمیں صدقہ اور جانوروں کی
زکوۃ کا اور لکھا صحیفہ ثابت بن قیس بن شماس نے اور گواہی
دی ابو عبیدہ بن الجراح اور عمر بن الخطاب نے۔ تخریج
ذکر کیا اس قصہ کو سیرۃ شامی میں ابن سعد کی روایت سے
اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے اور
کہا کہ چھوڑ دیا ہم نے اس فرمان کا ذکر کیونکہ اوس کے راویوں
نے بیان کیا ہے اوسکو غریب الفاظ سے اور تصحیف کر دی
ہے اوسمیں اور بدل دیا ہے اوسکو

۱۷ عبد الرحمن بن عوف

عبد الرحمن بن عوف
بھیجا اون کو رسول اللہ نے دومۃ الجندل کیطرف۔ پس
دعوت اسلام کی اونکو تین دن پس تیسرے روز اسلام
لائے اصبغ بن عمرو کلبی پس لکھا عبد الرحمن نے نامہ رسول اللہ
کی خدمت میں خبر دیتے تھے آپ کو اس امر کی جواب لکھا
رسول اللہ نے۔ شادی کر لے اصبغ کی بیٹی سے
تخریج۔ تخریج کی ہے اس کی دارقطنی نے افراد میں
محمد بن حسن شاگرد امام ابو حنیفہ کے طریقہ سے

ابی حنیفة رح عن سعید بن مسلم بن فاتك
عن عطا عن ابن عمر رض قال دعا النبی صلی الله
علیه وسلم- الحدیث قال الحافظ وقال قرأت
بتمامه علی احمد بن الحسن الزینی ان محمد بن
احمد بن خالد الفارقی (البارقی) اخبرهم
قال اخبرنا ابراهیم بن محمد بن مناقب قال
اخبرنا ابو الیمن الکندی قال اخبرنا ابو منصور
القرار قال اخبرنا ابو الحسین بن البعوی قال
اخبرنا ابو سعید الاسماعیلی بانتقاء الدارقطنی
قال حدثنا محمد بن الحسن الخباز قال حدثنا
عمرو بن تمیم قال حدثنا ابو سلیمان موسی
ابن سلیمان موسی ابن سلیمان الجوزجانی
قال حدثنا محمد بن الحسن صاحب ابی حنیفة
فذکره مطولا- قال الدارقطنی فی الافراد
تفرد به محمد بن الحسن عن سعید ولم یروه
عنه غیر ابی سلیمان قلت روایة الواقدی
له عن سعید ترد علی هذا الاطلاق- ذکره
الحافظ فی ترجمة الاصبغ بن عمرو- عبد الله
ابن الحارث ابو ظبیان الاعرج الغامدی-
کان اسمه عبد شمس فاسلم وغیر النبی
صلی الله علیه وسلم اسمه عبد الله وکتب له
کتابا- التخریج- قال ابن الاثیر والحافظ
انه اخرجه ابن الکلبی- عبد رضی
الخولانی یکنی ابا مکنف- وفد وکتب له کتابا-
التخریج- قال الحافظ فی الاصابة اخرجه
ابن منده- عبد العزیز بن سیف بن
ذی یزن الحمیری- ذکره ابن منده فقال

وہ روایت کرتے ہیں سعید بن مسلم بن فاتک سے کہ عطا سے وہ ابن
عمر سے کہا کہ بلایا رسول اللہ نے- الحدیث بیان کیا اس کو
حافظ نے اور کہا کہ پڑھا میں نے اسکو تمامہ احمد بن حسن زینی کے
سامنے کہ محمد بن احمد خالد فارقی (بارقی) نے خبر دی اون کو
کہا کہ خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد بن مناقب نے کہا کہ خبر دی
ہمکو ابو الیمن کندی نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو منصور قرار نے
کہا کہ خبر دی ہم کو ابو حسین بن یعوری نے کہا کہ خبر دی ہمکو
ابو سعید اسماعیلی نے- کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد
بن حسن خباز نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمرو
بن تمیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو سلیمان موسے
بن سلیمان جوزجانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن حسن شاگرد امام ابو حنیفہ نے پس ذکر کیا مطولا
کہا دارقطنی نے افراد میں کہ منفرد ہوئے ہیں اوس کے
ساتھ محمد بن حسن بروایت سعید اور نہیں روایت کی
اون سے سوا ابی سلیمان کے کہتا ہوں کہ روایت واقدی
کی سعید سے رد کرتی ہے اس اطلاق کو- ذکر کیا
اسکو حافظ نے اصبغ بن عمرو کے ترجمہ میں-
عبد اللہ بن حارث ابو ظبیان اعرج غامدی- ان کا نام
عبد شمس تھا پس اسلام لائے اور بدلا رسول اللہ نے
اون کا نام عبد اللہ اور لکھا اون کے لیے فرمان
تخریج- کہا ابن اثیر نے اور حافظ نے کہ تخریج کی اسکی
ابن کلبی نے عبد رضی الخولانی جنکی کنیت ابا مکنف
ہے حاضر خدمت ہوئے اور لکھا اون کے لیے فرمان-
تخریج کہا حافظ نے اصابہ میں کہ تخریج کی ہے اسکی
ابن مندہ نے-
عبد العزیز بن سیف بن ذی یزن حمیری- ذکر کیا ہے
اسکو- ابن مندہ نے پس کہا کہ لکھا فرمان

۵۴ عبد اللہ بن الحارث ابو ظبیان الغامدی
۵۵ عبد رضی الخولانی
۵۶ عبد العزیز بن سیف ذی یزن

كتب صلى الله عليه وسلم اليه وقال ابو موسى في الذيل تكرعليه ابو نعيم وقال ان الذي كتب اليه هو اخوه ذرعه - اورده الحافظ - عمرو بن الخفاجي وعمرو بن المحجوب - صحب النبي صلى الله عليه وسلم كتب له كتابا - التخريج - قال الرشاطي صحب النبي صلى الله عليه وسلم - الخ واورد ذلك الطبري وقال لسيف ان الرسول اليه بذلك كان زياد بن حنظلة ذكره ابن حجر في الاصابة - عيينة بن حصن - سأل فامر له بما سئل وامر معوية فكتب له بما سئل - التخريج - اخرجه ابوداؤد في باب من روى نصف صاع من قمح عن سهل بن الحنظلية - عبد الله بن جحش - بعث عبد الله بن جحش وكتب له كتابا وامره ان لا يقرأه حتى يبلغ مكان كذا وقال لا تكرهن احدا من اخوانك على المسير معك فلما قرأه استرجع وقال سمعا وطاعة لرسول الله فخبرهم الخبر وقرأ عليهم الكتاب فرجع رجلان ومضى بقيتهم فلقوا ابن الحضرمي وقتلوه ولم يدروا ان ذلك اليوم من رجب او جمادى فقال المشركون للمومنين قتلتم في الشهر الحرام فانزل الله ويسئلونك عن الشهر الحرام الآيه - التخريج - اخرج هذه القصة ابن جرير وابن المنذر وابن ابي حاتم والطبراني والبيهقي في سننه بسند صحيح عن جندب بن عبد الله - كذا في السيرة

اونکو رسول اللہ نے اور کہا ابو موسیٰ نے ذیل میں انکار کیا ہے اس کا ابو نعیم نے اور کہا کہ جسکی طرف فرمان لکہا ہے رسول اللہ نے وہ ان کے بہائی ذرعہ ہیں۔ بیان کیا اسکو حافظ نے عمرو بن خفاجی اور عمرو بن محجوب صحبت پائی ہے رسول اللہ کی اور لکہا ان کے لیے فرمان تخریج کہا رشاطی نے صحبت پائی تہی صلے اللہ علیہ وسلم کی الخ اور بیان کیا ہے اسکو طبری نے اور کہا سیف نے کہ قاصد اون کیطرف اس کے زیاد بن حنظلہ تہے ذکر کیا اسکو ابن حجر نے اصابہ میں عیینہ بن حصن - آپ سے کچہ مانگا پس حکم دیا اوس چیز کے لئے جس کا سوال کیا تہا اور حکم دیا معویہ کو پس لکہا اون کی شے مسؤلہ کی بابتہ تخریج تخریج کی ہے اس کی ابوداؤد نے باب من روی نصف صاع من قمح میں بروایت سہل بن حنظلیہ عبد اللہ بن جحش - بہیجا عبد اللہ بن جحش کو اور لکہا اون کے لیے فرمان اور حکم دیا اون کو کہ نہ پڑہیں اوسکو یہاں تک کہ فلاں جگہ پہونچ جاویں اور کہا کہ مت مجبور کرو کسیکو اپنی بہائیوں سے اپنے ہمراہ جانے پر پس جب اوسکو پڑہا تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا اور کہا حکم ہو رسول اللہ کا پس خبر دی اونکو اوس کے مضمون کے اور پڑہا اونپر فرمان پس لوٹے دو شخص اور گئے باقی کے پس ملے ابن حضرمی سے اور مار ڈالا اوسے اور نہیں جانتے تہے کہ یہ دن رجب کا ہے یا جماد کا پس کہا مشرکین نے مسلمانوں سے کہ قتل کیا انہوں نے شہر حرام میں پس اتاری اللہ نے یہ آیت کہ یسئلونک عن الشهر الحرام الآیہ تخریج تخریج کی ہے اس قصہ کی ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور بیہقی نے اپنی سنن میں صحیح سند سے بروایت جندب بن عبد اللہ۔ اسی طرح سیرۃ محمدیہ میں ہے

۱۰ عمرو بن الخفاجی

۱۱ عیینة بن حصن

۱۲ عبد الله بن جحش

المحمدية واخرجه محمد بن سعد فى الطبقات
قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنى خارجة
ابن عبد الله عن داؤد بن الحصين عن نافع
ابن جبير قال بعث رسول الله صلى الله
عليه وسلم عبد الله بن جحش فى رجب
على راس سبعة عشر شهرا سرية الى
نخلة وخرج معه نفر من المهاجرين ليس
فيهم انصارى وامره عليهم وكتب له كتابا
وقال اذا سرت يومين فانشره فانظر فيه
ثم امض لامرى الذى امرتك به ۔ عون
ابن فلان ۔ روى ان طلحة خرج فى عهد
النبى صلى الله عليه وسلم فنزل بسميراء
ودعى الناس الى امره وارسل الى النبى صلى
الله عليه وسلم يوادعه فارسل رسول
الله حزار بن الازور فقدم على سنان بن
ابى سنان وعلى قضاعة ثم اتى بنى ورقاء
من بنى صيداء بكتاب النبى صلى الله عليه
وسلم الى عون بن فلان فاجابه ۔ التخريج
اخرجه ابن عساكر عن سيف بسنده عن
عثمان بن قطبة عن نفر من اسد اتوه احدهم
ان طلحة خرج ۔ ذكره صاحب السيرة المحمدية
غالب بن عبد الله الليثى ۔ ذكره ابن
سعد فى الطبقات فى ذكر السرايا فقال
اخبرنا عبد الله بن عمرو ابو معمر قال حدثنا
عبد الوارث بن سعيد قال حدثنا محمد
ابن اسحق عن يعقوب بن عتبة عن مسلم
ابن عبد الله الجهنى عن جندب بن مكيث

اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں کہا کہ خبر
دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے خارجہ بن
عبد اللہ نے بروایت داؤد بن حصین وہ روایت کرتے ہیں
نافع بن جبیر سے کہا کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے عبد اللہ بن
جحش کو ہجرت کے سترویں مہینہ کے شروع رجب کے
مہینہ میں ایک لشکر لیکر نخلہ کیطرف اور گئے اون کے ہمراہ
مہاجرین جنمیں انصاری کوئی نہیں تھا اور کہا آپ نے
اون کے لیے ایک فرمان ۔ اور فرمایا کہ جب دو روز
چل چکو تب اسے کہولنا اور دیکھنا اور جس امر کا میں نے
حکم دیا ہے وہ کرنا ۔ **عون بن فلاں** ۔ روایت ہے کہ
طلحہ نے خروج کیا رسول اللہ کے عہد میں پس اترا سمیراء
میں اور بلایا لوگوں کو اپنے دین کیطرف اور بھیجا آدمی
رسول اللہ کیطرف عہد چاہتا تہا آپ سے ۔ پس بھیجا رسول
اللہ نے حزار بن ازور کو پس گئے وہ سنان بن ابی سنان
اور قبیلہ قضاعہ کے پاس پہر آئے بنی ورقاء کے پاس
جو بنی صیداء میں سے ہیں رسول اللہ کا فرمان لیکر بنام
عون بن فلاں پس قبول کیا اوس نے فرمان رسول اللہ
تخریج ۔ تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر نے بروایت سیف
اپنی سند سے بروایت عثمان بن قطبہ جو روایت کرتے ہیں
قبیلہ اسد کے آدمیوں سے بیان کیا اونمیں سے ایک نے کہ طلحہ
نے خروج کیا ۔ ذکر کیا اسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے ۔
غالب بن عبد اللہ لیثی ۔ ذکر کیا ہے اسکو ابن سعد نے
طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا کہ خبر دی ہم کو عبد اللہ
بن عمرو ابو معمر نے کہا کہ ——— حدیث بیان کی ہم سے
عبد الوارث بن سعید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن
اسحق نے یعقوب بن عتبہ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں مسلم بن عبد اللہ
جہنی سے وہ جندب بن مکیث جہنی سے کہا کہ بھیجا

عون بن فلاں

غالب بن عبد اللہ اللیثی

الجهني قال بعث رسول الله صلى الله عليه
وسلم غالب بن عبد الله الليثي في سرية
فكتب فيهم وامرهم ان يشنوا الغارة
على بني الملوح بالكديد وهم من بني ليث
فذكر القصة مطولا- فيروز الديلمي-
روى عنه ان اول ردة كانت في الاسلام
كانت باليمن على عهده صلى الله عليه وسلم
على يدي ذو الحمار عبهلة بن كعب وهو
الاسود خرج بعد حجة الوداع فجاءتنا
كتاب النبي صلى الله عليه وسلم يامرنا فيها
ببعث الرجال لمجادلته- التخريج- اخرجه
ابن عساكر والسيف عن الضحاك بن فيروز
الديلمي عن ابيه ان اول ردة الحديث كذا
في السيرة المحمدية- قيس بن كعب النخعي-
وفد على النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا
التخريج- قال ابن عابس حدثني ابي عن
زرارة عن قيس بن عمرو انه وفد فاسلم فكتب
له كتابا ذكرا بو موسى فيما فات ابن مندة
ونسبه ابن حبيب عن ابن الكلبي- قال ابن
الاثير في الاسد في ترجمة الارقم النخعي- قتادة
ابن الاعور التميمي صحب النبي صلى الله عليه
وسلم وكتب له كتابا بالشبكة وهو موضع
بالدهناء- التخريج- قال ابن الاثير ذكره
البغوي في الوحدان وقال قال محمد بن سعد
صحب النبي صلى الله عليه وسلم- واخرجه
ابو موسى وهكذا ذكره محمد بن سعد في
الطبقات في ترجمة قتادة- قيس بن سلمة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبد اللہ لیثی کو ہمراہ
لشکر کے ہمراہ- پس لکھا اون کے لیے فرمان اور حکم دیا
اونکو کہ لوٹ مار کریں بنی ملوح پر کدید میں اور وہ بنی لیث
میں سے ہیں — پس ذکر کیا پورا قصہ مطول- فیروز
دیلمی سے روایت ہے فیروز سے کہ اول ارتداد جو اسلام میں
ہوا- رسول اللہ کے زمانہ میں یمن میں تھا ذو الحمار عبہلہ بن کعب کے
ہاتھوں اور وہ اسود ہے خروج کیا بعد حج وداع کے
پس آیا ہمارے پاس فرمان رسول اللہ کا جس میں حکم
دیتے تھے آپ ہمکو لشکر بھیجنے کا اوسکی لڑائی کے لیے تخریج
تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر اور سیف نے بروایت ضحاک بن
فیروز جو روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ اول ارتداد
الحدیث اسیطرح ہے سیرۃ محمدیہ میں- قیس بن کعب
نخعی- حاضر ہوئے رسول اللہ کے پاس پس لکھا اون کے لئے
فرمان- تخریج- کہا ابن عابس نے کہ حدیث بیان کی
مجھسے میرے باپ نے بروایت زرارہ وہ روایت کرتے ہیں
قیس بن عمرو سے کہ وہ حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور لکھا
اون کے لیے فرمان ذکر کیا ابو موسے نے اون لوگوں میں
جو رہ گئے تھے ابن مندہ سے اور روایت کیا ابن حبیب نے
ابن کلبی سے — بیان کیا اسکو ابن اثیر نے اسد الغابہ
ترجمہ ارقم نخعی میں قتادہ بن اعور تمیمی صحبت پائی رسول
اللہ کی اور لکھا آپنے اون کے لیے فرمان شبکہ کی بابت
جو ایک موضع ہے دہنا میں تخریج- کہا ابن اثیر نے
کہ ذکر کیا اسکو بغوی نے وحدان میں اور کہا کہ کہا محمد بن
سعد نے کہ صحبت پائی رسول اللہ کی — اور تخریج کی ہے
اسکی ابو موسے نے- اور اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو
محمد بن سعد نے طبقات میں قتادہ کے ترجمہ میں
قیس بن سلمہ

فیروز الدیلمی
قیس بن کعب النخعی
قتادة بن الاعور التمیمی
قیس بن سلمة بن شراحیل

ابن شراحيل - وفد سلمة بن يزيد واخوه لامه قيس بن سلمة بن شراحيل فاسلما واستعمل النبي صلى الله عليه وسلم قيسًا على بني مروان وكتب له كتابًا - **التخريج** - قال الحافظ في الاصابة اخرج هذه القصة المرزباني وذكره صاحب السيرة الشامية في وفود الجعفي برواية ابن سعد -

٩٩ قيس بن نمط

قيس بن نمط قيل ان قيس بن نمط لما وفد على النبي صلى الله عليه وسلم وصفه بانه فارس مطاع فكتب اليه النبي صلى الله عليه وسلم - **التخريج** قال الحافظ ذكره الرشاطي والهمداني في الاكليل -

١٠٠ قيس بن يزيد

قيس بن يزيد - روي انه قال وفدت الى النبي صلى الله عليه وسلم فاسلمت وبايعت وكتب لي كتابًا واعطاني عصًا - فجاء الى قومه ودعاهم الى الاسلام فاجتمعوا اليه الجبل يقال له سلمان - (اصابه) **التخريج** - قال الحافظ ذكره المستملي في طبقات اهل بلخ واورد من طريق العباس ابن زنباع عن ابيه عن ابيه ضحاك عن ابيه عن جده فاتك بن قيس عن ابيه قيس بن يزيد انه قال وفدت - الحديث

١٠١ قيس بن حصين المازني

قيس بن حصين المازني - لما وفد قيس على النبي صلى الله عليه وسلم كتب له كتابًا الى قومه - **التخريج** - قال الحافظ اخرج ابن شاهين من طريق المدائني عن ابي معشر عن يزيد بن رومان وسلمة بن علقمة عن خالد الحذاء عن ابي قلابة وعن ابي ريحانة

بن شراحیل - حاضر ہوئے سلمہ بن یزید اور ان کے بھائی ماں کی جانب سے قیس بن سلمہ بن شراحیل پس اسلام لائے دونوں اور عامل بنایا رسول اللہ نے قیس کو بنی مروان پر اور لکھا اون کے لیے فرمان - **تخریج** - کہا حافظ نے اصابہ میں کہ تخریج کی ہے اس قصہ کی مرزبانی نے اور ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیرۃ شامی نے وفود جعفی میں بروایت ابن سعد - **قیس بن نمط** - کہا گیا ہے کہ قیس بن نمط جب کہ حاضر خدمت ہوئے تو تعریف کی آپ نے اونکی ان لفظوں میں کہ انہ فارس مطاع یعنی وہ شہسوار جس کی اطاعت کیجاتی ہے - پس لکھا رسول اللہ نے اون کی طرف فرمان - **تخریج** - کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اوسکو رشاطی نے اور ہمدانی نے اکلیل میں **قیس بن یزید** - روایت کی گئی ہے کہا قیس نے کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لایا اور لکھا آپ نے میرے لیے فرمان اور عنایت کیا مجھکو ایک عصا (چوبدستی) پھر آئے وہ اپنی قوم کیطرف اور بلایا اونکو اسلام کیجانب پس جمع ہوئے وہ سب ان کے پاس ایک پہاڑ پر جس کا نام سلمان تھا (اصابہ) **تخریج** کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو مستملی نے طبقات اہل بلخ میں اور بیان کیا عباس بن زنباع کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے باپ ضحاک سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا فاتک بن قیس سے وہ اپنے باپ قیس بن یزید سے کہ اونہوں نے کہا کہ حاضر ہوا میں الحدیث - **قیس بن حصین المازنی** جب حاضر ہوئے قیس رسول اللہ کی خدمت میں تو لکھا آپ نے اون کے لئے فرمان اونکی قوم کیجانب - **تخریج** کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن شاہین نے مدائنی کے طریقہ سے *روایت کرتے ہیں یزید بن رومان اور سلمہ بن علقمہ وہ روایت کرتے ہیں خالد الحذاء سے وہ ابی قلابہ اور ابی ریحانہ وغیرہ سے

* بروایت ابی معشر ×

وغيرهم قالوا- وقاله ابن الكلبي ايضاً-
كبيس بن هوذة السدوسي- اتى النبي
صلى الله عليه وسلم وبايعه- فكتب له كتاباً-
التخريج- قال الحافظ اخرجه ابن شاهين
وابن مندة من طريق سيف بن عمر عن
عبد الله بن شبرمة عن اياد بن لقيط بن
كبيس بن هوذة احد بني الحارث بن سدوس
انه- الحديث وقال ابن مندة غريب من
حديث ابن شبرمة لم يثبته الا من هذا
الوجه وقال الحافظ وجدته في نسخة من
معجم ابن شاهين قديمة بنون بدل
الموحدة وقال ابن الاثير اخرجه ابن مندة
وابو نعيم وابن عبد البر- ماعز بن مالك
الاسلمي- كتب له النبي صلى الله عليه وسلم
كتاباً باسلام قومه وهو الذي اتى النبي
صلى الله عليه وسلم فاعترف بالزنا فرجم-
التخريج- قال ابن الاثير اخرجه ابن عبد البر
مسعود بن وائل ويقال ابن مسروق-
قدم على النبي صلى الله عليه وسلم فاسلم
وحسن اسلامه قال يا رسول الله اني احب
ان تبعث الى قومي رجلا يدعوهم الى الاسلام
عسى الله ان يهديهم بك فقال لمعوية
اكتب قال يا رسول الله كيف اكتب له قال
اكتب بسم الله الرحمن الرحيم- التخريج
اخرجه ابو نعيم واخرج ابن مندة من
عتبة بن ابي عتبة عن سليمان بن عمرو
عن الضحاك بن النعمان بن سعد ان

کہا او بیان کیا ہے اس کو کلبی نے بھی۔
کبیس بن ہوذہ سدوسی۔ آئے رسول اللہ کے پاس اور
بیعت کی اونسے پس لکھا ان کے لیئے فرمان۔ **تخریج**
کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن شاہین اور ابن
مندہ نے سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے
ہیں عبد اللہ بن شبرمہ سے وہ ایاد بن لقیط بن کبیس بن
ہوذہ سے جو بنی حارث میں سے ہیں الحدیث اور کہا
ابن مندہ نے غریب ہے بوجہ حدیث ابن شبرمہ کے۔ نہیں ثابت
ہے مگر اسی طریقہ سے اور کہا حافظ نے کہ پایا میں نے
اس کو معجم ابن شاہین کے قدیم نسخہ میں نون کے ساتھ
بعوض بار موحدہ۔ اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے
اس کی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے۔
ماعز بن مالک اسلمی۔ لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان
اون کے قوم کے اسلام کی بابتہ۔ اور وہ وہی ماعز ہیں۔
جنہوں نے رسول اللہ کے پاس حاضر ہوکر زنا کا
اقرار کیا پس رجم کیا آپ نے اون کو۔
تخریج کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن عبد البر نے
مسعود بن وائل اور ان کو ابن مسروق کہا جاتا ہے۔
آئے رسول اللہ کے پاس پس اسلام لائے اور اچھا ہو گیا
اون کا اسلام کہا اے رسول اللہ میں اچھا جانتا ہوں کہ
کسی کو آپ میری قوم کی جانب بھیجئے جو اونکو دعوت اسلام
کرے شاید اللہ اون کو آپ کی وجہ سے ہدایت دے
پس فرمایا معویہ سے کہ لکھو پوچھا کہ کس طرح لکھوں یا رسول اللہ
فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ **تخریج** تخریج
کی ہے اس کی ابو نعیم نے اور تخریج کی ہے ابن مندہ نے
عتبہ بن ابی عتبہ کے طریقہ سے جو روایت کرتے
ہیں سلیمان بن عمرو سے وہ ضحاک بن النعمان بن سعد سے

۵۹ کبیس بن ہوذۃ السدوسی
۶۰ ماعز بن مالک الاسلمی
۶۱ مسعود بن وائل

۴۵ مسلم بن حارث التمیمی

مسعود بن وائل قدم الحديث (اصابه و
اسد الغابه) مسلم بن حارث التميمي
ويقال حارث بن مسلم التميمي - كتب له
كتابا بالوصاة الى من يعرفه من ولاة الامر
التخريج وقد اختلف في اسمه - قال البخاري
وابو حاتم وابو زرعة الرازي ان له صحبة
وزاد البخاري هو والد الحارث وصحح البخاري
والترمذي وغير واحد ان اسم الصحابي
مسلم واسم التابعي ولده الحارث و
الاختلاف فيه على الوليد بن مسلم فقال
جماعة عنه عن عبد الرحمن بن حسان عن
الحارث بن مسلم عن ابيه وقال هشام
ابن عمار وغيره عنه عن عبد الرحمن عن
مسلم بن الحارث والراجح الاول لان محمد
ابن شعيب بن سابور رواه عن عبد الرحمن
كذلك وكذا قال صدقة بن خالد عن
عبد الرحمن في حديث آخر اخرجه البخاري
في التاريخ عن الحكم بن موسى عن صدقة
ونقطة عن الحارث بن مسلم التميمي عن
ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب
الحديث - هكذا قال الحافظ في الاصابه
واما عند ابن الاثير فهذا هو الحارث فقال
في ترجمة الحارث ويقال مسلم بن الحارث
والاول اصح يكنى ابا مسلم روى حديثه
هشام بن عمار عن الوليد بن مسلم عن
عبد الرحمن بن حسان الكناني عن مسلم
ابن الحارث بن مسلم التميمي ان اباه حدثه

کہ مسعود بن وائل آئے الحدیث (اصابہ و اسد الغابہ)
مسلم بن حارث تمیمی اور کہا گیا ہے کہ حارث بن مسلم
تمیمی لکھا اون کے لیے فرمان جس میں وصیت کی تھی اون
کے لیے اون حاکموں کو جو اون کو پہچانتے تھے۔
تخریج اور ان کے نام کے اختلاف کا بیان۔ بخاری
ابو حاتم اور ابو زرعہ نے کہا کہ اون کی صحبت رسول اللہ
کے ساتھ ثابت ہے اور زاید کیا بخاری نے کہ وہ والد
ہیں حارث کے اور تصحیح کی ہے بخاری اور ترمذی اور بہت
سے اہل حدیث نے کہ صحابی کا نام مسلم ہے اور تابعی
کا نام جو اون کے بیٹے ہیں حارث ہے اور اختلاف اس
میں ولید بن مسلم پر ہے جو راوی ہیں پس کہا ایک جماعت
نے اون کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن
بن حسان سے وہ حارث بن مسلم سے وہ اپنے باپ سے اور کہا
ہشام بن عمار وغیرہ نے اون کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں
عبد الرحمن سے وہ مسلم بن حارث سے۔ اور راجح قول اول ہے
کیونکہ محمد بن شعیب بن سابور نے روایت کی ہے اونسے
بروایت عبد الرحمن ایسے طرح۔ اور اسی طرح کہا ہے صدقہ بن خالد
نے بروایت عبد الرحمن دوسری حدیث میں تخریج کی ہے بخاری
نے تاریخ میں بروایت حکم بن موسیٰ وہ روایت کرتے ہیں صدقہ
اور نقطہ سے وہ حارث بن تمیمی سے وہ اپنے باپ سے کہ رسول اللہ
نے لکھا الحدیث۔ اسی طرح کہا حافظ نے اصابہ میں لیکن ابن
اثیر کے نزدیک پس انکا نام حارث ہے پس کہا کہ اور کہا
جاتا ہے مسلم بن حارث کے اور اول اصح ہے ان کی کنیت
ابو مسلم ہے روایت کیا ان کی حدیث کو ہشام بن عمار نے
بروایت ولید بن مسلم وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن
بن حسان کنانی سے وہ مسلم بن حارث بن مسلم
تمیمی سے کہ اون کے باپ نے حدیث بیان کی

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارسلھم - فذکر الحدیث وفیہ - قال لی صلی اللہ علیہ وسلم ساکتب لک کتابا واوصی بک من یکون بعدی من ائمۃ المسلمین ففعل وختم علیہ ودفع الیّ - **مشمرج بن خالد** - وفد علیہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وفد عبد القیس فاقطعہ صلی اللہ علیہ وسلم رکی ماء بالبادیۃ وکتب لہ بھا کتابا - **التخریج** - اخرج ابن السکن عن الحسین بن اسمعیل الفارسی عن حاتم بن عبد اللہ بن عبدۃ عن علی بن حجر بن ایاس بن مقاتل بن مشمرج قال حدثنی ابی عن ابیہ ایاس عن جدہ مشمرج قال قدمت علی رسول اللہ فی وفد عبد القیس الحدیث کذا ذکرہ الحافظ ابن حجر فی الاصابہ - **معویۃ بن ثور العامری البکائی** - کتب لہ صلی اللہ علیہ وسلم کتابا ووھب لہ من صدقۃ عامۃ معونۃ لہ - **التخریج** - قال الحافظ اخرج ھذہ القصۃ ابن مندۃ بسند صاعد بن العلاء بن بشر قال حدثنی ابی عن ابیہ عن بشر بن معویۃ عن ابیہ معویۃ الحدیث (اصابہ) واخرجہ البخاری فی تاریخہ والبغوی وابن مندۃ وابو نعیم عن بشر بن معویۃ بن ثور - فذکر الحدیث - کذا ذکرہ فی السیرۃ المھدانیۃ - **مسلع** - ذکرہ ابو عبید القاسم بن سلام وقال کتب صلی اللہ علیہ وسلم الیہ مع جریر بن عبد اللہ البجلی کذا قالہ الحافظ - **مالک بصری** - ذکرہ

اون سے کہ رسول اللہ نے بھیجا اون کو - پس ذکر کیا حدیث کو اور اوس میں ہے کہ کہا مجھہ سے رسول اللہ نے کہ لکھوں گا میں تیرے لیے ایک فرمان جس میں وصیت کروں گا تیری بابتہ اوس شخص کو جو ہوگا میرے بعد (خلیفہ) ائمہ مسلمین میں سے پس کیا یہ آپنے اور مہر کی اوسپر اور دیدیا وہ فرمان مجھے - **مشمرج بن خالد** رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وفد عبد القیس کے ہمراہ پس جاگیر میں دیا رسول اللہ نے اونکو پانی کا کنواں جنگل میں اور لکھا اس کی بابتہ اونکو فرمان - **تخریج** - تخریج کی ہے ابن سکن نے حسین بن اسمٰعیل فارسی سے بروایت حاتم بن عبد اللہ بن عبدہ وہ روایت کرتے ہیں علی بن حجر بن ایاس بن مقاتل بن مشمرج سے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے باپنے اپنے باپ ایاس سے وہ اپنے دادا مشمرج سے کہا آیا میں رسول اللہ کے پاس وفد عبد القیس میں الحدیث - اسی طرح ذکر کیا ہی اوسکو حافظ ابن حجر نے اصابہ میں **معویہ بن ثور عامری بکائی** - لکھا رسول اللہ نے اونکے لیے فرمان اور عنایت کیا اونکو بطور امداد کچھ صدقہ عامہ میں سے - **تخریج** کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس قصہ کی ابن مندہ نے صاعد بن علا بن بشر کے سند سے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے باپنے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں بشر بن معویہ سے وہ اپنے باپ معویہ سے الحدیث (اصابہ) اور تخریج کی ہو بخاری نے اپنی تاریخ میں اور بغوی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بروایت بشر بن معویہ بن ثور پس ذکر کیا حدیث کو - اسیطرح ذکر کیا اس کو سیرۃ محمدیہ میں - **مسلع** ذکر کیا ہے اوسکو ابو عبید قاسم بن سلام نے اور کہا کہ لکھا اون کی طرف رسول اللہ نے فرمان ہمراہی جریر بن عبد اللہ البجلی - اسی طرح بیان کیا ہے اوسکو حافظ نے - **مالک بصری** ذکر کیا ہی اسکو

۲۷ مشمرج بن خالد

۲۸ معویۃ بن ثور العامری

صاحب السیرة المحمدیة فی ذکر السرایا
بغیر تخریج- قال ارسل رسول الله صلی الله
علیه وسلم الحارث بن العمیر الازدی بکتابه
الی ملك بصری (بصره) فلما نزل موتة قتله
شرحبیل بن عمرو الغسانی ولم یقتل سواه
من رسله صلی الله علیه وسلم واخرجه
محمد بن سعد فی الطبقات فی ذکر السرایا
بسریة موتة وایضا فی ترجمة الحارث قال اخبرنا
محمد بن عمر قال ثنی ربیعة بن عثمان عن عمر
ابن الحکم قال بعث رسول
الله صلی الله علیه وسلم الحارث بن عمیر
الازدی احد بنی لهب الی ملك بصری بکتاب
فلما نزل موتة عرض له شرحبیل بن عمرو
الغسانی فقتله ولم یقتل لرسول الله صلی
الله علیه وسلم رسول غیره- **نجاشی**
ملك الحبشة- کتب الیه ان یزوجه ام حبیبة رض
وایضاً- کتب الیه ان یبعث الیه صلی الله
علیه وسلم من بقی من اصحابه عنده- **التخریج**
ذکرهما فی السیرة المحمدیة ولم یذکر سنداً
ولا تخریجاً- واخرجهما محمد بن سعد فی الطبقات
فی ترجمة عمرو بن امیة فقال اخبرنا عبد الله
ابن نمیر قال حدثنا الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر
عن ابی قلابة فی حدیث رواه عن النبی صلی
الله علیه وسلم فذکر القصة وقال فیه وبعثه
رسول الله صلی الله علیه وسلم الی النجاشی بکتابین
فی احدهما ان یزوجه ام حبیبة وفی الآخر یسأله
ان یحمل الیه من بقی عنده من اصحابه فزوجه

نجاشی ملك الحبشة

صاحب سیرة محمدیہ نے سرایا کے ذکر میں بغیر تخریج کے
کہا کہ بھیجا رسول ... نے حارث بن عمیر ازدی کو اپنا فرمان
لیکر ملک بصرے (بصرہ) کی جانب پس جب وہ پہونچے
مقام موتہ میں تو مار ڈالا اون کو شرحبیل بن عمرو غسانی نے
اور اون کے سوا کوئی اور رسول اللہ کے قاصدوں میں
سے قتل نہیں کیے گئے۔ اور تخریج کی ہے محمد بن سعد
نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں سریۂ موتہ میں اور
تخریج کیا ہے حارث کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو
محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ربیعہ بن عثمان
سے بروایت عمر بن الحکم کہا کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے
حارث بن عمیر ازدی کو جو بنی لہب میں سے تھے ملک بصرے
کی طرف فرمان لیکر پس جب اترے وہ موتہ میں تو سامنے آئے
شرحبیل بن عمرو غسانی۔ اور مار ڈالا اون کو اور نہیں مارا
گیا اون کے سوا رسول اللہ کا اور کوئی قاصد۔
نجاشی بادشاہ حبشہ لکھا اون کی طرف یہ کہ
نکاح کر دیں آپ سے ام حبیبہؓ کا (بطور وکالت) اور بھی
لکھا اون کی طرف کہ بھیجدیں رسول اللہ کے پاس آپکے
وہ اصحاب جو حبشہ میں باقی ہوں **تخریج** ذکر کیا دونو
فرمانوں کو سیرت محمدیہ میں اور نہیں ذکر کی سند اور نہ تخریج
اور تخریج کی ہے ان دونو فرمانوں کی محمد بن سعد نے طبقات
میں عمرو بن امیہ کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو عبد اللہ
بن نمیر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے بروایت
یحیی بن ابی کثیر وہ روایت کرتے ہیں ابی قلابہ کو اس حدیث
میں جس کو روایت کیا ہے اونہوں نے رسول اللہ صلعم سے
پس ذکر کیا قصہ اور کہا اوسمیں بھیجا عمرو بن امیہ کو رسول اللہ نے
نجاشی کیطرف دو فرمان لیکر ایک میں تھا کہ بیاہ دیں آپ ام حبیبہ کو اور
دوسرے میں آپنے خواہش کی تھی کہ حبشہ میں جو صحابہ باقی ہیں اونکو آپکے پاس

النجاشي ام حبيبة وحمل اليه اصحابه في سفينتين
وليد بن جابر بن ظالم الطائي البحتري -
وفد فكتب له كتابا - **التخريج** - ذكره الحافظ
وابن الاثير وقال اخرجه ابو عمرو - **وفود**
ثمالة - قدم عبد الله بن عيسى الثمالي ومسلمة
ابن حزان الحراني على رسول الله صلى الله عليه
وسلم في رهط من قومهما فبايعا واسلما وبايعا على
قومهما فكتب لهم رسول الله كتابا بما فرض عليهم من
الصدقة في اموالهم - كتبه ثابت بن قيس
وشهد عليه عبادة ومحمد بن مسلمة - كذا
ذكره - في السيرة الشامية في بيان الوفود
وفود جرم - روى انه وفد رجلان منهم
يقال لاحدهما اسقع بن شريح بن حريم بن
عمرو بن رباح وللآخر هوذة بن عمرو بن
يزيد بن رباح فاسلما وكتب لهما رسول الله
كتابا - **اورده** في السيرة الشامية برواية
ابن سعد - **وفد تجيب** - قدم عليه وفد تجيب
وهم ثلثة عشر رجلا قد ساقوا معهم صدقات
اموالهم التي فرض الله عليهم فسر رسول الله
بهم واكرم منزلهم وقالوا يا رسول الله سقنا اليك
حق الله في اموالنا فقال صلى الله عليه وسلم
ردوها فاقسموها على فقرائكم قالوا يا رسول
الله ما قدمنا عليك الا بما فضل عن فقرائنا
فقال ابو بكر يا رسول الله ما وفد من العرب
بمثل ما وفد به هذا الحي من تجيب فقال رسول
الله ان الهدى بيد الله عز وجل فمن اراد به
خيرا شرح صدره للايمان وسألوا رسول الله

بھیجدیں پس بیاہ دیا نجاشی نے اپنے ام حبیبہ کو اور دو کشتیوں میں آپ
کے صحابہ کو آپ کی طرف روانہ کر دیا۔ **ولید بن جابر بن ظالم طائی**
بحتری۔ حاضر خدمت ہوئے پس لکھا اونکے لیے فرمان **تخریج**
ذکر کیا اسکو حافظ اور ابن اثیر نے اور کہا دونوں نے کہ تخریج کی
ہے اسکی ابو عمرو نے **وفود ثمالہ** آئے عبد اللہ بن عیسی الثمالی
اور مسلمہ بن حزان الحرانی رسول اللہ کے پاس اپنی قوم کے
ایک گروہ کے ساتھ پس بیعت کی دونوں نے اور اسلام لائے
اور بیعت کی اپنی قوم کی جانب سے پس لکھا اونکو رسول اللہ
نے فرمان اون فرائض صدقات کے بارہ میں جو واجب تھا
اون کے مالوں میں۔ لکھا اسکو ثابت بن قیس نے اور گواہی دی
عبادہ اور محمد بن مسلمہ نے **اسیطرح ذکر کیا اسکو** سیرت شامی میں
وفود کے بیان میں **وفود جرم** روایت ہے کہ آئے دو آدمی
اون میں سے جن میں سے ایک کا نام تو اسقع بن شریح بن حریم
بن عمرو بن رباح تھا اور دوسرے کا ہوذہ بن عمرو بن یزید بن
رباح تھا پس وہ دونو اسلام لائے اور لکھا اون دونو کے لئے
رسول اللہ نے فرمان **بیان کیا اسکو** سیرت شامی میں بروایت
ابن سعد **وفد تجیب** آئے رسول اللہ کے پاس وفد تجیب
اور وہ ۱۳ آدمی تھے جو اپنے ساتھ اپنے مالوں کی زکوۃ مفروضہ
لیکر آئے تھے۔ پس خوش ہوئے اونسے رسول اللہ اور اکرام
کیا اونکا کہا اونھوں نے یا رسول اللہ ہمارے مالوں میں جو اللہ
کا حق تھا ہم وہ لیکر آپکی خدمت میں آئے ہیں آپنے فرمایا کہ
اس کو لیجاؤ اور اپنے فقرا پر تقسیم کرو جواب دیا کہ یا رسول اللہ
ہم آپ کے پاس وہی مال لائے ہیں جو ہمارے فقرا سے
بچگیا ہے پس کہا ابو بکر صدیق نے کہ یا رسول اللہ کوئی قبیلہ عرب
کا اسطرح نہیں آیا جسطرح یہ قبیلہ تجیب تب فرمایا رسول اللہ نے کہ
ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے کھولا
دیتا ہے اوسکا سینہ اسلام کے لیے اور سوال کیا رسول اللہ سے

بیان ولید بن جابر بن ظالم طائی بحتری
بیان وفود ثمالہ
بیان وفود جرم
بیان وفد تجیب

اشياء فكتب لهم بها وجعلوا يسألونه عن
القرآن والسنن فازداد رسول الله صلى الله
عليه وسلم بهم رغبة وامر بلالا ان يحسن
ضيافتهم فاقاموا اياما ولم يطيلوا اللبث
فقيل لهم ما يعجلكم فقالوا نرجع الى من وراءنا
فنخبرهم برؤيتنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
وكلامنا اياه وما رد علينا ثم جاؤا الى رسول
الله يودعونه فارسل اليهم بلالا فاجازهم
بارفع ما كان يجيز به الوفود قال هل بقي منكم
احد قالوا نعم غلام خلفناه على رحالنا وهو
احدثنا سنا قال ارسلوه الينا فلما رجعوا الى رحالهم
قالوا للغلام انطلق الى رسول الله فاقض حاجتك
منه وانا قد قضينا حاجاتنا منه وودعناه فاقبل
الغلام حتى اتى رسول الله فقال يا رسول الله
انى امرؤ من بني ابذى يقول من الرهط الذي
اتوك انفا فقضيت حوائجهم فاقض حاجتي يا رسول
الله قال وما حاجتك قال ان حاجتي ليست كحاجة
اصحابي وان كانوا قدموا راغبين في الاسلام و
ساقوا ما ساقوا من صدقاتهم واني والله ما اعملني
من بلادي الا ان تسأل الله عز وجل ان يغفر لي
ويرحمني وان يجعل غناي في قلبي فقال رسول
الله واقبل الى الغلام اللهم اغفر له وارحمه
واجعل غناه في قلبه ثم امر له بمثل ما امر به
لرجل من اصحابه - فانطلقوا راجعين الى
اهلهم ثم وافوا رسول الله صلى الله عليه وسلم
بمنى سنة عشر فقالوا نحن بنو ابذى فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما فعل الغلام

اونہوں نے چند چیزوں کا پس لکھدیا اونکی بابتہ فرمان
اور سوال کرتے تھے وہ قرآن اور سنن کا پس رسول اللہ
کی رغبت اونکی جانب زائد ہوئی اور حکم دیا بلال کو کہ اونکی
دعوت اچھی طرح کریں پس رہے وہ چند دن اور زائد دن ٹھہرنے
کا ارادہ نہیں کیا پس کہا گیا اونسے کہ تمھیں کاہے کی جلدی
ہے تو جواب دیا کہ اپنے باقی ماندہ لوگوں کے پاس جاکر اونکو
خبر دینگے کہ ہم نے رسول اللہ کو دیکھا اور آپسے کلام کیا اور
خبر دینگے اونکو آپکے عطیہ کی پھر آئے رسول اللہ کی خدمت
میں رخصت ہونے کے لیے پس بھیجا اونکی طرف بلال کو پس انعام
دیا اونکو اوس سے زائد جسقدر کہ دیا کرتے تھے آپ وفود کو فرمایا کہ
کیا باقی ہے تم میں سے کوئی کہا ہاں ایک لڑکا ہے جسکو ہم نے
اپنے سامان میں چھوڑ دیا تہا وہ ہم میں سب سے چھوٹا ہے فرمایا
کہ اُسے ہماری طرف بھیجدو پس جب وہ لوٹے اپنی جا قیام
کی طرف تو کہا اوس لڑکے سے کہ جا رسول اللہ کے پاس اور
اونسے اپنی حاجت پوری کر کیونکہ ہم اپنی حاجتیں پوری کر آئے
اور آپسے رخصت ہو آئے پس چلا وہ لڑکا یہانتک کہ رسول اللہ کے
پاس پہونچا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں بنی ابذی میں سے ایک شخص مراد اوس
وہ گروہ تھے ابہی آئے تھے آپکے پاس پس پوری کیں اونہوں نے اپنی
اپنی حاجتیں آپسے پس اب پوری کیجیے آپ میری حاجت یا رسول اللہ
فرمایا کہ تیری کیا حاجت ہی کہا کہ میری حاجت میرے ساتھیوں جیسی
نہیں ہی اگرچہ وہ اسلام میں راغب ہوکر اور لائے ہیں اپنے اموال زکوٰۃ لیکر حاضر خدمت
ہوئے ہیں اور قسم اللہ کی نہیں برانگیختہ کیا مجھے اپنے شہر سے سفر کرنے پر مگر
سوال کیجیے آپ [illegible] مجھے اور رحم کرے مجھ پر اور میرے قلب میں غنا دے
پس فرمایا رسول اللہ نے اور آپ متوجہ تھے اوس لڑکے کی طرف کہ اللہم اغفر لہ الٰہی اسکو بخشدے اور اسکو
اور رحم کر اوس پر اور [illegible] پھر حکم دیا اوسکے لیے بھی اسی عطیہ کا جو اوسکے
ساتھیوں کو دیا تہا پس [illegible] گئے اپنے اہل کی جانب پھر ملے وہ رسول اللہ سے منی میں
[illegible] ہم [illegible] تو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

الذی اتانی معکم قالوا یا رسول الله ما رأینا
مثله قط وما حدثنا یا قنع منه بما رزقه الله
لوان الناس اقتسموا الدنیا ما نظر نحوھا
ولا التفت الیھا فقال رسول الله الحمد لله انی
لارجوا ان یموت جمیعا فقال رجل منھم
اولیس یموت الرجل جمیعا یا رسول الله
فقال رسول الله تشعب اھواءه وھمومه
فی اودیة الدنیا فلعل اجله ان یدرکه
فی بعض تلك الاودیة فلا یبالی الله عزوجل
فی ایھا ھلك قالوا فعاش ذلك الغلام فینا
علی افضل حال وازھده فی الدنیا واقنعه
بما رزق - فلما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم
ورجع من رجع من اھل الیمن عن الاسلام
قام فی قومه فذکرھم الله والاسلام فلم یرجع
منھم احد وجعل ابوبکر الصدیق یذکره
ویسأل عنه حتی بلغه حاله وما قام به فکتب
الی زیاد بن لبید یوصیه به خیرا - ذکره
فی السیرة الشامیة عن ابی الحویرث وکذا
بلفظه ذکر فی زاد المعاد - **وفد الرھاویین**
روی انه قدم خمسة عشر رجلا من الرھاویین
وھم حی من مذحج علی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فنزلوا دار رملة بنت الحارث فاتاھم
رسول الله فتحدث عنھم طویلا واھدوا
لرسول الله صلی الله علیه وسلم ھدایا منه
الفرس یقال له المراوح فاسلموا وتعلموا
القرآن والفرائض واجازھم کما کان یجیز
الوفد ثم رجعوا الی بلادھم ثم قدم منھم

حال ہے اوس لڑکے کا جو تمہارے ہمراہ آیا تھا کہا یا رسول اللہ ہم
نے اوس جیسا کوئی نہیں دیکھا اور نہ اوس جیسا قانع نظر سے
گذرا اگر تقسیم کریں لوگ دنیا کو تو نہیں دیکھے اوسکی طرف اور نہ متوجہ
ہو فرمایا رسول اللہ نے الحمدللہ میں امید کرتا ہوں کہ وہ مرے گا
جمعیت خاطر اور اطمینان قلب کے ساتھ پس کہا ایک شخص نے
اونمیں سے کیا نہیں مرتا ہے ہر شخص باطمینان خاطر یا رسول اللہ
فرمایا رسول اللہ نے کہ اوسکی افکار اور خواہشیں شاخ در شاخ
رہتی ہیں دنیا میں پس شاید کہ موت پالے اوسکو ان میں سے
کسی شاخ میں پس نہیں پروا کرتا اللہ کہ وہ کس وادی میں ہلاک
ہوجائے کہا اونھوں نے پس زندہ رہا وہ لڑکا ہم میں قانع
اوس پر جو اللہ نے اُسے دیا تھا اور زاہد اور بہترین حال پر
پس جب وفات پائی رسول اللہ نے اور اہل یمن میں سے
لوگ مرتد ہوگئے تو کھڑا ہوا وہ لڑکا اپنی قوم میں پس یاد دلایا
اونکو اسلام پس نہیں مرتد ہوا اون میں سے کوئی اور ابوبکر
صدیق ذکر کرتے تھے اوسکا اور پوچھتے تھے اوسکا حال
یہانتک کہ آپ کو معلوم ہوا اوسکا حال اور اوسکا حفظ کے
لئے کھڑا ہونا پس لکھا آپ نے زیاد بن لبید کو جس میں وصیت کرتے
تھے آپ اوسکے لیے بھلائی کی ذکر کیا اسکو سیرت شامی میں روایت
ابوحویرث اور اسیطرح ان ہی لفظوں سے ذکر کیا اوسکو زاد المعاد
میں ۔ **وفد الرہاویین**۔ روایت ہے کہ آئے رسول اللہ کے پاس پندرہ
آدمی رہاویین میں سے اور وہ ایک قبیلہ ہے مذحج کا پس اُترے
وہ رملہ بنت حارث کے گھر میں پس آئے اون کے پاس
رسول اللہ اور بہت دیر اونسے بات چیت کی ہدیہ دیں
اونھوں نے رسول اللہ کو چند چیزیں اونمیں سے ایک گھوڑا
تھا جسکا نام مراوح تھا پس اسلام لائے اور سیکھا قرآن اور فرائض
اور انعام دیا آپ نے انکو جیسا کہ دیا کرتے تھے وفود کو پھر لوٹے وہ اپنے
شہروں کو پھر آئے اونمیں سے چند آدمی پس

وفد الرہاویین

نفر فحجوا مع رسول الله من المدينة و اقاموا
حتى توفى رسول الله صلعم فاوصى بجاد مائة
وسق بخيبر فى الكثيبة جارية عليهم وكتب لهم
كتابا فباعوا ذلك فى زمن معوية - اورده
صاحب السيرة الشامية برواية ابن سعد
فى وفادات العرب عن ابى طلحة التيمى يهودى
من اهل يثرب - عن يوسف بن عبد الله بن
سلام قال ان رجلا من اهل الشام نزل بيهودى
من اهل يثرب فانزله واكرمه فقال الشامى انى
لا ادرى ما اجازيك بما صنعت الى الآن الا انى
اكرمك بحديث احدثكه فاحفظه منى انه
خارج بارض العرب نبى فان ادركته فاتبعه فان
انت لم تفعل فليكن بينك و بينه عهد قال فلما
خرج رسول الله صلى الله عليه و سلم جاء اليهودى
الى رسول الله صلى الله عليه و سلم فقال انك
رسول الله فقال له رسول الله فاتبعنا فقال
اليهودى لا ادع دينى و لكن لى الف نخلة فلك منها
مائة وسق اوديه كل عام اليك و انا آمن على
اهلى و مالى فاكتب لى بذلك فكتب له رسول
الله صلى الله عليه و سلم - اورده - فى الكنز
العمال و قال خرجه ابن عساكر فى تاريخه -
الى يهودى اسمه فنحاص - عن عكرمة ان
النبى صلى الله عليه و سلم بعث ابا بكر الى فنحاص
اليهودى يستمده و كتب اليه و قال لابى بكر
لا تفتت على بشئ حتى ترجع الى فلما قرأ فنحاص
الكتاب قال قد احتاج ربكم قال ابو بكر فهممت
ان افده بالسيف ثم ذكرت قوله صلى الله عليه و سلم

۷۹ یہودی من اهل یثرب

۸۰ یہودی اسمہ فنحاص

حج کیا رسول اللہ کے ساتھ مدینہ سے اور رہے یہانتک
کہ وفات پائی رسول اللہ نے پس وصیت کی آپنے اونکے
لیے سو وسق کٹی ہوئی کھجوروں کے لیے خیبر کے قلعہ کثیبہ میں
ہمیشہ کے لیے جاری اون کے واسطے اور لکھا اونکو اس بابتہ فرمان
پس بیچدیا اونہوں نے اس کو معویہؓ کے زمانہ میں **بیانکیا** اسکو
صاحب سیرۃ شامی نے بروایت ابن سعد وفادات عرب کے بیان
میں ابی طلحہ تیمی سے روایت کر کے **یہودی** اہل مدینہ میں سے - روایت
ہے یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے کہا ایک شامی مسافر اترا ایک
مدینہ کے یہودی کے پاس پس اوس نے مہمانی کی اور اوسکا اکرام
کیا پس کہا شامی نے کہ میں نہیں جانتا کہ جو تو نے میرے ساتھ
کیا ہے اسکا تجھے کیا بدلہ دوں مگر کہ میں تجھے ایک بڑی بات بتاتا
ہوں پس یاد رکھ تو اوسکو کہ پیدا ہوگا ارض عرب میں ایک نبی
پس اگر پائے تو اوسکا عہد تو اطاعت کرنا اوسکی پس اگر تو اوسکی
پیروی نکرے تو چاہیے کہ اوسکے اور تیرے درمیان عہد ہوجائے پس
جب مبعوث ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ یہودی آیا رسول اللہ
کے پاس اور کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپنے فرمایا کہ میری
اطاعت کر کہا یہودی نے کہ میں اپنا دین نہیں چھوڑوں گا لیکن میرے
ملک ہزار درخت خرما ہیں پس اونمیں سے آپکو ہر سال سو وسق دیا
کرونگا اور میں (اوسکا عوض) امن میں ہوجاؤں اپنے مال اور
اہل پر پس لکھیے میری بابتہ فرمان پس لکھا رسول اللہ نے اوسکے
لیے **بیانکیا** اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن
عساکر نے اپنی تاریخ میں **فرمان** ایک یہودی کی طرف جسکا نام
فنحاص تہا - عکرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بھیجا ابوبکر صدیق کو فنحاص یہودی کیطرف امداد چاہتے تھے
آپ اوس سے اور لکھا اوسکے نام ایک فرمان اور فرمایا ابوبکر سے کہ اپنی
خوشی کوئی کام نکرنا یہانتک کہ لوٹے تو میری طرف پس جب پڑھا فنحاص نے
فرمان مبارک تو کہا کہ محتاج ہو گیا تمہارا رب کہا ابوبکرؓ نے پس ارادہ کیا تھا کہ کاٹ ڈالوں

لا تفتت على بشئ ثم نزلت - لقد سمع الله قول الذين قالوا ان الله فقير ونحن اغنياء - الآية اوردہ فی کنز العمال وقال اخرجه ابن جرير فی التفسير وابن المنذر ورواه ايضًا ابن جرير عن السدی نحوه - **قوله** لا تفتت - يقال افتات فلان على فلان اذا انفرد برايه فی التصرف والمراد ان لا يفعل برايه شيئًا - **قوله** ان اقده بالسيف - قدّ ای قطع وشقّ -

میں اوسکو تلوار سے پہر یاد آیا مجھے رسول اللہ کا فرمانا کہ کوئی بات اپنی خوشی نکرنا پھر اتری یہ آیت - البتہ سنا اللہ نے اون لوگوں کا قول جنہوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں - الآیۃ

تخریج - بیان کیا ہے کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن جریر نے تفسیر میں اور ابن منذر نے اور روایت کیا ہے اسکو ابن جریر نے سدی سے بہی اسی طرح - **قوله** لا تفتت - بولا جاتا ہے افتات علے فلاں جبکہ منفرد ہوجاے اپنی راے کیساتہ تصرف کرنیمیں اور مراد یہ ہے کہ اپنی راے سے کچہ کام مت کر - **قوله** ان اقده بالسيف - قد یعنی شق کردیا اور کاٹ ڈالا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم في الصدقات وكان عند ابي بكر رضي الله عنه

بسم الله الرحمن الرحيم - هذه فريضة الصدقة
التي فرضها رسول الله صلى الله عليه وسلم
على المسلمين والتي امر الله بها رسوله - فمن
سئلها من المسلمين على وجهها فليعطها
ومن سئل فوقها فلا يعط - في اربعة وعشرين
من الابل فما دونها من الغنم في كل خمس
شاة - فاذا بلغت خمسا وعشرين الى خمس
وثلثين ففيها بنت مخاض انثى - فان لم تكن
بنت مخاض فابن لبون ذكر - فاذا بلغت
ستا وثلثين الى خمس واربعين ففيها بنت
لبون انثى فاذا بلغت ستا واربعين الى ستين
ففيها حقة طروقة الجمل - فاذا بلغت احدى
وستين الى خمس وسبعين ففيها جذعة - فاذا
بلغت ستا وسبعين الى تسعين ففيها
بنتا لبون - فاذا بلغت احدى وتسعين

بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ (احکام) فرائض زکوۃ کے ہیں جنکو مقرر
کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر اور وہ جنکا حکم
کیا ہے اللہ نے اپنے رسول کو پس جو شخص مسلمانوں سے اوسکی
موافق طلب کرے تو دینا چاہیئے اور جو اس سے زائد طلب کری
(خواہ زیادتی عدد میں ہو یا عمر میں) تو نہ دینا چاہیے - چوبیس ۲۴ یا اوس
سے کم اونٹوں کی زکوۃ بکری سے دیجائیگی اس طور سے کہ ہر پانچ
اونٹوں پر ایک بکری - اور جب پچیس ہوجاویں تو پینتیس تک
بنت مخاض یعنی وہ بوتی (بچہ مادہ شتر) جو عمر کا اول سال پورا
کرکے دوسرے میں داخل ہوجاوے - اور اگر بنت مخاض نہو تو ابن
لبون (وہ بوتہ جو تیسرے سال میں داخل ہوجاوے) اور جب چھتیس ہوجاویں تو
پینتالیس ۴۵ تک بنت لبون - اور چھیالیس ۴۶ سے ساٹھ تک حقہ طروقۃ
الجمل یعنی وہ بوتی جو چوتھی سال میں داخل ہوجاوے اور حاملہ ہونے کی
قابل ہو - اور جب اکسٹھ ہوجاویں تو پچھتر تک جذعہ یعنی وہ اونٹ
جو عمر کے پانچویں سال میں داخل ہوجاوے - اور جب چھہتر ہوجائیں
تو نوے تک دو بنت لبون - اور جب اکانوے ہوجاویں تو ایکسو بیس

الى عشرين ومائة ففيها حقتان طروقتا
الجمل - فان زادت عن عشرين ومائة ففي كل
اربعين بنت لبون وفي كل خمسين حقة -
ومن لم يكن معه الا اربع من الابل فليس
فيها صدقة الا ان يشاء ربها - فاذا بلغت
خمسا من الابل ففيها شاة - ومن بلغت
عنده من الابل صدقة الجذعة وليست
عنده جذعة وعنده حقة فانها تقبل منه
الحقة ويجعل معها شاتين ان استيسرتا له
او عشرين درهما - ومن بلغت عنده صدقة
الحقة وليست عنده الحقة وعنده الجذعة
فانها تقبل منه الجذعة ويعطيه المصدق
عشرين درهما او شاتين - ومن بلغت عنده
صدقة الحقة وليست عنده الا ابنة لبون
فانها تقبل منه بنت لبون ويعطي المصدق
شاتين او عشرين درهما - ومن بلغت صدقته
بنت لبون وعنده الحقة فانها تقبل منه
الحقة ويعطيه المصدق عشرين درهما او
شاتين ومن بلغت صدقته بنت لبون
وليست عنده وعنده بنت مخاض فانها
تقبل منه بنت المخاض ويعطي معها عشرين
درهما او شاتين - ومن بلغت صدقته بنت
مخاض وليست عنده وعنده بنت لبون
فانها تقبل منه بنت لبون ويعطيه المصدق
عشرين درهما او شاتين - فان لم يكن عنده
بنت مخاض على وجهها وعنده ابن لبون فانه
يقبل منه وليس معه شيء - وفي صدقة الغنم

دو حقۃ قابل حمل - اور اگر ایکسو بیس سے زائد ہوجائیں تو ہر چالیس
کی زیادتی پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس کی زیادتی پر ایک حقہ
اور جس کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہوں تو اونمیں زکوۃ نہیں ہے
مگر کہ خود اون کا مالک چاہے (یعنی بغرض ثواب بطور نفل) اور
جب اونٹوں کی تعداد پانچ ہوجائے تو اوس میں ایک بکری ہے
اور جس کے پاس اسقدر اونٹ ہوں کہ اوسکو زکوۃ میں جذعہ دینا
واجب ہوا اور اوس کے پاس جذعہ نہو بلکہ حقہ ہو تو حقہ اوس سے
لیلیا جاوے اور لی جاویں اوس کے ہمراہ (کمی پوری کرنے کو) دو بکریاں
اگر اوسکو آسانی سے مہیا ہوسکیں ورنہ بیس درہم - اور جسکو حقہ دینا واجب
ہوا اور اوس کے پاس حقہ نہو بلکہ جذعہ ہو تو اوس سے جذعہ لیلیا جاوے اور دیدے
اوسکو عامل زکوۃ بیس درہم یا دو بکریاں (تاکہ زکوۃ میں غیر واجب زیادتی
نہ لی جاوے) اور جس کے پاس اونٹوں کی اسقدر تعداد ہو کہ اوسکو حقہ دینا
واجب ہوا اور اوس کے پاس بنت لبون ہی ہو تو وہ اوس سے
لیلی جاوے اور دے وہ مصدق کو (علاوہ بنت لبون کے) دو بکریاں یا
بیس درہم - اور جس کے ذمہ بنت لبون واجب ہوا اور اوس کے
پاس حقہ ہو تو وہ اوس سے لیلیا جاوے اور مصدق اوسکو
اپنے پاس سے بیس درہم یا دو بکریاں دیدے - اور جسکو بنت لبون
دینا ہوا اور اوس کے پاس بنت لبون نہو بلکہ بنت مخاض ہو تو لیلی
جاوے اوس سے بنت مخاض لیکن دیوے وہ اوس کے ساتھ عامل زکوۃ کو
بیس درہم یا دو بکریاں - اور جسکو بنت مخاض دینا ہوا اور اوس کے
پاس وہ نہو بلکہ بنت لبون ہو تو اوس سے بنت لبون
لیلی جاوے اور دے اوسکو عامل زکوۃ بیس درہم یا دو
بکریاں - اور اسیصورت میں اگر اوس کے پاس بنت
مخاض بشرط مفروضہ نہیں ہے اور اوس کے پاس
ابن لبون ہے تو وہ اوس سے لیلیا جاوے برابری
میں نہیں ہے اوس کے ساتھ کچھ زیادتی - اور
اون بکریوں میں جو چراگاہ میں چریں چالیس سے ایکسو بیس (۱۲۰) تک

فی سائمتها اذا بلغت اربعين الی عشرين ومائة شاة شاة۔ فاذا زادت علی عشرين ومائة الی مأتين شاتان فاذا زادت علی مأتين الی ثلثمائة ففيها ثلث شياه۔ فاذا زادت علی ثلثمائة ففی كل مائة شاة شاة واحدة۔ فاذا كانت سائمة الرجل ناقصة عن اربعين شاة فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها۔ ولا يجمع بين متفرق ولا يفترق بين مجتمع خشية الصدقة وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما بالسوية ولا يوخذ فی الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تيس الا ان يشاء المصدق۔ وفی الرقة ربع العشر فان لم يكن الا تسعين ومائة فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها۔ اخرجه البخاری بهذا اللفظ واتمه فی عدة ابواب من الزكوة وغيرها مقطعا ورواه ايضا ابن ماجة والنسائی وابو داؤد وامام احمد فی مسنده باختلاف يسير۔ وزاد ابو داؤد فی روايته۔ انه كان عليه خاتم رسول الله صلی الله عليه وسلم۔

زکوۃ کی ایک بکری ہے۔ اور جب ایکسو بیس سے زائد ہو جاویں تو دوسو تک دو بکریاں اور جب دوسو پر زائد ہو جاویں تو تین سو تک تین بکریاں۔ اور جب تین سو سے زائد ہو جاویں تو ہر سیکڑے کی زیادتی پر ایک بکری۔ اور اگر چرائی پر چرانے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو اون میں کچھ زکوۃ نہیں ہے مگر کہ خود اون کا مالک چاہے (یعنی بطور نفل بغرض ثواب) اور جمع نکیا جاوے زکوۃ لینے کے لیئے مال متفرق (تاکہ غیر نصاب پر زکوۃ لیلیں) اور نہ متفرق کیا جاوے زکوۃ کے لیے مال مجتمع (تاکہ زکوۃ کم آوے) صدقہ کے خوف سے۔ اور جمال دو شریکوں کا ہو تو زکوۃ دونوں پر برابر تقسیم کرنا چاہیئے اور نہ لیا جاوے زکوۃ میں بہت بوڑھا جانور اور نہ عیب دار اور نہ بکہ (خواہ مینڈھا ہو یا بکرا) مگر کہ خود حامل زکوۃ چاہے (بوجہ کسی مصلحت کے) اور زکوۃ دراہم میں چالیسواں حصہ ہے پس اگر درہم ایک سو نوے ہوں (مثلاً) تو نہیں ہے زکوۃ اوس میں مگر خود مالک مال خوشی سے دے (یعنی اگر دوسو سے کچھ بھی کم ہو تو زکوۃ نہیں ہے حتی کہ ایک سو ننانوے پر بھی) تخریج کی ہے اسکی بخاری نے ان لفظوں کیساتھ اور تمام کیا ہی پوری تحریر کو زکوۃ اور غیر زکوۃ کے چند بابوں میں علیحدہ علیحدہ ٹکڑے کرکے اور روایت کیا ہی اسکو ابن ماجہ اور نسائی اور ابو داؤد نے بھی اور امام احمد نے اپنی مسند میں الفاظ کے تھوڑا اختلاف کے ساتھ اور زائد کیا ہی ابو داود نے اپنی روایت میں کہ تھی اوس تحریر پر مہر رسول اللہ صلعم کی

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

بنت او ابن مخاض۔ بفتح الميم والخاء والضاد المعجمتين فصيل لناقة التی دخلت فی سنة الثانية۔ بنت او ابن لبون۔ بفتح اللام وهو من الابل ما اتی عليه سنتان ودخل فی الثالثة الحقة۔ بكسر الحاء المهملة وتشديد القاف

بنت یا ابن مخاض بفتح میم وخاء معجمہ وضاد معجمہ وہ اونٹ کا بچہ خواہ نر ہو یا مادہ جو عمر کا ایک سال پورا کرکے دوسرے میں داخل ہو جائے ابن لبون یا بنت لبون بفتح لام وہ اونٹ یا اونٹنی جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں شروع ہو۔ حقہ بکسر حاء مہملہ اور تشدید قاف۔

وهو من الابل ما اتی علیه ثلث سنین ودخل
فی الرابعة - **طروقة الجمل** - بفتح الطاء
المهملة صفة حقة وهی ناقة دخلت فی سن
یرکبها الفحل وتم لها ثلث سنین - **جذعة**
بالکسر وهی من الابل ما تم له اربع سنین -
سائمة وهی من الماشیة ما یرسل فی مراعیها -
هرمة - بفتح الهاء وکسر الراء المهملة
وهی کبیرة السن التی سقطت اسنانها -
ذات عوار - قال فی مجمع البحار عور بالفتح
العیب وقد یضم وکذا فی العینی وفی القاموس
هو ذهاب حس احدی العینین - **التیس** -
بفتح التاء المثناة قال فی مجمع البحار اراد به
فحل الغنم یعنی اذا کان ماشیتها کلها او بعضها
اناثا لا یوخذ الذکر الا فیما ورد فیه السنة
التبیع من ثلثین بقرا وابن لبون مکان
بنت مخاض وقیل لا یوخذ التیس لان المالک
یقصد به الفحولة وقال العینی قوله ولا تیس
هو فحل الغنم وقیده ابن التین انه من المعز -
قوله لا یجمع بین متفرق الخ - بتقدیم
الفوقیة علی الفاء وتشدید الراء وللحموی
والمستملی مفترق بتاخیرها ولا یفرق بین
مجتمع بکسر المیم الثانی کذا فی القسطلانی
قال العینی وغیره اختلف العلماء فی تاویل
هذا الحدیث قال مالک فی الموطا تفسیره -
لا یجمع بین متفرق ان یکون ثلثة انفس لکل
واحد اربعون شاة واذا اظلهم المصدق
جمعوها لیود واشاة - ولا یفرق بین مجتمع

وہ اونٹ یا اونٹنی جو پوری تین سال کی ہوجاوے اور چوتھے سال
میں شروع ہو **طروقة الجمل** بفتح طار مہملہ یہ ترکیب میں صفت
واقع ہوئی حقہ کی یعنی وہ ناقہ جو ایسی عمر کو پہونچ جاوے کہ حامل
ہونیکے قابل ہو اور پورے ہوجاویں اوسکی عمر کے تین سال **جذعہ** بکسر
جیم وہ اونٹنی جو پوری چار سال کی عمر والی ہو - **سائمہ** وہ چوپایہ جو
چراگاہوں میں چرائی جاوین **ہرمہ** - بفتح ہار ہوز - وکسر رار مہملہ - وہ
اونٹنی جو اس قدر بوڑہی ہو جاوے جس کے دانت بڑھاپے
کیوجہہ سے گر جاویں **قولہ** ذات عوار - کہا مجمع البحار میں عور بفتح
عین مہملہ کے معنی عیب کے ہیں اور کبھی عین کا ضمہ ہوتا ہے اسیطرح
عینی میں ہے اور قاموس میں ہے کہ اوسکی معنی ہیں کہ جاتا رہنا ایک
آنکھہ کی حس کا - **التیس** بفتح تار فوقانیہ کہا مجمع البحار میں کہ مراد
اوس سے بھیڑ و بکا نر ہے یعنی جبکہ ہوں اوس کے سب جانور یا بعض
مادہ تو نہ لے اوس سے نر مگر کہ جس کے بارہ میں شرع سے حکم ہے جیسے کہ تیس
گائے بیل میں ایک تبیع یا ابن لبون بنت مخاض کے عوض
اور کہا گیا ہے کہ نہ لے نر اسوجہہ سے کہ مقصود مالک کا اوس سے بچے لینا ہوتا ہے
اور کہا عینی نے قولہ ولا تیس اور وہ بھیڑوں کا نر ہے اور مقید کیا ہے ابن
تین نے معز یعنی بکری کیساتھ (یعنی بوک) **قولہ لا یجمع بین متفرق الخ**
تار فوقانیہ پیر فا پہر رار مہملہ مشدد اور حموی اور مستملی کی روایت میں ہے
مفترق جسمیں تار فوقانیہ موخر ہے فا سے - ولا یفرق بین مجتمع میم
ثانی کے کسرہ کے ساتھہ قسطلانی نے یونہی لکھا ہے عینی وغیرہ نے
کہا کہ علما رنے اختلاف کیا ہے - اس حدیث کی تاویل میں
امام مالک نے موطا میں اس حدیث کی تفسیر میں لکھا ہے - کہ لا یجمع
بین متفرق یعنی تین شخص ہوں کہ ہر ایک کے چالیس
چالیس بکریاں ہوں جب دیکھیں کہ عامل زکوۃ آنے کو ہے تو
سب کو یکجا کرلیں تاکہ اون کو ایک بکری دینا ہو - ولا یفرق
بین مجتمع کے یہ معنی ہیں کہ دو شریکوں کی مثلاً دوسو دو بکریاں
ہوں پس اگر ان دو تو پہر تین بکریاں زکوۃ کی واجب ہیں

ان يكون للخليطين مائتا شاة وشاتان فيكون عليهما فيهما ثلث شياه فيفرقونها حتى لا يكون على كل واحد الا شاة واحدة فنهوا عن ذلك وهو قول الثوري والاوزاعي وقال الشافعي في تفسيره ان يفرق الساعي الاول ليأخذ من كل واحد شاة وفي الثاني ليأخذ ثلثا - فالمعنى واحد لكن صرف الخطاب الشافعي الى الساعي كما حكاه عنه الداؤدي وصرفه مالك الى المالك وقال الخطابي عن الشافعي انه صرفه اليهما - انتهى ملتقط كلام العيني والقسطلاني - قال ابن همام اذا كان النصاب بين شركاء وصحت الخلطة بينهم باتحاد السرح والمرعى والمراح والفحل والمحلب يجب الزكوة فيه عنده اى عند الشافعي لقوله عليه السلام لا يجمع بين متفرق - الحديث وعندنا لا يجب والا لوجبت على كل واحد فيما دون النصاب - لنا هذا الحديث ففي وجوب الجمع بين الاملاك المتفرقة اذ المراد الجمع والتفريق في الامكنة الا ترى ان النصاب المتفرق في امكنة مع وحدة الملك يجب فيه - فمعنى لا يفرق بين مجتمع انه لا يفرق الساعي بين الثمانين مثلا او المائة وعشرين ليجعلها نصابين او ثلثة ولا يجمع بين متفرق انه لا يجمع مثلا بين الاربعين المتفرقة بالملك بان يكون مشتركة ليجعلها نصابا والحال انه لكل عشرون - انتهى قول ابن الهمام - وقوله خشية الصدقة - منصوب

پس زکوۃ کے وقت اون کو علٰحدہ علٰحدہ کرلیں تاکہ ہر ایک پر ایک ایک بکری کی زکوۃ آئے - پس ان دونوں فعلوں سے منع کیے گئے ہیں اور یہی قول ثوری اور اوزاعی کا ہے - امام شافعی نے اسکی تفسیر میں کہا ہے کہ تفریق کردے عامل زکوۃ صورت اول میں تاکہ لیلے ہر ایک سے ایک بکری - اور صورت ثانی میں تاکہ لیلے تین بکریاں پس معنی بہرحال ایک ہیں لیکن فرق آتا ہے کہ امام شافعی نے حدیث کے خطاب کو عامل زکوۃ کیطرف متوجہ کیا ہے جیسے کہ داؤدی نے اون سے نقل کیا ہے اور امام مالک نے مالک کیطرف متوجہ کیا ہے اور خطابی نے امام شافعی سے روایت کی ہے کہ خطاب دونوں کیطرف متوجہ ہے ختم ہوا کلام عینی اور قسطلانی کا - ابن ہمام نے کہا ہے کہ جب نصاب مشترک ہو شرکا میں - اور شرکت صحیح ہوا ہوئیں بایں طور کہ شریک ہیں وہ چراگاہ اور بٹر اور نر سے بچے لینے میں اور دودھ دوہنے میں تو واجب ہوگی زکوۃ اسی نصاب پر شافعی رہ کے نزدیک کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لا یجمع بین متفرق الحدیث اور ہمارے نزدیک (یعنی حنفیہ) نہیں واجب ہے ورنہ لازم آئیگا کہ ہر ایک شریک پر نصاب سے کم پر زکوۃ آجائے - ہماری دلیل یہی حدیث ہے پس صورت وجوب میں املاک متفرقہ کا جمع لازم آتا ہے اس لیے کہ مراد جمع اور تفریق مکانی ہے - دیکھو کہ جو نصاب کہ منتشر مکانوں میں ہو وحدت ملک کے ساتھ تو اوس میں زکوۃ واجب ہے - پس معنی لا یفرق بین مجتمع کے یہ ہیں کہ نہ تفریق کرے عامل زکوۃ اسی بکریوں کے درمیان یا ایک سو بیس کے درمیان تاکہ بنالے اوس کے دو نصاب یا تین - اور معنی لا یجمع بین متفرق کے یہ ہیں کہ مثلاً ان چالیس کو جو متفرق بالملک ہوں جمع نہ کرے جو شرکت ہوں درمیان شرکا تاکہ بنالے اون کا ایک نصاب حالانکہ ہر ایک کی بیس بکریاں ہیں ختم ہوا قول ابن ہمام کا - قولہ خشیۃ الصدقۃ منصوب ہے اسوجہ سے کہ

علے انه مفعول له وقد تنازع فيه الفعلان يجمع ويفرق والخشية خشيتان خشية الساعي ان يقل الصدقة وخشية رب المال ان يكثر الصدقة فامر كل واحد منهما ان لا يحدث شيئا من الجمع والتفريق كذا في العيني والقسطلاني - الرقة - بكسر الراء المهملة وتخفيف القاف هو الدراهم المضروب ويقال له ورق ايضاً -

کہ یہ مفعول لہٗ ہے اور اسمیں دونوں فعلوں یعنے یجمع اور یفرق کا تنازع ہے - اور مراد خشیۃ سے خوف ہے، دونو جانب کا پس خوف عامل زکوٰۃ کا تو یہ ہے کہ (کہیں ایسا نہو کہ) زکوٰۃ کم ملی جاوے اور خوف صاحبِ مال کا یہ ہے کہ (کہیں ایسا نہو) زکوٰۃ میں زائد چلا جاوے پس حکم دیا ہر ایک کو کہ نہ احداث کریں وہ کسی شئے کا یعنی نہ جمع کریں اور نہ جدا کریں - اسیطرح لکھا ہے عینی اور قسطلانی میں الرقۃ بکسر راء مہملہ اور تخفیف قاف - درہم سکہ زدہ اور اسکو ورق بکسر راء مہملہ بھی کہتے ہیں +

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط و ماخوذ ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله فليعطها - فيه دلالة على دفع زكوة اموال الظاهرة الى الامام - قوله فلا يعط فيه دليل على ان الامام اذا ظهر فسقه بطل حكمه - قوله من المسلمين - فيه دلالة على ان الكافر لا يخاطب بذلك - قوله من الغنم قال الكرماني قال الفقهاء فيه تفسير من وجه واجمال من وجه فالتفسير انه لا يجب في اربع وعشرين الا الغنم والاجمال انه لا يدري قدر الواجب ومن ثم قال بعد ذلك مفسرا لهذا في كل خمس شاة فصار هذا بيانا لقدر الواجب وابتداء النصاب فالاول نصاب الابل خمس - وانما بدأ بزكوة الابل لانها غالب اموالهم وتعم الحاجة اليها - قوله الى خمس وثلثين - الى خمس واربعين - الى ستين - فيه دليل على ان الاوقاص ليست بعفو وان الغرض يتعلق بالجميع وهو احد قولي

قولہ فلیعطہا - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ اموال ظاہرہ کی زکوٰۃ امام کے پاس پہونچانا چاہیئے - قولہ فلا یعط اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ جبکہ امام کا فسق ظاہر ہوجاوے تو اوس کا حکم باطل ہوجاتا ہے قولہ من المسلمین - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ احکام زکوٰۃ سے کفار مخاطب نہیں ہیں (پس نہ لی جاوے اون سے زکوٰۃ) - قولہ من الغنم ذکر کیا کرمانی نے کہ فقہاء نے کہا ہے کہ اس قول میں اجمال بھی ہے تفسیر بھی ہے تفسیر تو یہ ہے . . . . کہ چوبیس اونٹوں میں نہیں واجب ہے کچھ مگر ایک بکری - اور اجمال یہہ ہے کہ قدر واجب زکوٰۃ کا نہیں معلوم ہوتا اسیوجہ سے اس کے بعد اسکی تفسیر کے لیے فرمایا کہ فی کل خمس شاۃ یعنی ہر پانچ میں ایک بکری ہے پس بیان ہوگیا قدر واجب اور ابتداء نصاب کا پس اونٹونکی زکوٰۃ کا نصاب پانچ اونٹ ہیں اور اونٹوں سے اسوجہہ سے شروع کیا گیا کہ عرب کا اچھا مال اونٹ ہی تھے اور اون سے ہی زائد حاجت پڑتی تھی - قولہ الی خمس وثلثین الی خمس واربعین - الی ستین - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ اوقاص (یعنی بیان شدہ فرائض کے درمیانی اعداد) معاف نہیں ہے اور زکوٰۃ متعلق ہے سب سے اور شافعی رح کے دو قولوں میں سے یہہ

الشافعی قال صاحب التوضیح والاصح خلافه والوقص محرکة ما بین الفریضتین کذا فی مجمع البحار۔ **قوله** (فی بیان صدقة الابل) **فان زادت الی قوله فی کل خمسین حقة** وبه اخذ الشافعی واحمد وقال ابو حنیفة اذا زاد علی عشرین ومائة استقبل به الفریضة وعن مالک روایتان واستدل لابی حنیفة بما رواه ابن ابی شیبة عن سفیان عن ابی اسحق عن علی قال اذا زادت الابل علی عشرین ومائة استقبل به الفریضة۔ وعورض بان شریکا رواه عن ابی اسحق عن علی اذا زادت الابل علی عشرین ومائة ففی کل خمسین حقة وفی کل اربعین بنت لبون۔ الا ان سفیان احفظ من شریک استدل له من المرفوع ایضا مما فی کتاب الذی کتبه رسول الله صلی الله علیه وسلم لعمرو بن حزم وسیاتی بیانه ان شاء الله فی موضعه۔ **قوله فی صدقة الغنم اذا بلغت اربعین**۔ قد اجمع العلماء علی ان لا شیء فی اقل من الاربعین من الغنم وان فی الاربعین شاة وفی مائة وعشرین شاتین وفی ثلثمائة ثلث شیاه واذا زادت واحدة فلیس فیها شیء الی اربعمائة ففیها اربع شیاه ثم فی کل مائة شاة وهذا القول لابی حنیفة ومالک والشافعی واحمد فی الصحیح عنه والثوری واسحق والاوزاعی وجماعة اهل الاثر وهو قول علی وابن مسعود رضی الله عنهما۔ وقال الشعبی والنخعی والحسن اذا زادت علی ثلثمائة واحدة

ایک قول ہے کہا صاحب توضیح نے کہ قول اصح شافعی کا اس کے خلاف ہے اور وقص بالتحریک دو فرضوں کے درمیانی اعداد ہیں جیسا کہ مجمع البحار میں ہے **قوله** (اونٹوں کی زکوٰۃ کے بیان میں) **فان** زادت الی قوله فی کل خمسین حقة تک اسی پر عمل کیا ہے امام شافعیؒ اور امام احمدؒ نے اور کہا امام ابو حنیفہؒ نے کہ جب زائد ہو جاویں ایک سو بیس ۱۲۰ پر تو از سر نو زکوٰۃ کا حساب کیا جاوے اور امام مالکؒ سے دو روایتیں ہیں۔ اور امام ابو حنیفہؒ کے قول کا استدلال بیان کیا گیا ہے اوس حدیث سے جسکو روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے سفیان سے سفیان روایت کرتے ہیں ابی اسحق سے وہ روایت کرتے ہیں علیؓ سے کہا کہ جب زائد ہو جاویں اونٹ ایک سو بیس ۱۲۰ پر تو از سر نو زکوٰۃ کا حساب کیا جاوے۔ اور معارضہ کیا گیا ہے اس سے اس طور پر کہ شریک نے روایت کیا ہے اسکو ابی اسحق سے اور وہ روایت کرتے ہیں علیؓ سے کہ جبکہ زائد ہو جاویں اونٹ ایک سو بیس ۱۲۰ پر تو ہر پچاس کی زیادتی میں ایک حقہ ہے اور ہر چالیس کی زیادتی پر ایک بنت لبون مگر اس کا جواب دیا گیا ہے اوس معارضہ کا اس طور سے کہ سفیان زیادہ یاد رکھنے والا ہے بہ نسبت شریک کے۔ اور اون کا مستدلل بیان کیا گیا ہے اوس حدیث مرفوع سے بھی جو اوس نوشتہ میں ہے جسکو رسول اللہ صلعم نے عمرو بن حزم کیلئے لکھا ہے اور آئیگا اوس کا ذکر آئندہ اوس کے موقع پر انشاء اللہ تعالیٰ **قوله** (غنم کی زکوٰۃ کے بیان میں) اذا بلغت اربعین تحقیق اجماع کر لیا ہے علماء نے اس بات پر کہ چالیس سے کم بکریوں پر زکوٰۃ نہیں ہے اور اس بات پر کہ چالیس پر ایک بکری ہے۔ اور ایک سو بیس پر دو بکریاں ہیں اور تین سو پر تین بکریاں ہیں اور جب زائد ہو جاوے تین سو پر ایک بھی تو چار سو تک کچھ شی نہیں ہے اور چار سو پر چار بکریاں ہیں پھر ہر سیکڑے کی زیادتی پر ایک بکری اور یہی قول ہے ابو حنیفہؒ اور مالکؒ اور شافعیؒ کا اور امام احمد کا بھی بروایت صحیح یہی مذہب ہے اور ثوری اور اسحق اور اوزاعی اور جماعت اہل حدیث کا بھی یہی قول ہے اور یہی قول ہے علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا۔ اور کہا شعبی اور نخعی اور حسن نے کہ جبکہ زائد ہو جاوے تین سو پر ایک تو اوس میں زکوٰۃ سے

ففیہا اربع شیاہ الی ربعمائۃ فاذا زادت
واحدۃ یجب فیہا خمس شیاہ - وھی روایۃ
عن احمد وھو مخالف للآثار وقیل اذا زادت
علی مأتین ففیہا شاتان حتی تبلغ اربعین
ومأتین حکاہ ابن التین وفقہاء الامصار
علی خلافہ - **قولہ فی صدقۃ الغنم
فی سائمتہا** - فیہ دلیل علی ان شرط وجوب
الزکوۃ السوم - کذا عند ابی حنیفۃ والشافعی
وھی الراعیۃ فی کلأ مباح وقال ابن حزم قال
مالک واللیث وبعض اصحابنا تزکی السوائم
والمعلوفۃ والمتخذۃ للرکوب وللحرث وغیر
ذلک من الابل والغنم - قال بعض اصحابنا
اما الابل فنعم واما البقر والغنم فلا زکوۃ
الا فی سائمتہا وھو قول ابی الحسن بن المفلس
وقال بعضھم اما الابل والغنم فتزکی سائمتہا
وغیر سائمتہا واما البقر فلا یزکی الا سائمتہا وھو
قول ابی بکر بن داؤد لم یختلف احد من
اصحابنا فی ان سائمۃ الابل وغیر سائمۃ الابل
منہا تزکی سواء وقال بعضھم تزکی غیر السائمۃ
عن کل واحد فی الدھر مرۃ واحدۃ ثم لا یعید
الزکوۃ فیہا - وقال اصحابنا الحنفیۃ ولیس فی
العوامل والحوامل والمعلوفۃ صدقۃ وھذا
قول اکثر اھل العلم کعطاء والحسن والنخعی
وابن جبیر والثوری واللیث والشافعی واحمد
واسحق وابی ثور وابی عبید وابن المنذر
ویروی عن عمر بن عبد العزیز وقال قتادۃ
ومکحول ومالک یجب الزکوۃ فی المعلوفۃ

اوس میں زکوٰۃ کی چار بکریاں ہیں چار سو تک اور جب چار سو
ایک زائد ہو جاوے تو واجب ہیں زکوۃ میں پانچ بکریاں اور
یہ ایک روایت ہی احمد سے اور مخالف ہے آثار کے۔ اور بعض نے
کہا ہے کہ جب زائد ہو جاویں دو سو پر تو زکوۃ کی دو بکریاں ہیں دو سو
چالیس تک۔ بیان کیا ہی اسکو ابن تین نے اور فقہار امصار اسکے خلاف
ہیں **قولہ** (بکریوں کی زکوۃ کے بیان میں) **فی سائمتہا** اس میں دلیل
ہے اس بات پر کہ زکوۃ کے وجوب کی شرط چرائی ہی ابو حنیفہ رح اور شافعی رح
کے نزدیک اور تفسیر سائمہ کی یہ ہے کہ سائمہ وہ مویشی ہیں جو چریں
مباح چراگاہ میں۔ اور کہا ابن حزم نے کہ کہا مالک اور لیث اور بعض
ہمارے علمار نے کہ زکوۃ دیجائے اُن اونٹوں اور بکریوں کی جو چراگاہ
میں چریں اور اونکی جنکو گھر پر کھلایا جاوے اور اونکی جنکو سواری یا
کھیتی یا اور مختلف کاموں کے لیے رکھا ہے ہمارے بعض علمار
نے تفصیل کی ہے پس کہا کہ اونٹ کی تو ان سب صورتوں میں زکوۃ
دیجاوے لیکن بقر اور غنم اونمیں سوا چرائی پر چرنیوالوں کے اور کسی
میں زکوۃ نہیں ہے یہی قول ہے ابی الحسن بن المفلس کا اور بعض نے
اسطور سے تفصیل کی ہی کہ اونٹ اور بکری میں تو سائمہ اور غیر سائمہ سب کی
زکوۃ دیجاوے اور بقر میں صرف سائمہ کی اور یہی قول ہی ابی بکر بن داؤد کا اور ہمارے
اصحاب میں سے کسی نے اس بات میں اختلاف نہیں کیا کہ چراگاہ میں چرنیوالے
اونٹ اور چراگاہ میں نہ چرنیوالے اونٹ زکوۃ دیے جانیمیں برابر ہیں
اور بعض علمار کا قول ہی کہ ہر جنس کے غیر سائمہ کی زکوۃ عمر بھر میں ایکبار دیجا
جاوے اور پھر نہیں لازم آویگی اونپر زکوۃ کبھی۔ اور ہمارے فقہار حنفیہ کا قول
ہے کہ کام کرنیوالے اور بوجھ اٹھانیوالے اور گھر کے پالو مویشی میں زکوۃ
نہیں ہی یہی قول اکثر اہل علم کا ہی جیسے عطار اور حسن اور نخعی اور ابن جبیر
اور ثوری اور لیث اور شافعی رح اور احمد رح اور اسحق اور ابو ثور اور ابو عبید اور
ابن منذر۔ اور یہی روایت ہی عمر بن عبد العزیز سے۔ اور قتادہ اور
مکحول اور مالک رح نے کہا کہ گھر پر چرنے والے اور کوئیں
پر کام کرنے والے جانوروں پر زکوۃ ہے اس لیے

والتواضع بالعمومات وهو مذهب معاذ و جابر بن عبد الله وسعيد بن عبد العزيز والزهري وروي عن علي و معاذ انه لا زكوة فيها وهو قول ابي حنيفة رح - كذا في العيني - **قوله في الرقة فان لم يكن** - فيه دليل على ان الفضة ان لم تكن الا تسعين وماتة فليس فيها شئ لعدم النصاب الا ان يتطوع صاحبها -

الفاظ حدیث کے عام ہیں۔ اور یہی مذہب معاذ اور جابر بن عبد اللہ اور سعید بن عبد العزیز اور زہری کا ہے۔ اور روایت ہے حضرت علی اور حضرت معاذ سے کہ ان جانوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا اسیطرح لکھا ہے عینی میں۔ **قوله في الرقة فان لم يكن** اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ اگر درہم ایکسو نوے ہوں تو اونمیں زکوٰۃ نہیں ہے بوجہ نہونے نصاب (یعنی اگرچہ نصاب پورا ہونیمیں ایک قلیل رقم کا فرق ہو جب بھی زکوٰۃ نہیں ہے) مگر کہ مالک بخوشی خود دینا چاہے۔

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم لابي ضميرة الليثي وقيل ضمرة الليثي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ضمیرہ لیثی کے لیے اور بعض نے اوسکو ضمیرہ لیثی کہا ہے۔

روى البخاري في تاريخه والحسن بن سفيان من طريق ابن ابي ذئب عن حسين بن عبد الله ابن ضميرة عن ابيه عن جده ضميرة ان النبي صلى الله عليه وسلم مر بام ضميرة وهي تبكي فقال ما يبكيك قالت يا رسول الله فرق بيني وبين ابني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفرق بين والدة وولدها - فارسل الى الذي عنده ضميرة فابتاعه منه ببكرة ثم اعتقهم وكتب لهم كتابا نسخته - بسم الله الرحمن الرحيم - هذا الكتاب لبني ضميرة من محمد رسول الله لبني ضميرة واهل بيته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتقهم وانهم اهل بيت من العرب ان احبوا اقاموا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وان احبوا رجعوا الى اهلهم فلا تعرض لهم الا بحق ومن لقيهم

روایت کیا ہے بخاری نے اپنی تاریخ میں اور حسن بن سفیان نے ابن ابی ذئب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا ضمیرہ سے کہ رسول اللہ گذرے ضمیرہ کی والدہ کی طرف اور وہ روتی تھیں آپنے فرمایا کہ تیرے رونے کا کیا باعث ہے جواب دیا یا رسول اللہ مجھسے میرا بیٹا جدا کر دیا گیا پس فرمایا آپنے کہ نہ جدائی کیجاوے (یعنی اب آئندہ) ماں اور اوس کے بیٹے کے درمیان میں اور آدمی بھیجا اوس شخص کے پاس جس کے پاس ضمیرہ تھے اور خرید لیا اونکو ایک اونٹ کے عوض پھر اونکو آزاد کر دیا اور ایک فرمان لکھدیا جسکا نسخہ یہ ہے کہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ تحریر ہے ضمیرہ کیواسطے۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی ضمیرہ اور اوس کے اہل بیت کے لئے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا اونکو اور اب وہ اہل بیت ہیں عرب کے اگر چاہیں ٹھیریں رسول اللہ کے پاس اور اگر وہ چاہیں تو لوٹ جاویں وہ اپنی اہل میں۔ نہ تعرض کیا جاوے گا اونسے مگر حق کی بارہ میں (حق اللہ ہو یا حق العباد) اور جو

من المسلمین فلیستوصِ بهم خیرا- وکتب ابی بن کعب (رضی الله عنه) قال ابن سعد البلاذری وفد حسین بن عبدالله بن ضمیرة علی المهدی بالکتاب فوضعه علی عینیه واعطاه ثلثمائة دینار- وکان خرج فی سفر ومعه قومه ومعهم هذا الکتاب فعرض لهم اللصوص فاخذ واما معهم فاخرجوا الکتاب واعلموهم بما فیه فقرؤه علیهم فردوا علیهم ما اخذ وا منهم ولم یتعرضوا لهم- ذکره فی جامع وعزاه للبزار وقال فیه حسین بن عبدالله متروک کذاب- قال ابن حجر روینا بعلو من حدیث المخلص- قال ابن صاعد غریب تفرد به ابن وهب عن ابن ابی ذئب قلتُ ذکر ابن مندۃ ان زید بن حباب تابع ابن ابی ذئب وللحدیث شاهد عند ابن اسحق بسند منقطع- وقد تابع ابن ابی ذئب ایضا اسمعیل بن ابی اویس- وضمیرة هذا هو الذی انکحه رسول الله صلی الله علیه وسلم بامرأة علی سورة البقرة وزعم عبدالغنی المقدسی فی العمدة ان ضمیرة هذا هو الیتیم الذی صلی مع النبی صلی الله علیه وسلم فی بیتهم- قال فقمتُ انا والیتیم وراءه وفی روایة والیتیم ورائنا- اقول- وهذا الحدیث هو حدیث انس رض مشهور فی کتب الحدیث-

مسلمان اونکو لیے چاہیے کہ اون کے ساتھہ بھلائی کرے لکھا اسکو ابی بن کعب نے- کہا ابن سعد اور بلاذری نے کہ حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ یہ فرمان لیکر مہدی کے پاس گئے پس رکھا مہدی نے اوسکو اپنی آنکھوں پر اور عطا کیے اونکو تین سو دینار اور ایکمرتبہ سفر میں نکلے اور انکے ساتھ انکی قوم تھی اور حسین کے پاس یہ فرمان تھا اونکو چوروں نے آلیا اور جو کچھ اونکے پاس تھا لوٹ لیا اُنہوں نے وہ فرمان نکالا اور خبر دی چوروں کو اُسکے مضمون سے- اور سنایا وہ اونکو بس اُنہوں نے واپس دیدیا چوروں نے وہ مال جو اونسے لوٹا تھا اور پھر اُنسے کچھ تعرض نہیں کیا- ذکر کیا اِس فرمان کو جامع ازہر میں اور منسوب کیا اسکو بزار کیطرف اور کہا کہ اسکی سند میں حسین بن عبداللہ ہیں جو متروک ہیں کذاب ہیں- کہا ابن حجر نے کہ روایت کی ہم نے اِس حدیث کو اس سے عالی سند کے ساتھ مخلص کی حدیث سے- اور کہا ابن صاعد نے کہ یہ حدیث غریب ہے متفرد ہوا ہے اسکے ساتھ ابن وہب ابن ابی ذئب سے کہا حافظ نے کہ کہتا ہوں میں کہ ذکر کیا ابن مندہ نے کہ زید بن حباب نے متابعت کی ہی ابن ابی ذئب کے اور ابن اسحق کے نزدیک اس حدیث کا شاہد بھی ہی منقطع سند کے ساتھ اور متابعت کی ہی ابن ابی ذئب کی اسمٰعیل بن ابی اویس نے بھی اور یہ ضمیرہ وہی ہیں جنکا نکاح کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے سورۂ بقر پر یعنی مہر تعلیم سورۂ بقر مقرر کیا تھا اور گمان کیا عبدالغنی قدسی نے عمدہ میں کہ یہ ضمیرہ وہی یتیم ہیں جنکے گھر میں رسول اللہ نے نماز پڑہی اور اُنہوں نے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑہی کہا اونہی حدیث نے کہ پس کھڑا ہوا میں اور یتیم رسول اللہ کے پیچھے اور ایک روایت میں ہے کہ یتیم ہمارے پیچھے تھا- کہتا ہوں میں کہ یہ حدیث وہ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی ہی جو مشہور ہے کتب حدیث میں

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اِس فرمان سے

قوله صلی الله علیه وسلم لا یفرق بین والدة-

قوله صلعم لا یفرق بین والدة- اِس میں دلیل ہے

فيه دليل على ان لا يفرق بين اثنين كالوالد والوالدة وولدها او كالاخوين واحدهما صغير وكالزوجين وامثالهما لما فيه من الضرار وقد قال صلى الله عليه وسلم لاضرر ولاضرار في الاسلام - **قوله ان احبوا** - فيه دليل على تخيير المعتق بين ان يلحق بقومه وبين ان يمكث عند معتقه وكان ضميرة هذا اختار الله ورسوله لمكث عند رسول الله صلى الله عليه وسلم **قوله بكرة** - فيه دليل على جواز بيع الحيوان بالحيوان وهذه مسئلة اختلفوا فيها وفصلوها في كتب الفقه والحديث - **قوله انهم اهل بيت** - يستفاد منه ان جنس العرب من لهم عز في الاسلام ولذلك اظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم عربيتهم -

اس بات پر کہ تفریق کیجاوے درمیان دو کے جیسے باپ اور ماں اور بیٹا اور جیسے دو ایسے بھائی جن میں سے ایک چھوٹا ہو یا جیسے میاں بیوی اور ان کیطرح - اسوجہ سے کہ اسمیں ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہیں جایز ہے اسلام میں کسیکو ضرر پہونچانا اور نیز نہیں جایز ہے ضرر کا بدلا لینا **قولہ ان احبوا** اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ آزاد شدہ غلام کو اختیار ہے کہ بعد آزاد ہونیکے اپنے مولی کے پاس رہے یا اپنے اہل میں چلا جاوے اور ضمیرہ نے اختیار کیا تھا اسے اور اُسکے رسول کو پس رہے رسول اللہ کی خدمت میں بعد آزاد ہونیکے بھی **قولہ بکرۃ** اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ بیع حیوان کی دوسرے حیوان سے جایز ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہے جسمیں علما کا اختلاف ہے تفصیل اسکی کتب فقہ و حدیث میں مذکور ہے **قولہ انہم اہل بیت** من العرب کے قید سے معلوم ہو گیا کہ جنس عرب کو خاص عزت ہے اسلام میں اور اسی وجہ سے رسول اللہ نے ممتاز کرکے اون کی عربیت ظاہر کی -

---

سہ قوله لاضرر ولاضرار في الاسلام - الضر ضد النفع ضره ضرا وضرا را واضر به اضرارا فالثلاثي متعد والرباعي متعد بالباء فله اي لا يضر الرجل اخاه فينقصه شيئا من حقه والضرار فعال من الضر اي لا يجازيه على اضراره بادخال الضرر عليه فالضرر فعل الواحد والضرار فعل الاثنين والضرر ابتداء الفعل والضرار الجزاء عليه وقيل الضرر ما تضر به صاحبك وتنتفع انت به والضرار ان تضره من غير ان تنتفع به وتكرارهما للتاكيد وهما بمعنى واحد وكلامه يدل على ان لفظه لاضرر ولاضرار وكذا في الغريبين لكنه في ما رايت من النسخ الاضرار والله اعلم كذا في مجمع البحار -

سہ قولہ ولاضرر ولاضرار في الاسلام - الضر ضد ہے نفع کے بولا جاتا ہے ضرہ ضرا وضرارا واضر بہ اضرارا پس ثلاثی اسکا متعدی بنفسہ ہے اور رباعی متعدی با کے ساتھ - یعنی نہ ضرر دے کوئی شخص اپنے بھائی کو پس کم کردے کچھ اوسکے حق میں سے اور ضرار باب فعال سے ہے الضر سے یعنی نہ بدلہ لے اوسکے ضرر پہونچانے پر اوسکو اپنی جانب سے ضرر پہونچا کر پس ضرر فعل ہے ایک کا اور اضرار فعل ہے دو کا - اور ضرر ابتدا فعل ہے اور ضرار بدلہ ہے اوسکا - اور بعض نے کہا ہے ضرر یہ ہے کہ ضرر دے تو اپنی صاحب کو اور نفع حاصل کرے تو اوس سے اور اضرار یہ ہے کہ ضرر دے تو اوسکو اور تجھے بھی نفع نہ ہو اور تکرار اس مقام پر واسطے تاکید کے ہے اور دونوں ایک معنی میں ہیں - اسکا کلام دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ لفظ اس حدیث کے لاضرر ولاضرار ہیں اور اسیطرح غریبین میں ہے لیکن وہ نسخہ جس میں میں نے دیکھا ہے اون میں الاضرار ہے واللہ اعلم اسی طرح ہے مجمع البحار میں -

قوله الا بحق - فيه تعميم لحقوق الله و حق العباد فانه يتعرض لهم في كليهما۔

قولہ الا بحق۔ یہ قول عام ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد میں پس پکڑ ہوگی دونوں حقوق کی بابت۔

هذا ما كتبوه من رسول الله صلى الله عليه وسلم بامره لابي شاه وهو خطبة خطبها صلى الله عليه وسلم بفتح مكة

یہ وہ تحریر ہے جس کو لکھا صحابہ نے ابوشاہ یمنی کے واسطے رسول اللہ کے حکم سے اور وہ خطبہ ہے جو پڑھا تھا رسول اللہ نے فتح مکہ میں

عن ابي هريرة قال لما فتح الله مكة على رسوله صلى الله عليه وسلم قام في الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الله قد حبس عن مكة القتل (او الفيل) وسلط عليها رسوله والمومنين فانها لا تحل لاحد كان قبلي وانها احلت لي ساعة من نهار وانها لن تحل لاحد من بعدي فلا ينفر صيدها ولا يختلى شوكها ولا تحل ساقطتها الا لمنشد ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين اما ان يفدى واما ان يقيد فقال العباس الا الاذخر فانا نجعله لقبورنا وبيوتنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا الاذخر۔ فقام ابو شاه رجل من اهل اليمن اكتبوا لي يارسول الله فقال صلى الله عليه وسلم اكتبوا لابي شاه رواه البخاري في كتاب العلم واللقطة والديات واللفظ في اللقطة واخرجه الامام احمد ومسلم ومن بعدهما من طريق ابي سلمة عن ابي هريرة۔ قال وليد بن مسلم (الراوي) قلت للاوزاعي ما قوله اكتبوا لي يارسول الله قال هذه الخطبة التي سمعها من رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ وفي رواية ابن

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا جبکہ فتح کر دیا اللہ نے رسول اللہ کے لیے مکہ کھڑے ہوئے آپ۔ حمد کی اللہ کی اور ثنا کہی پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ نے روکا مکہ سے قتل (یعنی لڑائی) یا فیل (تو اشارہ ہوگا قصہ اصحاب فیل کیطرف) اور مسلط و قابض کر دیا اسپر اپنے رسول و مومنین کو پس وہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا (یعنی اسمیں لڑنا) اور حلال اور جایز کیا گیا میرے واسطے بھی ایک گھڑی کیلئے اور اب نہیں حلال ہے میرے بعد کسیکو پس نہ وحشت زدہ کیے جاویں وہاں کے شکار اور نہ توڑا جاوے وہاں کا کانٹا اور نہیں حلال ہے وہاں کی گری ہوئی چیز کا اٹھانا مگر اعلان کرنیکے واسطے۔ اور جس شخص کا کوئی (رشتہ دار) مارڈالا جاوے تو وہ مختار ہے دو امر میں یا فدیہ لیلے یا قصاص پس فرمایا حضرت عباسؓ نے یارسول اللہ الا الاذخر (یعنی اسکو مستثنیٰ کر دیجے اور اسکے کاٹنے کا حکم دیجے) کیونکہ کام میں لاتے ہیں ہم اوسکو اپنی قبروں میں اور اپنے گھروں میں آپنے فرمایا الا الاذخر (یعنی ہاں وہ مستثنیٰ ہے) پس کھڑا ہوا ایک یمنی آدمی جسکا نام ابوشاہ تھا اور کہا کہ لکھوا دیجیے یہ خطبہ مجھکو یارسول اللہ آپنے فرمایا کہ لکھدو یہ خطبہ ابوشاہ کیواسطے۔ روایت کیا ہے بخاری نے کتاب العلم اور کتاب اللقطہ اور کتاب الدیات میں اور یہ الفاظ کتاب اللقطہ میں ہیں اور تخریج کیا ہے اسکو امام احمد و مسلم نے اور اونکے بعد والوں نے ابی سلمہ کے طریقہ سے جو روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے کہا ولید بن مسلم نے (جو راوی حدیث ہیں) کہ پوچھا میں نے اوزاعی سے کہ کیا مطلب ہے ابوشاہ کے اس کہنے کا کہ اکتبوا لی یارسول اللہ جواب دیا کہ وہ خطبہ (لکھوانے کی خواہش کی تھی) جسکو سنا تھا رسول اللہ صلعم سے۔ اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے

ابی شیبۃ سماہ شاہ واخطأہ المحدثون وھو رجل عدوہ فی الصحابۃ ودونوہ فی کتبھم۔

کرا ون کا نام شاہ تہا اور محدثین نے اسکو غلط کہا تھا اور وہ ایک شخص ہے جسکو محدثین نے صحابہ میں شمار کیا ہے اور اپنی کتابوں میں اسکا تذکرہ کیا ہے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنے شرح لغات

التنفیر۔ ھو الزجر ای لایجعلہ نافرًا۔ لایختلی۔ ای لایقطع۔ الساقطۃ۔ ماسقط بغفلۃ مالکھا۔ المنشد۔ یقال منشد الضالۃ ای المعرف ومعلنھا۔ بخیر النظرین۔ من الخیرۃ یعنے الخیار بین الامرین۔ یقید۔ من القود محرکۃ وھو قتل لقاتل بدل المقتول۔ الاذخر۔ بکسر الھمزۃ وسکون الدال المعجمۃ حشیشۃ طیب الرائحۃ عریض الاوراق۔

التنفیر جہڑکنا یعنی اوسکو وحشت زدہ نہ کیا جاوے لایختلی یعنی نہ کاٹا جاوے الساقطۃ وہ چیز جو گم ہوجائے اپنے مالک کی غفلت سے المنشد بولاجاتا ہے منشد الضالہ یعنی پہچنوانیوالا اور اعلان کرنیوالا گمی ہوئی چیز کا بخیر النظرین ماخوذ ہے خیرۃ سے یعنی مختار ہے وہ دو امروں میں یقید ماخوذ ہی قود محرکۃ سے جسکے معنی ہیں قتل کرنا قاتل کو مقتول کے عوض الاذخر بکسر ہمزہ وسکون دال معجمہ۔ ایک قسم گگھانس ہے۔ خوشبودار۔ چوڑے پتوں والا۔

المسائل المستنبطۃ من ھذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قولہ لاتنفر صیدھا۔ قال الحافظ فی الفتح نبّہ عکرمۃ بذلک علی المنع من الاتلاف وسائر انواع الاذی تنبیھا بالادنی علی الاعلی وقد خالف عکرمۃ عطاءً ومجاھدًا فقالا لاباس بطردہ مالم یفض الی قتلہ اخرجہ ابن ابی شیبۃ وروی ایضا من طریق الحکم عن شیخ من اھل مکۃ ان حماما کان علی البیت فذرق علی ید عمرؓ فاشار عمر بیدہ فطار فوقع علی بعض بیوت مکۃ فجاءت حیۃ فاکلتہ فحکم عمر علی نفسہ بشاۃ

قولہ لاتنفر صیدھا۔ کہا حافظ نے فتح الباری میں کہ عکرمہ نے اس بات پر تنبیہ کی ہے کہ ممانعت معلوم ہوتی ہے اس سے تلف کرنے (یعنی مارڈالنے) اور ہر قسم کی اذیت دینے کی۔ (یعنی جب اون کے لیئے ادنیٰ ایذا جائز نہیں ہے یعنے چمکانا تو پھر اونکو مارڈالنا کب جائز ہوگا) اور مخالفت کی ہی عکرمہ کی عطار اور مجاہد نے پس کہا اون دونوں نے کہ کچھ حرج نہیں ہی اونکے بھگانیمیں جبتک کہ موذی الی القتل نہو تخریج کی ہی اسکی ابن ابی شیبہ نے اور روایت کی ہی حکم کے طریقہ سے حکم نے اہل مکہ میں سے ایک شخص سے روایت کی ہی کہ ایک کبوتر خانہ کعبہ کی چھت پر تہا پس بیٹ کردی اسنے حضرت عمر کے ہاتھ پر آپنے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے پس اڑگیا اور کسی اور گھر پر جابیٹھا وہاں ایک سانپ آیا اور اسکو

وروی من طریق اخری عن عثمان نحوہ۔
قولہ لایختلی شوکہا۔ وجاء فی روایۃ
بدلہا۔ لایعضد بہا شجرۃ۔ قال ابن حجر
قال القرطبی خص الفقہاء الشجر المنہی عن
قطعہ بما انبتہ اللہ من غیر صنع آدمی فاما ما
ینبت بمعالجۃ آدمی فاختلف فیہ والجمہور
علی الجواز وقال الشافعی فی الجمیع الجزاء
ورجحہ ابن قدامۃ واختلفوا فی جزاء ما قطع
من نوع الاول فقال مالک لاجزاء فیہ بل
یاثم وقال عطاء یستغفر وقال ابو حنیفۃ
یوخذ بقیمتہ ھدی وقال الشافعی فی
العظیمۃ بقرۃ وفیما دونہا شاۃ واحتج
الطبری بالقیاس علی جزاء الصید وتعقبہ
ابن القصار بانہ کان یلزمہ ان یجعل الجزاء
علی المحرم اذا قطع شیئا من شجر الحل ولا قائل
بہ وقال ابن العربی اتفقوا علی تحریم قطع
شجر الحرم الا ان الشافعی اجاز قطع السواک
من فروع الشجرۃ کذا نقلہ ابو ثور عنہ
واجاز ایضا اخذ الورق والثمر اذا کان
لا یضرہا ولا یہلکہا وبہذا قال عطاء
ومجاہد وغیرہما واجازوا قطع الشوک
لکونہ یوذی بطبعہ فاشبہ الفواسق
ومنعہ الجمہور واجابوا بان القیاس
المذکور بمقابلۃ النص فلا یعتبر بہ۔ قال
ابن قدامۃ ولا باس بالانتفاع بما انکسر
من الاغصان وانقطع من الاشجار بغیر
صنع آدمی ولا بما یسقط من الورق ونص

کہا گیا پس حکم کیا حضرت عمر نے اپنے نفس پر ایک بکری کا روایت
کیگئی ہی دوسرے طریقہ سے حضرت عثمانؓ سے مثل اسکے **قولہ لایختلی شوکہا**
اور ایک روایت میں اسکی عوض اسطرح ہی کہ لایعضد بہا شجرۃ کہا ابن
حجر نے کہ ذکر کیا ہی قرطبی نے کہ حدیث میں جس پیڑ کے کاٹنے کی ممانعت
ہے فقہا نے اُسکو اون پیڑوں کے ساتھ خاص کیا ہی جنکے لگانے میں
آدمی کے کسب کو دخل نہو بلکہ خود رو ہوں اور جو ایسے نہوں تو اوسمیں
اختلاف ہے اور جمہور کا مذہب اسمیں جواز کا ہی اور کہا امام شافعی نے سب میں
جزا ہے اور ترجیح دی اسکو ابن قدامہ نے اور اختلاف کیا گیا ہی نوع اول
(یعنی جو بغیر کسب کے اگی ہوں) کی جزا میں اختلاف ہے امام مالک کے نزدیک
تو کچھ جزا نہیں ہی صرف گنہگار ہوگا اور کہا عطا نے استغفار چاہیے
اور کہا ابو حنیفہ نے کہ اوسکی قیمت سے قربانی خرید لیجاوے۔ اور کہا
شافعی نے کہ بڑے درخت کے عوض گائے اور اُسکے سوا میں بکری۔
اور حجت لایا ہی طبری قیاس کرکے جزا صید پر۔ اعتراض کیا ہی اسپر
ابن قصار نے کہ اس قیاس کی بنا پر لازم آتا ہے کہ اگر محرم حل میں درخت
کاٹے تو اُسپر جزا لازم ہو اور اسکا کوئی بھی قائل نہیں ہی اور کہا ابن
العربی نے کہ اتفاق کیا ہی علما نے حرم کے درخت کاٹنے کی حرمت پر مگر
شافعی رحمہ اللہ نے اجازت دی ہی درخت کی ٹہنیوں سے مسواک کاٹنے کی۔
ایسا ہی نقل کیا ہی اونسے ابو ثور نے اور بھی اجازت دی ہی پتوں اور پھلوں
کی جبکہ نہ پہونچے اوس پیڑ کو نقصان نہ ہلاک کرے اوسکو اور یہی قول ہی
عطا اور مجاہد وغیرہ کا اور اجازت دی ہی اونہوں نے کانٹے کو کاٹ
ڈالنے کی اس وجہ سے کہ وہ بالطبع موذی ہی پس مشابہ ہوگیا وہ فاسقوں کے اور
منع کیا ہے اسکو جمہور نے اور جواب دیا ہی بایں طور کہ قیاس نص کے
مقابلہ میں ہے جسکا اعتبار نہیں کیا جا سکتا کہا ابن قدامہ نے کہ
اون شاخوں اور لکڑیوں سے نفع حاصل کرنے میں کچھ حرج نہیں جو بغیر کسی کے
توڑے ہوئے خود بخود ٹوٹ جاویں اور آدمی کے فعل کو اوسمیں دخل نہو اور
یہی حکم ہے پتوں کا اور نص کی ہے اسپر احمد نے اور
نہیں جانتے ہم اس میں کسی کا خلاف۔ **قولہ لایختلی**

علیہ احمد ولا نعلم فیہ خلافاً- قولہ لایحل ساقطتہا- فیہ دلیل علی ان لقطۃ مکۃ لا تلتقط للتملیک بل للتعریف خاصۃ وھو قول الجمہور وانما اختصت بذلک عندھم لامکان ایصالہا الی ربہا لانہا ان کانت للمکی فظاہر وان کانت للآفاقی فلا یخلو افق غالباً من وارد الیہا وقال اکثر المالکیۃ وبعض الشافعیۃ ھی کغیرھا من البلاد وانما تختص مکۃ بالمبالغۃ فی التعریف لان الحاج یرجع الی بلدہ وقد لا یعود فاحتاج الملتقط بہا الی المبالغۃ فی التعریف -

ساقطتہا- اِس میں دلیل ہے اِس بات پر کہ مکہ کی گری ہوئی چیز کا اٹھانا اِس نیت سے کہ اوسکا مالک بنے جائز نہیں ہے بلکہ صرف اوسکو شناخت کرانے اور اعلان کرنیکو اُٹھالے اور یہی قول ہی جمہور کا- اور اِس حکم کیساتھ مکہ اِس وجہ سے خاص کیا گیا کہ وہاں اوس چیز کا اوسکے مالک کو پہونچا دینا ممکن ہی کیونکہ اگر وہ مالک مکہ کا ہے توظاہر ہے اور اگر وہ پردیسی ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہوتی کہ وہاں والا مکہ میں نہ آوے اِس صورت میں سال اوس چیز کا اعلان کرے ممکن ہی کہ مالک کا پتہ چلجاوے اور اکثر مالکیہ اور بعض شافعیہ کا مذہب ہے کہ اِس مسئلہ میں مکہ کا بھی وہی حکم ہی جو اور شہروں کا اور خصوصیت جو مکے کی تھی اسکا اسوجہ سے ذکر کیا گیا کہ چونکہ حاجی بعد فراغ حج کے اپنے اپنے شہروں کو لوٹ جاتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ نہیں لوٹتے اسیوجہ سے اُس چیز کے پہونچانے میں مبالغہ کیا گیا ہے

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لابی ھیمۃ والی نخیلۃ اللہبی

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رہیمہ اور ابو نخیلہ لہبی کے لیے

مکتوب لابی ھیمۃ

قال ابن حجر فی الاصابۃ اخرج ابن مندۃ من طریق سلیمان بن داؤد المکی قال حدثنا محمد بن عثمان الطائفی الثقفی قال حدثنی عبد اللہ بن عقیل عن ابیہ قال خرجنا الی المسلم بن حذیفۃ العامری فاخبرنا ان ابا رھیمۃ السمعی وابا نخیلۃ اللہبی قالا اتینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بتبر من العقیق فکتب لنا کتابا وقال فیہ من وجد شیئاً فھو لہ والخمس من الرکاز والزکوۃ من کل اربعین دیناراً دینار -

حافظ ابن حجر نے اصابہ میں ذکر کیا ہی کہ تخریج کی ہی اسکی ابن مندہ نے سلیمان بن داؤد المکی کے طریقے سے کہا سلیمان نے کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عثمان طائفی ثقفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عقیل نے اپنے باپ سے کہا گئے ہم مسلم بن حذیفہ عامری کے پاس پس خبر دی اونہوں نے ہم کو کہ ابو رہیمہ سمعی اور ابو نخیلہ لہبی نے کہا کہ حاضر ہوئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عقیق کا ایک ٹکڑا لیکر آپ نے ہمارے واسطے ایک فرمان لکھدیا اور لکھا تھا اوس میں کہ جو شخص پاوے کچھ (مراد دفینہ) پس وہ اوس کا مالک ہے اور معاون میں خمس ہے اور زکوۃ ہر چالیس دینار پر ایک دینار

غرائب الالفاظ

نامہ الہٰی خاطر یعنے شرح لغات

رُهيمة - بالراء المهملة وبعدها هاء ثم ياء مثناة من تحت ثم ميم ثم هاء الوقف مصغرا - نخيلة - بالنون والخاء المعجمة والياء المثناة من تحت بعدها لام ثم هاء الوقف مصغرا وقيل بوبجيلة بالباء الموحدة والجيم مصغرا - اللهبي - بكسر اللام وسكون الهاء وكسر الباء الموحدة - ركاز - بكسر الراء المهملة عند اهل الحجاز كنوز الجاهلية المدفونة في الارض وعند اهل العراق المعادن -

رُهیمہ - را مہملہ اور اوس کے بعد ہا ہوز پھر یا تحتانیہ پھر میم پھر ہا ر وقف بوزن تصغیر - نخیلہ - نون اور خا معجمہ اور یا تحتانیہ اوس کے بعد لام پھر ہا وقف بوزن تصغیر - اور بعض نے کہا ہے کہ ابوبجیلہ - با موحدہ اور جیم بوزن تصغیر اللہبی بکسر لام و سکون ہا ہوز و کسر با موحدہ - رکاز بکسر را مہملہ اہل حجاز کے نزدیک تو وہ خزانے ہیں جو جاہلیت کے زمانہ کی زمین میں دفن ہوں اور اہل عراق کے نزدیک کانیں
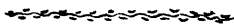
المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله من وجد - قال العيني في شرح البخاري ان وجد المسلم والذمي في داره معدنا فهو له ولا شئ فيه عند ابي حنيفة واحمد الا اذا حال عليه الحول وهو نصاب ففيه الزكوة وعند ابي يوسف ومحمد الخمس في الحال وعند مالك والشافعي الزكوة في الحال والحانوت والمنزل كالدار

قولہ من وجد ذکر کیا ہے عینی نے شرح بخاری میں کہ اگر پاوے کوئی مسلمان یا ذمی اپنے گھر میں معدن پس وہ اوس کا مالک ہے اور امام ابوحنیفہؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک اوس سے اوسوقت تک کچھ نہیں لیا جائیگا جبتک کہ گذر جاوے اوسپر ایک سال اور وہ مقدار نصاب کا بھی ہو تو اب اوسمیں زکوۃ ہے - اور صاحبینؒ کے نزدیک خمس لیا جاوے فی الحال اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک زکوۃ ہی فی الحال - اور دکانیں اور منزل مثل دار کے ہے

٭ الحانوت مكان يتخذ للبيع والشراء فان كان للسكنى فما ادير عليه الحدود دار وما يبات فيه بيت والمنزل بين الدار والبيت فالاول يدخل فيه الثاني والثالث والثالث يدخل فيه الثاني ومرافق السكنى كمكان المطبخ وبيت الخلاء والماء - ولا يدخل فيه منزل الدواب والاول يشتمله -

حانوت وہ مکان جو بنایا جاوے خرید و فروخت کے لیے - اور مکان اگر رہنے کے لیے ہو تو جسپر حائط ہو چار دیواری وہ تو دار اور جو سونے کے واسطے ہو وہ بیت اور منزل درمیان دار اور بیت کے ہے پس اول تو شامل ہے ثانی اور ثالث کو اور ثالث شامل ہے ثانی کو اور ضروریات سکونت کو جیسے باورچیخانہ بیخانہ آبدار خانہ وغیرہ وغیرہ - اور نہیں داخل ہے اوسمیں منزل دواب اور اول شامل ہے منزل دواب کو بھی۔

(از مولوی محمد شمس الحسن صاحب)

وان وجده فی الفلاة والجبال والموات
ففیه الخمس وباقیه للواجد وانکان فی
العامر وکان الامام اختطه للغازی ففیه
الخمس واربعة اخماس لصاحب الخطة
قوله فی الرکاز- اختلفوا فی الرکاز هل هو
معدن او غیره فقال مالک وغیره الرکاز
دفن الجاهلیة فی قلیله وکثیره الخمس
ولیس المعدن برکاز واختلفت الروایة فیه
عن الشافعی - والمسئلة موضعها کتب الفقه

اور اگر پاوے اوسکو جنگل اور پہاڑوں میں اور پڑت زمین میں تو اوسمیں
خمس ہے اور باقی پانیوالے کیواسطے ہے اور اگر ملے دفینہ آباد زمین میں
اور امام نے وہ زمین کسی غازی کو معافی میں دکر رکھی ہو تو اوسمیں خمس ہے
اور چار خمس صاحب معافی کے واسطے ہیں **قولہ فی الرکاز**۔ اختلاف کیا ہے
فقہا نے رکاز کے معنی میں کہ وہ معدن ہے یا کچھ اور پس کہا امام
مالک وغیرہ نے کہ رکاز دفینہ ہے زمانۂ جاہلیت کا اوسکے
تھوڑے اور بہت میں خمس ہے اور نہیں ہے معدن کاز اور مختلف ہیں
اس میں روایتیں۔ امام شافعی سے۔ اور مقام اس مسئلہ کا
کتب فقہ ہیں ؂

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی ابی اشد الازدی والی جمیع الازد

۵۹ نامہ صلعم ازدی دراشد الازدی

ذکر فی کنز العمال- حدثنا محمد بن احمد قال
حدثنا النضر بن سلمة المروزی شاذان
قال حدثنا عبد الرحمن بن خالد بن عثمان
ابن محمد بن عثمان بن ابی راشد عن ابی راشد
الازدی قال قدمت انا واخی ابو عاصیة
من سردات الازد فاسلمنا جمیعا فکتب
لی رسول الله صلی الله علیه وسلم کتابا
الی جمیع الازد- نسخته من محمد رسول
الله الی من یقرأ کتابی هذا من شهد ان
لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام
الصلوة فله امان الله وامان رسوله
وکتب هذا الکتاب لعباس بن عبد المطلب
وقال اخرجه ابن عساکر فی تاریخه وقال
اخرجه العقیلی فی الضعفاء وقال النضر
ابن سلمة کذاب یضع الحدیث -

ذکر کیا ہے کنز العمال میں۔ حدیث بیان کی ہمسے محمد بن احمد نے کہا حدیث
بیان کی ہمسے نضر بن سلمہ مروزی شاذان نے کہا کہ حدیث بیان کی ہمسے عبد الرحمن
بن خالد بن عثمان بن محمد بن عثمان بن ابی راشد نے بروایت ابی
راشد ازدی کہا کہ آیا میں اور میرا بھائی ابو عاصیہ ازد کے سرداروں میں
سے پس اسلام لائے ہم سب لکھا رسول اللہ نے میرے لیے
فرمان جمیع ازد کیطرف نسخہ اوسکا یہ ہے کہ فرمان ہے محمد رسول
اللہ کی جانب سے طرف اوس شخص کے جو پڑھے میرا یہ فرمان
جس شخص نے کہ گواہی دی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور
محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھی پس اوس کے لیے
امان ہے اللہ اور اوس کے رسول کی اور لکھا اس فرمان کو
عباس بن عبد المطلب نے۔

اور کہا کہ تخریج کی ہے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں
اور کہا تخریج کی ہے عقیلی نے ضعفا میں اور کہا
ہے کہ نضر بن سلمہ کذاب اور واضع الحدیث
ہے ؂

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاحمر بن معوية وابنه شعبل

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احمر بن معویہ اور اُن کے بیٹے شعبل کے لیئے

في الاصابة واسد الغابة انه اخرج ابونعيم وابن منده من طريق محمد بن عمرو بن حفص بن السكن بن سواء بن شعبل ابن احمر بن معوية عن ابيه عن جده ان احمر وفد الى النبي صلى الله عليه وسلم وكان وافد بني تميم فكتب صلى الله عليه وسلم له ولابنه شعبل كتابا ويكنى بابي شعبل - ونسخة الكتاب هكذا - هذا كتاب لاحمر بن معوية وشعبل بن احمر في رحالهم واموالهم فمن آذاهم فذمة الله منه خلية انكانوا صادقين وكتب علي بن ابي طالب وختم الكتاب بخاتم النبي صلى الله عليه وسلم وضبط ابن الاثير شعبل عن ابن نقطه بكسر الشين وافاد الكتاب - ان الامام ان آمنهم على شرط صح الامن كما يدل عليه قوله صلى الله عليه وسلم انكانوا صادقين -

اصابہ اور اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم اور ابن مندہ نے محمد بن عمرو بن حفص بن سکن بن سوا بن شعبل بن احمر بن معویہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور اون کے باپ اپنے دادا سے کہ احمر حاضر ہوئے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں - اور ایلچی بنکر آئے تھے بنی تمیم کے پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے اور اون کے بیٹے کے لیے فرمان اور کنیت اونکی ابو شعبل ہے - اور الفاظ اوس فرمان کے اس طرح ہیں کہ یہ تحریر (امان) ہے احمر بن معویہ و شعبل بن احمر کے لیئے (امن دیگئی اونکو) اونکی ڈیروں اور اونکے مالوں میں پس جو شخص کہ اونکو ایذا دے تو اللہ کا ذمہ اوس سے بری ہو اگر وہ سچے ہیں (یعنی اظہار اسلام میں) اور لکھا اسکو علی ابن ابی طالب نے اور مہر کیا گیا فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم سے - اور ابن اثیر نے ابن نقطہ سے روایت کر کے شعبل کو بکسر شین ضبط کیا ہے - **اور مستفاد ہوا اس فرمان سے یہ مسئلہ** کہ اگر امام کفار کو کسی شرط کے ساتھہ امن دے تو جائز و صحیح ہوگا وہ امن - جیسے کہ دلالت کرتا ہے - اس مفہوم پر قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا - ان کانوا صادقین -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاسيخت (اسيخب) مرزبان البحرين

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیخت (اسیخب) حاکم بحرین کے لیے

قال في الاصابة ذكره احمد بن يحيى البلاذري وقال كتب اليه النبي صلى الله عليه وسلم حين كتب الى منذر بن ساوى واهل البحرين يدعوهم الى الله تعالى فاسلم اسيخت والمنذر - وكان

کہا اصابہ میں کہ ذکر کیا ہے اس کا احمد بن یحیی البلاذری نے اور کہا کہ لکھا اسکی طرف رسول اللہ نے (اوسی وقت) جبکہ لکھا آپنے منذر بن ساوی اور اہل بحرین کیطرف بلاتے تھے آپ انکو اللہ کیطرف - پس اسلام لائے اسیخت اور منذر - نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے

نسخة کتابه - بسم الله الرحمن الرحيم -
انه قد جاءني الاقرع بکتابك وشفاعتك
لقومك واني قد شفعتك وصدقت رسولك
الاقرع في قومك فابشر فيما سألتني وطلبتني
بالذي تحب ولكن نظرت ان اعلمه وتلقاني
فان جئتنا اكرمك وان تفقد اكرمتك
اما بعد فاني لا استهدي احدا وان
تهد لي اقبل هديتك وقد حمل عمالي
مكانك واوصيك باحسن الذي انت عليه
من الصلوة والزكوة وقرابة المومنين
واني قد سميت قومك بني عبدالله فمرهم
بالصلوة واحسن العمل وابشروا لسلام
عليك وعلى قومك المومنين -

بسم اللہ الرحمن الرحیم - اقرع تمہارا خط اور تمہاری سفارش تمہاری قوم کی بابت لیکر میرے پاس آئے
میں نے تمہاری سفارش قبول کرلی اور تمہارے رسول اقرع کو سچا جانا تمہاری قوم کی
بابت (یعنی جو کچھ قاصد نے قوم کی بابت کہا اوسکو سچ جانا) پس خوشخبری حاصل کرتو اوس
چیز میں جسکا تو نے سوال کیا مجھسے اوس چیز کیا جسکو ہم دوست رکھتے ہیں (یعنی تعلیم اسلام
اپنی قوم کو) لیکن خیال کیا میں نے کہ تعلیم دوں میں تمہارے قاصد کو یا تم خود مجھسے ملو پس اگر
آؤگے تم میرے پاس تو اکرام کرونگا میں تمہارا اور اگر نہیں آؤگے (تب بھی) اکرام کرونگا
(بوجہہ تمہارے اسلام لانیکے) بعد اسکے (معلوم ہوکہ) میں کسی سے ہدیہ نہیں مانگتا ہوں اور اگر
تم ہدیہ بھیجوگے تو تمہارا ہدیہ میں قبول کرلونگا اور بڑھادیا ہے میرے عاملوں نے تمہارا
مرتبہ (یعنی چونکہ ہمارے حکم سے تم نے اونکو جگہ دی اور اونکی اطاعت کی ہے جو
سے ہماری نگاہ میں تمہارا مرتبہ زائد ہوگیا) اور نصیحت کرتا ہوں میں تجھکو اوس چیز کے
اچھا کرنیکی جسپر تو ہے یعنی نماز اور زکوۃ اور قرابت مومنین کی - اور نام
رکھا میں نے تیری قوم کا بنی عبداللہ پس حکم کر تو اونکو نماز کا اور نیک کام کا
اور خوشخبری حاصل کر تو اور سلام ہو تجھپر اور تیری قوم کے سب مسلمانوں پر

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی اسقف اهل نجران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسقف اہل نجران کے لیئے -

بسم الله اله ابراهيم واسحق ويعقوب -
اما بعد فاني ادعوكم الى عبادة الله
من عبادة العباد وادعوكم الى ولاية الله
من ولاية العباد فان ابيتم فالجزية
فان ابيتم فقد اذنتكم بحرب والسلام -
اخرجه البيهقي في كتاب الدلائل والحاكم
من طريق يونس بن بكير عن سلمة بن
عبد يسوع عن ابيه عن جده كذا ذكره
في زاد المعاد والمصباح وقال ورواه صاحب
الهدى ايضاً بهذا السند -

شروع کرتا ہوں میں ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کے معبود کے نام سے بعد حمد کے
(معلوم ہوکہ) بلاتا ہوں میں تمکو بندوں کی عبادت سے اللہ کی عبادت
کیطرف اور بلاتا ہوں میں تمکو اللہ کے ولایت کیطرف بندوں کی ولایت کی
طرف سے پس اگر انکار کرو تم تو جزیہ قبول کرو اور اگر اس سے بھی انکار کرو
تو اعلان دیتا ہوں میں لڑائی کا والسلام
تخریج کی ہے اسکی بیہقی نے کتاب الدلائل میں اور حاکم نے یونس
بن بکیر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلمہ بن یسوع سے
اور سلمہ اپنے باپ سے اور اون کے باپ اپنے دادا سے اسیطرح
ذکر کیا ہے اسکو زاد المعاد میں اور مصباح المضی میں اور کہا
کہ روایت کیا ہے اسکو صاحب ہدی نے بھی اسی سند
سے -

کتاب الی اسقف اہل نجران

المسائل منه

وہ مسائل جو معلوم ہوتے ہیں اس سے

قوله باسم اله ابراهيم - قال فی زاد المعاد فلا اظن ذلك محفوظا وقد كتب الی هرقل بسم الله الرحمن الرحيم و هكذا كان سنته فی كتبه ولكن وقع فی هذه الرواية هذا وقيل ذلك قبل ان ينزل طس تلك آيات الكتاب وقرآن مبين وذلك غلط على غلط فان هذه السورة مكية بالاتفاق وكتابه الی اهل نجران بعد مرجعه من تبوك - قوله فان ابيتم فالجزية - علم من هذا انما يعامل به الكفار فاول ما يبدء به دعوة الاسلام فان ابوا فيعلمهم بالجزية فان ابوا فالجهاد -

قوله باسم ابراہیم ذکر کیا ہے زاد المعاد میں کہ نہیں خیال کرتا میں اوس روایت کو محفوظ حالانکہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف قیصر کے بسم اللہ الرحمن الرحیم - اور یہی سنت ہے آپکا جملہ تحریرات میں لیکن اس روایت میں اسیطرح آیا ہے - اور بعض نے یہ تاویل کی ہے کہ یہ فرمان لکھا گیا ہے سورہ طس تلک آیات الکتاب الآیہ کے نزول سے قبل (اور ثابت ہوئی ہے سنیت بسم اللہ کی بعد اس کے کیونکہ سلیمان علیہ السلام نے جو نامہ بلقیس کو لکھا ہے اوسکو بسم اللہ سے شروع کیا ہے) لیکن ایسا کہنا کہ اسکی تاویل کرنا غلطی در غلطی ہے کیونکہ اسبات پر تو کہ یہ سورت مکی ہے اتفاق ہے اور فرمان آپکا اہل نجران کیطرف تبوک کی واپسی کے بعد کا ہے قوله فان ابیتم فالجزیۃ معلوم ہوگئی اس سے یہ کہ کفار سے اس طرح معاملہ کیا جاویگا اول شروع کریں دعوت اسلام سے پس اگر انکار کریں تو جزیہ کی بابت اون سے کہا جائے اور اگر اس سے بھی انکار کریں تو جہاد

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا الى اساقفة نجران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علما و مقتدایان اہل نجران کے واسطے

لما كتب النبی صلی الله عليه وسلم لاساقفة نجران يدعوهم بدعوة الاسلام (كما ذكرناه آنفا) فعقدوا المجلس شاوروا فيه فاستقر رايهم على ان يرسلوا الی رسول الله صلى الله عليه وسلم شرحبيل بن وداعة الهمدانی وعبد الله بن شرحبيل وجبار بن قيس الحارثی فليأتوهم بخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلق الوفد حتى اذا كانوا بالمدينة وضعوا ثياب السفر عنهم

جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اساقفہ نجران کو دعوت اسلام کا فرمان بھیجا (جسکو ہم ابھی ذکر کر آئے ہیں) اونہوں نے مجلس شوری منعقد کی جس میں یہ رائے قرار پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شرحبیل بن وداعہ ہمدانی اور عبد اللہ بن شرحبیل اور جبار بن قیس حارثی کو بھیجیں تاکہ یہ وہاں کی خبر لاویں پس یہ گروہ ایلچی بنکر روانہ ہوا یہاں تک کہ جب مدینہ میں داخل ہوئے تو اوتار ڈالے اپنے سفری کپڑے اور حلے پہن لیے جو یمنی چادروں کے تھے و ... اون کے دامن گھسٹتے تھے اور سونے کی انگوٹھیاں پہنیں پھر رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے

ويلبسوا حللاً لهم يجرونها من الحبرة وخواتيم
الذهب ثم اتوا الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم وسلموا عليه فلم يرد عليهم السلام
وتصدوا لكلامه نهاراً طويلاً فلم يكلمهم
فانطلقوا الى عثمان بن عفان وعبد الرحمن
ابن عوف وكانا معرفة لهم فالتقوهما فقالوا
يا عثمان ويا عبد الرحمن ان نبيكم كتب لينا
بكتاب فاقبلنا مجيبين له فاتيناه فسلمنا
عليه فلم يرد سلامنا ولم يلتفت الينا
فما الراي منكما انعود - فقالا لعلي بن ابي
طالب وكان في القوم ما ترى يا ابا الحسن
رضي الله عنك فقال ارى ان يضعوا
حللهم هذه وخواتيمهم ويلبسون
ثياب سفرهم ثم ياتون اليه ففعلوا وعادوا
اليه صلى الله عليه وسلم فسلموا عليه فرد
سلامهم فلم تزل به وبهم المسئلة حتى
سالوا في عيسى عليه السلام فقال اقيموا
حتى اخبركم فاصبح الغد قد نزل اليه
عز وجل ان مثل عيسى عند الله كمثل آدم -
الى قوله تعـ - فنجعل لعنة الله على الكاذبين
فاخبرهم الخبر واقبل على اهل بيته يريد
المباهلة - فامتنعوا منها وصالحوا فكتب لهم
النبي صلى الله عليه وسلم هذا الكتاب بنسخته
بسم الله الرحمن الرحيم -
هذا ما كتب محمد النبي رسول الله لنجران
اذ كان عليهم حكمه في كل ثمرة وفي كل صفراء
بيضاء وسوداء ورقيق فافضل عليهم

اور اسلام کیا - آپنے اونکو سلام کا جواب نہیں دیا - وہ عرصہ تک منتظر
رہے کہ رسول اللہ کچھہ فرماویں لیکن آپ نہیں بولے - پس وہ گئے
عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف کے پاس جنکو وہ اول سے
جانتے تھے اون سے ملے اور کہا کہ اے عثمان اور اے عبد الرحمن تمھارے
نبی نے ہمکو خط بھیجا اور اب ہم اُسکے جواب کے لئے آتے ہیں ہم
رسول اللہ کے پاس گئے اور آپکو سلام کیا تو ہمارے سلام کا جواب
نہیں دیا اور نہ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو اب تمھاری کیا رائے ہے کیا ہم
واپس چلے جاویں پس مشورہ کیا اونہوں نے علی بن ابی طالب
سے جو وہاں موجود تھے کہ آپ کی کیا رائے ہے اے ابو الحسن - راضی ہو اللہ آپسے
جواب دیا کہ میری خیال میں اُنکو چاہئے اپنے یہ حُلّے اور انگوٹھیاں اتار دیں
اور سفری کپڑے پہنیں یہ حاضر ہوں رسول اللہ کی خدمت میں پس انہوں نے
ایسا ہی کیا پھر آئے رسول اللہ کی خدمت میں اور سلام کیا آپ کو رسول اللہ نے
جواب دیا - آپسمیں سوال جواب ہوتے رہے یہانتک کہ سوال کیا اُنہوں نے
عیسے علیہ السلام کے بارہ میں - آپنے فرمایا کہ ٹھیرے رہو یہاں تک کہ تم
میں اسکی بابتہ خبر دوں جب صبح ہوئی تو اللہ تعـ نے یہ آیت نازل
فرمائی کہ تحقیق مثال عیسے کے اللہ کے نزدیک مثل مثال آدم کے ہے
الی قولہ تعـ - پس چاہیئے کہ کریں ہم لعنت اللہ کی جھوٹوں پر
پس خبر دی اونکو رسول اللہ نے پھر آپ متوجہ ہوئے اپنے اہلبیت
پر ارادہ کرتے تھے آپ مباہلہ کا پس باز رہے اِس سے کفار اور
صلح کر لی تو لکھا رسول اللہ صلعم نے اون کے واسطے فرمان لفظ
اوس کے یہہ ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہہ وہ فرمان ہے جسکو
محمد نبی رسول اللہ نے لکھا نجران کے لیے جبکہ تسلیم کیا اونہوں نے
رسول کا حکم سب پہلوں اور سونا چاندی - تانبہ - اور غلاموں کے
جزیہ کے حق میں پس انعام کیا اوپر رسول اللہ نے اور چھوڑ دو
یہ سب دو ہزار حُلّہ کے عوض میں - ہر رجب میں ایک ہزار حلہ
اور ہر صفر میں ایک ہزار حلہ - اور ہر حلہ ایک اوقیہ کی قیمت کا جو
کچھہ کہ زائد ہو جاوے خرچ پر یا کم ہو جاوے اواقی کی قیمت سے

وترك ذلك كله على الفي حلة - في كل رجب
الف حلة وفي كل صفر الف حلة - وكل حلة
اوقية - مازادت على الخراج اونقصت عن
الاواقي فبحساب وما قضوا من دروع اوخيل
اوركاب اوعرض اخذ منهم بحساب - وعلى
نجران مثواة رسلي ومتعتهم بها عشرين
فمادونه - فلا يحبس رسول فوق شهر وعليهم
عارية ثلثين درعا وثلثين فرسا وثلثين
بعيرا اذا كان كيد باليمن ومعذرة وماهلك
مما اعاروا رسولي من دروع او خيل وركاب
فهو ضمان على رسولي حتى يوديه اليهم -
ولنجران وحاشيتها جوار الله وذمة محمد
النبي على انفسهم وملتهم وارضهم واموالهم
وغائبهم وحاضرهم وعشيرتهم وتبعهم
وعلى ان لا يغيروا مما كانوا عليه ولا يغير حق
من حقوقهم ولا ملتهم ولا يغير اسقف من
اسقفيته - ولا راهب من رهبانيته ولا واقه
من وقيهته وكل ما تحت ايديهم من قليل
او كثير - وليس عليهم ريبة ولا دم جاهلية
ولا يحشرون ولا يعشرون ولا يطأ ارضهم
جيشا ومن سأل منهم حقا ففيهم النصف
غير ظالمين ولا مظلومين ومن اكل ربىً
من ذي قبل فذمتي منه برية ولا يوخذ
رجل منهم بظلم آخر - وعلى ما في هذه
الصحيفة جوار الله وذمة محمد النبي
رسول الله حتى ياتي الله بامره
واصلحوا فيما عليهم غير متقلبين بظلم -

تو وہ حساب میں مجرا ہوگا - اور جو وہ دینا چاہیں زرہیں یا گھوڑے یا اونٹ
یا سامان تو لیا جاویگا اون سے اواقی کے حساب سے اور نجران میں میرے
رسول (ایجنٹ) رہیں گے اور اون کے محافظ اردلی (باڈی گارڈ)
بیس آدمی یا اوس سے کم ہوں گے - اور نہیں روکا جاویگا رسول ایک مہینہ
سے زائد - اور اہل نجران پر لازم ہے کہ جب کوئی لڑائی یمن میں یا غدر
تو وہ تیس گھوڑے - تیس زرہیں اور تیس اونٹ مستعار دیں
اور اگر ہلاک ہو جائے یا ضائع ہو جائے اونکی اس عاریت میں سے کچھ
تو وہ ذمہ داری میں ہی میرے رسول کی یہاں تک کہ دیدے
وہ اون کو - اور نجران اور اوس کے توابع کیواسطے ذمہ اللہ اور
محمد رسول اللہ کا ہی اونکی جانوں پہ اور اون کے مذہب پر اور
اونکی زمینوں پر اور اون کے مالوں پر اور اون کے حاضر و غائب
پر اور اون کے قبائل اور اون کے توابع پر - اور اسبابِ پر کہ نہ بدلے
جاویں گے وہ اوس حالت سے جس پر وہ ہیں - اور نہ بدلا جاوے گا اونکا
کوئی حق اور نہ مذہب اور نہ بدلے جاویں گے اون کے اسقف
اور نہ رہبان اور نہ واقہ اپنے اپنے عہدوں سے - (اور ذمہ میں
آگئے اللہ کے) ہر اون کی تھوڑی بہت وہ ملکیت جو اون کے
قبضہ میں ہے - اور نہیں ہے اونپر کوئی اشتباہ اور نہ دم جاہلیت
(یعنی ہدر ہوگیا) اور نہ یہ جمع کیے جاویں گے (یعنی لشکر بنانے
کے لیئے) اور نہ ان سے عشر لیا جاویگا - اور نہ بھیجا جاوے گا -
اون کے ملک میں لشکر - اگر اونپر دعوی کرے گا کوئی کسی حق کا
تو انصاف کیا جاوے گا اس طور سے کہ وہ نہ ظالم رہیں گے اور
نہ مظلوم - اور جو شخص کہ کھائے سود متک کے ذریعہ سے تو
میرا ذمہ اوس سے بری ہو اور نہ مواخذہ ہوگا اونمیں سے کسی سے
دوسرے کے ظلم کے عوض اور جو کچھ کہ اس تحریر میں ہے اوسپر ذمہ
اللہ کا ہی اور ذمہ محمد نبی کا ہی جو اللہ کے رسول ہیں یہاں تک
کہ اللہ اپنا حکم نازل کرے جبتک کہ وہ خیر خواہی کریں اور صلح سے
رہیں اون معاہدوں کے ساتھ جنپر وہ ہیں نہ بدلیں اونکو زیادتی کر کے

شهد ابو سفيان بن حرب و غيلان بن عمرو
ومالك بن عوف والاقرع بن حابس الحنظلي
والمغيرة بن شعبة وكتب - ذكر في زاد
المعاد فقال اخرجه ابو عبد الله الحاكم عن
الاصم عن احمد بن عبد الجبار عن يونس
ابن بكير عن سلمة بن عبد يسوع عن
ابيه عن جده - قال يونس و كان نصرانيا
فاسلم -

گواہی دی اسپر ابو سفیانؓ بن حرب اور غیلانؓ بن عمرو اور مالکؓ بن
عوف اور اقرعؓ بن حابس حنظلی اور مغیرہؓ بن شعبہ نے اور لکھا اسکو
مغیرہؓ بن شعبہ نے زاد المعاد میں لکھاہے کہ تخریج کی اس کی
ابو عبد اللہ حاکم نے - وہ روایت کرتے ہیں اصم سے اور وہ
احمد بن عبد الجبار سے اور احمد یونس بن بکیر سے اور یونس
سلمہ بن عبد یسوع سے اور سلمہ اپنے باپ سے اور اون کے
باپ اپنے دادا سے - کہا یونس نے اور وہ تھے نصرانی پہر
اسلام لے آئے تھے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

قوله صفراء بيضاء سوداء - يعني
الذهب والفضة والنحاس - حلة - في
مجمع البحار الحلة بردان يمانيان منسوجان
بخطوط حمر مع سود وقيل كل ما يتزين به
وقيل قميصا يصل كميه بكمين آخرين يرى
انه لابس قميصين - اوقية - بضم
همزة وشدة ياء تحتانية وقد يجيئ وقية
بالواو وبلا همزة كانت قديما اربعين درهما -
ركاب - وهي الرواحل من الابل - مثواة
رسلي - اي مسكنهم مدة مقامهم ونزلهم
والمثوى المنزل من ثوى بالمكان اذا اقام
فيه - اسقف - هو عالم رئيس من علماء
النصارى ورؤسائهم وهو سرياني ولعله
سمي به لخضوعه وانحنائه في عبادته لان
السقف محركة طول في انحناء - راهب
كان النصارى يترهبون بالتخلي من اشغال

قولہ صفراء بیضاء سوداء یعنی سونا - چاندی - اور تانبہ - حلۃ مجمع البحار
میں ہے کہ حلہ یعنی دو چادریں جو بنی ہوئی ہوتی ہیں سُرخ
و سیاہ دھاریوں سے اور بعض نے کہا ہے کہ ہر وہ چیز جس سے آرائش
کیجاوے - اور بعض نے کہا ہے کہ وہ کرتا جسکی آستینوں پر اور آستین
لگادی جاویں تا کہ یہ معلوم ہو کہ دو قمیص پہنے ہوئے ہے اوقیہ
بضم ہمزہ و تشدید یاء تحتانیہ - اور کبھی آتا ہے - وقیہ - واو کیساتھ
بغیر ہمزہ کے - پہلے (اوقیہ) چالیس درہم کا ہوا کرتا تھا -
رکاب سواریاں اونٹوں کی یعنے اونٹ - مثواۃ رسلی یعنی اون کے
ٹھہرنیکی جگہہ جبتک کہ وہ رہیں - اور مثوی کی معنی منزل کے
ہیں مشتق ہے یہ ثوی بالمکان سے بولا جاتا ہے اوسوقت
جبکہ ٹھہرے کوئی مکان میں اسقف - وہ عالم رئیس ہے
علماء نصاری سے - اور یہ لفظ سریانی ہے شاید اس نام کیساتھ
اسوجہ سے موسوم ہوا کہ وہ عبادت میں نہایت عاجزی کرنے والا اور زیادہ
جھکنے والا ہوتا ہے - اور سقف بالتحریک کے معنے ہیں زائد جھکنا
راہب نصاری دنیا اور لذات دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ
دیتے اونکو راہب کہا جاتا تھا -

الدنيا وترك ملاذه والعزلة عن اهلها وغير ذلك يقال له الراهب - **واقه** - فيه لغتان بالقاف والفاء فقال في القاموس الواقه اي قيّم البيعة وهي بيت صليب النصارى ثم قال الواقه بالقاف هو الواقه والوقهة الطاعة -

دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ دیتے اونکو راہب کہا جاتا تھا۔ **واقہ** - اس میں دو لغت ہیں قاف کے ساتھ اور فا کے ساتھ پس کہا قاموس میں الوافہ یعنی فا کے ساتھ اس کے معنی ہیں کنیسہ کا متولی اور کنیسہ وہ گھر ہے جس میں نصاری کی صلیب ہے۔ پھر ذکر کیا ہے الواقہ یعنی قاف کے ساتھ اور اوسکے معنی میں لکھا ہے واقہ بالفا اور وقہت کے معنی اطاعت کے ہیں۔

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس زبان سے

يستنبط منه - جواز اهانة رسل الكفار وترك كلامهم اذا اظهروا منهم التعاظم والتكبر فانه صلى الله عليه وسلم لم يكلم الرسل ولم يرد عليهم السلام حتى لبسوا ثياب سفرهم والقوا حللهم - **ويستنبط منه** - ان السنة في مجادلة اهل الباطل اذا قامت عليهم حجة فلم يرجعوا بل اصروا على العنادات يدعوهم الى المباهلة وقد امر الله بذلك رسوله فلم يقل ان ذلك ليست لامتك بعدك ودعا اليه ابن عمه عبد الله بن عباس من انكر عليه بعض المسائل ولم ينكر عليه الصحابة - **قوله الفي حلة** - افاد جواز صلح اهل الكتاب على ما يريد الامام من الاموال من الثياب والثمر وغيرها ويجري ذلك مجرى ضرب الجزية فلا يحتاج الى ان يفرد كل واحد منهم بجزية بل يكون ذلك المال جزية عليهم يقتسمونه كما احبوا

مستنبط ہوتا ہے اس قصہ سے کفار کے قاصدوں کی اہانت کا جواز اور اون سے کلام نکرنا جبکہ ظاہر ہو اون سے بڑائی اور تکبر کیونکہ رسول اللہ صلعم نے نہیں باتیں کریں نجران کے قاصدوں سے اور نہ اونکے سلام کا جواب دیا جبتک کہ اونہوں نے اپنے سفری کپڑے نہ پہن لیے اور حلے نہ اتار ڈالے۔ اور **مستنبط** ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ یہ طریقہ مسنون ہے کہ اہل باطل سے مناظرہ کرنے میں اوسپر دلیل قائم ہو جاوے اور وہ اپنے دعوی سے رجوع نہ کریں بلکہ اوسپر اور اصرار کریں تو بلاوے اونکو مباہلہ کیطرف کیونکہ اللہ نے حکم دیا اسکی بابتہ اپنے رسول کو اور نہیں فرمایا کہ یہ مباہلہ تیرے بعد تیری امت کو نہیں جائز ہے۔ اور بلایا رسول اللہ کے چچازاد بھائی عبد اللہ بن عباس رض نے اون لوگوں کو جو مخالفت کرتے تھے اون سے چند مسائل میں مباہلہ کیطرف اور نہیں اعتراض کیا آپ پر کسی صحابی نے **قوله** الفی حلة. فائدہ دیا اس بات کا کہ جائز ہے صلح کرنا اہل کتاب سے ہر اوس چیز پر جو امام چاہے خواہ مال ہو یا کپڑے ہوں یا پھل وغیرہ اور قائمقام ہو جاتا ہے یہ مال جزیہ کے پس اس بات کی ضرورت نہیں کہ اون میں سے ہر فرد پر جزیہ لگایا جاوے بلکہ یہ سب مال بحیثیت مجموعی جزیہ ہے جس کو وہ لوگ جسطرح چاہیں آپس میں ایک دوسرے پر تقسیم کر کے کر لیں

قوله مثواة رسلي - علم منه ان يجوز للامام ان يشترط على الكفار ان يؤوا رسله ويضيفهم ويكرمهم - قوله عليهم عارية افاد جواز اشتراط الامام عليهم عارية ما يحتاج المسلمون اليه من سلاح او متاع او حيوان - قوله من اكل ربوا - علم منه ان الامام لا يقر اهل الكتاب على الربوا لانها حرام في دينهم وكذلك السكر واللواطة والزنا بل يحدهم في كل ذلك - قوله ما نصحوا - افاد ان العهد والذمة مشروط بنصح اهل العهد فاذا غشوا المسلمين وافسدوا في دينهم فلا عهد لهم ولا ذمة -

قولہ مثواۃ رسلی معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ جائز ہے امام کو کہ شرط کرے کفار سے اس بات کی کہ ٹھہراویں امام کے قاصدوں کو اور مہمانی اور اکرام کریں اونکا۔ وعلیہم عاریۃ۔ فائدہ دیا اس نے اس بات کا کہ جائز ہے امام کو کہ شرط کرے کفار سے یہ کہ عاریت دینا ہوگی اونکو وہ چیز جسکی مسلمانونکو حاجت ہو خواہ ہتیار ہوں یا کسی اور قسم کا سامان یا جانور قولہ من اکل ربوا معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ امام اہل کتاب کو ربا کا معاملہ نکرنے دے اسوجہ سے کہ وہ حرام ہے اونکے مذہب میں بھی اسیطرح زنا نشہ اور لواطت پس حد جاری کرے کفار پر ان سب میں قولہ ما نصحوا معلوم ہوئی اس سے یہ بات کہ عہد اور پناہ مشروط ہے خیرخواہی اہل عہد کے ساتھ پس اگر وہ غدر کریں مسلمانوں سے یا فساد کریں دین میں تو نہ عہد ہے نہ پناہ (کیونکہ وہ غدر سے ٹوٹ جاوے گا)

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم للاسقف ابي الحارث

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا ہے رسول اللہ صلعم نے اسقف ابوالحارث کیلئے

کتاب للاسقف ابی الحارث

روى ان الاسقف ابا الحرث اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه السيد والعاقب ووجوه قومه واقاموا عنده يستمعون ما انزل الله تعالى عليه فكتب للاسقف الكتاب نسخته - بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد النبي الى الاسقف ابي الحارث واساقفة نجران وكهنتهم ورهبانهم واهل بيعهم ورقيقهم وملتهم وشوطتهم على كل ما تحت ايديهم من قليل وكثير جوار الله ورسوله لا يغير اسقف من

روایت کی گئی ہے کہ اسقف ابوالحارث حاضر ہوا رسول اللہ کی خدمت میں اور اس کے ہمراہ سید اور عاقب اور سردار قوم تھے۔ اور ٹھیرے رسول اللہ کی خدمت میں سنتے تھے جو کچھ نازل کرتا تھا اللہ آپ پر پس لکھا رسول اللہ نے اسقف کے لیے فرمان۔ الفاظ اوس کے یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ تحریر ہے) محمد نبی صلعم کی جانب سے اسقف ابوالحارث اور اساقفہ نجران اور کاہنوں اور رہبانوں اور اہل کنیسا اور غلاموں اور اہل ملت اور اونکے خدام کیطرف ہر اونکے چھوٹے بڑے ملکیت پر ذمہ اللہ اور اوس کے رسول کا ہے۔ نہ بدلا جائے گا کوئی اسقف اپنی اسقفیت سے اور نہ راہب اپنے عہدہ رہبانیت

ع الشوط الطوف ويقال للخادم الشواط يعني الطواف -

ع شوط کے معنی پھیر کرنیکے ہیں کہا جاتا ہے خادم کو شواط یعنی پھیرے کرنے والا۔

اسقفيته- ولا راهب من رهبانيته- ولا كاهن
من كهانته- ولا يغير حق من حقوقهم
ولا سلطانهم ولا مما كانوا عليه على ذلك
جوار الله ورسوله ابدًا ما نصحوا اغير
متقلبين بظلم ولا ظالمين وكتبه مغيرة
ابن شعبة- ذكره صاحب زاد المعاد
بسند المذكور قبله في الكتاب-

سے اور نہ کوئی کاہن اپنے عہدہ کہانت سے اور نہ بدلا جاویگا
کوئی حق اونکے حقوق میں سے اور نہ حاکم اونکا اور نہ اونکی وہ
حالت جسپر وہ ہیں- اِس تحریر پر ذمہ اللہ اور اوس کے رسول کا
ہے ہمیشہ اوس وقت تک جب تک کہ خیر خواہی کریں وہ اور صلح
سے رہیں نہ بدلیں معاہدوں کو ظلم سے اور نہ زیادتی کریں اور لکھا
اسکو مغیرہ بن شعبہ نے ذکر کیا ہے اسکو زاد المعاد میں اوسی
سند کے ساتھ جو اس سے اوپر والے فرمان میں گذر گئی۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاقيال حضرموت

یہ وہ فرمان ہے جس کو لکھا ہے رسول اللہ نے حضرموت کے سرداروں کیواسطے

قال الحافظ في الاصابة ان ابن مندة
اخرج من طريق عتبة بن ابي عتبة
عن سليمان بن عمر عن الضحاك بن نعمان
ابن سعد ان مسعود بن وائل قدم
على النبي صلى الله عليه وسلم فاسلم
وحسن اسلامه فقال يا رسول الله
اني احب ان تبعث الى قومي يدعوهم
الى الاسلام عسى الله ان يهديهم بك
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لمعوية اكتب له قال كيف اكتب له
يا رسول الله قال كتب له- بسم الله الرحمن الرحيم
من محمد رسول الله الى الاقيال من حضرموت
باقام الصلوة وايتاء الزكوة والصدقة
على البيعة وفي السواق الخمس وفي البعل
العشر- لا خلاط ولا وراط ولا شغار
ولا سباق ولا جنب ولا جلب ولا يجمع
بين بعيرين في عقال من اجبا فقد اربى

کہا حافظ نے اصابہ میں کہ ابن مندہ نے تخریج کی ہے عتبہ بن ابی
عتبہ کے طریقہ سے عتبہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمر سے وہ
روایت کرتے ہیں ضحاک بن نعمان بن سعد سے کہ مسعود بن وائل
رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور اچھا
یعنی خالص ہو گیا اونکا اسلام تو کہا کہ اے رسول اللہ میں چاہتا ہوں
کہ کسی کو آپ میری قوم کی طرف بھیجیں جو اونکو دعوت اسلام کرے
شاید اللہ اونکو آپ کی وجہ سے ہدایت دے۔ آپ نے حضرت
معویہؓ سے فرمایا لکھدے اس کے لیے فرمان معویہؓ نے
پوچھا یا رسول کیا اور کسطرح لکھوں فرمایا کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلعم کیطرف سے حضرموت کے سرداروں کے نام
جسمیں حکم ہے نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا اور مال تجارت سے صدقہ نکالنے
کا اور جو کھیتی کہ چرس سے پلائی جاوے اوسمیں خمس ہے اور بیجے کی زمین
پر عشر ہے- مال زکوۃ ایک کا دوسرے کے مال کیساتھ نہ ملایا جاوے اور نہ
پوشیدہ کیا جاوے (یعنی عامل زکوۃ سے) اور رسم نکاح شغار آیندہ سے
نہ کیجاوے اور شرط لگانا مال رہن کرکے گھوڑدوڑ میں جائز نہیں ہے اور گھوڑدوڑ
میں کوتل گھوڑا ساتھ رکھنا جائز نہیں ہے- اور گھوڑے پر اسیلے چلانا کہ وہ زیادہ
دوڑے جائز نہیں ہے- اور نہ جمع کیا جاوے دو اونٹوں کو ایک رسی میں اور

وکل مسکر حرام - ذکرہ صاحب مصباح المضی وقال اخرجه ابن سعد فی الطبقات نحوہ الا ان فیه بدل الصدقة علی البیعة الصدقة علی تبیعة السائمة وزاد بعد قوله لاجلب وعلیهم عون سرایا المسلمین لکنی لم اجدہ فی الطبقات - اخرجه ابن السکن من طریق بقیة (نقیة) عن سلیمان ابن عمرو الانصاری عن الضحاک بن النعمان ان مسروق بن وائل قدم علی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر مثل قصة مسعود بن وائل - واخرجه ایضا ابن ابی عاصم من طریق عتبة بن ابی حکیم عن سلیمان بن عمرو عن الضحاک بن النعمان ان مسروق قدم الحدیث - وزاد وبعث النبی صلی الله علیه وسلم زیاد بن لبید یعنی الی اقیال حضرموت - قال فی جامع الازهر اخرجه الطبرانی فی الکبیر عن الضحاک بن النعمان وفیه بقیة ثقة مدلس -

جس سے کھیتی کو پکنے سے اول بیچا تو گویا اُسنے سود لیا اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ ذکر کیا ہے اسکو صاحب مصباح المضی نے اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں اسیطرح مگر اوسمیں الصدقة علی البیعة کے عوض الصدقة علی تبیعة السائمة ہے اور زائد کیا ہے قوله لاجلب کے بعد وعلیهم یعنی اونپر لازم ہے مدد اوسکے لشکروں کے لیکن میں نے نہیں پایا اسکو طبقات میں تخریج کی ہے اسکی ابن سکن نے بقیة بالوحدة (نقیة ای بالنون) کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمرو انصاری سے اور وہ ضحاک بن نعمان سے کہ مسروق بن وائل رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر ذکر کیا قصہ مسعود بن وائل کا اور تخریج کی ہے اسکی ابن ابی عاصم نے بھی عقبہ بن ابی حکیم کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمرو سے اور سلیمان ضحاک بن نعمان سے کہ مسروق حاضر ہوئے الحدیث - اور زائد کی اونہوں نے یہ بات کہ بھیجا رسول اللہ نے زیاد بن لبید کو یعنی سرداران حضرموت کی طرف - ذکر کیا ہے جامع الازہر میں کو تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر میں ضحاک بن نعمان سے روایت کرکے اور اس سند میں بقیہ ہے جو ثقہ ہے لیکن مدلس ہے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

اقیال - جمع قیل بفتح قاف وسکون تحتانیة ملک دون الملک الاعظم - سواق جمع ساقیة - وهی عاثور التی تجری فیه الماء یقال له العاثور لان الماشی یتعثر فیها کذا قاله الشوکانی فی النیل والمراد بالساقیة هو الدلو الکبیر الذی یسقی به الزرع -

اقیال جمع ہے قیل بفتح قاف وسکون تحتانیہ کی - پادشاہ جو بڑے بادشاہ سے چھوٹا ہو (نواب یا رئیس) سواق جمع ہے ساقیہ کی اور وہ وہ نہر ہے جس میں پانی بہتا ہے۔ اور اوسکو عاثور اس وجہ سے کہتے ہیں کہ چلنے والا اوس میں گر پڑتا ہے یہی بیان کیا ہے شوکانی نے نیل میں یا مراد ساقیہ سے وہ بڑا ڈول جس سے پانی پلایا جاتا ہے کھیتوں کو (چرس)

بعل - بباء الموحدة والعين المهملة
هو ما نبت من النخيل فی ارض يقرب
ماءها فرسخت عروقها فی الماء فاستغنت
عن ماء السماء وغيرها - **خلاط** - هو
مصدر خالط والمراد به ان يخلط رجل
ابله بابل غيره او بقره او غنمه ليمنع حق
الله منها - **وراط** - هو ان يجعل الغنم فی
وهدة من الارض ليخفی علی المصدق
اخذ من الورطة وهی الهوة العميقة فی
الارض ثم استعير للناس اذا وقعوا فی
فی بلية يعتسر المخرج منها وقيل الوراط
هو ان يغيب ابله او غنمه فی ابل غيره
او غنمه وقيل هو ان يقول للمصدق
عند فلان صدقة وليست عنده صدقة
فهو وراط - **شغار** - بالشين والغين المعجمة
نهی عن نكاح الشغار وهو نكاح فی الجاهلية
كان الرجل يقول شاغرنی ای زوجنی
اختك او ابنتك او من تلی امرها حتی
ازوجك من الی امرها بلا مهر ويكون
بضع كل واحدة بمقابلة بضع الاخری
من تشغر الكلب اذا رفع احدی رجليه
ليبول لارتفاع المهر بينهما - **سباق** -
ما يجعل من المال رهنا علی المسابقة -
جنب - بالجيم ثم النون ثم الموحدة هو فی
المسابقة ان يجنب فرسا الی فرسه الذی
يسابق عليه فاذا فتر المركوب تحول الی
المجنوب وفی الزكوة ان ينزل العامل

بعل بار موحدہ اور عین مہملہ وہ کھجوریں جو ایسی زمین میں
اگیں جس میں پانی قریب ہو۔ پس پہونچ جاویں اوسکی
جڑیں پانی تک اور ضرورت نہو بارش یا نہر وغیرہ کے پانیکی
خلاط مصدر ہے خالط کا۔ اور معنی یہ ہیں کہ ملا دے
کوئی شخص اپنے اونٹ دوسرے شخص کے اونٹوں میں یا اپنی
بقر۔ غنم وغیرہ تاکہ روک لے حق اللہ کو۔ **وراط** یہ ہے
کہ اپنی بکریوں کو ایک گڑھے میں چھپا دے تاکہ بچ جاویں
وہ زکوۃ لینے والوں سے۔ یہ ماخوذ ہے ورطہ سے جسکے
معنی ہیں ایک گہرا غار زمین میں۔ پھر مستعار استعمال کیا جاتا
ہے اون لوگوں کے واسطے جو ایسی مصیبت میں پڑجائیں
جس سے نکلنا مشکل ہو۔ اور بعض نے وراط کے یہ معنی لکھے
ہیں کہ ملا دے اپنے اونٹ یا بکری دوسرے شخص کے اونٹ
یا بکری سے (اس ترجمہ کی بنا پر اسکے وہی معنی ہونگے جو خلاط
کے) اور بعض نے کہا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ کہے کوئی شخص زکوۃ
لینے والے سے کہ فلاں شخص کے پاس نصاب صدقہ کا ہے اور
حالانکہ نہو تو وہ کہنے والا شخص وراط کہلایا جاویگا **شغار** شین اور
دونو معجمہ منقوطہ۔ منع کیا ہے نکاح شغار سے اور یہ ایک نکاح کی
صورت تھی زمانہ جاہلیت میں کہتا تھا ایک شخص دوسرے سے
کہ میرے ساتھ اپنی بہن یا بیٹی یا وہ عورت جسکا تو ولی ہی بیاہ دے اور
میں تیرے ساتھ اوس عورت کی شادی کرا دونگا بغیر مہر کے جسکا میں
ولی ہوں۔ ہر ایک آپسمیں دوسرے کا عوض ہوسکے (گویا یہی مہر ہے)
ماخوذ ہے یہ شغر الکلب سے بولا جاتا ہی جبکہ کتا پیشاب کرنیکو اپنی ایک ٹانگ
اٹھائے اس معنی اور مجازی معنی میں بوجہ شبہ اٹھنا مہر کا دونو کے درمیان سے
سباق وہ مال جو گھوڑ دوڑ پر شرط لگا کر رہن رکھدیا جائے **جنب**
جیم پھر نون۔ بالتحریک یہ لغت دو جگہ استعمال ہوتا ہے اول باب مسابقت
میں تو یہ معنی ہیں کہ کوتل رکھے ایک گھوڑا اوس گھوڑے کیساتھ جسپر دوڑ رہا
ہے تاکہ جب تھک جاوے تو اس کوتل پر سوار ہو جائے۔ اور باب زکوۃ میں

باقصی مواضع من اصحاب الصداقة ثم یأمر بالاموال ان تجنب الیه ای تحضر۔ وقیل ان یجنب رب المال بماله ای یبعده عن مواضعه حتی یحتاج العامل الی الابعاد فی اتباعه وطلبه۔ **جلب**۔ بالجیم ثم اللام محرکة هو فی الزکوة ان یقدم المصدق علی اهل الزکوة فینزل موضعا ثم یرسل من یجنب الیه الاموال من اماکنها لیوخذ الصدقة ومعناه فی المسابقة ان تبع رجل فرسه فیزجره ویجلب علیه ویصیح حثا له علی الجری۔ **الاجباء**۔ بالجیم والباء الموحدة بیع الزرع قبل ان یبدو صلاحه وقیل ان یغیب ابله من المصدق وقیل ان یبیع من رجل سلعة بمعلوم الی معلوم ثم یشتریها منه باقل منه بالنقد۔

اوسکے یہ معنی ہیں کہ عامل زکوۃ زکوۃ لینے والوں سے فاصلہ پر اپنا مقام کرے اور پھر حکم دے کہ مال اوسکے پاس لایا جاوے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ صاحب مال اپنا مال دور لیجاوے اور عامل زکوۃ کو ضرورت پڑے کہ زکوۃ لینے کو وہاں آئے۔ **جلب** جیم پھر لام متحرک (اسکا استعمال بھی دو ہی جگہ ہوتا ہے اول باب زکوۃ میں تو اسکے یہ معنی ہیں کہ آگے بڑھ جائے عامل زکوۃ پس مقیم رہے ایک جگہ پھر زکوۃ لینے کے لیئے مال اپنے پاس منگوائے۔ پس یہ ہم معنی ہوگا جنب کا) اور باب مسابقہ میں اسکے معنی یہ ہیں کہ پیچھے لگا لے ایک شخص کو اپنے گھوڑے کے اوسکو جھڑکے اور اوسپر چلاّئے دوڑ پر تیز کرنیکے لیئے۔ **اجباء** جیم اور باء موحدہ۔ کھڑی کھیتی بیچنا پکنے سے پہلے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ پوشیدہ کر دے اپنے اونٹ عامل زکوۃ سے۔ اور بعض نے یہ معنی کہے ہیں کہ کوئی چیز ایک معین رقم میں معین مدت تک کے وعدہ پر بیچے پھر خریدنیوالا اسی مدت کے اندر اوس قرض کی قیمت معینہ سے کم نقد قیمت دیکر خرید لے۔

المسائل المستنبطة من هذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اِس فرمان سے

قوله باقام الصلوة وایتاء الزکوة۔ هذا دلیل علی ان الکفار مخاطبون باعمال الاسلام لما روینا فی سبب الکتابة من انهم ما کانوا اسلموا قبل ذلک الکتاب فکان الکتاب کتاب دعوة الاسلام ویویده ما روی فی الصحیحین عن ابن عمر رفعه اُمرتُ ان اقاتل الناس حتی یشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله ویقیموا الصلوة ویوتوا الزکوة فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءهم الحدیث

قوله باقام الصلوة وایتاء الزکوة۔ یہ دلیل ہے اِس بات کی کہ کفار مخاطب ہیں اعمال اسلام کے ساتھ (مثل مسلمانوں کے) بوجہ اوس قصہ کے جو روایت کیا ہم نے اس فرمان کے سبب کتابت میں (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس فرمان سے اول اسلام نہیں لائے تھے پس یہ فرمان دعوت اسلام کا فرمان ہوا) اور تائید کرتی ہے اس مسئلہ کی وہ حدیث جو روایت کیگئی ہے صحیحین میں ابن عمرؓ سے مرفوع کہ فرمایا رسول اللہ نے حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہانتک کہ گواہی دیں اسبات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اور اسبات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں پس جب وہ یہ کرنے لگینگے تو بچا لیں گے

وكذا قوله عز وجل حكاية عن جواب اهل النار وهم الكفار قالوا لم نك من المصلين ولم نك نطعم المسكين وكنا نخوض مع الخائضين ـ الآية ـ وغير ذلك من الادلة وهو قول جمع من الائمة وقال شرذمة من العلماء انهم لم يخاطبوا بالاعمال حتى يشهدوا بأن لا اله الا الله واستدلوا بما رواه البخارى ومسلم ومن بعدهما من حديث ابن عباس رض ان النبى صلے الله عليه وسلم قال لمعاذ (حين بعثه الى اليمن) انك ستأتى قوما اهل كتاب فاذا جئتهم فادعهم الى ان يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فان هم اطاعوا لك بذلك فاخبرهم ان الله قد فرض عليهم خمس صلوة فى كل يوم وليلة ـ الحديث ـ وتفصيل المسئلة فى كتب اصول الفقه والعقائد ـ **قوله الصدقة على البيعة** ـ يدل على ان اموال التجارة يجب فيها الزكوة وذلك نحو قوله صلے الله عليه وسلم كما رواه ابو داؤد مرفوعا كان يأمرنا ان نخرج الصدقة من الذى نُعِدّ للبيع ـ **قوله وفى السواق الخمس وفى البعل العشر** ـ اعلم ان الاصل فى زكوة الزرع ان الزرع الذى فيه مؤنة كثيرة فقدر الزكوة فيه قليل وما ليس فيه مؤنة كثيرة فقدر الزكوة فيه كثير وعلى هذا ما روى عن النبى صلے الله عليه وسلم فيما سقت الانهار والغيم والمطر العشور وفيما سقى

مجھے اپنی جانیں الحدیث اور اسی کا موید ہے قول اللہ عز وجل کا۔ نقل کیا ہے جواب اہل نار کا جو کفار ہیں کہا اونہوں نے نہیں نماز پڑہتے تھے ہم اور نہ کھانا کھلاتے تھے ہم مسکینوں کو اور بحث کرتے تھے ہم بحث کرنیوالوں کے ساتھ (یعنے اعتراض کی نیت سے) اور اس کے سوا دلیلیں ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر ائمہ اور علما کا اور کہا چند علمانے کہ کفار مخاطب نہیں ہیں اعمال کے یہانتک کہ گواہی دیں اسبات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے (یعنی جبتک کہ اسلام نہ لے آئیں) اور استدلال کیا ہے اونہوں نے اوس حدیث سے جسکو روایت کیا ہے بخاری مسلم اور اونکے بعد والوں نے ابن عباس رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت معاذ رض سے (جبکہ بہیجا تھا اونکو بجانب یمن) کہ تم جاؤگے ایسی قوم کے پاس جو اہل کتاب ہیں پس جب تم اونکے پاس پہنچو تو بلانا اونکو اسبات کی طرف کہ گواہی دیں وہ اسبات کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں پس اگر وہ اطاعت کریں اس میں تمہاری (یعنی اسلام لے آویں) تو اب خبر دو تم اونکو کہ اللہ نے فرض کی ہیں اونپر پانچ نمازیں رات دن میں الحدیث اور تفصیل اس مسئلہ کی کتب اصول فقہ اور کتب اصول عقائد میں ہے **قوله الصدقة على البيعة**. دلالت کرتا ہے یہ قول اسبات پر کہ اموال تجارت میں واجب ہے زکوۃ. اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس قول کیطرح ہے جسکو ابو داود نے مرفوع روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم ہم کو حکم دیتے تھے کہ نکالیں ہم زکوۃ اون اشیاء میں سے جنکو رکھتے ہیں ہم بیچنے کے واسطے **قوله وفى السواق الخمس** الخ۔ جان تو کہ قاعدہ کلیہ کھیتی کی زکوۃ میں یہ ہے کہ وہ کھیتی جس میں مشقت زائد ہو تو مقدار زکوۃ کی اوسمیں تہوڑی ہے اور جسمیں بہت محنت نہو اوسمیں مقدار زکوۃ کی زائد ہے اور اسی کلیہ پر ہے وہ حدیث جو روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اون زمینوں میں جو پلائی جاویں نہروں یا بادل اور بارش سے عُشر ہے اور جو پلائی جاویں چرس سے اون میں نصف عشر

بالسانية نصف العشر وعليه العمل عند
عامة العلماء وهذا الحديث لا يستقيم
فيه هذا الاصل الذي ذكرناه بالمعاني
التي ذكرناها الا ان يكون الارض عند تغلبي
فعليه الضعف والتغلبي هو نصارى العرب
الا ان لفظ الحديث ساكت عنه وفصول
الحديث يابى عنه - **قوله لا خلاط** - هذا
الحديث يدل على انه لا يجوز ان يخلط الرجل
شياهه مثلاً بشياه غيره ليقل مخافة
الصدقة بان يكون ثلثة نفر لكل اربعون
شاة فيجب على كل شاة فيخلطونها فيكون
عليهم شاة واحدة وهو معنى ما ورد في
الحديث الثاني لا يجمع بين متفرق ولا يفترق
بين مجتمع خشية الصدقة وهذا على
مذهب الشافعي واما ابو حنيفة فمعنى
الحديث عنده ان لا اثر للخلطة في تقليل
الزكوة وتكثيرها فيؤخذ عنده في الصورة
المذكورة من كل واحد شاة - **قوله لا وراط**
يحرم الوراط بكل معانيه المذكورة - **قوله**
لا شغار - قال ابن عبد البر اجمع العلماء
على ان نكاح الشغار لا يجوز ولكن اختلفوا
في صحته فالجمهور على البطلان وفي رواية
عن مالك يفسخ قبل الدخول لا بعده
وحكاه ابن المنذر عن الاوزاعي وذهبت
الحنفية الى صحته ووجوب مهر المثل وهو
قول الزهري والثوري ومكحول والليث
ورواية عن احمد واسحق وابي ثور قال

ہے۔ اور اسی پر عمل ہے عام علماء کا۔ اور یہ حدیث یعنی فرمان
مذکور نہیں صحیح رہتا اوسمیں یہ قاعدہ اون معانی کے ساتھ
جنکو ہم نے ذکر کیا مگر کہ ہو یہ زمین کسی تغلبی کی کیونکہ اونپر دونا
حاصل تھا اور مراد تغلبی سے نصارے عرب ہیں مگر لفظ حدیث
کے د فرمان ساکت ہیں اس سے اور احکام حدیث کے اسکے
مخالف ہیں **قولہ لا خلاط**۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس بات
پر کہ جائز نہیں ہے یہ بات کہ خلط کر دے کوئی شخص اپنی بکریوں
کو مثلاً دوسرے کی بکریوں کے ساتھ تاکہ کم ہو جاویں۔ زکوۃ کے
خوف سے۔ باین طور کہ مثلاً تین آدمی ہیں ہر ایک کی چالیس بکریاں
پس واجب ہے ہر ایک پر زکوۃ میں ایک بکری اب وہ تینوں آپسمیں
اپنی بکریاں ملا دیں تو اب اونپر میں صرف ایک بکری آویگی اور یہی
معنی ہیں اوس قول رسول اللہ صلعم کے جو وارد ہوا ہے دوسری
حدیث میں کہ لا یجمع یعنی نہ جمع کیا جاوے درمیان متفرق کے
اور نہ متفرق کیا جاوے مجتمع کو صدقہ کے خوف سے اور یہ معنے
امام شافعیؒ کے مذہب پر ہیں لیکن معنی اس حدیث کے امام ابو حنیفہؒ
کے نزدیک یہ ہیں کہ کچھ اثر نہیں ہوتا خلط کرنے سے زکوۃ کی
کمی و بیشی میں پس اونکے نزدیک لیجاویگی صورت مذکورہ میں
(یعنی خلط کے بعد بھی) ہر ایک سے ایک بکری **قولہ لا وراط** حرام ہے
وراط اپنے سب معانی مذکورہ کی رو سے **قولہ لا شغار**۔ کہا ابن
عبد البر نے کہ علماء کا اس بات پر تو اجماع ہے کہ نکاح شغار
جائز نہیں ہے لیکن اگر واقع ہو جاوے تو اوسکی درستی میں اختلاف
ہے۔ جمہور کا مذہب ہے کہ باطل ہوتا ہے یعنی گویا ہوا ہی نہ تھا اور امام
مالکؒ سے ایک روایت ہے کہ دخول سے اول فسخ کر دیا جاوے اور اوسکے
بعد فسخ نہیں ہوگا اور حکایت کیا ہے یہی قول ابن منذر نے اوزاعی سے
اور مذہب حنفیہ کا صحت نکاح کا ہے اور واجب ہوتا ہے مہر مثل اور
یہی قول زہری اور ثوری اور مکحول اور لیث کا ہے اور ایک روایت
ہے احمد سے اور اسحق اور ابو ثور سے۔ کہا داؤد ظاہری نے کہ یہی

الحافظ وهو قوى على مذهب الشافعي۔ **قوله لا سباق**۔ يدل على انه لا يجوز اخذ المال بالمسابقة ولكن ورد فيه الاستثناء فيما روى عن امام احمد وغيره عن ابي هريرة رفعه لا سبق الا في خف او حافر او نصل والمراد به الابل والخيل والسهم هذا مما اتفق عليه الفقهاء وقد الحقوا بها ما كان بمعناه كالبغال والحمير والفيل لانها عدة للقتال۔ **قوله لا جنب ولا جلب**۔ علم انه لا يجوز الجنب ولا الجلب بكل معانيهما في ما بين الزكوة والمسابقة۔ **ولما كان مسئلة السباق والجنب والجلب**۔ في هذا الكتاب من اهم المسائل اردنا ان نستوعب الكلام فيه من احكامه وصوره وكان الشيخ الامام ابن القيم قد استوفى هذا البحث في كتابه المسمى۔ **بالسبق والرمي**۔ جلبنا منه الفصل الذي فيه المرام وهو هذا۔

قول امام شافعیؒ کے مذہب کا قوی قول ہے **قولہ لا سباق** دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر کہ جائز نہیں ہے مال لینا شرط مسابقت پر لیکن وارد ہوئی ہے اس باب میں استثنیٰ اوس حدیث میں جسکو روایت کیا امام احمد نے ابی ہریرۃ سے مرفوع نہیں جائز ہے شرط با مال مسابقت میں مگر خف یا حافر یا نصل میں اور مراد اوس سے گھوڑا اونٹ اور تیر ہیں۔ یہ اون مسائل میں سے جنپر اتفاق کیا ہے فقہائے اور لاحق کردیا ہے انکے ساتھ اون چیزوں کو جو ان جیسی ہیں جیسے خچر اور گدھا اور اونٹ اسوجہ سے کہ یہ سب سامان ہے لڑائی کا **لا جنب ولا جلب** معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ جلب اور جنب دونوں باب یعنے زکوٰۃ اور مسابقہ میں اپنی کسی معنی کی رُو سے جائز نہیں ہے۔ **چونکہ** اس فرمان میں جلب جنب اور مسابقت کا مسئلہ سب سے اہم مسائل میں سے تھا تو ارادہ کیا ہم نے کہ اسکی پوری بحث اور اس کے متعلقہ احکام اور صورتیں بیان کریں اور شیخ امام ابن القیم نے خوب کامل طور سے بیان کیا ہے اس بحث کو اپنی کتاب مسمی **بالسبق والرمی**۔ میں۔ نقل کرلی ہم نے اوس کتاب سے وہ فصل جس میں مقصود تھا اور وہ یہ ہے۔

الفصل في حكم السبق والرهان وصورته المتفق عليها والمختلف فيها۔

فصل سبق اور رہن کے حکم کے بیان میں اور اوس کی وہ صورت جو متفق علیہ ہے اور وہ صورت جس میں علماء کا اختلاف ہے۔

اتفق العلماء على جواز الرهان في المسابقة على الخيل والسهام في الجملة واختلفوا في فصلين احدهما في الباذل للرهن من هو والثاني في حكم عود الرهن الى من يعود فمذهب الشافعي واحمد وابو حنيفة الى

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسابقت خیل اور سہام میں شرط کرنا جائز ہے لیکن اسکی تفصیل میں سے دو حکموں میں اختلاف ہے ایک حکم تو یہ کہ شرط لگانیوالا مسابقت میں کون ہو دوسرے یہ کہ مسابقت کا حکم کسکی طرف لوٹتا ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اور امام ابوحنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ

ان الباذل للرهن يجوز ان يكون احد المتعاقدين ويجوز ان يكون كلاهما وان يكون اجنبيا ثالثا اما الامام واما غيره ولكن ان كان الرهن منهما لم يحل الا بمحلل وهو ثالث يدخل بينهما لا يخرج شيئا فان سبقهما اخذ سبقهما وان سبقاه معا احرزا سبقهما ولم يغرم شيئا وان سبق المحلل مع احدهما استدرك والسابق

شرط لگا نیوالا ہر دو فریق میں سے ایک ہی ہو سکتا ہے اور جائز ہے کہ دونو ہوں یا کوئی تیسرا اجنبی ہو وہ خواہ امام ہو یا اوس کے سوا کوئی اور لیکن اگر شرط دونو کی جانب سے ہو تو بغیر محلل کے جائز نہیں اور محلل وہ تیسرا شخص ہے جسکو وہ دونو مقرر کریں اور رقم شرط میں اوسکو دخل نہو پس اگر محلل دونو فریق پر سبقت لیگیا تو دونو کا مال شرط لیلیگا اور اگر وہ دونو اوس پر سبقت لیگئے یعنی ان دونو میں سے کسیکو ایکدوسرے پر فوقیت نہوا تو اپنے اپنے مال شرط کے دونو مالک رہینگے اور محلل کو کچھ دینا نہیں ہوگا۔ اور اگر محلل اونمیں کسی ایک کے

؎ قوله والسابق فی سبقه الخ وتفصیل هذا المقام علی ما فی المحیط والذخیرة وغیرهما ان المسابقة ان کانت بغیر شرط وعوض فهو جائز وان کان بعوض وشرط فان کان من الجانبین بان یقول الرجل للآخر ان سبق فرسك او ابلك او سهمك اعطیتك کذا وان سبق فرسی او غیر ذلك اخذتُ منك کذا او یضع کل منهما مالا بشرط ان السابق ایهما کان یاخذهما فهو غیر جائز لانه من صور القمار والمیسر المنهی عنه وفیه تعلیق التملیك بالخطر فاما اذا کان المال من احدهما بان یقول ان سبقتنی فلك کذا وان سبقتك فلا شئ لنا او کان المال من اثنین لثالث بان یقولا ان سبقتنا فالمال لك وان سبقناك فلا شئ علیك فهو جائز وانما جازت المسابقة فی غیر صورة القمار لاشتماله علی التحریض لاسیما فی الآت الحروب کالفرس والسهم وغیر ذلك والمراد بالجواز فی صورة الجواز حل اخذ المال لا للاستحقاق فانه لا یستحق بالشرط شیئ لعدم العقد والقبض وصرح به فی فتاوی البزازیة -

؎ قوله والسابق فی سبقه تفصیل اسکی جیسے کہ محیط اور ذخیرہ وغیرہ میں لکھا ہے یہ ہے کہ مسابقت اگر بغیر کسی شرط اور عوض کے ہو تب تو جائز ہے اور اگر عوض اور شرط کے ساتھ ہو تو پھر اوس میں بھی اگر شرط دونو جانب سے ہے باینطور کہ کہے ایک شخص دوسرے سے کہ اگر تیرا گھوڑا یا اونٹ یا تیر بڑھجاوے گا تو اسقدر تجھکو دونگا اور اگر میرا گھوڑا یا اونٹ یا تیر تجھسے بڑھجاویگا تو اسقدر تجھسے لیلونگا یا رکھدے ہر ایک دونو فریقوں میں سے کچھ مال اس شرط پر کہ جو بڑھجاوے وہ دونو کا مال لیلے تو یہ ناجائز ہے اسوجہ سے کہ یہ قمار کی صورتوں میں سے ایک صورت ہے جسکی ممانعت ہے اور نیز اسمیں معلق کرنا ہے ملک کا امر متردد کے ساتھ جو ناجائز ہے۔ لیکن اگر ہو مال ایک کیجانب سے اسطور سے کہ کہے ایک دونوں کا دوسرے سے کہ اگر بڑھگیا تو مجھسے تو تیرے لیے اسقدر مال ہے اور اگر میں بڑھگیا تو میرے لیے کچھ نہیں۔ یا ہو مال دونو کا کسی تیسرے شخص کیواسطے باینطور کہ کہیں وہ دونو کہ اگر تو ہم سے بڑھگیا تو دونو مال تیرے اور جو ہم تجھسے بڑھ گئے تو تجھے کچھ دینا نہیں ہوگا تو یہ جائز ہے۔ اور جن صورتوں میں قمار نہو اونمیں مسابقت اسلیے جائز ہے کہ اُس سے مستعدی اور شوق ہوتا ہے جہاد کا خاصکر آلات حرب میں جیسے گھوڑا تیر اور اس کیطرح اور چیزیں اور ان سب جواز کی صورتوں میں جواز سے مراد یہ ہے کہ مال لینا جائز ہوجاتا ہے نہ یہ کہ استحقاق ہوجاتا ہے کیونکہ نہیں استحقاق ہوتا ہے مجرد شرط سے کسی چیز کا بوجہ عقد اور قبض نہ ہونیکے تصریح کی ہے اسکی فتاوی بزازیہ میں - ..

فی سبقه - ثم اختلفوا فی امر آخر - فی المحلل
وهو انه هل یجوز ان یکون المحلل اکثر من
واحد او لا یجوز الا واحد ظاهر کلامهم
ان المحلل یکون کاحد الجزئین اما واحداً
واما عدداً و قال ابو الحسن الآمدی من
اصحاب احمد لا یجوز اکثر من واحد ولو کانوا
مائة لان الحاجة تندفع به - قالوا و
العقد بدون المحلل اذا اخرجا معاً قمار
ومذهب مالك انه انما یجوز ان یخرج
السبق ثالث لیس المتسابقین اما الامام
او غیره ولا یجری معهم فمن سبق منهما
اخذ ذلك السبق فان جری معهما الذی
اخرج السبق فلا یخلوا - اما ان یکون خیل
السابق فرسین او اکثر فان کانتا فرسین
فسبق مخرج السبق فالسبق طعمٌ لمن
حضر ولا یاخذه - السابق وان کانت خیلاً
کثیرًا و قد سبق مخرج السبق اعطی سبقه
الذی یلیه وهو المصلّی ولم یاخذه فقه
ذلك ان سبقه لا یعود الیه سواء سبق
او سُبق - ولا یجوز عنده ان یخرجا معاً
لا بمحلل ولا بغیر محلل ولا ان یخرج احد
المتسابقین وقد روی عن مالك روایة
ثانیة جواز اخراج السبق منهما بمحلل
کقول الثلاثة قال ابن عبد الله وهذا

شرکت کے ساتھ دوسرے سے بڑھ گیا تو خود فاضل ہار یعنی
اوسکو کچھ نہیں ملیگا اور بڑھنیوالا اپنے سبقت کے حکم میں ہوگا یعنی
وہ مالک ہو جاویگا مال شرط کا پھر اختلاف کیا ہی علمار نے ایک امر آخر
یعنی محلل کے بارہ میں اور یہ کہ کیا جائز ہی کہ محلل چند آدمی ہوں یا سوا
ایک کے زائد جائز نہیں پس اونکے ظاہر کلام سے تو یہ معلوم ہوتا ہے
کہ محلل کا حکم فریقین کا سا حکم ہے خواہ ایک ہو یا چند آدمی ہوں۔
ابو الحسن آمدی نے جو اصحاب امام احمد سے ہیں کہا ہی کہ ایک سے زائد محلل
کا ہونا جائز نہیں اگرچہ فریقین سو نفر ہی کیوں نہوں اسوجہ سے کہ حاجت
اور ضرورت اوس ایک سے ہی پوری ہو جاتی ہی۔ اور نیز یہی علماء نے کہا ہے
کہ عقد بغیر محلل کے اوس صورت میں جبکہ دونوں نے معاً شرط لگائی ہو
قمار ہے امام مالکؒ کا مذہب یہ ہے کہ محلل وہی ہی جو فریقین کیلئے علیحدہ
شرط لگائے وہ خواہ امام ہو یا کوئی اور اوسکے سوا۔ اور اونکے ساتھ دوڑ
میں شرکت نکرے۔ اون دونوں میں سے جو سبقت لیجائے وہی اوس شرط
کا مالک ہی اور اگر محلل بھی دوڑ میں شریک ہوا ہی تو دو حال سے خالی نہیں یا
تو دوڑ کے گھوڑے صرف دو ہونگے یا زائد پس اگر دو ہی گھوڑے ہیں اور
شرط لگانیوالا ہی بڑھ گیا ہی تو مال شرط لقمہ ہی حاضرین کیلئے اونہیں لے
سکتا اور سابق دیعنی واپسی مال شرط کی اپنے مالک کیطرف جائز نہیں ہے،
اور اگر دوڑ کے گھوڑے زائد ہوں اور شرط لگانیوالا ہی بڑھ گیا ہی تو مال شرط
اُس شخص کو دیدے جسکا نمبر اُسکے بعد ہو اور خود نہ لے۔ اور وجہ اس حکم
کی یہ ہی کہ کسی حالمیں بھی مال شرط۔ شرط لگانیوالے کیطرف نہیں لوٹتا خواہ وہ
سابق ہو یا اُسپر کوئی سبقت لیجائے۔ اور امام مالکؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے
کہ شرط لگاویں وہ دونو فریق معاً خواہ محلل کیساتھ ہو یا بغیر محلل کے اور نہ یہ جائز
ہی کہ شرط لگائے اون دونو فریق میں کا ایک اور دوسری روایت اونسے یہ ہے
کہ جائز ہی شرط لگانا فریقین کا آپسمیں جبکہ محلل ہو جیسا کہ قول ہی ائمہ ثلاثہ کا

عہ قوله المصلی وهو من صلا و هو من
یکون عن یمین و شمال کذا فی مجمع البحار
والحاصل ان یلیه -

عہ قولہ المصلی۔ یہ مشتق ہے صلا سے۔ وہ شخص جو سیدھی
اور اولٹی جانب ہو اسی طرح ہے مجمع البحار میں اور مراد وہ شخص
جو اوس کے متصل ہو ۱۲

اجوه قولیه وهو اختیار ابن المواز- قلت
ولکن اصحابه علی خلافه والمشهور عندهم
ما حکیناه عنه اولا والقول بالمحلل مذهب
تلقاه الناس عن سعید بن المسیب واما
الصحابة فلا یحفظ عن احد منهم قط انه
شرط المحلل ولا راهن به مع کثرة نضالهم
ورهانهم بل المحفوظ عنهم خلافه کما ذکر
عن ابی عبیدة الجراح وقال الجوزجانی
الامام فی کتابه المترجمؔ- حدثنا
ابو صالح هو محبوب بن موسی الفراء قال
حدثنا ابو اسحق هو الفزاری عن ابن عیینة
عن عمرو بن دینار قال قال رجل عند
جابر بن زید ان اصحاب محمد کانوا لا یرون
بالدخیل باسا فقال هم کانوا اعف
من ذلک والدخیل عندهم هو المحلل
فنها بینه ما نقل عنهم انهم لا یکونوا یرون
به باسا وفرق بین ان لا یروا به باسا وبین
ان یکون شرطا فی صحة العقد وحله
فهذا لا یعرف عن احد منهم البتة وقوله
کانوا اعف من ذلک ای کانوا اعف من
ان یدخلوا بینهم فی الرهان دخیلا
کالمستعار ولهذا قال جابر بن زید راوی
هذه القصة انه لا یحتاج المتراهنان
الی المحلل- هکذا حکاه الجوزجانی
وغیره عنه- انتهی قول ابن القیم-

ابن عبداللہ نے کہا امام مالک کے دونو قولونمیں سے یہی بہتر ہی اور اسکو
اختیار کیا ہے ابن المواز نے۔ کہتا ہوں میں کہ علماء مالکیہ خلاف ہیں
اس کے اور مشہور اونکے نزدیک وہی قول ہے جو ہم نے اول
بیان کیا۔ اور محلل والا قول علمانے سعید بن مسیب سے لیا ہے اور
صحابہ میں سے کسی سے روایت نہیں ہے کہ اونہوں نے محلل کی
شرط لگائی ہو۔ اور نہ محلل کیساتھ مسابقت کی باوجود کثرت سے
تیر اندازی کرنے اور گھوڑ دوڑ کرنیکے بلکہ اونسے اسکے خلاف مروی
ہے جیسے کہ روایت کیگئی ہی ابوعبیدہ بن جراح سے۔ اور کہا امام جوز
جانی نے اپنی کتاب میں کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح محبوب بن
موسیٰ فرار نے کہا ابو صالح نے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحق فزاری
نے ابن عیینہ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار
سے عمرو کہتے ہیں کہ کہا ایک شخص نے جابر بن زید کی مجلس میں کہ رسول اللہ
کے اصحاب دخیل کے مقرر کرنیمیں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے تھے تو
جواب دیا جابر بن زید نے کہ اصحاب رسول اللہ کے بہت بچنے والے تھے
اس سے اور دخیل اونکی اصطلاح میں محلل کو کہتے ہیں پس غایت الباب
اوس امر کی جو اونسے منقول ہے یہ ہے کہ صحابہ محلل کے مقرر کرنیمیں
کوئی حرج نہیں جانتے تھے اور فرق ہی اس امر میں کہ حرج نہیں جانتے
تھے اور اس امر میں کہ اوسکا داخل کرنا شرط ہو صحت عقد اور اوسکے
جواز کے لیے اور یہ بات کسی صحابی سے مشہور نہیں ہی بالکل۔ اور
قول راوی کا کہ کانوا اعف من ذلک یعنی صحابہ بہت بچا کرتے تھے
شرط لگانے میں محلل کے داخل کرنے سے جو مانند مستعار
کے ہے۔ اسی وجہ سے اس قصہ کے راوی جابر بن زید
نے کہا کہ شرط کے دونو فریق محلل کے محتاج نہیں۔ اسی
طرح نقل کیا ہے جوزجانی وغیرہ نے جابر بن زید سے
ختم ہوا کلام ابن قیم کا۔

عــه وهذا یستعمل بدل لفظ المسمی واما
الکتاب فاسمه کتاب السبق والرمی ١٢

عــه یہ لفظ یعنی المترجم مستعمل ہوتا ہے لفظ المسمی کی جگہ لیکن
کتاب تو اوسکا نام کتاب السبق والرمی ہے ١٢

ولما كان لهذه المسئلة فروع يفيد ذكرها احتجنا الى فصل آخر

اور چونکہ اس مسئلہ کے ایسے فروع تھے جن کا ذکر مفید تھا تو محتاج ہوئے ہم ایک دوسری فصل کی طرف

من كتاب الامام ابن القيم فقال

اتفقوا على جواز اكل المال بسباق الخيل
والابل والنصال من حيث الجملة
واختلفوا في كيفية الجواز واختلفوا
في مسائل - ايضاً - **المسئلة الاولى**
اختلفوا في جواز المسابقة على البغال و
الحمير بعوض فقال الامام احمد و مالك
والشافعي في احد قوليه والزهري لا يجوز
ذلك وقال ابو حنيفة والشافعي في القول
الآخر يجوز - **المسئلة الثانية** - اختلفوا
في المسابقة على الحمام والنبل والسقر بعوض
فمنعه احمد و مالك واكثر الشافعية و اجازه
اصحاب ابي حنيفة وبعض الشافعية وبعض
اصحاب احمد في الحمام الناقلة للاخبار -
المسئلة الثالثة - هل يجوز العوض
في المسابقة على الاقدام فمنعه مالك و احمد
والشافعي في المنصوص عنه صريحا واجازه
الحنفية وبعض الشافعية وهو مخالف
لنص الامام - واتفقوا في جوازه بلا عوض
بما رواه الامام احمد في مسنده وابو داؤد
في سننه من حديث عائشة قال سابقني
النبي صلى الله عليه وسلم فسبقته فلبثنا
حتى ارهقني اللحم سابقني فسبقني فقال
هذه بتلك وسابق الصحابة بالاقدام

امام ابن القیم کی کتاب میں سے پس کہا امام نے کہ
اتفاق کیا ہے مال شرط کے کھانے میں گھوڑے اور اونٹ
اور تیر کی گھوڑ دوڑ میں فی الجملہ اور اختلاف کیا ہے جواز کی کیفیت
میں اور دوسرے جہت سے بھی چند مسائل میں اختلاف ہے۔
اول مسئلہ یہ ہے کہ خچر اور گدھوں کی مسابقت کے جواز میں
بشرط مال اختلاف ہے پس امام احمد اور مالک اور شافعی کے
دو قولوں میں سے ایک قول اور زہری جائز نہیں رکھتے اور ابو حنیفہ
اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے قول میں جواز ہے۔
مسئلہ ثانی یہ کہ اختلاف کیا ہے کبوتر اور تیر اور شکرہ کی مسابقت
بالمال میں پس امام احمد اور مالک اور اکثر شافعیہ نے تو منع کیا ہی
اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فقہا اور بعض شافعیہ فقہا اور بعض فقہا
امام احمد نے جائز رکھا ہے اون کبوتروں میں جنکو خبر رسانی کی تعلیم دیجاوے
تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ کیا جائز ہے عوض مسابقۃ بالاقدام میں
پس منع کیا ہے اسکو امام مالک اور امام احمد نے اور امام شافعی
نے اپنی صریح اور منصوص روایت کی رو سے اور اجازت دی ہی
اسکی حنفیہ اور بعض شافعیہ نے لیکن وہ خلاف ہی امام شافعی کی
نص کے اور علمانے بلا عوض مسابقت بالاقدام کے جواز میں
اتفاق کیا ہے کیونکہ امام احمد نے مسند میں اور ابو داؤد نے
اپنی سنن میں حدیث عائشہ رض سے روایت کیا ہے کہا عائشہ رض
نے میں نے اور رسول اللہ نے مسابقت کی تو میں اونسے بڑھ گئی
چند روز کے بعد جبکہ میں بدن سے بھاری پڑ گئی پھر ہم
نے مسابقت کی تو رسول اللہ بڑھ گئے پس فرمایا
آپ نے کہ یہ اوس دفعہ کا عوض ہے۔ اور مسابقت
کی صحابہ نے رسول اللہ کے سامنے بغیر شرط کے۔

بين يديه صلى الله عليه وسلم بغير رهان
وفي صحيح مسلم عن سلمة بن الاكوع
قال بينما نحن نسير وكان رجل من الانصار
لا يسبق ابدا فجعل يقول لا مسابق
الى المدينة هل من مسابق فقلت اما تكرم
كريما وتهاب شريفا قال لا الا ان يكون
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت
يارسول الله بابي انت وامي ذرني لاسابق
الرجل قال ان شئت فسبقته الى المدينة
المسئلة الرابعة - هل يجوز العوض
في المسابقة بالسباحة فمنعه الاكثرون
وجوزه بعض الشافعية والحنفية۔
المسئلة الخامسة - الصراع منع احمد
ومالك وبعض اصحاب الشافعي العوض
فيه وهو مقتضى نص الشافعي في منعه
العوض في المسابقة بالاقدام وجوزه
بعض اصحابه واصحاب ابي حنيفة -
المسئلة السادسة - المشابكة
بالايدي لا يجوز بعوض عند الجمهور وفيها
وجه للشافعية للجواز ومقتضى مذهب
اصحاب ابي حنيفة جوازه فانهم
جوزوه في الصراع والمسابقة بالاقدام
والمغالبة في مسائل العلم - **المسئلة
السابعة** - المسابقة بالسيف والرمح
والعمود منعها بعوض مالك واحمد وجوزها
اصحاب ابي حنيفة وللشافعية فيه
وجهان - **المسئلة الثامنة** - المسابقة

صحیح مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہا اونہوں
نے کہ ہم سفر کر رہے تھے اور ایک انصاری تہا جس سے
مسابقت میں کوئی نہیں بڑھا تھا پس وہ کہنے لگا کہ کیا کوئی مدینہ
تک مسابقت کرنیوالا ہے کیا کوئی مسابق ہے۔ مینے کہا کیا
نہیں اکرام کرتا تو کریم کا اور نہیں ڈرتا شریف سے (مطلب یہ کہ
کیا تجھے کسی کا لحاظ نہیں ہے) جوابدیا نہیں مگر رسول اللہ کا
مینے کہا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھے
اجازت دیجیے کہ اس شخص سے مسابقت کروں آپنے فرمایا
کہ تیری خوشی پس بڑھ گیا میں اوس سے مدینہ تک **چوتھا مسئلہ**
یہ کہ کیا جائز ہے بدل تیرنے کی مسابقت میں پس اکثر علمائے
اسکو منع کیا ہے اور جائز رکھا ہو اوسکو حنفیہ اور بعض شافعیہ
نے۔ اور **پانچواں مسئلہ** مسابقت کشتی کا ہے۔ امام احمد
اور امام مالک نے منع کیا ہے اور بعض شافعیہ نے اسمیں
رقم لینا منع کیا ہے اور امام شافعی کے قول کا بھی یہی مقتضا
ہے کہ اونہوں نے تصریح کی ہو کہ مسابقت بالاقدام میں عوض
منع ہے اور بعض شافعیہ اور سب حنفیہ کے نزدیک بالکل جائز
ہے **چھٹا مسئلہ** پنجہ لڑانیکا ہے (شامل ہو گیا اسمیں کلائی
لڑانا بھی) نہیں جائز ہے اوسمیں عوض لینا جمہور کے نزدیک
اور شافعیہ میں ایک روایت جواز کی ہے اور اصحاب حنفیہ کے
مذہب کا مقتضی یہ ہے کہ جائز ہے اسلیے وہ جائز رکھتے
ہیں عوض لینا۔ کشتی اور بھاگ دوڑ اور مسابقت
فی العلم میں **ساتواں مسئلہ** تلوار اور نیزہ اور لٹھ
کی مسابقت کا ہے ۔ امام مالک اور امام احمد نے
اس میں بدل لینا منع کیا ہے۔ حنفیہ جائز رکھتے ہیں۔
مذہب شافعیہ میں اس کی دو روایتیں ہیں **آٹھواں
مسئلہ** گو ہرن مسابقت کا ہے عوض کے
ساتھ۔ منع کیا ہے اس کو جمہور نے۔ اور شافعیہ کے

بالمقاليع على العوض منعها الجمهور والشافعية فيه وجه ومقتضى مذهب اصحاب ابي حنيفة الجواز- **المسئلة التاسعة** المغالبة بشيل الاثقال كالحجارة والعلاج فالجمهور لا يجوزون العوض فيه ومن جوزه على المشابكة والسباحة والصراع والاقدام فمقتضى قوله الجواز ههنا اذ لا فرق- **المسئلة العاشرة** المثاقفة لا تجوز بعوض عند الجمهور واباحها بعض الشافعية وهو مقتضى مذهب اصحاب ابي حنيفة- **المسئلة الحادية عشر**- المسابقة على حفظ القرآن والحديث والفقه وغيره من العلوم النافعة والاصابة في المسائل هل تجوز بعوض منعه اصحاب مالك واحمد والشافعي وجوزه اصحاب ابي حنيفة وشيخنا وحكاه ابن عبد البر عن الشافعي وهو اولى من الشباك في الصراع والسباحة فمن جوز المسابقة عليها بعوض فالمسابقة على العلم اولى بالجواز وهي صورة مراهنة الصديق لكفار قريش على صحة ما اخبرهم به وثبوته وقد تقدم انه لم يقم دليل شرعي على نسخه وان الصديق اخذ رهنهم بعد تحريم القمار وان الدين قيامه بالحجة والجهاد فاذا جازت المراهنة على آلات الجهاد فهي في العلم اولى بالجواز وهذا القول هو الراجح-

نزدیک بھی یہ ایک روایت میں ہے اور مقتضی مذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ جائز ہے **نواں مسئلہ** غالب آجانا بھاری چیزوں کے اٹھانے میں جیسے پتھر اور کھجور کے تنہ پس جمہور نہیں جائز رکھتے اوس میں عوض اور جس شخص نے کہ جائز رکھا ہے عوض لینا پنجہ لڑانے اور تیرنے اور کشتی اور بھاگ دوڑ میں اوس کے قول کا مقتضی یہ کہ جائز ہو یہاں بھی اسلیے اون میں اور اس میں کچھ فرق نہیں ہے **دسواں مسئلہ** ٹھیکری پھینکنے کا- نہیں جائز ہے اوس میں عوض جمہور کے نزدیک اور مباح کہا ہے اسکو بعض شافعیہ نے اور یہی مقتضی ہے مذہب علماء حنفیہ کا- **گیارھواں مسئلہ** مسابقت حفظ قرآن اور حدیث اور فقہ وغیرہ اون علوم پر جو نافع ہوں اور مفید ہوں دریافت مسائل کے لئے- کیا جائز ہے اوس میں عوض لینا- منع کیا ہے اسکو اصحاب امام مالک اور امام احمد اور شافعی رحمہم اللہ نے اور جائز رکھا ہے اسکو اصحاب امام ابو حنیفہ اور ہمارے شیخ نے (مراد از ابن تیمیہ) اور نقل کیا ہے اسکو ابن عبد البر نے امام شافعی سے اور یہ بہتر ہے پنجہ لڑانے اور کشتی لڑنے اور تیرنے سے پس جس نے کہ جائز رکھا ہے مسابقت کو اونمیں عوض کے ساتھ تو مسابقت فی العلم میں تو بطریق اولیٰ جائز ہونا چاہیے- اور یہ وہی صورت ہے جس طرح کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شرط کی تھی کفار قریش سے اوس چیز کے صحیح ہونے کی جس کی اونکو خبر دی تھی (یعنی خبر دربارہ روم جسکا قصہ مشہور ہے) اور پہلے گذر چکا ہے کہ اسکے نسخ پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں ہوئی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مال شرط کفار سے لیا قمار کی حرمت کے بعد اور دین کا قیام حجۃ اور جہاد سے ہے پس جبکہ شرط لگانا آلات جہاد پر جائز ہوا تو باب علم میں بطریق اولیٰ جواز اولیٰ ہے اور یہی قول راجح ہے-

المسئلة الثانية عشر- المسابقة
بالسهام على بعد الرمي لا على الاصابة
فايهما كان ابعد مدى كان هو الغالب
منعها بالعوض اصحاب احمد والشافعي
ويلزم من جوازها في المسابقة بالاقدام
والسباحة والمصارعة جوازها هنا بل هي
اولى بالجواز فان المقصود بالرمي امران
البعد والاصابة فالبعد احد مقصوديه
والسبق به من جنس السبق بالخيل والابل
وبكل حال فهو اولى من سائر الصور التي
قاسوها على مورد النص بالجواز وظاهر
الحديث يقتضيه فانه اثبت السبق في
النصل كما اثبته في الخف والحافر وهذا
يقتضي ان يكون السبق به كالسبق
بهما فاما ان يقال يقتضي الاصابة دون
السبق في الغاية فكلا وهو في اقتضائهما
معا اظهر من الاقتصار على الاصابة
فقط والله اعلم- انتهى قول ابن القيم-
قوله من اجبا - يدل على ان الاجبا
لا يحل بكل معانيه- اما الاول فهو ما يدل
عليه حديث ابن عمر ان النبي صلى الله
عليه وسلم نهى عن بيع الثمار حتى يبدو
صلاحها وتفصيل ما اختلف فيه السلف
من انه يكفي فيه بدو الصلاح في جنس
الثمار او في كل بستان وزرع او في كل شجرة
علىحدة على الاقوال وموضعه الفقه
واما المعنى الثاني فقد سبق حكمه في قوله

بارھواں مسئلہ تیروں کی مسابقت کا ہے دور پھینکنے میں
نہ نشانہ صحیح لگانے میں پس دونوں میں سے جو دور پھینکیگا وہی
غالب ہوگا۔ منع کیا ہے اسکو عوض کے ساتھ اصحاب امام احمد اور
شافعی نے۔ اور بھاگ دوڑ اور تیرنے اور کشتی کی مسابقت
میں عوض جائز رکھنے سے لازم آتا ہے اوسکا جواز اِجگہ بھی
بلکہ یہ بہتر ہے جواز کے لیے اسلیے کہ مقصود تیر اندازی سے دو
ہوتے ہیں دور پھینکنا اور صحیح نشانہ لگانا پس دوری دو مقصودوں
میں سے ایک ہے۔ اور مسابقت اسکی مثل مسابقت گھوڑوں اور
اونٹوں کے ہے۔ اور بہر حال یہی اولی ہے اون تمام صورتوں
سے جنکو قیاس کیا ہے مورد نص پر جواز کے ساتھ اور ظاہر
حدیث کا مقتضی بھی یہی ہے کیونکہ اوسمیں ثابت کی گئی مسابقت
تیر اندازی میں جیسے کہ ثابت ہے گھوڑے اور اونٹ میں
مقتضے اسکا یہ ہے کہ تیر اندازی کی مسابقت کا حکم مثل گھوڑ
دوڑ کی مسابقت کے چاہیے پس اگر کہا جائے کہ مقتضے اسکا
نشانہ بازی ہے نہ مسابقت غایت اور بعد کا تو جواب یہ
ہے کہ ہرگز نہیں۔ شمول قیاس کا دونوں کو اظہر ہے اقتصار
کرنے سے فقط نشانہ بازی پر واللہ اعلم۔ ختم ہوا قول ابن
قیم کا۔ **قولہ من اجبا** یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات
پر کہ اجبا نہیں جائز ہے اپنی کسی معنی کی رو سے لیکن معنی
اول پس اوس کے عدم جواز پر دلالت کرتی ہے ابن عمرؓ
کی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
پھلوں کے بیچنے سے یہانتک کہ وہ پکجاویں۔ اور تفصیل اُس
امر کی جس میں سلف نے اختلاف کیا ہے کہ کافی ہے پکنا
جنس ثمار کا یا ہر باغ اور کھیتی کا یا ہر درخت کا علیحدہ
چند مذاہب پر ہے اور بیان اوسکا فقہ میں ہے۔
لیکن معنے ثانی پس گذر گیا حکم اوسکا قولہ لا دراطیں میں
پس وہ مقتضے ہے اس بات کو کہ اس جگہ وہ معنے

ولاوراط وهذا يقتضي ان لايراد هنا
لئلا ينكرر نعم ويجوز ان يراد به المعنى
الثالث - **قوله كل مسكر حرام**
هذا دليل لمن عمم معنى الخبر وقال ان كل
مسكر خمر وهو قول علي وعمر وابنه وسعد
وابي موسى وابي هريرة وابن عباس وعائشة
ومن التابعين عروة وسعيد بن المسيب
والحسن وسعيد بن جبير وهو قول مالك
والاوزاعي والثوري وابن المبارك والشافعي
واحمد واسحق وغيره واستدلوا بحديث
ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
كل مسكر خمر وكل مسكر حرام وفي رواية
كل مسكر خمر وكل خمر حرام وقد خصص
بعضهم بالعنب وفصلوا في ان تحريمه
قطعي وتحريم ما عداه ظني وروي عن
ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبة
وهذا دليل التخصيص - **اقول** - هكذا
قيل وفيه ان دعوى بتخصيص الخمر
بالعنب لم يثبت بهذا الا ان يقال انه
جواب عن عمم الخبر فكانه اجاب بنقض
التعميم ويمكن ان يوجّه بان معنى الحديث
ان الخمر من احدى هاتين الشجرتين
فمن تبعيضية - وهذا التاويل هو
مقتضى حديث ابن عباس حرمة الخمر
لعينها والمسكر من كل شراب كما رواه
الطحاوي ونقل الطحاوي عن ابي حنيفة

مراد نہ ہوں تاکہ تکرار لازم نہ آئے۔ ہاں تیسرے معنی اس جگہ
مراد ہو سکتی ہیں۔ **قولہ کل مسکر حرامٌ**۔ یہ دلیل ہے اوس
شخص کی جس نے حدیث کے معنے عام لیے ہیں اور کہا
ہے کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور یہی قول ہے حضرت علی
اور حضرت عمر اور ابن عمر اور سعد بن وقاص اور ابو موسی اور ابو ہریرہؓ
اور ابن عباس اور عائشہ رضوان اللہ علیہم کا اور تابعین میں
سے عروہ اور سعید بن مُسیب اور سعید بن جبیر کا اور یہی قول ہے
امام مالک اور اوزاعی اور ثوری اور ابن مبارک اور امام شافعی
اور امام احمد اور اسحق وغیرہ کا اور استدلال لائے ہیں وہ حدیث
ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز خمر
ہے اور ہر خمر حرام ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر نشہ
والی چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے اور بعض نے تخصیص کی
ہے خمر کی انگور کے ساتھ اور تفصیل کی اس امر میں کہ تحریم
خمر انگور کی قطعی ہے اور تحریم اوسکے ماسوا کے ظنی۔ اور
مروی ہے ابو ہریرہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ سے
کہ خمر اون دو شجروں یعنے نخلہ و عنب کا ہوتا ہے اور یہ
دلیل ہے تخصیص کی **کہتا ہوں میں** کہ اسیطرح کہا گیا ہے
اور اسمیں یہ اعتراض ہے کہ یہ دعویٰ کہ خمر خاص ہے عنب کے
ساتھ نہیں ثابت ہوتا اس سے مگر کہ کہا جائے کہ یہ جواب ہے
اوس شخص کا جس نے حدیث کو عام کیا ہے پس گویا کہ جواب
دیا اوسکی تعمیم توڑ کر اور ممکن ہے کہ توجہ کی جاوے بایںطور کہ
معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ شراب ان دو پیڑوں میں
ایک کی ہوتی ہے۔ پس مِن تبعیضیہ ہوگا اور یہ تاویل مقتضی ہے
حدیث ابن عباسؓ کی کہ حرام کی گئی خمر بعینہ اور نشہ کرنے
والی ہر قسم کی شراب جیسے کہ روایت کیا اس کو
طحاوی نے اور نقل کیا ہے طحاوی نے امام ابو حنیفہ
سے کہ خمر حرام ہے بالکل تھوڑا ہو یا بہت اور نشہ

ان الخمر حرام قليلها وكثيرها والسكر من
غيرها حرام وليس كتحريم الخمر والنبيذ
المطبوخ لاباس من اى شئ كان وعن ابى
يوسف لاباس بالنقيع من كل شئ وان
غلى الا الزبيب والتمر قال كذا حكاه محمد
عن ابى حنيفة وعن محمد ما اسكر كثيره فاحب
ان لا اشربه ولا احرمه وقال الثورى اكره
نقيع التمر ونقيع الزبيب اذا غلى ونقيع
العسل لاباس به - انتهى -

غیر خمر کا حرام ہے لیکن اوسکی حرمت مثل خمر کی حرمت کے
نہیں ہے اور جوش دی ہوئے نبیذ کا کچھ حرج نہیں خواہ کسی
چیز کا ہو اور ابو یوسف سے روایت ہے کہ کچھ حرج نہیں
ہر چیز کے نقیع کا اگرچہ وہ جوش مارے مگر انگور اور کھجور کا۔
کہا طحاوی نے کہ اسیطرح روایت کی ہے امام محمد نے امام
ابو حنیفہ سے اور امام محمد سے روایت ہے کہ جس شے
کی زیادتی مسکر ہو تو میں اچھا سمجھتا ہوں کہ نہ پیوں اوسکو اور
نہ حرام کروں اور کہا ثوری نے کہ مکروہ جانتا ہوں میں نقیع تمر
اور نقیع زبیب کو جبکہ جوش مارے اور کچھ حرج نہیں نقیع عسل کا۔

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم لاكيدر واهل دومة الجندل

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ نے اکیدر اور دومۃ الجندل والوں کے لیئے

قال الزرقانى ارسل رسول الله صلى الله
عليه وسلم وهو بتبوك الى اكيدر صاحب
دومة الجندل سرية عليها خالد بن الوليد

کہا زرقانی نے کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے جبکہ
تھے وہ تبوک میں اکیدر کی طرف ایک لشکر
جس کے امیر خالدؓ بن ولید تھے۔ بس قید کیا آپنے

سه قوله النبيذ - من الانتباذ وهو ان يجعل نحو
تمر او زبيب فى الماء ليحلو فيشرب ونهى عنه وهو
منسوخ الا عند جماعة وجواب ابن عباس
به بالحديث للمرأة السائلة عن النبيذ يدل
على ان مذهبه عدم النسخ ١٢ كذا فى
مجمع البحار -

عه قوله بالنقيع - جاء فى حديث اخر الكرم
يتخذونه زبيبا ينقعونه اى يخلطونه بالماء
ليصير شرابا وكلما القى فى ماء فقد انقع والنقوع
بالفتح ما نقع فى الليل يشرب نهارا وبالعكس
والنقيع شرابا يتخذ من زبيب او غيره ينقع
فى الماء من غير طبخ ١٢ مجمع البحار

سه قولہ النبیذ مشتق ہے انتباذ سے اور وہ یہ ہے کہ ڈالی جائے
کھجور یا انگور مثلاً پانی میں تاکہ میٹھی ہو جاویں پھر پی جاویں اور منع کیا گیا
ہے اس سے اور یہ منسوخ ہے مگر ایک گروہ کے نزدیک جواب ابن عباس
کا حدیث سے اوس عورت کو جو سائل تھی نبیذ کی
بابتہ دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ آپ کا مذہب عدم نسخ
کا ہے۔ مجمع البحار۔

عه قولہ بالنقیع۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ بنانے میں انگور
کا نقیع ملاتے ہیں اوسکو پانی میں تاکہ ہو جائے شراب در جب ڈالا جاوے
پانی میں تو ہو جاتا ہے انقع۔ اور نقوع بفتح وہ چیز جو بھگو دیا جاوے
رات کو تاکہ پی جاوے دن میں یا بالعکس اور نقیع وہ شراب
جو بنائی جاوے انگور سے پانی میں بھگو کر بغیر پکائے ہوئے۔ مجمع البحار

فاسره وجاء به فصالحه على الجزية
وخلى سبيله وكتب له كتابا نسخته.
بسم الله الرحمن الرحيم.
هذا كتاب من محمد رسول الله صلى
الله عليه وسلم لاكيدر حين اجاب الى الاسلام
وخلع الانداد والاصنام مع خالد بن
الوليد سيف الله في دومة الجندل و
اكنافها - ان لنا الضاحية من الضحل والبور
والمعامي واغفال الارض والحلقة والسلاح
والحافر والحصن ولكم الضامنة من النخل
والمعين من المعمور ولا تعدل سارحتكم
ولا تعد فاردتكم ولا يحظر عليكم النبات
تقيمون الصلوة لوقتها وتؤتون الزكوة
بحقها عليكم بذلك عهد الله والميثاق ولكم
الصدق والوفاء شهد الله ومن حضر
من المسلمين - ذكره في المواهب وقال
الزرقاني اخرجه الواقدي في المغازي
بحذف قوله حين اجاب الى قوله واكنافها
قال حدثني شيخ من دومة ان رسول الله
كتب لاكيدر كتابا قال صاحب المصباح
اورده محمد بن سعد في الطبقات وقال
قال عمرو بن محمد الاسلمي حدثني رجل
من اهل دومة - ونقله السهيلي هكذا
في روض الانف عن ابي عبيد قال اتاني
به شيخ فقرأته اذا فيه - فذكر الكتاب -
وهذا الكتاب صريح في اسلام اكيدر
وبهذا ونحوه اغتر ابن منده وابو نعيم

اوسکو اور لے آئے رسول اللہ کے پاس پس صلح کی
آپ نے اوس سے جزیہ پر اور چھوڑ دیا اوراوسکو فرمان لکھدیا
جس کے لفظ یہ ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب
سے سیف اللہ خالد بن ولید کے ہمراہ اکیدر کے نام جبکہ
قبول کرلیا اوس نے اسلام اور چھوڑ دیا شرک کو
اور بتوں کو دومۃ الجندل میں (اس بابتہ) کہ ہمارے واسطے
ہیں قریب آبادی کے اطراف زمین کی نہریں اور زمین
سے بے زراعت اور بے عمارت اور پڑت زمین اور زرہیں
اور ہتیار اور گھوڑے اور قلعہ۔ اور تمہارے لیے ہیں وہ
درختان خرما جو داخل آبادی ہیں اور بستی کے قریب کی نہریں
اور عامل زکوۃ کے پاس تمہارے چرنیوالے جانور جمع کرکے
زکوۃ لینے کی غرض سے نہ بھیجے جاوینگے (بلکہ زکوۃ وصول کرنیکو
وہ خود آئیگا) اور زکوۃ لینے کے حساب میں تمہارے گلہ کے سوا جانور
نہیں شمار کیے جاوینگے اور نہ روکا جائیگا کوئی تم میں سے گھاس چرنے سے
جہاں وہ چاہے پڑھوگے تم نماز اوسکے وقتوں پر اور دوگے تم
زکوۃ پوری پوری۔ لازم و واجب ہے تم پر اللہ کے عہد کیا تھا اور تمکو لازم
ہے اس لکھے ہوئے کو سچائی سے پورا کرنا۔ گواہی دی اسپر اللہ نے اور
اون مسلمانوں نے جو موجود تھے ذکر کیا ہے اسکو مواہب میں اور کہا زرقانی
نے کہ تخریج کی ہے اسکی واقدی نے مغازی میں اور حذف کیا ہے اوسنے
اپنی تخریج میں قول رسول اللہ حین اجاب کو قولہ واکنافہا تک اور کہا
کہ حدیث بیان کی مجھسے دومہ کے ایک شخص نے کہ رسول اللہ نے لکھا اکیدر کو
ایک فرمان۔ کہا صاحب مصباح المضیء نے کہ بیان کیا ہے اسکو محمد بن سعد
نے اپنی طبقات میں اور کہا کہ کہا عمرو بن محمد الاسلمی نے کہ حدیث بیان
کی مجھسے اہل دومہ سے ایک شخص نے اور نقل کیا ہے اوسکو سہیلی نے اسیطرح
روض الانف میں ابو عبید سے روایت کرکے کہا ابو عبید نے کہ لایا میرے پاس
اوس فرمان کو ایک بوڑھا آدمی میں نے اوسکو پڑھا تو اوسمیں لکھا ہوا تھا کہ۔

فذكراه في الصحابة وشنع عليه ابو الحسن ابن الاثير فقال انما اهدى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وصالحه ولم يسلم وهذا امما الاخلاف فيه بين اهل السير ومن قال انه اسلم فقد اخطا بل كان نصرانيا وقتله خالد بن الوليد في خلافة ابي بكر كافرا كما ذكره البلاذري ويحتمل ان يكون اسلم بعد ذلك كما قال الواقدي وكما يظهر من هذا الكتاب ثم ارتد بعد النبي صلى الله عليه وسلم مع من ارتد كما قال البلاذري ومات على ذلك كافرا۔

پس ذکر کیا فرمان۔ یہ فرمان صریح ہی اکیدر کے اسلام میں اور اس سے اور اس کے مثل روایات سے دھوکہ کہا گیا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے پس ذکر کیا ہی اون دونو نے اکیدر کو صحابہ میں اور اعتراض کیا ہی اسپر ابو الحسن ابن الاثیر نے پس کہا کہ ہدیہ بھیجا اکیدر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اور صلح کی آپسے اور اسلام نہیں لایا اور یہ بات یعنی اوسکا عدم اسلام بغیر خلاف کے مسلم ہے اہل سیر کے نزدیک اور جس شخص نے کہا کہ وہ اسلام لے آئے تھے اوسنے غلطی کی ہی بلکہ وہ نصرانی تھا اور قتل کیا ہی اوسکو خالد بن ولید نے ابوبکرؓ کی خلافت میں بحالت کفر جیسا ہی ذکر کیا ہی اُسکی نسبت بلاذری نے اور احتمال ہی کہ اسلام لایا ہو اوسکے بعد جیسا کہا ہی واقدی نے اور جیسا کہ معلوم ہوتا ہے اس فرمان سے پھر مرتد ہو گیا بعد رسول اللہ کے اور لوگوں کے ساتھ جو مرتد ہوئے جیسا کہ کہا ہی بلاذری نے اور مر گیا ہو اوسی طرح بحالت کفر

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

الضاحية - البارز الظاهر من الارض وفي الروض اطراف الارض - **ضحل** بفتح المعجمة وسكون المهملة واللام الماء القليل وقيل الماء القريب المكان - **بور** الارض التي لم تزرع - **والمعامي واغفال الارض** - في الروض المعامي اراضي المجهولة واغفال الارض ما لا اثر فيه من عمارة او نحوها قال الزرقاني هذا عطف تفسيري وهذا يقتضي تغايرهما الا ان يقال هو بحسب المفهوم وما صدقهما واحد بان يراد بالمجهول ما لا اثر فيه وفي القاموس الاعماء الجهال جمع اعمى واغفال الارض التي لا عمارة بها كالاعمى

الضاحیۃ ظاہر اور صاف زمین اور روض الآنف میں اسکا ترجمہ لکھا ہے کہ اطراف ارض۔ **ضحل** بفتح ضاد معجمہ و سکون حا مہملہ اور لام۔ تھوڑا پانی اور بعض نے کہا ہے کہ وہ پانی جو بستی سے قریب ہو۔ **بور** وہ زمین جو بوئی ہوئی نہ ہو۔ **المعامی و اغفال الارض**۔ روض الآنف میں لکھا ہے کہ معامی بیکار زمین اور **اغفال الارض**۔ وہ زمینیں جنمیں عمارت وغیرہ کا اثر نہ ہو کہا زرقانی نے کہ یہ عطف تفسیری ہے اور عبارت مقتضی ہی اون دونو کے تغایر کو مگر کہ تاویل کی جائے اِس طور سے کہ تغایر بحسب المفہوم ہی اور ما صدق اِس کا واحد ہے بایں طور کہ مراد مجہول سے وُہی زمین ہے جس میں عمارت وغیرہ کا اثر نہ ہو اور قاموس میں ہے کہ اعماء یعنی جہال جمع ہے اعمیٰ کی اور اغفال الارض وہ زمین جس میں عمارت نہ ہو گویا جیسے اندھا آدمی۔

الضامنة من النخل - بالمعجمة هو ما كان داخلا في العمارة وتضمنت امصارهم وقراهم لان اربابها ضمنوا حفظها فهي ذات ضمان **معين** - الظاهر من ماء الدائم - **لا تعدل سارحتكم** - السرح والسارح والسارحة سواء الماشية اي لا تصرف ولا تمنع ماشيتكم عن مرعى تريداه كذا قاله الواقدي وقال في الروض معناه لا تحشر الى المصدق - **لا تعد فاردتكم** يعني الزيادة على الفريضة اي لا تضم الى غيرها فتعد منها وتحسب - **لا يحظر عليكم النبات** - بالحاء المهملة والظاء المعجمة الحظر المنع فالمعنى لا تمنعون من الرعي حيث شئتم كذا قاله السهيلي و قال في مجمع البحار اي لا تمنعون من الزراعة حيث شئتم - قال ابن حديدة النبات النخل القديم الذي ضرب عروقه في الارض وثبت انتهى - وفي رواية - **لا تحصر** - بمهملة **البيات** - بباء الموحدة والياء التحتانية اي لا تضيق عليكم في البيات بارض تزرعون بها -

الضامنة من النخل ضاد معجمہ میم۔ اور نون۔ وہ چیز جو داخل ہو آبادی میں اور متضمن ہوں اوسپر بستیاں اور شہر اس وجہ سے کہ وہاں رہنے والے ضامن ہیں اوسکی حفاظت کی پس وہ صاحب ضمان ہیں **معین** ظاہر پانی ہمیشگی والا دائم و ہمیشہ **لا تعدل** سارحتکم۔ السرح۔ سارح۔ سارحہ۔ سب کے ایک معنے ہیں یعنی چوپایہ یعنی نہ روکے جاوینگے اور نہ منع کیے جاوینگے تمہارے جانور چراگاہ سے اسیطرح کہا ہے واقدی نے اور کہا روض الانف میں کہ اوسکے معنی یہ ہیں کہ نہ بھیجے جاوینگے طرف عامل زکوۃ کے **لا تعد** فاردتکم یعنی زائد فرض پر یعنے نہ ملایا جاویگا فریضہ غیر فریضہ کیطرف تاکہ وہ غیر فریضہ شمار کر لیا جاوے فریضہ کے ساتھ زکوۃ میں **لا یحظر علیکم** النبات۔ حار مہملہ ظار معجمہ خطر کے معنی منع کے ہیں پس معنی یہ ہونگے کہ نہ منع کیے جاوگے تم چرائی سے جہاں تم چاہو اسیطرح بیان کیا ہے سہیلی نے اور کہا مجمع البحار میں کہ نہ منع کیے جاوگے تم زراعت سے جہاں تم چاہو تفسیر کی ہے ابن حدیدہ نے نبات کی کہ نبات اوس پرانی کھجور کو کہتے ہیں جسکی جڑیں زمین میں گھس جاویں اور مضبوط ہو جاویں۔ انتہی اور ایک روایت میں بجائے اسکے **لا تحصر** بمہملتین **البیات** بار موحدہ اور یار تحتانیہ معنی یہ ہیں کہ نہ تنگی کی جاویگی تم پر شب گذارنے یا گھر بنانے میں اوس زمین میں جہاں تم کھیتی کرتے ہو۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله بور الى اغفال الارض - افاد ان الارض التي ليست في يد احد من الرعية تنزل عليه حكم بيت المال ويستنبط منه

قوله بور الى اغفال الارض۔ اس قول نے فائدہ دیا اس بات کا کہ جو زمین کسی کے قبضہ میں نہو تو نازل ہوتا ہے اوس پر حکم بیت المال کا (یعنی وہ زمین نزولی ہو جاتی ہے) اور مستنبط ہوتی ہے

كل ما فرغ من الايدى من الاموال فهو ايضا
لبيت المال لانه لم يزاحمه احد من الناس
قوله والحلقة الى الحصن - يستفاد
منه ان الامام يجوز له ان ياخذ من رعيته
ما يرى من الحلقة والسلاح والحافر والحصن
فيعد بها فى قتال المشركين وكم ياخذها
منه وكم يتركها عندهم فهو على راى الامام
واما الحصن فالظاهر انه لا يتركه فى ايديهم
ولكن ما وقع فى فتح خيبر يرشد الى انه يجوز
للامام ان يترك الحصون فى ايديهم فان
يهود خيبر لما الجوا الى الحصن نزلوا على الصلح
الذى يذلوه ان لرسول الله صلى الله عليه
وسلم الصفراء والبيضاء والحلقة والسلاح
ولهم رقابهم وذريتهم وان ينفوا من الارض
ولم يذكر فيه عقد الحصن فالظاهر انه
ترك لهم - **قوله نقيمون الصلوة**
لوقتها - فيه دليل على رد من قال بالجمع
وهو معنى قوله تعالى كتابا موقوتا وروى
عبادة بن الصامت مرفوعا ستكون بعدى
عليكم امراء تشغلهم اشياء عن الصلوة
لوقتها حتى يذهب وقتها فصلوا الصلوة
لوقتها - الحديث رواه ابو داؤد واحمد
وغيرهما الا ما كان من عذر نسيان او نوم
فوقتها اذا ذكر وقد ورد ذلك منصوصا
فى احاديث المرفوعة وليس مقام لبسط
الكلام فى ذلك - **قوله نؤتون الزكوة**
بحقها - معناه بحق الزكوة على ما ورد به

اس سے یہ بات کہ ہر وہ چیز جو کسی کے قبضہ میں نہ ہو خواہ
وہ مال ہی ہو وہ بھی بیت المال کا ہوجاتا ہے کیونکہ اوسکے
لیے کوئی شخص جھگڑا کرنیوالا نہیں ہے **قولہ** والحلقۃ الی
الحصن. فائدہ دیا اس نے اس بات کا کہ امام کو جائز ہے
کہ زرہ. ہتھیار قلعہ وغیرہ میں جو کچھ مصلحت دیکھی اپنی رعیت
سے لیلے - اور تیاری کرے اوسکے ساتھ مشرکین سے
لڑنیکی - اور کسقدر اونسے لے اور کسقدر اونکے لیے چھوڑے
یہ امام کی رار اور مصلحت پر ہے. لیکن قلعہ پس ظاہر تو یہی ہے
کہ نہ چھوڑے اوسکو اونکے قبضہ میں لیکن واقعہ فتح خیبر دلالت
کرتا ہے اس بات پر کہ جائز ہے امام کو کہ قلعہ بھی اونکے قبضہ
میں چھوڑ دے کیونکہ جب یہود خیبر محصور ہوئے قلعہ میں تو
راضی ہوئے صلح پر جسکو طے کیا اونہوں نے باینطور کہ واسطے
رسول اللہ صلعم کے ہے اشرفیاں اور روپیہ اور زرہیں اور
ہتھیار اور اونکے لیے ہے غلام اور اونکی اولاد اور یہ بات کہ
جلاوطن ہوجاویں. اور نہیں ذکر کیا عقد صلح میں قلعہ کا بس
ظاہر یہ ہے کہ وہ چھوڑ دیا گیا تھا اونکے لیے **قولہ** نقیمون الصلوۃ
لوقتہا. اسمیں رد ہے اوس شخص کا جس نے قول کیا ہے جمع کا اور
یہی معنی ہیں قول اللہ عزوجل کے کتابا موقوتا کے اور روایت
ہے عبادہ بن صامت سے مرفوع (فرمایا آپنے) کہ ہونگے
میرے بعد ایسے امیر جنکو بہت سی باتیں نماز وقت پر ادا
کرنے سے روکدینگی یہانتک کہ نماز کا وقت جاتا رہیگا پس پڑھو تم نماز
اپنی وقت پر (یعنی ایسی صورتمیں اقتدا امیر کی واجب نہیں ہے) اس
حدیث کو روایت کیا ہے ابوداؤد و احمد وغیرہ نے لیکن اگر کوئی عذر ہے (مثلاً
بھول جائے یا نماز کے وقت سوتا ہو تو اوسکا وقت وہی ہے جبکہ یاد
ہو (یعنی جب وہ عذر رفع ہوجائے) اور اس بارہ میں احادیث مرفوعہ
بہت ہیں جنکی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے **قولہ** تؤتون الزکوۃ بحقہا
اسکے معنی یہ ہیں کہ ادا کروگے تم زکوۃ کو حق زکوۃ کے ساتھ.

الشرع من قدر الزكوة بتفاصيله في اجناس الحيوانات والنقدين والزرع وغير ذلك وكذا ما ورد من قوله صلى الله عليه وسلم لاجلب ولاجنب وغير ذلك من المنهيات والمامورات فان هذه هي حق الزكوة - **قوله شهد الله ومن حضر** - هذا كقوله تعالى شهد الله انه لا اله الا هو والملائكة واولوا العلم قائما بالقسط - الآية - وقد ذكروا فيه ان الشهادة من الله ومن غيره بمعنى واحد وقال بعضهم انه ليس كذلك فقال الاولون ان الشهادة هنا عبارة عن الاخبار المقرون بالعلم وهو مفهوم واحد وحاصل في حق الجميع وقال الآخرون ان شهادة الله نصب الدلائل الدالة عليها وانزال الآيات الناطقة بها وشهادة الملائكة الاقرار وشهادة اولوا العلم الايمان بها والاحتجاج عليها كذا فسره البيضاوي - وعلى الكل يستقيم ان الحديث يدل على ان كتب الشهادة مما يوجب الوثوق به سواء كان الكتاب من الامام و المامومر وانه حجة ويرد به قول من قال ان الكتاب لا يقوم به الحجة سواء كان الشهادة مكتوبة عليه ام لا =

یعنی جس طرح شرع میں وارد ہوا ہے مقدار زکوۃ کی اوسکی تفاصیل کے ساتھ اجناس حیوانات اور نقدین یعنی سونا چاندی اور کھیتی وغیرہ میں اور اسیطرح وہ احکام جو وارد ہوئے ہیں قول رسول اللہ صلعم لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ میں اور اس کے سوا جو اوامر و نواہی ہیں پس تحقیق یہ معنی ہیں حق زکوۃ کے **قولہ** شہد اللہ ومن حضر یہ مثل قول اللہ عزوجل کے ہے کہ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ - الآیۃ - اور ذکر کیا ہے مفسرین نے اس کے ترجمہ میں کہ شہادت من اللہ اور شہادت من غیر اللہ میں دونو جگہ شہادت کے ایک ہی معنی ہیں - اور بعض نے کہا ہے کہ اسطرح نہیں ہے بلکہ فرق ہے پس اول گروہ نے کہا کہ اس جگہ شہادت کے معنی ہیں وہ خبر جو ملی ہوئی ہو ساتھ علم کے اور شہادت باین معنی مفہوم واحد ہے اور حاصل ہے جمیع شہادات میں - اور کہا دوسرے گروہ نے کہ مراد اللہ کی شہادت سے یہ ہے کہ وہ قائم کرے ایسے دلائل جو دال ہوں اوسکی وحدانیت پر اور اتارے ایسی آیات جو دلیل ہوں وحدانیت کی اور مراد شہادت ملائکہ سے یہ ہے کہ اقرار کریں وہ اوسکی وحدانیت کا اور شہادت عالموں کی یہ ہے کہ ایمان لائیں خدا کی وحدانیت پر اور حجتیں بیان کریں اوسکی - اسیطرح اس مقام کی تفسیر کی ہے امام بیضاوی نے اور ہر معنی کی بنا پر حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ شہادت کے لکھنے سے تحریر پر اعتبار واجب ہوتا ہے خواہ وہ تحریر امام کی ہو یا عوام رعایا میں سے کسی کی اور یہ کہ شہادت حجۃ ہے اور رد ہوتا ہے اس حدیث سے اوس شخص کا قول جو قائل ہے اس بات کا کہ تحریر حجت نہیں ہو سکتی خواہ اوسپر شہادت لکھی ہوئی ہو یا نہ ہو -

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم لاكثم بن صيفي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے اکثم بن صیفی کے لیئے

ذكر الحافظ في الاصابة انه قال ابو حاتم في المعمرين لما سمع اكثم بن صيفي بخروج النبي صلى الله عليه وسلم بعث اليه ابنه حبيشاً ليأتيه بخبره قال يا بني اني اعظك بكلمات فخذ بهن من حين تخرج من عندي الى ان ترجع - فذكر قصة طويلة فيها - فكتب اليه النبي صلى الله عليه وسلم - اني احمد اليك الله الذي لا اله هو - ان الله امرني ان اقول لا اله الا الله - فقال اكثم لابنه ماذا رأيت قال رأيته يامر بمكارم الاخلاق وينهى عن ملائمها فجمع اكثم قومه ودعاهم الى اتباعه وقال ان اسقف نجران كان يخبر بامره وبعثه فكونوا اولاً في امره فقال لهم مالك بن نويرة ان شيخكم خرف فقال اكثم ويل للشجي من الخلي والله ما عليك آسي ولكن على العامة ثم نادي في قومه فتبعه منهم مائة رجل فساروا حتى كانوا دون المدينة باربع ليال كره ابنه حبيش مسيره فادلج على ابل اصحاب ابيه فنحرها وشق قربهم ومزادا تهم فاصبحوا ليس معهم ماء فجهدهم العطش وايقن اكثم بالموت

ذکر کیا ہے حافظ نے اصابہ میں کہ بیان کیا ہے ابوحاتم نے ذکر معمرین میں کہ جب اکثم بن صیفی نے رسول اللہ کا مبعوث ہونا سنا تو اپنے بیٹے حبیش کو رسول اللہ کی خدمت میں بھیجا تاکہ وہاں کی خبر لائے اور کہا اے میرے بیٹے میں تجھکو چند باتوں کی نصیحت کرتا ہوں اونکو یاد رکھ یہانتک کہ تو میرے پاس واپس لوٹکر آوے پس ذکر کیا ابوحاتم نے ایک طویل قصہ جسمیں ذکر یہ کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثم کو یہ فرمان کہ میں تعریف کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کے کہ سوا اوسکے کوئی معبود نہیں ہے تحقیق اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ کہوں میں لا الہ الا اللہ یعنی نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ پس پوچھا اکثم نے اپنے بیٹے سے (یعنی اوسکی واپسی پر) کہ کیا دیکھا تو نے اوسنے جوابدیا کہ دیکھا مینے آپکو کہ حکم کرتے ہیں آپ عمدہ اخلاق کا اور منع کرتے ہیں بُری عادتوں سے پس جمع کیا اکثم نے اپنی قوم کو اور بلایا اونکو رسول اللہ کے اتباع کیطرف - اور کہا کہ اسقف نجران خبر دیا کرتا تھا آپکی نبوت اور آپکی بعثت کی پس ہوجاؤ تم اول اس امر میں پس کہا قوم سے مالک بن نویرہ نے کہ تمہارا شیخ سٹھیا گیا ہے جوابدیا اکثم نے کہ خرابی واسطے غمگین کے تنہا آدمی سے قسم اللہ کی مجھے تیرا غم نہیں ہے بلکہ عام مخلوق کا غم ہے پھر چلا ہوا اپنی قوم کیطرف پس تابعداری کی اوسکی اونمیں سے سو آدمیوں نے پس کوچ کیا انہوں نے یہانتک کہ جب مدینہ سے چار منزل کا فاصلہ رہگیا تو مکروہ جانا اوسکے بیٹے حبیش نے اس سفر کو پچھلی راتسے اٹھا اور اپنے باپکے ہمراہیوں کے اونٹونکو ذبح کر ڈالا اور انکی مشکیں اور پکھالیں

ـه الشجي الحزين والخلي من لا زوج له فانه يزيد في الوحشة - ۱۲

ـه شجی بمعنی غمگین - اور خلی وہ شخص جسکے بیوی نہ ہو پس زائد ہوتی اوسکی وحشت ۱۲ مجمع البحار -

فقال لاصحابه اقدموا على هذا الرجل فاعلموه بانى اشهد ان لا اله الا الله وانه رسول الله واتبعوه فقدموا عليه واسلموا ولما بلغ حاجبا ووكيعا خروج اكتم خرجا فى اثره فلما مرا بقبره نحرا عليه جزورا وقالا لاصحابه ماذا امركم به قالوا امرنا بالاسلام فاسلما معهم قال ابو حاتم عاش اكتم ثلثمائة وثلثين سنة

پہاڑ ڈالیں جب وہ صبح کو اُٹھے تو اون کے پاس پانی نہیں تھا یقین کر لیا اکتم نے اپنی موت کا اور کہا اپنے ہمراہیوں سے کہ جاؤ اس شخص کے پاس (مراد رسول اللہ) اور خبر دو اوسکو کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اور تابعداری کرو تم اوسکی پس حاضر ہوئے رسول اللہ کی خدمت میں اور اسلام لے آئے اور جبکہ حاجب اور وکیع کو خبر پہونچی اکتم کے سفر کی تو وہ دونو اُسکے پیچھے چلے جب اوسکی قبر پر پہونچے تو وہاں قربانی کی اور اُسکے ہمراہیوں سے پوچھا کہ تمکو اُسنے کیا حکم دیا جواب دیا کہ اسلام لانیکا۔ وہ دونو بھی ان سب کے ساتھ

هذا ما كتبه النبى صلى الله عليه وسلم لاهل قبيلة جربا واذرح

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جربا اور اذرح والوں کے لیے

قال الواقدى ثم اتى النبى صلى الله عليه وسلم مع صاحب ايلة بجزيتهم فاخذها وكتب لهم كتابا نسخته - بسم الله الرحمن الرحيم هذا الكتاب من محمد النبى رسول الله لاهل اذرح وجربا انهم آمنون بامان الله وامان محمد صلى الله عليه وسلم وان عليهم مائة دينار فى كل رجب وافية طيبة والله كفيل عليهم بالنصح والاحسان الى المسلمين ومن لجاء اليهم من المسلمين من المخافة والتعزير - اذا خشوا على المسلمين فهم آمنون حتى يحدث اليهم محمد صلى الله عليه وسلم شيئا من قتل وخروج - ورواه البخارى عن ابى حميد الساعدى فى قصة قدوم ملك ايلة - ذكره المواهب وقال من قوله اذا خشوا الى آخر الكتاب - هذا بقية الكتاب عند الواقدى كما ذكره

کہا واقدی نے کہ حاضر ہوئے وہ حاکم ایلہ (اکیدر) کے ساتھ جزیہ لیکر (گویا مطیع ہوکر) پس قبول کیا رسول اللہ نے وہ جزیہ اور لکھدیا اونکو فرمان بلفظ اوسکے یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد نبی رسول اللہ کی جانب سے اذرح اور جربا والوں کے لیے اس بابت کہ وہ اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امن میں ہیں اور اونپر سو دینار ہیں (جزیہ) ہر رجب میں پورے اور کھرے۔ اور اللہ نے حکم کیا اونکو عام مسلمانوں کے ساتھ خیرخواہی اور بھلائی کرنیکا اور اُن مسلمانوں کے ساتھ جو بحالت خوف یا کسی قسم کی مدد مانگنے کو اونکے ہاں پناہ گزین ہو جاویں اور جب کبھی اندیشہ کریں وہ مسلمانوں کی جانب سے تو وہ اپنے کو امن میں سمجھیں یہانتک کہ فرمان بھیجیں اونکی بابت رسول اللہ صلعم خواہ قتل کا یا اخراج کا۔ روایت کیا ہے اسکو بخاری نے ابی حمید ساعدی سے ملک ایلہ کے آنے کے قصہ میں۔ اور ذکر کیا اسکو مواہب نے اور کہا قول رسول اللہ اذا خشوا سے آخر فرمان تک کی بابت کہ یہ بقیہ نامہ کا ہے واقدی کے نزدیک جیسے کہ ذکر کیا ہے شامی نے قصہ تبوک میں [illegible]

الشامی فی بتوک - جربا - بالجیم والراء المهملة والباء الموحدة - اذرح - بفتح همزة وسکون الذال المعجمة والراء والحاء المهملتين -

مہملہ اور بار موحدہ اذرح بفتح الف اور سکون ذال معجمہ اور رار اور حار دونو مہملہ -

هذا ما کتبه النبی صلی الله علیه وسلم لاهل دومة الجندل مع قطن بن حارثة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے دومۃ الجندل والوں کے لیے ہمراہی قطن بن حارثہ

قال الحافظ روی ابن شاهین من طریق هشام بن الکلبی باسناد له قال وفد حصین وحارثة ابنا قطن علی النبی صلی الله علیه وسلم فاسلما وکتب لهما کتابا وقال صلی الله علیه وسلم فیه - هذا کتاب من محمد رسول الله لاهل دومة الجندل وما یلیها من طوائف کلب مع حارثة بن قطن - لنا الصاخبة من البغل ولکم الصامت من النخل علی الحارثة العشر وعلی العامرة نصف العشر - ورواه ابن سعد عن هشام بن الکلبی باسناد آخر فقال حدثنی هشام بن محمد قال حدثنی ابن ابی صالح رجل من بنی کنانة عن ربیعة بن ابراهیم قال وفد حارثة ابن قطن وحمل بن سعدانة الی رسول الله فکتب النبی صلی الله علیه وسلم لحارثة کتابا - فذکر الکتاب - **الصاخبة** - الضجة واضطراب الاصوات ومنه فی نعته صلی الله علیه وسلم ولا صخب بکسر الخاء المعجمة صفة مشبهة ای لا یرفع صوته علی الناس لسوء خلقه - **والصامت** - ضده

کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے ہشام بن کلبی کے طریقہ سے اوسکی سند کے ساتھ کہا کہ ایلچی بنکر حاضر ہوئے حصین اور حارثہ بن قطن رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لے آئے وہ دونو اور لکھدیا رسول اللہ نے اون کو فرمان - اور تحریر فرمایا آپنے اوس میں کہ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلعم کا دومۃ الجندل والوں کے لئے اور اون لوگوں کے لئے جو اون کے متعلق ہیں قبائل کلب کے حارثہ بن قطن کے ہمراہ ہمارے واسطے صاخب ہیں یعنی خچر اور تمہارے واسطے صامت ہیں یعنی کھجوریں - آباد زمینوں پر عشر ہے اور نو توڑ پر نصف عشر اور روایت کیا ہے اسکو ابن سعد نے ہشام بن کلبی سے دوسری سند کے ساتھ پس کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ہشام بن محمد نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ابن ابی صالح نے جو ایک شخص ہے قبیلہ بنی کنانہ کا وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن ابراہیم سے کہا کہ حاضر ہوئے حارثہ بن قطن اور حمل بن سعدانہ رسول اللہ کی خدمت میں تو لکھا رسول اللہ نے حارثہ کے لیے ایک فرمان پھر ذکر کیا اس فرمان کو **الصاخبۃ** شور اور چیخ پکار اور اسی سے رسول اللہ صلعم کی صفت میں کہ ولا صخب بکسر خار معجمہ صفۃ مشبہ یعنی نہیں بلند کرتے تھے آپ اپنی آواز لوگوں پر بوجہ سوء خلق کے **والصامت** اوسکا ضد ہے - مقید اور خاص کردیا اول کو نخل کے

قید وخصص الاولی منا فی البغل والثانی فی النخل بقوله من۔

ساتھ اور دوسرے کو نخل کے ساتھ لفظ من سے۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لاهل الطائف

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلعم نے اہل طائف کیواسطے

قال الحافظ اخرج العسکری من طریق عنبسة بن سعد (عتبة بن سعید) عن الزبیر بن عدی عن اسید الجعفی قال کنت عند النبی صلی الله علیه وسلم فکتب الی اهل الطائف - آن نبیذ الغبیراء حرام۔ الغبیراء - هو ضرب من الشراب یتخذه الحبش من الذرة ویسمی السکرکة وقیل تعمل من الغبیراء وهو التمر المعروف وقد جاء فی تحریمه حدیث آخر فقال صلی الله علیه وسلم ایاکم والغبیراء فانها خمر العالم ای هی مثل الخمر التی یتعارفها جمیع الناس لا فصل ولا فرق بینهما فی التحریم

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے عسکری نے عنبسہ بن سعد (عتبہ بن سعید) کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زبیر بن عدی سے اور زبیر اسید الجعفی سے کہا کہ موجود تھا میں رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا آپ نے اہل طائف کو کہ نبیذ غبیرا حرام ہے۔ **غبیرا** وہ ایک قسم کی شراب ہے جسکو حبش والے جوار سے بناتے ہیں اور اوسکا نام سکرکہ بھی ہے اور بعض نے کہا ہے وہ بنائی جاتی ہے غبیرا سے اور وہ مشہور کھجوریں ہیں۔ اور وارد ہوئی ہے اسکی تحریم میں دوسری حدیث پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ بچو تم غبیرا سے پس تحقیق وہ شراب ہے عالم کی یعنی وہ مثل اوس شراب کے ہے جو متعارف ہے لوگوں میں کچھ فرق نہیں ہے اون دونوں کے حرام ہونے میں۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم ایضا لاهل الطائف

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کو

قال الحافظ اخرج الدارقطنی فی غرائب مالک فی آخر ترجمة نافع مولی ابن عمر من طریق عبد الرحمن بن خالد بن نجیح عن حبیب کاتب مالک قال قدم علی مالک قوم من اهل عمان وکان فیهم رجل یقال له صدقة بن عطیة بن حماس

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی۔ دارقطنی نے غرائب مالک میں نافع مولی ابن عمر کے اخیر ترجمہ میں عبد الرحمن بن خالد بن نجیح کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حبیب سے جو کاتب ہیں مالک کے کہا کہ مالک کے پاس ایک گروہ اہل عمان کا آیا جن میں سے ایک شخص کا نام صدقہ بن عطیہ بن حماس بن نجبہ بن حمار بن نیاق تھا مالک نے ذکر کی

ابن نجبة بن حماد بن نياق وكان مالك يكرهه فقيل لمالك ان عنده عدة احاديث فامرني مالك ان اكتب عنه هذا الحديث فاملى علىّ قال حدثني ابي عطية قال سمعت جدي نجبة بن حماد يحدث عن جده نياق قال كنت ارعى ابلا ببادية لنا في الطائف فجاءنا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اسلموا وان لم تسلموا فادّوا الجزية -

تعظیم کرتے تھے پس کہا گیا مالک سے کہ انکو چند حدیثیں یاد ہیں پس حکم دیا مجھکو مالک نے کہ لکھوں میں اونسے یہ حدیث پس لکھوایا اونہوں نے مجھکو کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ عطیہ نے اونہوں نے کہا کہ سنا میں نے اپنے دادا نجبہ بن حماد سے نجبہ حدیث بیان کرتے تھے اپنے دادا نیاق سے کہا کہ میں طائف کے جنگل میں اونٹ چرایا کرتا تھا اوسی زمانہ میں آیا ہمارے پاس رسول اللہ کا فرمان۔ اسلام لاؤ تم اور اگر اسلام نہ لاؤ تو ادا کرو جزیہ (یعنے ذمی بنو)

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاهل العمان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے اہل عمان کے لیئے

مکتوب [illegible] عمان

ذكر البخاري وابن ابي خيثمة وسمويه في فوائده وابن السكن وغيرهم من طريق ابي جمرة عبد العزيز بن زياد الحنظلي قال حدثني ابو شداد رجل من بني ذمار (وهو قرية من قرى عمان) قال جاءنا كتاب النبي صلى الله عليه وسلم في قطعة من ادم - من محمد رسول الله الى اهل عمان - سلام اما بعد فاقروا شهادة ان لا اله الا الله واني رسول الله وادّوا الزكوة وخطوا المساجد وكذا وكذا والا غزوتكم - ابو شداد - الذماري - بالمعجمة والميم والمهملة العماني - قاله ابو عمر وتعقب بان ذمار من صنعاء لا من عمان وقال الرشاطي عمان بضم اول والتخفيف من عمل البحرين وذمار قرية

ذکر کیا ہے بخاری اور ابن ابی خثیمہ نے اور سمویہ نے اپنے فوائد میں اور ابن سکن وغیرہ نے ابی جمرہ عبد العزیز بن زیاد حنظلی کے طریقہ سے کہا اونہوں نے کہ حدیث بیان کی مجھسے ابو شداد نے جو ایک شخص ہے بنی ذمار میں کا (اور وہ (ذمار) ایک گاؤں ہے عمان کے دیہات میں سے) کہا کہ آیا ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جو لکھا ہوا تہا ایک ادہوڑی کے ٹکڑے پر محمد رسول اللہ کی جانب سے اہل عمان کی طرف۔ سلام۔ بعد اسکے معلوم ہو کہ اقرار کرو تم اس بات کی شہادت کا کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور ادا کرو زکوۃ اور جاؤ مسجد میں اور یہہ اور یہہ (یعنی احکام متفرقہ اسلام) ورنہ لڑونگا میں تم سے۔ **ابو شدّاد**۔ ذماری ذال معجمہ اور میم اور رائے مہملہ عمانی کہا اسکو ابو عمر نے اور اعتراض کیا ہی اسپر اسطور سے کہ ذمار صنعاء سے متعلق ہے نہ عمان سے۔ اور کہا رشاطی نے کہ عمان بضم اول اور تخفیف میم بحرین کے پرگنات میں سے ہے اور ذمار

منہا ویحتمل ان کان ابو عمر حفظہ ان
یکون اصلہ من ذمار وسکن عمان والذی
یقول من اھل العلم الدمائی - بالمہملۃ
نسبۃ الی دماء وھی من عمان وقالہ ابن
مندۃ وابونعیم العمانی - **قولہ خطوا
المساجد** - من الخطوۃ وھو بعد ما بین
القدمین فی المشی ومنہ الحدیث کثرۃ
الخطا الی المساجد - **قولہ والاغزو تکم** -
ولم یذکر فیہ الجزیۃ لانھم کانوا من العرب
ولیس علی العرب الجزیۃ بل فیھم الاسلام
او القتل -

اوسکا ایک گاؤں ہے - اور احتمال ہے کہ ابو عمر کو ایسا یاد ہو کہ
اونکی اصل تو ذمار کی ہے اور رہتے تھے وہ عمان میں - اور جو
بعض اہل علم نے اوسکو دمائی - دال مہملہ کے ساتھ کہا ہے تو
نسبت کی ہے اوسکی دماء - دال مہملہ و میم کی طرف جو ایک
قریہ ہے عمان کا - اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اوسکو عمانی کہا
ہے - **قولہ** خطوا المساجد مشتق ہے یہ خطوۃ سے جس کے معنی
ہیں فاصلہ دونو قدموں کے درمیان میں چلنے میں اور اسی سے
ہے حدیث کثرۃ الخطا الی المساجد یعنے بہت جاؤ مسجدونمیں
قولہ والاغزو تکم - اور نہیں ذکر کیا یہاں جزیہ کا اس وجہ سے
کہ تھے وہ لوگ عرب اور عرب پر جزیہ نہیں ہے بلکہ اونمیں اسلام
ہے یا جہاد -

هذا ما کتبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی باذان ملک الیمن - کان عاملاً علیہ من ملک فارس کسریٰ

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے باذان ملک یمن کو - اور وہ عامل تھا یمن پر کسریٰ بادشاہ فارس کیجانب سے

فی الخمیس قال کتب الی باذان وھو علی الیمن من قبل
کسری - بلغنی ان فی ارضک رجلا یتنبئ فاربطہ وابعثہ
الی - فبعث باذان قہرمانہ وھو بابونہ وکان کاتبا
حاسبا وبعث معہ رجلا من الفرس یقال لہ خرخرہ
فکتب معہما الی رسول اللہ یامرہ ان ینصرف معہما
الی کسری فقال لبابونۃ انظر الرجل وما ھو وکلمہ
واتنی بخبرہ فخرجا فلما بلغا الطائف وکان حینئذ
جمع من قریش مثل ابی سفیان وصفوان وغیرہما
فسألا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا
انہ بیثرب ولما سمع ابوسفیان وصفوان
مضمون کتاب باذان فرحا وقالا مثل
کسری وقد مر بابونۃ وخرخرۃ المدینۃ
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما

تاریخ خمیس میں لکھا ہے کہ کسریٰ کی طرف سے باذان حاکم
یمن کو نامہ لکھا گیا کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تیرے علاقہ میں ایک
شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے پس اوسکو گرفتار کر کے
میرے پاس بھیجدے پس بھیجا باذان نے اپنے مصاحبین
میں سے ایک شخص جسکا نام بابونہ تھا اور منشی تھا و حسابی اور
بھیجا اوس کے ساتھ ایک فارس کا آدمی جسکا نام خرخرہ تھا پس
لکھا ان دونو کے ہمراہ رسول اللہ کو نامہ حکم کرتا تھا آپ کو کہ جاویں
آپ اون دونو کے ہمراہ کسریٰ کے پاس پہنچکے باذان نے بابونہ
سے کہ ملاقات کر اس شخص سے اور معلوم کر کہ وہ کیا کہتا ہے اور
اوس سے گفتگو کر اور میرے پاس خبر لا - پس کوچ کیا اون دونو نے
جب وہ طائف میں پہونچے جہاں کہ اسوقت چند سرداران قریش
مثل ابوسفیان و صفوان وغیرہ کے موجود تھے تو سوال کیا اونہوں نے
رسول اللہ کی بابت لوگوں نے کہا کہ وہ مدینہ میں ہیں اور جبکہ

قدما عليه انزلهما وامرهما بالمقام ايامًا ثم ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات غداة لهما فلما دخلا عليه قال لهما اجلسا فبركا على ركبهما وكلمه بابونة وقال ان شاهنشاه ملك كسرى كتب الى الملك باذان يامره ان يبعث اليك من ياتيه بك وقد بعثني اليك لتنطلق معي فان فعلت كتبت الى ملك الملوك بكتاب ينفعك به وان ابيت فهو ممن قد علمت فهو مهلكك ومهلك قومك ومخرب بلادك واعطاه كتاب باذان ولما اطلع رسول الله صلى الله عليه وسلم مضمون الكتاب وسمع حكايتهم المزخرفة تبسم ودعاهما الى الاسلام فلم يسلما فاتى جبرئيل رسول الله واخبره ان الله عز وجل سلط على كسرى ابنه شيروية فقتله فلما اتياه من الغد قال ان ربي قد قتل الليلة ربكما (يعني كسرى) كذا وكذا فكتب صلى الله عليه وسلم لباذان - ان الله وعدني ان يقتل كسرى في يوم كذا - وبعث به معهما وقال قولا له ان اسلمت اعطيتك ما تحت يديك فقدما على باذان واخبراه فقال والله ما هذا كلام ملك لننظرن ما قال فلم يلبث ان قدم عليه كتاب شيرويه - اما بعد فاني قتلت كسرى ولما قتله الا غضبا لفارس بما كان يستحل من قتل اشرافها -

[illegible] باذان

ابوسفیان وغیرہ کو مضمون خط کی اطلاع ہوئی تو بہت خوش ہوئے اور کہا کہ شُلَّ کسریٰ۔ یہ عرب کا محاورہ ہے جسکا مطلب یہ ہوا کہ کسریٰ جیسے سے سابقہ پڑا ہے اب معلوم ہوگا) بابونہ اور خرخرہ رسول اللہ کے پاس مدینہ میں آئے جب وہاں پہونچے تو آپنے اون کی مہمانی کی اور مدینہ میں ٹھیرنیکا حکم دیا پھر رسول اللہ نے اونکو کوئی آدمی بھیجکر بلایا جب وہ آئے تو کہا بیٹھ جاؤ وہ دونو دوزانو بیٹھ گئے اور گفتگو شروع کی بابونہ نے اور کہا کہ شاہنشاہ کسریٰ نے نامہ لکھا ہے ملک باذان کو جس میں اونکو حکم دیا ہے کہ تمہارے پاس وہ ایسے شخص کو بھیجے جو تم کو وہاں لیجائے اور باذان نے مجھے بھیجا ہے تاکہ تم میرے ہمراہ چلو پس اگر تم نے مان لیا تو ملک الملوک کی خدمتمیں ایسی تحریر تم کو لکھدوں گا جس سے تم کو نفع ہوگا اور اگر تم نے انکار کیا تو وہ اون لوگوں میں سے ہی جسکو تم جانتے ہو ہلاک کردیگا تم کو اور تمہاری قوم کو اور ویران کردیگا تمہارے ملک کو۔ اور دیا آپ کو خط باذان کا جب مطلع ہوئے رسول اللہ صلعم خط کے مضمون پر اور اونکی بیہودہ باتیں سنیں تو آپ مسکرائے اور اون دونو کو دعوت اسلام کی پس وہ اسلام نہیں لائے۔ اور آئے جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ کے پاس اور خبر دی آپکو کہ اللہ عز وجل نے مسلط کردیا کسریٰ پر اوسکے بیٹے شیرویہ کو جسنے اوسکو مارڈالا جبکہ وہ دوسرے روز رسول اللہ کے پاس آئے تو آپنے فرمایا کہ آج کی رات میرے رب نے تمہارے رب (یعنی کسریٰ) کو مارڈالا اس طرح پس لکھا رسول اللہ صلعم نے باذان کو کہ تحقیق اللہ نے وعدہ کیا ہی مجھسے کہ مارڈالیگا کسریٰ کو فلاں دن اور بھیجا یہ نامہ اون دونو کے ہمراہ اور فرمایا کہ اوس سے کہدینا کہ اگر تو اسلام لے آئیگا تو جو کچھ تیرے قبضہ میں ہی وہ تجھی کو دیدونگا پس وہ دونو آئے باذان کے پاس اور خبر دی اوسکو تو اوسنے کہا کہ قسم خدا کی یہ کسی بادشاہ کا کلام نہیں ہے (یعنی اوس جیسا) ہم خود انتظار کرینگے اس خبر کا تھوڑے دن نہیں گذرے تھے کہ اُسکے پاس شیرویہ کا خط آیا کہ بعد حمد کے معلوم ہو کہ مینے کسریٰ کو

وتجميز بعوثهم فاذا جاءك كتابي هذا فخذ الى الطاعة ممن قبلك وانظر الرجل الذي كتب اليك الكسرى فيه فلا تهجه حتى يأتيك امري - فلما قرأه قال هذا الرجل لنبي مرسل فاسلم - وكذا رواه ابو سعد النيسابوري في كتاب شرف المصطفى من طريق ابن اسحق عن الزهري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن ورواه ابن هشام عن الزهري ايضا - هكذا في بهجة المحافل وذكره صاحب سيرة الشامي في ذكر المكتوب الى كسرى باختلاف من هذا فقال قال ابو الربيع يقال ان الخبر اتى باذان بموت كسرى وهو مريض فاجتمعت له اساورته فقالوا من نومر علينا فقال اتبعوا هذا الرجل وادخلوا في دينه واسلموا وكان باذان اسلم في حيوة رسول الله صلى الله عليه وسلم - واخرجه ابو نعيم الاصبهاني في الدلائل وذكره الحافظ في الاصابة عنه -

مار ڈالا ہے اور نہیں قتل کیا مینے اوسکو مگر غصہ ہوکر فارس کے فائدہ کے لیے اسوجہ سے کہ وہ حلال جانتا تھا شرفائے فارس کا قتل اور روکے رکہتا تھا اون کے لشکروں کو سرحدوں پر پس جب تجھے میرا یہ خط ملے تو حاصل کر معاہدہ جماعت کا میرے لیے اون لوگوں سے جو تیرے سامنے ہیں - اور مہلت دے اوس شخص کو جسکی بابتہ تجھے کسریٰ نے لکھا تھا بس نہ چھیڑ اوسکو یہانتک کہ آئے تیرے پاس میرا حکم جبکہ پڑہا باذان نے اس نامہ کو کہا کہ یہ شخص ضرور نبی مرسل ہے پس اسلام لے آیا اسیطرح روایت کیا ہی اسکو ابو سعد نیشاپوری نے کتاب شرف المصطفیٰ میں ابن اسحق کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے اور زہری روایت کرتے ہیں ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اور روایت کیا اوسکو ابن ہشام نے بہی زہری سے - اسیطرح بہجۃ المحافل میں لکھا ہے اور ذکر کیا اسکو صاحب سیرۃ شامی نے ذکر مکتوب الی الکسریٰ میں اس سے تہوڑے اختلاف کے ساتھ پس کہا کہ کہا ابو ربیع نے کہ کہا جاتا ہے کہ باذان کو جب کسریٰ کے موت کی خبر لگی تو مریض تھا اوسکے پاس اوسکے سردار جمع ہوئے کہ ہم اب اپنے پر امیر کسکو بنادیں تو جوابدیا کہ تابعداری کرو اُس شخص کی اور داخل ہوجاؤ اوسکے دین میں اور اسلام لے آؤ اور باذان اسلام لے آیا تہا رسول اللہ صلعم کی زندگی میں اور تخریج کی ہے اسکی ابو نعیم اصبہانی نے دلائل میں اور ذکر کیا ہے اسکو حافظ نے ابو نعیم کے حوالہ سے -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبديل بن ورقاء

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل بن ورقاء کو

اخرج ابن حجر وابن الاثير باسنادهما الى ابي بكر بن ابي عاصم قال حدثنا عبد الرحمن بن محمد ابن عبد الرحمن بن محمد بن بشير بن عبد الله ابن سلمة بن بديل بن ورقاء قال حدثني ابي محمد عن ابيه عبد الرحمن عن ابيه محمد

تخریج کی ہے ابن حجر اور ابن اثیر نے اپنی اپنی سندوں سے جو پہونچتی ہیں ابی بکر بن عاصم کیطرف کہا ابو بکر نے کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بشیر بن عبد اللہ بن سلمہ بن بدیل بن ورقاء نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ محمد نے اپنے باپ عبد الرحمن سے اونہوں نے اپنے باپ محمد سے محمد نے اپنے

عن ابیه بشیر عن ابیه عبدالله عن ابیه
سلمة قال دفع الی ابی بدیل بن ورقاء
کتابا فقال یا بنی هذا کتاب رسول الله
صلی الله علیه وسلم فاستوصوا به فلن
تزالوا بخیر ما دام فیکم نسخته۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول
الله الی بدیل بن ورقاء وسروات بنی عمرو
فانی احمد الیکم الله الذی لا اله الا هو
اما بعد فانی لم اثم بالکم ولم اضع فی جنبکم
وان اکرم اهل تهامة علی انتم واقربهم لی
رحما ومن معکم من المطیبین وانی قد
اخذت لمن هاجر منکم مثل ما اخذت
لنفسی ولو هاجر بارضه غیر ساکن مکة
الا معتمرا او حاجا وانی لم اضع فیکم اذا
سلمت وانکم غیر خائفین من قبلی ولا محصرین
وان الکتاب بید علی بن ابی طالب - و
اخرجه الحافظ فی ترجمة بسر بالموحدة
والمهملة ایضا بطریق ابن ابی شیبة قال
حدثنا عبد الرحیم بن سلیمان عن زکریا
ابن ابی زائدة قال کنت مع ابی اسحق
السبیعی فیما بین مکة والمدینة فسایره
رجل من خزاعة فاخرج الینا رسالة
رسول الله صلی الله علیه وسلم الی خزاعة
وکتبها یومئذ کان فیها۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد
رسول الله الی بدیل بن ورقاء بسر
وسروات بنی عمرو - فذکره ورواه الطبرانی

باپ بشیر سے اونہوں نے اپنے باپ عبداللہ سے اونہوں نے
اپنے باپ سلمہ سے کہا کہ دیا مجھکو میرے باپ بدیل بن ورقا نے
ایک خط اور کہا کہ اے میرے بیٹے فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا وصیت قبول کرو اسکی بابتہ ہمیشہ اچھے رہوگے
جب تلک یہ فرمان تم میں رہے گا۔ الفاظ اوسکے یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے محمد رسول اللہ کا بدیل
بن ورقاء اور سرداران قبیلہ بنی عمرو کے نام میں تمہاری طرف
ایسے اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور
حمد کے بعد (معلوم ہو کہ) میں تمہارے کسر شان نہیں کرونگا
اور نہ ناقدری کرونگا تمہارے سردارونکی۔ اور تم تمام اہل تہامہ
میں سے مجھے عزیز ہو اور ان سب سے زائد رشتہ میں قریب ہو اور
اسیطرح جو لوگ تمہارے ساتھ ہوں معاہدین حلف مطیبین کے
اور جو کچھ کہ میں نے اپنے نفس کے لیے مقرر کر لیا ہو وہی مقرر کر لیا ہے اوس
شخص کیواسطے جو تم میں سے ہجرت کرے۔ اگرچہ ہجرت کرے اپنے
وطن کے علاقہ میں بشرطیکہ مکہ میں نہ رہے مگر عمرہ یا حج کی غرض سے۔
اور تم کو نقصان میں نہیں ڈالونگا جب میں کسی سے صلح کرونگا اور تم
میری جانب سے بیخوف رہنا اور نہ تم روکے جاؤگے (یعنی اپنے مقاصد
سے) اور تحقیق یہ تحریر علی بن طالبؓ کے ہاتھہ کی ہے۔ اور تخریج کی ہے
اسکی حافظ نے بسر با موحدہ او سین مہملہ ابن ابی شیبہ کے طریقہ سے
بھی کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحیم بن سلیمان نے زکریا
بن ابی زائدہ سے روایت کرکے کہا کہ تھا میں ابی اسحق سبیعی کے
ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیان میں کہ ساتھ ہوا اونکے ایک شخص خزاعہ
کا پس نکالا ایک خط جو رسول اللہ کا تھا خزاعہ کیطرف۔ الفاظ
اوس کے اوس دن یہ تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے بدیل
بن ورقاء اور سروان قبیلہ بنی عمرو کی جانب کے پس ذکر کیا فرمان
اور روایت کیا ہے اوسکو طبرانی نے مطولا عبدالرحمن

مطولا من رواية عبد الرحمن بن محمد بن
عبد الرحمن بن محمد بن بسر بن عبد الله بن
سلمة بن بديل بن ورقاء عن ابائه عن ابيه
الى بديل فذكره واخرجه الفاكهي في كتاب
مكة عن عبد الرحمن به وذكر انه املاه عليهم
من كتابه واخرجه عمر بن سعد في الطبقات
في ترجمة بديل قال كتب اليه النبي صلعم
والى بسر بن سفيان يدعوهما الى الاسلام

بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بسر بن عبد اللہ بن سلمہ
بن بدیل بن ورقاء کی روایت سے۔ ہر ایک اون میں
کا روایت کرتا ہے اپنے باپ سے بدیل بن ورقاء تک
پس ذکر کیا اوس فرمان کو اور تخریج کی ہے فاکہی نے کتاب
مکہ میں عبد الرحمن سے اوسی سند سے اور ذکر کیا اونہوں نے بیان کیا تھا
اس فرمان کو اپنی کتاب سے اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات
میں بدیل کے ترجمہ میں اور کہا کہ لکھا اوسکی اور بسر بن سفیان کی طرف
رسول اللہ نے فرمان۔ بلاتے تھے آپ اونکو اسلام کی طرف۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

لم اثر - من الوثر وهو الكسر والدق
ومعناه يتم من اعاة شانكم **لم اضع**
من وضع يضع بمعنى حطه وخذله او
من وُضِع في البيع اي خسر في راس المال
جنب - وهو من الجانب اي لم
اخذل جانبكم يعني انفسكم وايضا
الجنب الامراء ومنه قطع جنبا من
المشركين **تهامة** - بلاد تهامة بحجاز
من ذات عرق الى البحر وجدة **مطيبين**
اجتمع بنو هاشم وبنو زهرة وتيم
في دار ابن جدعان في الجاهلية وجعلوا
طيبا في جفنته وغمسوا ايديهم فيه
كعادتهم في العهود وتحالفوا على
التناصر والاخذ للمظلوم من الظالم
فسموا المطيبين وشهده النبي صلى الله
عليه وسلم في صغره مع عمومته

لم اثم مشتق ہے وثم سے جسکے معنے ہیں توڑنا اور کچلنا تو یہ
معنے ہوئے کہ پوری کیجاویگی اونکی شان کی رعایت یعنی اونکی شان
کا خیال رکھا جاویگا **لم اضع** مشتق ہے وضع یضع سے جسکے معنے
ہیں گرا دینا مرتبہ سے اور ذلیل کرنا۔ یا مشتق ہے وُضِع فی البیع سے
بولا جاتا ہے جبکہ نقصان ہوجائے راس المال میں **جنب** مشتق
ہے جانب سے یعنے نہیں پست کرونگا جانب تمہاری (یعنی خود تمکو)
اور جنب کے معنی امرا کے بھی ہیں اور اسی سے ہے یہ قول کہ قطع الخ
یعنی علیحدہ کئے چند سردار مشرکین کے **تہامہ** بلاد تہامہ کی حد
حجاز میں ذات عرق سے دریا اور جدہ تک ہے **مطیبین** جمع ہوئے
بنو ہاشم اور بنو زہرہ اور تیم۔ زمانہ جاہلیت میں ابن جدعان کے
گھر میں۔ اور رکھی کوئی خوشبو والی چیز ایک برتن میں اور ڈبوئے
اپنے ہاتھ اوسمیں جیسے کہ اونکی عادت تھی عہد کرنیکے وقت اور
قسمیں کھائیں آپسمیں مدد کرنے اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ لینے
پر پس نام رکھا گیا اونکا مطیبین اور موجود تھے اس
میں رسول اللہ صلعم جبکہ آپ چھوٹے تھے شریک
ہوئے تھے اپنے چچاؤں کے ہمراہ۔

اخذت لمن - اخذ له اى لنصره
اذا سلمت - هو من السلامة
او من المسلم وهو الصلح -

اخذت لمن عرب کا محاورہ ہے کہ اخذ لہ یعنی مدد کی اوسکی
اذا سلمت یہ مشتق ہے سلامت سے یا مشتق ہے
سلم سے جسکے معنی صلح کے ہیں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے مستنبط ہوتے ہیں

قوله من معكم من المطيبين
يدل على ان من صالح قوما و
عاهد فيه لحلفائهم فقد تم
العهد مع الحلفاء ويجب الوفاء وان
لو يشاركهم الحلفاء في هذا العهد
مشافهةً - **قوله قد اخذت**
اعلم ان الهجرة في عرف الشرع
الخروج من ارض الى ارض لوجه
الله تعالى وابتغاء لمرضاته وقد وقع
الهجرة في الاسلام على وجهين
الاول الانتقال عن دار الخوف
الى دار الامن كما في هجرة الحبشة
التي وقع في ابتداء الاسلام
هاجر اليها بعض الصحابة وكالهجرة
من مكة الى المدينة من بعض
الصحابة قبل هجرة النبي صلى الله
عليه وسلم اليها واستقرار امر
الاسلام والثاني الانتقال من
دار الكفر الى دار الاسلام وذلك
بعد استقراره صلى الله عليه
وسلم بالمدينة وهجرة المسلمين

قولہ من معکم من المطیبین - یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات
پر کہ جو شخص کہ صلح کرے ایک قوم سے اور معاہدہ کرے اوس
صلح میں اپنے ہم عہدوں کے ساتھ بھی تو پورا ہوجاتا ہے عہد حلفا
کے ساتھ اور واجب ہوتا ہے اوسکا پورا کرنا - اگرچہ نہ شریک ہوں
حلفاء اونکے ساتھ اس عہد میں رو در رو **قولہ** قد اخذت - جان تو
کہ ہجرت کے معنی عرف شرع میں یہ ہیں کہ نکل جانا ایک جگہ سے
دوسری جگہ اللہ کے واسطے اور اوسکی مرضی چاہنے کے لیے
اور واقع ہوئی ہے ہجرت اسلام میں دو طرح اول تو چلا جانا خوف
کی جگہ کو چھوڑ کر دار الامن کی طرف جیسے کہ ہجرت حبشہ وہ جو واقع
ہوئی ابتداء اسلام میں - ہجرت کی حبشہ کیطرف بعض صحابہ نے
اور جیسے کہ ہجرت بعض صحابہ کی مکہ سے مدینہ کیطرف قبل ہجرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور استقرار اسلام کے اور دوسرے
چلا جانا دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف اور یہ ہجرت ہی بعد
استقرار رسول اللہ صلعم کے مدینہ میں اور ہجرت تھی جمیع مسلمانوں کی
مدینہ کی طرف مکہ اور غیر مکہ سے اور اس وقت ہجرت
شائع اور مخصوص ہوگئی تھی مکہ سے مدینہ کی طرف
یہاں تک کہ فتح ہوا مکہ پس جاتا رہا اختصاص - اور حدیث
لا ہجرۃ بعد الفتح ولکن جہاد و نیۃ (یعنی نہیں ہے ہجرت
بعد فتح مکہ کے لیکن جہاد ہے اور نیت) تو مراد اوس سے
یہ ہے کہ نہیں واجب ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے مکہ
سے کیونکہ اب ہوگیا وہ دار الاسلام اور باقی رہ گیا حکم

اليه من مكة وغيرها وكانت الهجرة اذ ذاك شاعت وتخصصت بالانتقال من مكة الى المدينة الى ان فتحت مكة فارتفع الاختصاص وحديث لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد ونيته المراد به لا هجرة بعد فتح مكة منها لانها صارت دار الاسلام وبقي الانتقال من دار الكفر لمن قدر عليه وهو المراد من قوله صلى الله عليه وسلم لا ينقطع الهجرة حتى ينقطع التوبة وحكمه ان يدع اهله وماله لا يرجع في شئ من ذلك وينقطع بنفسه الى مهاجره ولهذا كان النبي صلى الله عليه وسلم يكره الموت بارض هاجر منها و قال اللهم لا تجعل منايانا بمكة الا اذا صارت ارضه دار الاسلام فيجوز رجوعه اليها وللهجرة معنى اخر روى الامام احمد في مسنده الهجرة ان تهجر الفواحش ما ظهر ومابطن وتقيم الصلوة وتوتي الزكوة فانت مهاجر وان مت بالحضر. واسناده حسن. فصارت الهجرة هجرتان روى الامام احمد ايضا الهجرة هجرتان احدهما ان تهجر السيئات والاخرى ان يهاجر الى الله ورسوله ولا تنقطع الهجرة (اى بمعنى ان تهجر السيئات)

چلے جانے کا دار الکفر سے اوس شخص کو جو قادر ہو اوسپر اور یہی مراد ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینقطع الہجرۃ حتے ینقطع التوبۃ (یعنی نہیں منقطع ہوگی ہجرت جب تلک کہ نہ منقطع ہو توبہ) اور حکم اوسکا یہ ہے کہ چھوڑ دے اپنی اہل ومال کو (اگر اون کی وجہ سے ہجرت میں حرج واقع ہوتا ہو) نہ رجوع کرے اون میں کسی میں اور چلا جاوے اپنی جانسے کہ اوس جگہ جہاں کی ہجرت کا ارادہ کیا ہے اور اسی سے رسول اللہ وہاں مرنا بھی برا جانتے جہاں سے کہ ہجرت کی ہو۔ اور فرمایا آپ نے کہ اے اللہ نہ کر تو ہماری موت مکہ میں. مگر جبکہ وہ جگہ جہاں سے کہ ہجرت کی ہے دار الاسلام ہوجائے تو جائز ہے لوٹنا اوس کی طرف۔

اور ہجرت کے ایک معنی اور بھی ہیں روایت کی ہے۔ امام احمد نے اپنی مسند میں کہ ہجرت یہ ہے کہ چھوڑ دے تو بری باتیں ظاہر و باطن اور پڑھے نماز اور دے زکوۃ تو تو مہاجر ہوگا (یعنی مہاجر کے حکم میں ہوگا) اگرچہ مرے تو اپنے وطن میں ہی۔ اور اسناد اس کی حسن ہے پس ہوئی ہجرت دو قسم کی. امام احمد نے بھی روایت کیا ہے کہ ہجرت دو قسم کی ہے ایک تو یہ کہ چھوڑ دی جاویں بری باتیں اور دوسرے یہ کہ ہجرت کی جاوے اللہ اور اوس کے رسول کی طرف اور نہیں منقطع ہوگی ہجرت (یعنی ہجرت بایں معنی کہ چھوڑ دے جاویں گناہ) جب تک کہ توبہ مقبول ہے اور اسکا مصرح ہے قول رسول اللہ لا ینقطع الہجرۃ میں۔ یعنے وہ فرض ہے ہر مسلمان پر ہر حال میں اور یہ دوسری تاویل ہے دونو حدیثوں کے دفع تعارض کی۔

قولہ ولو ہاجر بارضہ۔ فائدہ دیا اس قول نے اس بات کا کہ رسول اللہ صلعم نے نہیں فرض کیا، ونیز

ما كانت التوبة مقبولة وحكمه مصرح في قوله لا تنقطع الهجرة يعني انه فرض على كل مسلم في كل حال وهذا توجيه آخر لدفع التعارض بين الحديثين **قوله ولو هلجس بارضه** افاد ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يفترض عليهم الخروج من ارضهم الى المدينة بل افترض عليهم هجران ما نهى الله كما يدل عليه قوله بارضه وقوله غير ساكن مكة ويحتمل ان يراد بالارض ارض بلده فالمعنى ان يترك بلده ويذهب الى غيره من البلد يأمن فيه الكفر كالحبشة يعني مثلا فيستقيم الهجرة بكلا معنييه فكان صلى الله عليه وسلم افترض عليهم الهجرتان **قوله اذا اسلمت** يفيد ان المعاهد اذا عاهد عهداً يجب عليه ان يراعي حلفاءه۔

چھوڑنا ممنوعات شرعیہ کا جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول رسول اللہ کا بأرضہ اور قول رسول اللہ کا غیر ساکن مکۃ۔ اور احتمال ہے کہ مراد لیجاوے ارض سے اوس کے وطن کی ارض متعلقہ پس معنے یہ ہونگے کہ چھوڑ دے اپنے وطن کو اور چلا جائے دوسرے شہر میں جہاں امن پاوے کفر سے جیسے حبشہ مثلاً پس درست ہوجاوے گی ہجرت اپنی دونو معنے کے اعتبار سے۔ پس فرض کیں اونپر رسول اللہ نے دو ہجرتیں۔ قولہ اذا اسلمت فائدہ دیا اِس بات کا کہ عہد کرنے والا جب معاہدہ کرے کسی سے تو واجب ہے اوس پر کہ خیال رکھے اپنے حلفاء کا بھی

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بكر بن وائل

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے قبیلہ بن بکر وائل کے لئے

اخرج البغوي والامام احمد قال حدثنا عبد الله قال حدثني ابي قال حدثنا يونس وحسين قالا حدثنا شيبان عن قتادة قال حدث مرثد بن ظبيان قال جاءنا كتاب من محمد رسول الله فما وجدنا له كاتبا يقرأه علينا حتى قرأه

تخریج کی ہے بغوی اور امام احمد نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس اور حسین نے کہا اون دونوں نے کہ حدیث بیان کی ہم سے شیبان نے قتادہ سے روایت کرکے کہا کہ حدیث بیان کی مرثد بن ظبیان نے کہا آیا ہمارے پاس فرمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے ہم کو کوئی منشی نہیں ملا

رجل من ضبيعة نسخته من
محمد رسول الله - الى بكر بن وائل
اسلموا تسلموا -
قال الحافظ واخرجه ابن مندة وابو
نعيم من طريق محمد بن هشام عن عمير
بن حاجب بن يزيد بن شهاب عن ابيه
عن جده قال وفدت انا وخمسة
الحديث وقال ايضا اخرج ابن السكن
من طريق عمرو بن حجية قال حدثني
عمير بن حاجب بن يونس بن شهاب
بن زبير بن منذعور بن ظبيان بن
سلمة قال حدثني ابي عن ابيه عن
جده ان مرثد بن ظبيان هاجر
فذكر فيها الكتاب - واخرج ابوبكر
الشيرازي في الالقاب من طريق
احمد بن يعقوب بسنده الى شهاب
بن زبير قال واخرجه خليفة بن
خياط في تاريخه -

جو وہ ہم کو سنتا تا یہاں تک کہ پڑھا اوسکو قبیلہ ضبیعہ
کے ایک شخص نے ۔ الفاظ اوسکے یہ ہیں کہ محمد رسول اللہ کی
جانب سے بکر بن وائل کیطرف ۔ اسلام لے آؤ تم سلامت رہوگے ۔
کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے
محمد بن ہشام کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمیر بن حاجب
بن یزید بن شہاب سے عمیر اپنے باپ سے اور اون کے باپ
روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہا کہ ایلچی بنا میں اور پانچ
شخص ۔ الحدیث اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن السکن
نے بھی عمرو بن حجیہ کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھے
عمیر بن حاجب بن یونس بن شہاب بن زبیر بن مذعور بن
ظبیان بن سلمہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھے میرے باپ نے
اپنے باپ سے روایت کرکے اونہوں نے روایت کی اپنے
دادا سے کہ مرثد بن ظبیان نے ہجرت کی پس ذکر کیا اس قصہ
میں فرمان کا ۔ اور تخریج کی ہے ابوبکر شیرازی نے القاب
میں احمد بن یعقوب کے طریقہ سے اون کی سند
پہونچتی ہے شہاب بن زبیر تک ۔ کہا حافظ نے اور تخریج
کی ہے اس کی خلیفہ بن خیاط نے اپنی تاریخ
میں ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبلال بن حارث المزني

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو

اخرج ابوداؤد من كتاب القطائع
باسانيد عن عوف المزني ان
النبي صلى الله عليه وسلم
اقطع بلال بن الحارث المزني
معادن القبلية جلسيها و
غوريها وقال غيره جلسيها

تخریج کی ہے ابوداؤد نے کتاب القطائع میں
مختلف سندوں کے ساتھ عوف مزنی سے روایت
کرکے کہ جاگیر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بلال بن حارث مزنی کو قبلیہ کی کہا نیں
نشیب کے زمین کی بھی اور بلندی کی
بھی ۔ اور زمین قابل کاشت بیت المقدس

وغورها وحيث يصلح الزرع من قدس ولم يعطه حقا لمسلم وكتب له في ذلك كتابا -

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا ما اعطى محمد صلى الله عليه وسلم بلال بن الحارث المزني اعطاه معادن القبيلة جلسيها وغوريها (جلسيها وغورها) وحيث يصلح الزرع من قدس ولم يعطه حقا لمسلم وكتب ابي بن كعب -

میں اور نہیں دیا آپ نے حق کسی مسلمان کا (یعنی ظلماً غصب کر کے) اور لکھدیا اس بابتہ یہ فرمان -

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ عنایت کیا رسول اللہ نے بلال بن حارث مزنی کو۔ دیں آپ نے اوسکو قبیلہ کی کانیں نشیب کے زمین کی بھی اور بلند زمین کی بھی۔ اور زمین قابل کاشت بیت المقدس کی۔ اور نہیں دیا آپ نے اونکو حق کسی مسلمان کا اور لکھا اس کو ابی بن کعب نے -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بنى زهير

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے بنی زہیر کی طرف

اخرج الامام احمد وابو داؤد والنسائي من طريق الجريري عن ابي العلاء وهو يزيد بن عبد الله بن الشخير قال كنا في سوق الابل فجاء اعرابي اشعث الراس معه قطعة اديم احمر قال افيكم من يقرأ قلت نعم فاخذته فاذا فيه -

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى بني زهير بن اقيش حي من عكل انهم ان شهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وفارقوا

تخریج کی ہے امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے جریری کے طریقہ سے ۔۔ روایت کرتے ہیں ابو العلاء یزید بن عبد اللہ بن الشخیر سے کہا کہ تھے ہم اونٹوں کے بازار میں کہ آیا ایک اعرابی جس کے بال بکھرے ہوئے اور گرد آلود تھے اور اوس کے پاس ایک چمڑے کا ٹکڑا تھا اوس نے پوچھا کہ تم میں کوئی پڑھا ہوا ہے میں نے کہا ہاں میں نے وہ ٹکڑا اوس سے لیلیا تو اوس میں لکھا تھا کہ -

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش کے نام جو ایک قبیلہ ہے عکل کا (یہ مضمون کہ) اگر وہ گواہی دیں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور علیحدہ ہو جائیں مشرکین سے

المشركين واقاموا الصلوة واتوا الزكوة واقروا بالخمس من غنائمهم وسهم النبي صلى الله عليه وسلم وصفيه فانهم امنون بامان الله وامان رسوله۔

قال الزرقاني واخرجه ابن قانع والطبراني وفيه فسألنا عنه فقيل هذا النمر بن تولب واخرجه ابن الاثير بسنده الى ابي العلاء المذكور وذكره ابن عبد البر في الاستيعاب۔

واخرجه محمد بن سعد في الطبقات في ترجمة نمر بن تولب قال اخبرنا عمرو بن عاصم الكلابي في بعض الحديث الذي رواه لنا اسمعيل بن علية من حديث يزيد بن عبد الله بن الشخير قال اتانا رجل من عكل ومعه كتاب من رسول الله صلى الله عليه وسلم في قطعة جراب كتبه لهم۔

من محمد رسول الله الى بني زهير ابن اقيش والرجل هو النمر بن تولب الشاعر وبنو زهير بن اقيش بطن من عكل۔

اقيش بضم الهمزة وفتح القاف وسكون التحتانية والمعجمة قبيلة من عكل وهم اولاد عوف بن

اور نماز پڑہیں اور زکوۃ دیں اور اقرار کریں خمس دینے کا اپنے مال غنیمت سے اور اقرار کریں رسول اللہ کا حصہ اور آپ کی پسند کردہ چیز دینے کا تو وہ بے خوف ہیں اللہ اور اوس کے رسول کی پناہ کے ساتھ۔

کہا زرقانی نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن قانع اور طبرانی نے اور مذکور ہے اوس میں کہ پس سوال کیا ہم نے اوس شخص کی بابتہ تو بیان کیا گیا کہ یہ نمر بن تولب ہیں اور تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے اپنی سند کے ساتھ جو پہونچتی ہے ابو العلا مذکور کی طرف اور ذکر کیا ہے اسکو ابن عبد البر نے استیعاب میں۔

اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں نمر بن تولب کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہم کو عمرو بن عاصم کلابی نے بعض اوس حدیث میں جسکو روایت کیا ہی ہمارے لئے اسمعیل بن علیہ نے یزید بن عبد اللہ بن شخیر کی حدیث سے کہا کہ آیا ہمارے پاس ایک آدمی عکل کا اور اوس کے ساتھ ایک فرمان تہا رسول اللہ صلعم کا ایک چمڑے کے ٹکڑے میں جو اون کے لیے لکہا تہا۔

محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش کی جانب۔ اور وہ آدمی نمر بن تولب شاعر تھا اور بنو زہیر بن اقیش ایک شاخ ہے قبیلہ عکل کی۔

اقیش بضم ہمزہ اور فتح قاف اور سکون یا تحتانیہ اور شین معجمہ ایک قبیلہ ہے عکل کا اور وہ اولاد ہیں عوف بن عبد مناف بن اد الطابخی کی۔ پرورش کیا اون کو وہ دن کی ماں نے پس نسبت

عبد مناف بن ادّ بن طابخة ثم امهم فنسبوا الیها۔ **صفی**۔ هو ما یاخذ رئیس الجیش لنفسه من الغنیمة قبل القسمة والصفیة مثله و جمعه الصفایا و منه الصفیة کانت من الصفی ای صفیة بنت حیی کانت مما اصطفاه النبی صلی الله علیه وسلم من غنیمة خیبر۔

ویستنبط منه۔ ان للامام ان یختص من الغنیمة بشیء لا یشارکه فیه غیره وهو الذی یقال له الصفی ومن الدلیل علیه ایضاً ما روی عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم تنفل سیفه ذوالفقار یوم بدر اخرجه احمد والترمذی وقال بعضهم لا یجوز للامام ان یاخذ من الغنیمة الا الخمس ودلیلهم قوله عز وجل۔ واعلموا انما غنمتم من شیء فان لله خمسه وللرسول۔ الآیة۔ وما رواه الطبرانی فی الاوسط من حدیث ابن عباس کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بعث سریة قسم خمس الغنیمة فضرب ذلك الخمس فی خمسة ثم قرأ۔ واعلموا۔ انما غنمتم الآیة۔ وکذا ما روی عن عمرو بن عنبسة فی حدیثه المرفوع لا یحل لی من غنائمکم مثل هذا الا الخمس وقالوا ان حکم

کی گئی اوسی کی طرف

صفی وہ چیز جس کو پسند کرے سردار لشکر اپنے واسطے غنیمت تقسیم ہونے سے اول اور صفیہ اوسی کی طرح ہے اس کی جمع صفایا اور اسی سے ہے کہ الصفیۃ کانت من الصفی۔ یعنی ام المومنین صفیہ بنت حیی تھیں اون چیزوں میں سے جن کو پسند کر لیا تھا اپنے واسطے رسول اللہ نے غنیمت خیبر میں سے۔

اور مستنبط ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ جائز ہے امام کو مال غنیمت میں سے اپنے لیے کوئی چیز پسند کرے جس میں دوسرا شریک نہ ہو اور اسی کو صفی کہتے ہیں اور دلیل اسکی وہ حدیث بھی ہے جو مروی ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ نے پسند کی تھی اپنی تلوار ذوالفقار بدر کے دن (یعنی مال غنیمت میں سے) تخریج کی ہے اسکی امام احمد اور ترمذی نے اور بعض کا قول ہے کہ امام کو سوا خمس کے مال غنیمت میں سے اور کچھ لینا جائز نہیں ہے اون کی دلیل قول اللہ عز وجل کا۔ واعلموا۔ الخ ہے یعنی جان لو اس بات کو کہ جب تم کچھ مال غنیمت لاؤ تو اوس میں سے خمس اللہ اور اوس کے رسول کا ہے۔ الآیۃ۔ اور دلیل اون کی وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے طبرانی نے اوسط میں ابن عباس سے کہ جب بھیجتے تھے رسول اللہ کوئی لشکر تقسیم کرتے تھے آپ مال غنیمت کو پانچ حصے پھر اوس خمس کے پانچ حصے کیا کرتے تھے پھر فرماتے تھے کہ واعلموا انما غنمتم الآیۃ۔ اور اسیطرح وہ حدیث جو مروی ہے عمرو بن عنبسہ سے مرفوع کہ فرمایا آپ نے کہ نہیں جائز ہے تمہارے مال غنیمت میں سے مثل اسکے کچھ مگر خمس اور کہا علمانے کہ

الصفي كان قبل نزول الآية واجاب الاولون
بان الآية ساكتة عن حكم الصفي وثبت
حكمه بما روى فلا ضير واما حديث
عمرو يعني لا يحل لي فمعناه على طريق
الغلول كما وقع في سبب ورود هذا
الحديث ويدل عليه قوله صلى الله عليه
وسلم مثل هذا - في حديث المذكور -

صفی کا حکم آیت اترنے سے پہلے اور جواب یا اول مذہب
والوں نے کہ آیت میں صفی کے حکم کا کچھ بیان نہیں ہے بلکہ
ثابت ہے اوسکا حکم اس حدیث سے جو بیان کی گئی پس کچھ حرج
نہیں ہے یعنی اس کے ثبوت میں، اور حدیث عمرو بن عنبسہ
کے یعنی لا یحل لی تو معنی اوسکے یہ ہیں کہ نہیں حلال ہے مجھکو بطور قسم
اور غلول کے جیسیکہ اس حدیث کا قصہ اوسپر دلالت کرتا ہے اور دلالت
کرتا ہے اسپر دلیل پر قول رسول اللہ صلعم کا مثل ہذا حدیث مذکور میں

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بني نهد -

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے بنی نہد کی طرف

عن عمران بن حصين قال قدم وفد بني
نهد بن زيد على رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال طهفة بن رهم
النهدي يشكو الجدب اليه فقال يا رسول
الله اتيناك من غوري تهامة باكوار
الميس ترتمي بنا العيس نستحلب الصبير و
نستخلب الخبير ونستعضد البرير ونستخيل
الرهام ونستحيل الجهام من ارض غائلة
النطاء غليظة الوطاء قد نشف المدهن
ويبس الجعثن وسقط الاملوج ومات العسلوج
وهلك الهدي ومات الودي برئنا اليك
يا رسول الله من الوثن والعنن وما يحدث
الزمن لنا دعوة الاسلام وشرائع الاسلام
ما طما البحر وقام تعار ولنا نعم همل اغفال
ما تبل ببلال ووقير كثير الرسل قليل
الرسل اصابتها سنية حمراء مؤزلة
ليس لها علل ولا نهل -

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ بنی نہد بن زید رسول اللہ
کی خدمت میں حاضر ہوئے پس کھڑے ہوئے طہفہ بن رہم
نہدی شکایت کرتے تھے قحط سالی کی پس کہا کہ یا رسول اللہ
ہم آپ کی خدمت میں تہامہ کی جانب نشیب سے حاضر ہوئے
ہیں درخت میس کی کاٹھیوں پر بہکالائے ہمکو اونٹ چاہتے
ہیں ہم بارش اور کاٹنے میں ہم جانوروں کے اون اور پیلو
کے پھل توڑتے ہیں (یعنی ان چیزوں پر ہماری بسر ہے) کم
برسنے والی بارش کی امید کرتے ہیں ابر کو اپنے اوپر گھومتا
ہوا خیال کرتے ہیں (ہم) اوس ملک سے ہیں جس کی مسافت مسافر
کو ہلاک کرنیوالی ہے جس میں چلنا دشوار ہے تحقیق خشک ہوگئے
پہاڑوں کے گڑھوں کے پانی اور درخت سوکھ گئے پتیاں گر پڑیں
اور ٹہنیاں خشک ہوگئیں قربانی کے جانور ہلاک ہوگئے کھجوریں سوکھ
گئیں ہم آپکے پاس شرک اور ظلم اور حوادث زمانہ سے بیزار ہوکر آگئے
ہیں یا رسول اللہ قبول کیا ہمنے دعوت اسلام کو اور احکام اسلام کو
جبتک کہ سمندر موجیں مارے اور تعار پہاڑ قائم رہے یعنی قیامت تک
اور ہمارے لیے آوارہ اونٹ کے گلے ہیں جنمیں وہ ہیں جن کا نام نہیں
اور بکریوں کے گلہ میں جو چرنیکے لیے دور جاتے ہیں اور دودھ کم دیتی ہیں کثرت

فقال صلے الله علیه وسلم فی الدعاء

لهم ۔ اللهم بارك لهم فی محضها و مخضها ومذقها وابعث راعیها فی الدثر بیانع الثمر وافجر له الثمد وبارك له فی المال والولد من اقام الصلوة كان مسلما ومن اتی الزكوة كان محسنا ومن شهد ان لا اله الا الله كان مخلصا لكم یا بنی نهد ودائع الشرك ووضائع الملك لا تلطط فی الزكوة ولا تلحد فی الحیوة ولا تثاقل عن الصلوة ۔ ثم كتب معه كتابا الی بنی نهد ۔

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ من محمد رسول الله الی بنی نهد بن زید السلام علی من اٰمن بالله عز وجل ورسوله ۔ حكم یا بنی نهد فی الوظیفة الفریضة ولكم الفارض والفریش وذو العنان الركوب الفلو الضبیس لا یمنع سرحكم ولا یعضد طلحكم ولا یحبس دركم مالم تضمروا الاماق وتاكلوا الرباق من اقر بما فی هذا الكتاب فله من رسول الله صلے الله علیه وسلم الوفاء بالعهد والذمة ومن ابی فعلیه الربوة ۔

قال الحافظ اخرجه ابن عساكر فی كتاب الامثال والدیلمی وابن الاعرابی فی معجمه وابو نعیم كلهم من طریق عوام بن الحوشب عن الحسن عن عمران بن حصین رضی الله عنه ورواه ایضا زبیر بن معویة عن لیث بن ابی سلیم عن حبة العرنی عن حذیفة الیمان مثله باختلاف یسیر قال ابن الاثیر وذكر صاحب

تھا سالہا سے قحط زدہ ہوگئی ہیں گھاٹ پر اونکو پانی میسر ہوتا ہے نہ صبح کا نہ شام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دعا دیکر فرمایا کہ اے اللہ برکت دے تو اونکے خالص دودہ میں اور گھی نکلے ہوئے دودہ میں اور لسّی میں اور اونکے چرواہے کو پہونچا تو سبز جنگل میں پختہ پھلوں پر اور بہت کر دے اونکے لیے پانی اور اونکے مال اور اولاد میں برکت دے۔ جو اونمیں سے نماز پڑھے وہ مسلمان ہے جس نے زکوۃ دی اوسنے درجہ احسان کا پایا اور جس نے گواہی دی کہ اللہ ایک ہے اوسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ مخلص ہی معاف ہیں تمہارے لیے اے بنی نہد امانات عہد شرک کے اور تم سے اوسیقدر صدقات لیے جاوینگے جسقدر دیگر بلاد اسلام سے زکوۃ اور حق سے تمام عمر نہ پہرنا اور نماز میں سستی نہ کرنا پہر اونکو بنی نہد کیلئے ایک فرمان لکھدیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی نہد بن زید کیطرف سلام ہو اوسپر جو ایمان لائے اللہ اور اوسکے رسول پر اے بنی نہد بوڑھے اونٹ اور بیمار اور مریض جانور تم رکھنا (یعنی زکوۃ میں مت دینا) اسیطرح تندرست اور عمدہ جانور اور اسیطرح سواری کا بنایا ہوا گھوڑا اور بچھیرا نہایت بچہ۔ نہ روکا جاویگا تمہاری چراگاہ کو اور نہ کاٹے جاوینگے تمہارے درخت اور نہ روکے جاوینگے دودہ کے جانور جبتک کہ نہ پیدا کروگے دلمیں بغض اور نہ توڑوگے عہد کو جس نے اقرار کیا اوس سب کا جو اس فرمان میں ہے اوسکے واسطے تو رسول اللہ کیجانب سے عہد کا پورا کرنا واجب ہے اور جسنے انکار کیا تو اوسپر زیادتی ہے (یعنی دوہری زکوۃ۔ گویا جرمانہ) کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر نے اپنی کتاب الامثال میں اور دیلمی نے اور ابن الاعرابی نے اپنی معجم میں اور ابونعیم نے سب نے عوام بن حوشب کے طریقہ سے روایت کی ہے وہ روایت کرتے ہیں حسن سے اور حسن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اور روایت کیا ہے اسکو زبیر بن معویہ نے بھی لیث بن ابی سلیم سے وہ روایت کرتے ہیں حبہ عرنی سے وہ حذیفہ الیمان سے۔ اس تھوڑے اختلاف کیساتھ بیان کیا ہے

سيرة المحمدية عن علی رضی الله عنه فی
روايته الطويلة وفيها فقال رسول الله صلی
الله عليه وسلم اللهم بارك لهم فی محضها
ومخضها ومذقها واحبس الرمن بيانع الثمر
وابعث راعيها فی الدثر وافجر لهم الثمد وبارك
فی الولد ثم كتب معهم كتابا نسخته ۔
بسم الله الرحمن الرحيم ۔ من محمد رسول
الله الی بنی نهد ۔ السلام عليكم ۔ من اقام
الصلوة كان مومنا ومن اتی الزكوة كان مسلما
ومن شهد ان لا اله الا الله لم يكتب غافلا
لكم فی الوظيفة الفريضة ولكم الفارض
والفريش وذو العنان الركوب والفلو
الضبيس لا يمنع سرحكم ولا يعضد طلحكم
ولا يحبس دركم ما لم تضمروا الرماق
ولم تاكلوا الاباق من اقر فله الوفاء بالعهد
والذمة ومن ابی فعليه الربوة ۔
واما طهفة بن زبير فهكذا سماه ابن عبد البر
فی الاستيعاب بالفاء واما ابن مندة وابو نعيم
فحكی عنهما ابن الاثير فی الاسد الغابة انهما
سمياه طهيه بالياء التحتانية واما طخفه
بالخاء المعجمة والفاء وتغنه بالغين
المعجمة والنون وطقفه بالقاف والفاء
فذكرها الشهاب الخفاجی فی شرح الشفا ۔

اسکو ابن اثیر نے ۔ اور ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیر محمدیہ نے
علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے اپنی طویل روایت میں اور اس
روایت میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے اللہ برکت دے
اونکے خالص دودہ میں اور اونکے گہی نکالے ہوئے دودہ میں اور
اونکی لسّی میں اور روکدے زمانہ کو پختہ پہلوں کیساتھ (یعنی پختہ پہل
پیدا کر) اور بہیج دے اونکے چرواہے کو سبز جنگل میں اور بہت کردے
اونکے لیے پانی اور برکت دے اونکی اولاد میں پہر لکہا اونکے لیے
ایک فرمان الفاظ اوسکے یہ ہیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد رسول اللہ
کیجانب سے بنی نہد کیجانب ۔ السلام علیکم ۔ جو شخص کہ نماز پڑہے وہ مومن
ہے اور جو شخص کہ زکوٰۃ دے وہ مسلمان ہے اور جو گواہی دے
اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے وہ غافل
نہیں لکہا جاویگا ۔ تمہارے واسطے ہیں بوڑہے اونٹ اور بیمار
مریض جانور ۔ اسیطرح تندرست اور عمدہ جانور اسیطرح
سواری کا بنایا ہوا گہوڑا اور بچہیرا نہایت بچہ ۔ نہ منع کیا جاویگا
تمہاری چراگاہ کو اور نہ کاٹے جاوینگے تمہارے درخت اور نہ روکے
جاوینگے دودہ کے جانور جب تک کہ جس شخص نے کہ اقرار کیا اسکا پس
اوسکے واسطے عہد پورا کرنا واجب ہے اور جسنے انکار کیا تو اوسپر
زیادتی ہے ۔ طہفہ بن زبیر کے نام میں اختلاف ہے اسی نام کیساتھ بیان
کیا ہے اونکو ابن عبد البر نے استیعاب میں یعنی فا کیساتھ لیکن ابن مندہ
اور ابو نعیم پس نقل کیا اون دونوں سے ابن اثیر نے اسد الغابہ میں کہ
اونہوں نے انکا نام طہیہ بیار تحتانیہ لکہا ہے لیکن طخفہ خاء معجمہ اور فا اور تغنہ
تا فوقانیہ غین معجمہ اور نون اور طقفہ قاف اور فا ۔ پس ذکر کیا ان تینوں
ناموں کو شہاب خفاجی نے شرح شفا میں ۔

غرائب الالفاظ التی وردت فی القصة والكتاب

اون لغات کے شرح جو اس فرمان اور روایت قصہ میں وارد ہوئے ہیں

غوری ۔ بفتح المعجمة ما انحدر من الارض

غوری بفتح غین معجمہ پست زمین اضافت کی گئی اسکی

فاضيف الى تهامة يعنى ما انحدر من ارض
تهامة - اكوار - جمع كور وهو رحل البعير
الميس - بفتح الميم شجر يعمل منه الرحال
ترتمى - من الارتماء وهو القصد - العيس
بكسر المهملة الابل البيض الى صفرة والمراد
هنا الابل مطلقا - نستحلب بالمهملة اى
نطلب المطر - الصبير - وهو سحاب
ابيض متراكب متكاثف - نستخلب
بالمعجمة اى نقطع - الخبير - وهو الوبر
نستعضد - اى نقطع - البرير -
ثمر العراك اى كانوا ياكلونه فى الجدب
لقلة الزاد - نستخيل بالخاء المعجمة
والتحتانية اى نتخيل - الرهام - بكسر
الراء المهملة وهى الامطار الضعيفة واحدتها
رهمة بضم المهملة اى نتخيل الماء فى
سحاب قليل - نستجيل بالجيم والتحتانية
نراه جائلا يذهب به الريح ههنا وههنا
الجهام - بفتح الجيم السحاب الذى فرغ
ماءه - غائلة - التى تهلك سالكها
النطاء - بكسر النون والمهملة البعيد
يقال بلد نطى اى بعيد - غليظة الوطأ
اى يعسر فيه الوطأ وهو المشى - نشف
اى يبس - مدهن - بفتح الميم
والهاء نقرة الجبل يجتمع فيها الماء -
جعثن - بكسر الجيم وسكون المهملة
وكسر المثلثة اصل النبات - ايلوح بفتح
الهمزة واللام والجيم ورق يشبه الطرفا

تہامہ کی طرف یعنے تہامہ کی نشیب ولی زمین۔
اکوار جمع ہے کور کی مراد اونٹ میس بفتح میم وہ درخت
جس کے اونٹوں کے ساز بنائے جاتے ہیں ترتمی مشتق ہے
ارتما سے جس کے معنی قصد کرنیکے ہیں عیس بکسر عین مہملہ
زردی مائل سپید اونٹ یہاں مراد مطلق اونٹ ہیں نستحلب
حار مہملہ یعنی طلب کرتے ہیں ہم بارش الصبیر سپید ابر
دو دیا بادل خوب چھایا ہوا اور غلیظ گہرا نستخلب خار معجمہ
یعنی کاٹتے ہیں ہم الخبیر اون پشم نستعضد یعنے
کاٹتے ہیں ہم البریر پیلو کا پھل یعنے کہاتے تھے اوسکو
قحط سالی میں بوجہ کمی اناج وغیرہ کے نستخیل خار معجمہ
یار تحتانیہ یعنی خیال کرتے ہیں ہم الرہام بکسر رار مہملہ کم
بارش (پھوار) اسکا واحد رہمۃ ہے بضم رار مہملہ پس معنے
یہ ہوئے کہ گمان کرتے ہیں ہم بارش کا تھوڑے ابر میں۔
نستجیل جیم یار تحتانیہ۔ دیکھتے ہیں ہم اون کو گھومتے ہوئے
لیجاتی ہے اونکو ہوا کبھی یہاں کبھی وہاں الجہام بفتح جیم
وہ ابر جو اپنا پانی برسا چکا ہو غائلہ وہ راستہ جسکا
چلنے والا ہلاک ہوجائے۔ النطار بکسر نون وطار مہملہ
دور بولا جاتا ہے بلد نطی یعنی دور غلیظۃ الوطار
یعنی سخت ہو اوس میں چلنا نشف یعنی خشک ہوگیا
مدھن بضم میم اور ہار ہوز پہاڑ کا گڑھا جس میں پانی
جمع ہوجائے جعثن بکسر جیم اور سکون عین مہملہ
اور کسر ثار مثلثہ گہانس کی جڑ ایلوح بضم ہمزہ اور
لام اور جیم اوس درخت کا پتہ جو مشابہ ہوتا ہے درخت
جھاؤ سے عسلوج بضم عین مہملہ وبضم لام وجیم
وہ شاخ جو سوکھ جائے اور اوس کی تراوٹ جاتی
رہے۔ الودی بفتح واؤ وکسر دال مہملہ وتشدید یار تحتانیہ
کھجور۔ مراد یہ کہ سوکھ گئیں کھجوریں۔

عسلوج - بضم المهملة واللام والجيم
وهو الغصن اذا يبس وذهبت طراوته
الودی - بفتح الواو وکسر المهملة وشد
التحتانية النخل يريد انه يبست النخل
عنن - محركة يقال عن لی الشیٔ اذا
اعترض اراد به الظلم وقيل اراد به الخلاف
والباطل - طما - ای ارتفع بامواجه
تعار - ککتاب اسم جبل - واراد به الی
يوم القيامة - نعم بفتحتين همل
بضم الهاء وشد الميم جمع هامل ای مهملة
لا رعاء لها - اغفال - جمع غفل بالفتح
التی لا لبن لها - لا تبل بلال - ای
لا ترطب برطب - وقير - بالواو والقاف
قطيع الغنم - کثير الرسل - بفتح الراء
المهملة - شديد التفرق فی طلب المرعی
قليل الرسل - بکسر المهملة هو اللبن
سنية حمراء - بضم السين المهملة
صغر للتعظيم ای جدب شديد مؤزلة
من الازل وهو الضيق والشدة - علل
محركة الشربة الثانية - نهل محركة الشربة
الاولى - محضها - بالمهملة والمعجمة ای
خالص لبنها - مخضها بمعجمتين ما مخض
من اللبن واخذ زبده واصله تحريك
السقاء الذی فيه اللبن حتی يتميز زبده
فيوخذ منه ويسمى ذلك اللبن الماخوذ
زبده مخيضا - وهو صفة لا مصدر ميمی
مذقها - بالميم والمعجمة والقاف ای ممزوج

عنن بالتحریک بولا جاتا ہے عنَّ لِی الشیٔ جبکہ پیش
آجائے کوئی شے مراد اس سے ظلم ہے اور بعض نے کہا
کہ مراد اس سے خلاف اور باطل ہے طما یعنی بلند ہوا
اپنی موجوں سے تعار بروزن کتاب نام ہے ایک پہاڑ
کا مراد اس فقرہ سے یہ کہ قیامت تک۔
نعم بفتح نون وعین مہلہ ہمل بضم ہاء وتشدید میم جمع ہے
ہامل کی یعنی مہمل بیکار جس میں چارہ نہ ہو۔ اغفال جمع ہے
غفل کی بفتح غین معجمہ وہ جانور جس کے دودھ نہ ہو۔
لا تبل بلال یعنے نہیں تر ہوتے کسی تری سے
وقیر واو۔ قاف۔ بھیڑوں کا گلہ۔ کثیر الرسل بفتح راء
مہلہ بہت دور دور ہو جانا چارہ کی طلب میں۔
قلیل الرسل بکسر راء مہلہ۔ دودھ۔ سنیۃ حمراء۔
بضم سین مہلہ تصغیر واسطے تعظیم کے ہے یعنے
سخت قحط سالی۔
موزلۃ ماخوذ ہے ازل زاء معجمہ سے جس کے معنی
ہیں سختی اور تکلیف۔
علل محرکۃ دوسری مرتبہ پانی پلانا۔ نہل محرکۃ
اول مرتبہ پانی پلانا۔ محضہا حاء مہلہ ضاد معجمہ
یعنی اونکا خالص دودھ۔
مخضہا خاء معجمہ ضاد معجمہ۔ وہ دودھ جو بچا ہوا رہجاوے
اور اوس کا مکھن اتار لیا جائے اور اس کے اصل
معنے یہ ہیں کہ ہلانا اوس برتن کا جس میں دودھ ہو یہاں
تک کہ علیحدہ ہو جائے اوسکا مکھن پس وہ اوس سے
لے لیا جائے۔ اوس دودھ کو جسکا مکھن لیلیا جائے
مخیض کہتے ہیں اور وہ صفت ہے نہ مصدر میمی۔
مذقہا میم اور ذال معجمہ اور قاف یعنی پانی ملایا ہوا
اور اوس کے اصلی معنی ملانے کے ہیں پھر استعمال

بالماء واصل معناه الخلط ثم استعمل في اللبن
المخلوط بالماء والضمائر راجعة لارضهم
ولانعامهم المذكورة في كلام طهفة فدعى
النبي صلى الله عليه وسلم بالبركة في البانهم
باقسامها والقصد الدعاء لهم بخصب ارضهم
وسقيها فانما الالبان تكثر بنبات المرعى وهو
انما يكون بالمطر فكانه قال اللهم اسق بلادهم
واجعلها مخصبة ملبنة - الدثر - بمهملة
المفتوحة ثم المثلثة ساكنة ويجوز فتحها ثم
المهملة المال الكثير وقيل الخصب والنبات
لانه من الدثار وهو الغطاء لانها تغطي وجه
الارض - ثمد - بفتح المثلثة واسكان الميم
وقد تفتح الماء القليل لامادة له اي صيره
كثيرا - ودائع الشرك - المراد به العهود
والمواثيق اللتي كانت بينهم وبين من جاورهم
من الكفار في المهادنة يقال توادع الفريقان
اذا اعطى كل واحد منهم للاخر ان لا يغزوه
ويسمى ذلك العهد وديعا بلا هاء فيقال
اعطيته وديعا اي عهدا قيل والظاهر ان
المراد عهودهم الواقعة بعد الحرب بعدم
المواخذة بما قتلوا وان ما اراقوا من الدماء
هدر كما في حديث الاخر كل دم في الجاهلية
تحت قدمي هذا اي متروك هدار وقيل المراد
ما كانوا استودعوه من اموال الكفار اللذين
لم يدخلوا في دين الاسلام اراد احلالها
لهم لانها مال كافر قدر عليه من غير عهد ولا
شرط فهو فئ ما لم يوجف عليه بخيل ولا ركاب فهو

کیا گیا اوس دودہ کے لیے جس میں پانی ملا ہوا ہو۔ اور
یہ سب ضمیریں راجع ہیں اوس قوم کی زمینوں اور جانوروں
کی طرف جو مذکور ہیں طہفہ کے کلام میں پس دُعا کی
رسول اللہ نے برکت کی اون کے ہر قسم کے دودہ
میں اور مقصود اس دعا سے در اصل اون کی زمین
کی سرسبزی و شادابی ہے کیونکہ دودہ جب ہی زائد
ہوگا جب کہ چارہ کثرت سے ہو اور چارہ پیدا ہوتا
ہے بارش سے پس گویا آپ نے یوں فرمایا کہ اے اللہ
پانی دے اونکے شہروں کو اور کردے اونکو تروتازہ اور دودہ
والا۔ **الدثر** دال مہملہ مفتوحہ پھر ثار مثلثہ ساکنہ اور جائز فتح
ثار مثلثہ کا بھی پھر را مہملہ معنی مال کثیر اور بعض نے کہا ہے
کہ ہریائی اور نبات۔ اس وجہ سے کہ مشتق ہے دثار
سے جس کے معنے ڈھکنا اور نبات بھی ڈھانک لیتی ہے
سطح زمین کو **ثمد** بفتح ثار مثلثہ اور سکون میم۔ اور کبھی میم
مفتوح بھی ہوجاتا ہے۔ تھوڑا پانی جسکا مخرج نہو یعنی
کردے اوسکو بہت۔ **و ودائع الشرک** اس سے مراد
وہ عہد و پیمان ہیں جو تھے اون کے اور اونکے پڑوسی کافر
قبیلوں کے درمیان صلح کی بابت بولا جاتا ہے توادع الفریقان
جبکہ عہد کرے ہر ایک دونوں فریقوں میں سے اس بات کا کہ
نہ لڑیگا اوس سے اور اس عہد کو ودیع بلا ہاء کہتے ہیں پس
بولا جاتا ہے اعطیتہ ودیعا یعنی دیا میں نے اوسکو عہد اور بعض نے
کہا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ مراد اس سے وہ عہد ہیں جو واقع ہوگئیں
بعد لڑائی کے بوجہ نہ مواخذہ ہونے اوس چیز کے جو قتل کیا انہوں
نے اول کیونکہ جو کچھ خون بہایا وہ ہدر معاف ہے جیسے کہ دوسری
حدیث میں ہے کہ ہر خون و قتل جو جاہلیت میں ہوا میرے
اس قدم کے نیچے ہے یعنے ہدر ہے اور معاف اور بعض نے کہا ہے
کہ مراد وہ مال ہیں جو ودیعت تھے اون کفار کے جو دین اسلام

على هذا جمع وديعة بالهاء ولا يرد انه صلى
الله عليه وسلم لما هاجر خلف عليا لرد
الودائع التي كانت عنده لانه كان قبل
حل الغنائم له او لانه صلى الله عليه وسلم
فرمن نسبته للخيانة وذهاب شهامته
وامانته فيطعنوا في الاسلام ويعرضوا
من الايمان ـ **وضائع الملك** وضائع
جمع وضيعة بمعنى موضوعة وهي الوظيفة
التي تكون على الملك بكسر الميم وهو ما
يملك وهو ما يلزم الناس في اموالهم
من الزكوة والصدقة اى انتم فيها كسائر
المسلمين لا نتجاوز عنكم ولا نزيد عليكم
شيئا وقيل الملك بضم الميم والمعنى انا
كان ملوك الجاهلية يوظفونه على الرعايا
فلا يوخذ منكم وهو لكم ـ فلام لكم على
ظاهرها على التفسيرين الاخيرين للودائع
ووضائع وعلى الاولين بمعنى على كقوله
ومن اساء فعليها ـ **لا تلطط** بضم المثناة
الفوقانية ثم اللام ثم الطائين الاولى
مكسورة والثانية مجزومة على النهي اى
لا تمنعها قال ابن الاعرابي لط الغريم اذا
منعه حقه واصله من لطت الناقة
بذنبها اذا سدت فرجها به وقد ارادها
الفحل ـ **لا تلحد** ـ بضم المثناة واللام
ومهملتين لا تمل عن الحق ما دمت حيا
فريضة ـ بالفاء والضاد المعجمة اى
الهرمة المسنة بقطع اسنانها او لانقطاعها

میں رکھا ہنوز نہیں داخل ہوئے تھے حلال ہیں وہ اونکو اسوجہ
سے کہ وہ مال ہے کافر کا قبضہ ہوگیا ہے اوسپر بغیر کسی عہد شرط
کے پس وہ معاف ہیں جبتک کہ نہ دوڑ لئے ہوں اوسپر گھوڑے
اور اونٹ (مراد لڑائی) پس اس ترجمہ کی بنا پر ودائع جمع ہے
وَدیعۃٌ (بالہاء) اور نہیں اعتراض وارد ہوتا اسپر اسبات سے کہ رسول اللہ
صلعم نے جبکہ ہجرت کی تو چھوڑ دیا تھا حضرت علی کو اون امانات کی
واپسی کے لیے جو آپکے پاس تھیں اسوجہ سے کہ یہ قصہ رسول اللہ کے
واسطے مال غنیمت حلال ہونیسے اول کا ہے اور یا اسوجہ سے
کہ رسول اللہ بازآئے نکچے کہ نسبت کیجاوے آپکی طرف خیانت
کی جس سے آپکی امانت اور اعتبار میں فرق آئے پس کفار طعنہ
کریں اسلام پر اور دور رہوں ایمان لانیسے **وضائع الملک** وضائع
جمع ہے وضیعۃ کی جو معنی میں ہے موضوعۃ کے اور وہ ٹیکس ہے جو
مقرر ہو ملک بکسر المیم پر ملک وہ چیز ہے جسکا کوئی مالک ہوا اور وہ وہ
چیز ہے جو لازم ہوتی ہے لوگوں پر اونکے مالوں میں زکوۃ اور صدقہ وغیرہ
یعنی تم اسبارہ میں مثل تمام مسلمانوں کے ہو نہ درگذر کیجاویگی تم سے اور نہ زیادہ
لیا جاویگا تم سے کچھ اور بعض نے کہا ہے وہ ملک بضم میم ہے اور معنی
یہ ہیں کہ جو کچھ جاہلیت کے زمانہ میں بادشاہوں نے رعایا پر ٹیکس مقرر
کر رکھا تھا وہ تم سے نہ لیا جاویگا پس ودائع اور وضائع کی آخری
دو تفسیروں کے بنا پر تو لکم کا لام اپنی اصلی معنی پر ہے اور اول کی دونو
تفسیروں کی بنا پر علی کے معنی میں ہے جیسیکہ قول رسول اللہ من اساء فعلیہا
لا تلطط بضم تاء فوقانیہ پھر لام پھر دو طاء مہملہ اول مکسور اور ثانی مجزوم
کیونکہ صیغہ نہی کا ہے یعنی مت روک تو اوسکو۔ کہا ابن الاعرابی نے
کہ بولا جاتا ہے لط الغریم جبکہ روکے اوسکے حق کو۔ اور اصل میں
یہ مشتق ہے قول عرب لطت الناقۃ بذنبہا سے بولا جاتا ہے جبکہ وہ
اپنی شرمگاہ چھپالے دم سے اوسوقت جبکہ نر اوسکا قصد کر رہا ہو
لا تلحد بضم تاء فوقانیہ اور لام اور حاء اور دال دونو مہملہ یعنی نہ پھر
تو حق سے جبتک کہ زندہ ہے **فریضہ** فاء و ضاد معجمہ یعنی بہت

عن العمل ای لا ناخذ فی الصدقات هذا
الصنف - **فارض** - بالفاء والضاد
المعجمة المریضة وروی العارض بالمهملة
وهی الناقة التی یصیبها کسر او مرض **فریش**
بالفاء والشین المعجمة وهی من الابل
الحدیثة العهد بالنتاج وهی من خیار
المال - **ذو العنان** - ای الفرس المعد
للرکوب - **الرکوب** هو الفرس الذلول
ای المعلم - **الفلو** - بفتح الفاء وضم اللام
وشد الواو المهر الصغیر - **ضبیس**
بفتح المعجمة وکسر الموحدة وهو ولد
الفرس العسر الصعب یعنی لکم خیار
المال وشراره ولنا وسطه - **سرح**
بمهملات وفتح الاول الماشیة التی تسرح
بالغداة للمرعی والمراد ان مطلق الماشیة
لا تمنع عن مرعاها - **لا یعضد طلحکم**
ای لا یقطع والطلح فی الاصل هو شجر ام غیلان
او شجر عظام والمراد هنا الشجر الذی لا ثمر له
والمعنی لا یقطع شجرکم طلحا او غیره لانه اذا
نهی عن قطع الذی لا ثمر له فغیره اولی -
لا یحبس درکم - ای لا تحبس ذوات
اللبن عن المرعی الی ان تجتمع الماشیة
والقصد الرفق بمن تؤخذ منهم الزکوٰۃ -
تضمروا - ای تخفوا - **الاماق** - الغدر
او البغض - **رباق** - بکسر المهملة وهو الحبل
شبه بالعهد واستعیر لکل حبل بنقضه -
ربوۃ بکسر الراء وفتحها وضمها هی الزیادۃ

ہی بوڑھی (یہ نام رکھا گیا) بوجہ اوس کی عمر منقطع ہو جانیکے
یا بوجہ کام سے معذور ہو جانیکے یعنی نہیں لینگے ہم زکوٰۃ میں
اِس قسم کے جانور **فارض** فا، را مہملہ، ضاد معجمہ مریضہ۔ اور
روایت ہے عارض بھی (بعین مہملہ) اور وہ وہ اونٹنی جو بیمار ہو
یا کوئی عضو ٹوٹا ہوا ہو **فریش** فا اور شین معجمہ وہ اونٹنی جو
قریب ہی بیاہی ہو اور وہ عمدہ مال شمار کی جاتی ہے
ذو العنان یعنی وہ گھوڑا جو سواری کے لیے تیار کیا
جاوے۔ **الرکوب** وہ گھوڑا جو سکھایا ہوا ہو۔
الفلو بفتح فا اور لام کا ضمہ اور واو پر تشدید۔ چھوٹا
بچھیرا۔ **ضبیس** بفتح ضاد معجمہ اور کسر بار موحدہ وہ
گھوڑے کا بچہ جسپر چڑھنا دشوار ہو مطلب یہ کہ
بہت عمدہ اور اِسی طرح بہت برا مال تمہارے
لیے ہے اور متوسط درجہ کا ہم لینگے۔ **سرح** سین
مفتوحہ۔ را۔ حا۔ مہملہ۔ وہ جانور جو صبح کو بیڑ میں چرنے
جاویں اور یہاں مراد یہ کہ تمہارے جانور نہیں روکے
جاوینگے چراگاہ سے **لا یعضد طلحکم** یعنی نہ کاٹا جاویگا
اور طلح اصل میں ببول کے درخت کو کہتے ہیں۔ یا
بڑا پیڑ۔ اور مراد اِس جگہ وہ پیڑ ہیں جن کے پھل نہ ہوں اور
معنی یہ ہیں کہ نہ کاٹا جاوے گا تمہارا پیڑ خواہ طلح کا ہو یا
کسی اور چیز کا کیونکہ جب منع کیا ایسے پیڑ کے کاٹنے
سے جس کے پھل نہ ہو تو اوس کے سوا کی ممانعت
لازمی ہوئی۔ **لا یحبس درکم** یعنی نہ روکے جاوینگے دودھ والے
جانور چراگاہ سے اِس انتظار میں کہ جمع ہو جائیں اور جانور اور
مقصود نرمی کرنا ہے اون لوگوں کے ساتھ جن سے زکوٰۃ لیجاتی ہے
تضمروا یعنی چھپاؤ تم **اماق** غدر اور بغض **رباق** بکسر را مہملہ
معنی رسی تشبیہ دیگئی عہد کیساتھ اور استعارہ کیا گیا رسی کہ اونکے
ساتھ عہد کے توڑنیکا **ربوہ** بکسر را مہملہ اور کبھی فتح اور ضمہ۔ بھی ہوتا ہے

یعنے من تقاعد عن الزکوة فعلیه الزیادة فیها عقوبة له وهی کما روی فی صحیح البخاری واما العباس فهی علیه ومثلها معها وکان العباس منعها۔ **رماق** ۔ الرمق القطیع من الغنم یعنی هذا الرفق جار بکم مالم تخفوا غملکم عن المصدق ۔ **ویستنبط من قوله ذوالعنان الرکوب** ۔ ان فی الخیل صدقة وتوخذ فی الصدقة نفس الخیل لکن ماذهب الیه محدث ولا فقیه من فقهاء نعم اختلفوا فی صدقة الخیل فقال الجمهور لیس فیها بشئ من الصدقة وقال ابوحنیفة لایجب الصدقة فی ذکور الخیل منفردة ولا فی اناثها منفردة فی روایة ۔ وفی کل فرس من المختلط به الذکور والاناث سائمة دینار او ربع عشر قیمته نصابًا ۔

حاشیة علے کتاب بنی نهد بیان فصاحته صلے الله علیه وسلم قال فی السیرة النبویة فانظر الی هذا الدعاء والکتاب الذی انطبق علے لغتهم ای من حیث المماثلة فی غرابة الالفاظ مع انه زاد علیها فی الجزالة ای حسن النظم والتالیف وقد کان من خصائصه صلوات الله وسلامه علیه ان یکلم کل ذی لغة بلغته علے اختلاف لغة العرب وترکیب الفاظها واسالیب کلمها فلما کان کلام ما تقدم علے هذا الحد وبلاغتهم علے هذا النمط واکثر استعمالهم هذه الالفاظ

اوس کے معنی زیادتی کے ہیں یعنی جو سستی کرے زکوۃ دینے میں تو اوسپر زیادتی ہے زکوۃ میں اوس کی یہ سزا ہے اور مقدار اسکی جیسیکہ روایت کیگئی ہے صحیح بخاری میں لیکن عباس پس اوسپر زکوۃ ہے اور مثل اوسکے اور اور حضرت عباس نے روک لیا تھا زکوۃ کو ر **ماق** رمق بھیڑ کا گلہ یعنی یہ رفق اور نرمی ہمیشہ رہیگی تمہارے ساتھ جبتک کہ نہ چھپاؤ گے تم اپنی بکریوں کو عامل زکوۃ سے۔ **اور قول** رسول اللہ ذوالعنان سے مستنبط ہوئی یہ بات۔ گھوڑی میں زکوۃ ہے اور لیجا دے زکوۃ نفس خیل سے لیکن اسکا کسی محدث اور نہ کسی فقیہ نے قول کیا ہاں اختلاف کیا ہے اونہوں نے گھوڑے کی زکوۃ میں پس کہا جمہور نے کہ گھوڑے میں بالکل زکوۃ نہیں ہے اور کہا ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے صرف نر گھوڑوں میں زکوۃ نہیں ہے اور اسیطرح اگر سب مادہ ہی مادہ ہوں۔ ایک روایت میں اور اگر دونوں ملے ہوئے ہوں یعنی نر و مادہ تو ہر گھوڑے پر جو چراگاہ میں چرنیوالے بھی ہوں ایک دینار ہے یا اوسکی قیمت کا ربع عشر جبکہ وہ قیمت نصاب کو پہونچ جائے۔

استعملها معهم فاستعملها مع من هي لغته
لا يخل بالفصاحة بل هو من اعلى طبقاتها
وان كان فيها ما هو غريب وحشي بالنسبة
الى غيرهم حتى ان كلام البادية الوحشي
فصيح بالنسبة لهم وكان احدهم لا يتجاوز
لغته وان سمع لغة غيره فكالعجمية يسمعها
العربي وما ذلك منه صلى الله عليه وسلم الا
بقوة الهية وموهبة ربانية لانه بعث الى
الكافة طرا والى الناس سوداء وحمراء فعلمه
الله جميع اللغات قال عز وجل وما ارسلنا
من رسول الا بلسان قومه اى لغتهم فلما
بعثه الله للجميع علمه الجميع ليحدث الناس
بما يعلمون فكان ذلك من معجزاته صلى
الله عليه وسلم وقد خاطب بعض الحبشة
بكلامهم وبعض الفرس بكلامهم مما هو ثابت
في كتب السنة - انتهى - وقال القاضي
عياض في بيان فصاحة اللسان وبلاغة
القول - فقد كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم من ذلك بالمحل الافضل والموضع الذي
لا يجهل سلاسة طبع وبراعة منزع وايجاز
مقطع وفصاحة لفظ وجزالة قول وصحة
معان وقلة تكلف اوتي جوامع الكلم وخص
ببدائع الحكم وعلم السنة العرب يخاطب
كل امة منها بلسانها ويحاورها بلغتها و
يباريها في منزع بلاغتها كان كثير من
الصحابة يسالونه في غير موطن عن شرح
كلامه وتفسير قوله من تامل حديثه وسيره

علی ذلك وتحققه - ولیس کلامه مع قریش والانصار ککلامه مع ذوالمشعار الهمدانی وطهفة النهدی وقطن بن حارثة (کما اقول اطلعت علیه فی کتابنا هذا) والاشعث بن قیس و وائل بن حجر الکندی وغیرهم من اقیال حضرموت وملوك الیمن -

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لبنی حبینة وهم یهود بمقنة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے بنی حبینہ کے نام اور وہ یہود ہیں مقنہ کے

ذکر فی مصباح المضئ قال ابن سعد فی الطبقات وکتب رسول الله صلی الله علیه وسلم الی بنی حبینة وهم یهود بمقنة اما بعد فقد نزل علیّ آتیکم راجعین الی قریتکم فاذا جاءکم کتابی هذا فانکم آمنون لکم ذمة الله وذمة رسوله وان رسول الله صلی الله علیه وسلم غافر لکم سیآتکم وکل ذنوبکم وان لکم ذمة الله وذمة رسوله لا ظلم علیکم ولا عدی وان رسول الله جارکم مما منع منه نفسه وان لرسول الله بزکم وکل رقیق فیکم و الکراع والحلقة الا ما عفی عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم وان علیکم بعد ذلك ربع ما اخرجت نخلکم وربع ما صادت عرککم وربع ما اغتزل نساءکم وانکم برئتم بعد من کل جزیة او سخرة فان سمعتم واطعتم فان علی رسول الله ان یکرم کریمکم ویعفو عن مسیئکم اما بعد فالی المومنین والمسلمین لمن اطلع اهل مقنا بخیر فهو خیر له و

ذکر کیا ہے مصباح المضئ میں کہ کہا ابن سعد نے طبقات میں کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی حبینہ کو فرمان جو یہود ہیں مقنہ کے۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو کہ تمہارے قاصد میرے پاس آئے جو تمہارے پاس واپس جاوینگے جب تمکو میرا یہ خط پہونچ جاوے تو تم امن میں ہو تمہارے واسطے اللہ اور اسکے رسول کا ذمہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری برائیاں اور تمہارے گناہ تمکو معاف کر دینگے اور تمہارے واسطے ذمہ ہے اللہ اور اوسکے رسول کا۔ نہ ظلم ہوگا تمپر نہ زیادتی اور تحقیق رسول اللہ تمہارے محافظ ہیں اون چیزوں سے جنکو روکیں گے وہ اپنی جانسے اور تحقیق رسول اللہ کے لئے ہے تمہارا اسباب ایہاں و سامان مراد ہے جو آپمیں صلح سے لیں) اور تمہارا ہر غلام اور گھوڑے اور ہتھیار مگر وہ جسکو معاف کر دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اسکے تمکو دینا ہوگا چہارم اپنی کھجوروں کی پیداوار کا اور چہارم اوس شکار کا جو تمہاری چھوٹی کشتیوں نے کیا ہے اور چہارم عورتوں کے کاتے سوت کا اور یہ دینے کے بعد بری ہو تم ہر قسم کے جزیہ اور بیگار سے پس اگر تم قبول کر وگے اور اطاعت کر وگے تو رسول اللہ تعظیم کرینگے تمہارے بزرگ کی اور معاف کرینگے تمہاری خطا کار کو بعد اسکے تمام مسلمانوں اور مومنین کے لیے اطلاع

من اطلعہم بشر فھو شر لہ وان لیس علیکم الامیر الا من انفسکم او من اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور حکم ہے اگر جو شخص برتاؤ کریگا اہل مقنہ سے بہتری کا تو اچھا ہے اوسکے لیے اور جو برتاؤ کریگا اوسنے برا تو خرابی ہے اوسکیلئے اور تمپر امیر تم ہی میں سے بنایا جاویگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

مقنة۔ موضع قریب من ایلة۔ اتیکم ای رسلکم۔ بزکم۔ بالباء الموحدة والزاء المعجمة یعنی بزکم الذی تصالحون علیھا فی صلحکم قال الجوھری بزہ یبزہ بزا سلبہ وفی المثل من عز بزای من غلب اخذ السلب وابتززت الشیٔ ای استلبتہ والبز من الثیاب امتعة النساء والبز السلاح ایضا۔ الحلقة۔ ما جمعت الدار من سلاح او مال۔ عروک۔ خشب یلقی فی البحر یرکبون علیھا فیلقون شباکہم یصیدون السمک قال الجوھری والعرک الصیادون سخرة۔ التکلیف والحمل علی الفعل بغیر اجرة کذا فی مجمع البحار۔

مقنہ ایک جگہ ہے قریب ایلہ کے آتیکم یعنی تمہارے قاصد بزکم با موحدہ اور زا معجمہ یعنی تمہارا وہ سامان جسپر تم صلح کرتے ہو۔ کہا جوہری نے کہ بولا جاتا ہے بزہ یبزہ بزا۔ سامان لیا اوسکا۔ اور ضرب المثل ہے کہ من عز بز یعنی جو غالب ہوا اوسنے مغلوب کا سامان لیلیا۔ اور مثل ہے ابتززت الشیٔ یعنے چھین لیا میں۔ اور کپڑوں میں سے بز عورتوں کے کپڑوں کو کہتے ہیں اور بز کے معنی ہتھیار کے بھی ہیں الحلقة وہ جو کچھ کہ گھر میں ہو ہتھیار اور مال۔ عروک وہ لکڑیاں جو دریا میں ڈالکر اوسپر سوار ہوں پس اپنے جال ڈالتے ہیں جس سے مچھلیاں شکار کرتے ہیں۔ کہا جوہری نے اور عرک۔ شکاری۔

سخرہ تکلیف اور کام لینا بغیر اجرت کے (بیگار) اسیطرح لکھا ہے مجمع البحار میں۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لبنی بارق اذا وفدوا علیہ

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے وفد بنی بارق کو

قال صاحب سیرة الشامیة قال ابن سعد قدم وفد بارق علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعاھم الی الاسلام فاسلموا وبایعوا فکتب لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتابا نسختہ

ذکر کیا ہے صاحب سیرة شامی نے کہ کہا ابن سعد نے کہ بنی بارق کے ایلچی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے دعوت اسلام کی وہ اسلام لے آئے اور بیعت کر لی۔ لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان لفظ اوس کے یہ ہیں۔ یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ

کتاب النبی لبنی بارق

هذا كتاب من محمد رسول الله صلى الله
عليه وسلم لبارق ان لا تجد ثمارهم ولا ترعى
بلادهم في مربع ولا مصيف الا بمسئلة
من بارق ومن مر بهم من المسلمين في
عرك اوجدب فله ضيافة ثلثة ايام
واذا اينعت ثمارهم فلابن السبيل
اللقيط يشبع بطنه من غير ان يقتثم -
شهد ابو عبيدة الجراح وحذيفة بن
اليمان وكتب ابي بن كعب -

علیہ وسلم کا (یہ) بارق کے نام (یا یہ مضمون) کہ نہ کاٹی
جاویں اون کے پھل اور نہ چرائے جاویں اونکے شہر
(یعنی وہاں کی چراگاہیں) نہ چرائی کے زمانہ میں اور نہ گرمیوں میں مگر
اونسے پوچھکر اور جو مسلمان (مسافر) گذرے اونپر خواہ قحط سالی ہو یا بہتات
واجب ہے اوسکی مہمانی تین روز - اور جب پکجاویں اونکے پھل تو جائز
ہے مسافر کیواسطے اونکے گرے ہوئے پھل اسقدر جس سے اپنا پیٹ
بھرلے لیکن جمع نہ کرے - گواہی دی اسپر ابو عبیدہ جراح
نے اور حذیفہ بن یمان نے اور لکھا اسکو ابی بن
کعب نے -

غرائب الالفاظ

شرح لغات

لاتجد - الجدّ القطع وجاء في حديث
ابي سفيان جد ثدي يا امك - **مربع** -
المربع والمتربع والمرتبع موضع ينزل فيه ايام
الربيع - **مصيف** - موضع ينزل فيه
ايام الصيف **عرك اوجدب**
عرك هو سنة المطر ضد الجدب
اينعت - من ينع الثمر كمنع وضرب
ينعا بالفتح ويُنعا ويُنوعا بضمهما
اذا نضج وحان وقت قطافه - **يقتثم**
يقال فلانٌ اقتثم المال - اي جمعه

لاتجد جد کے معنی کاٹنے کے ہیں حدیث ابی سفیان میں
ہے کہ کاٹی جاویں تیری ماں کی دونو چھاتیاں **مربع** مربع
متربع اور مرتبع وہ جگہ جہاں موسم ربیع میں رہیں **مصیف**
وہ جگہ جہاں گرمیوں میں رہیں **عرک اوجدب**
عرک بارش کا سال (سمت) جدب اوسکی ضد یعنی قحط -
اینعت ماخوذ ہے قول عرب ینَعَ الثمر سے باب فتح
وضرب ینعاً بفتح تحتانیہ ویُنعا ویُنوعاً - دونوں میں یاء تحتانیہ
کا ضمہ - بولا جاتا ہے جب پھل پکجاویں اور اون کے توڑنے
کا وقت آجائے **یقتثم** بولا جاتا ہے اِقتُثِمَ المال یعنی جمع کیا
اوس نے مال کو -

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمانے

قوله فله ضيافة - يدل على ان الضيف
له حق على كل بلد اوقرية اوحارة على

قولہ فلہ ضیافۃ - دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ مہمان کے
لیے حق ہے ہر شہر ہر گاؤں اور ہر محلہ میں ہر حال میں

كل حال سواء كان الايام ايام خصب او جدب ان يضاف ثلثة ايام وهذا الحكم لا يختص بمسلم وقد جاء في الحديث الصحيح الضيافة ثلثة ايام فما بعد ذلك فهو صدقة ولا يحل له ان يثوي (يقيم) عنده حتى يحرجه اخرجه الشيخان۔

خواہ سمست ہو یا قحط سالی اس بات کا کہ مہمان رکھا جاوے تین روز تک اور یہ حکم خاص نہیں ہے مسلمان کے ساتھ اور آیا ہے حدیث صحیح میں کہ مہمانی تین دن ہے اور اوس کے بعد پھر صدقہ ہے اور نہیں جائز ہے مہمان کو بھی یہ کہ ٹھیرے میزبان کے پاس بعد اس تین دن کے تاکہ اوسکو حرج میں ڈالے تخریج کی ہے اسکی شیخین نے۔

قوله فلابن السبيل اللقيط

يدل على ان من مر بالبساتين او اشجار مثمرة فله ان ياخذ ما سقط من الثمار و ياكل ولو يشبع بطنه ولا يجوز له ان يقتطف من الشجر ولا ان يجمع لوقت اخر

قولہ فلابن السبیل اللقیط۔ دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر کہ جو شخص گذرے باغوں یا پھل دار درختوں پر تو اوسکو جائز ہے کہ لیلے گرے ہوئے پھل اور کھائے اگرچہ خوب پیٹ بھرے اور پیڑ سے توڑنا یا اپنے پاس دوسرے وقت کے لیے جمع کرنا ان گرے ہوؤں کا بھی جائز نہیں ہے۔

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم لبني ضمرة وسيدهم مجدي بن عمرو

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے بنی ضمرہ کو اور اون کے سردار مجدی بن عمرو کو

قال في سيرة المحمدية ناقلا عن سيرة ابن اسحق في ذكر غزوة ودان فقال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم لاثنى عشرة ليلة مضت من صفر في سنة الثانية في سبعين رجلا ليس فيهم انصاري يريد قريشا وبني ضمرة فاتفق له موادعة سيد بني ضمرة وهو مجدي بن عمرو واستقرت المصالحة بان لا يغزوا ولا يعينوا عليه وكتب رسول الله بينه وبينهم كتابا نسخته۔

صاحب سیرۃ محمدیہ نے غزوہ ودان کے ذکر میں سیرۃ ابن اسحق سے نقل کر کے کہا ہے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتاریخ ۱۲ صفر سنہ ۲ھ کو ستر آدمی لیکر جنمیں کوئی انصاری نہیں تھا۔ قریش اور بنی ضمرہ کی (لڑائی) کے ارادہ سے پس صلح ہوگئی آپ کی سردار بنی ضمرہ سے جو مجدی بن عمرو تھا اور ٹھیری صلح اس بات پر کہ بنی ضمرہ نہ تو کسی سے لڑیں گے اور نہ اون کے خلاف کسی کی مدد کرینگے اور لکھی رسول اللہ نے اپنے اور اون کے درمیان ایک تحریر۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ۔

يقال انه وادع بني فلان اي صالحهم وسالمهم على ترك الحرب وحقيقته المشاركة اي يدع كل واحد منهما ما هو فيه ومنه الحديث كان كعب القرظي موادعا لرسول الله صلى الله عليه وسلم۔ كذا في مجمع البحار

بولا جاتا ہے انہ وادع بنی فلان یعنی مصالحت کرلی اونہوں نے لڑائی چھوڑنے پر۔ اور حقیقت میں یہ شرکت کے لیے ہے یعنی چھوڑ دیا ہر ایک نے دونوں میں سے اسکو جسمیں وہ تھا اور اسی سے ہے وہ حدیث کہ تھے کعب قرظی موادع رسول اللہ صلعم سے اسیطرح ہی مجمع البحار میں

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لبني ضمرة بانهم آمنون على اموالهم وانفسهم وان لهم النصرة على من رامهم الا ان يحاربوا في دين الله ما بل بحر صوفة وان النبي صلى الله عليه وسلم اذا دعاهم لنصرته اجابوه عليهم بذلك ذمة الله اليه وذمة رسوله

متعلق لكتاب بنى ضمرة واخرجه ابن سعد فى الطبقات فى غزوة الابواء وهذا هو غزوة ودان فقال وفى هذه الغزوة وادع مخشى بن عمرو الضمرى وكان سيدهم فى زمانه ـ

على ان لا يغزو بنى ضمرة ولا يغزونه ولا يكثروا عليه جمعا ولا يعينوا عدوا وكتب بينه وبينهم بذلك كتابا ـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا بنی ضمرہ کے نام دبایں مضمون کہ بیخوف رہیں وہ اپنے مال اور جان سے اور اونکی مدد کیجاویگی اونکے مخالفوں کے مقابلہ میں مگر جبکہ لڑائی ہو اونسے دین کی بابتہ جب تک کہ تر کرے دریا کپڑے کو (مراد تا قیامت) اور رسول اللہ صلعم جب بلادیں اونکو تو قبول کرینگے وہ ـ اس تحریر پر ذمہ اللہ اور اوسکے رسول کا ہے ۔

متعلق بہ نامۂ بنی ضمرہ ـ اور تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں غزوۃ الابوا میں اور یہی غزوۂ ودان ہے پس کہا کہ اس غزوہ میں صلح کی آپنے مخشی بن عمرو ضمری سے جو اوس وقت وہاں کا سردار تھا ـ

اس امر پر کہ نہ لڑینگے آپ بنی ضمرہ سے اور نہ بنی ضمرہ آپ سے اور نہ وہ آپ پر جماعت زائد کرینگے ـ اور نہ مدد دینگے دشمن کو اور لکھی آپسمیں اسکی بابتہ تحریر ـ

كتاب تبع الذى كتبه تبع اليه صلى الله عليه وسلم قبل مولده بالف سنة

خط تبع کا جو اوس نے رسول اللہ کے نام لکھا تھا آپ کی پیدائش سے ہزار سال پیشتر

قال فى المواهب لما هاجر رسول الله الى المدينة دخله صلى الله عليه وسلم ابو ايوب فى بيته وذكر ابن اسحق فى المبتدا وصاحب قصص الانبياء ان هذا البيت لابى ايوب بناه له عليه الصلوة والسلام تبع الاول ابن حسان الحميرى ـ روى ابن عساكر انه قدم مكة وكسا الكعبة وخرج الى يثرب وكان فى مائة الف وثلثين الفا من الفرسان ومائة الف وثلثة عشر الف من الرجالة

ذکر کیا ہے مواہب میں کہ جب ہجرت کی رسول اللہ نے مدینہ کی طرف تو رکھا رسول اللہ کو ابو ایوب نے اپنے گھر میں اور ذکر کیا ابن اسحق نے کتاب المبتدا میں اور صاحب قصص الانبیا نے کہ ابو ایوب کے اس گھر بنایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تبع بن حسان الحمیری نے روایت کیا ابن عساکر نے کہ تبع مکہ میں آیا اور کعبہ پر غلاف چڑھایا اور گیا مدینہ کیطرف اور اوسکے ہمراہ ایک لاکھ تیس ہزار (۱۳۰۰۰۰) سوار اور ایک لاکھ تیرہ ہزار (۱۱۳۰۰۰) پیدل فوج تھی جب مدینہ میں مقام ہوا تو اوسکو خبر دیگئی کہ اون چارسو علما اور

لما نزلها اخبران اربعمائة رجل من اتباعه من
العلماء والحكماء تحالفوا وتبايعوا على ان لا
يخرج منها فسألهم عن الحكمة فى مقامهم
فقالوا اشرف هذه البلدة من الرجل
الذى يخرج يقال له محمد وهذه دار
هجرته واقامته فلا يخرج منها فامر
ببناء اربعمائة دار لكل رجل دار واشترى
لكل منهم جارية واعتقها وزوجها منه
واعطاهم اعطاء جزيلا وامرهم بالاقامة
الى وقت خروجه وكتب لرسول صلى الله
عليه وسلم كتابا ودفعه الى كبيرهم وسأله
ان يدفعه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
وخرج تبع من يثرب فمات بالهند - وكانت
موته الى مولده صلى الله عليه وسلم الف
سنة سواء - فى المبتدا والقصص فدار
الدار التى بناها تبع للنبى صلى الله عليه
وسلم لينزلها اذا قدم المدينة الى ان لابى
ايوب وهو من ولد ذلك العالم الذى
دفع تبع اليه الكتاب ولما دعا رسول الله
الناس الى الاسلام ارسلوا اليه كتاب
تبع مع ابى ليلى فلما رآه رسول الله قال
انت ابو ليلى ومعك كتاب تبع الاول
فبقى ابو ليلى متفكرا ولم يعرف رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال من انت فانى
لم ار فى وجهك اثر السحر وتوهم انه ساحر
فقال انا محمد هات الكتاب فلما قراه
قال مرحبا بتبع الاخ الصالح ثلث مرات

حکما نے جو اوس کے ہمراہ تھے آپسمیں عہد کر لیا ہے
اور اس بات پر قسما قسمی ہوگئی ہے کہ وہ یہاں سے نہیں
جاوینگے۔ تبع نے اونسے وہاں رہجانیکی حکمت پوچھی
جوابدیا کہ اس شہر کی شرافت ایک شخص کی وجہ سے ہے
جو آیندہ پیدا ہوگا اور جسکا نام محمد ہوگا اور یہ جگہ اوس کے
ہجرت کرنے اور رہنے کی ہے پس ہم یہاں سے نہیں جاوینگے
یہ سنکر حکمدیا تبع نے چارسو مکان بنانیکا ہر شخص کیلیے ایک
گھر اور ہر ایک کو ایک چھوکری خرید دی اور آزاد کیا اوسکو پھر
اوسکی اوسی شخص سے شادی کر دی اور اونکو بہت کچھ دیا اور رسول
کے مبعوث ہونے تک اونکو وہاں ہی رہنے کا حکمدیا۔ اور رسول اللہ
کے نام ایک خط لکھا اور اون سب علما میں جو سرگروہ تہا اوسکو
وہ دیدیا اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلعم کو دیدینا اور چلا گیا
تبع یثرب سے پس [illegible] ہندوستان میں۔ اور اوسکی موت
اور رسول اللہ کی پیدائش میں پورے ہزار سال ہیں۔
مبتدا اور قصص الانبیا میں ہے کہ وہ گھر جسکو تبع نے اسلیے
بنایا تہا کہ جب رسول اللہ تشریف لاویں تو اوسمیں رہیں نوبت
بہ نوبت مختلف تصرفات میں آتا رہا یہانتک کہ ابو ایوب کی
ملک میں آیا اور ابو ایوب اوسی عالم کی اولاد میں تھے جسکو تبع نے
اپنا خط سپرد کیا تھا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت
اسلام شروع کی تو بھیجا اونہوں نے وہ تبع کا خط آپکی خدمت میں
ابو لیلی کے ہمراہ۔ جب دیکھا رسول اللہ نے ابو لیلی کو تو فرمایا کہ
تو ابو لیلی ہے اور تیرے پاس تبع اول کا خط ہے ابو لیلی حیران
ہوگئے اور نہیں پہچانا اونہوں نے رسول اللہ کو تو پوچھا کہ
تو کون ہے اسلیے کہ مجھے تیری صورت سے ساحر کے آثار
نہیں معلوم ہوتے۔ ابو لیلی نے خیال کیا تھا کہ یہ کوئی ساحر
ہے آپنے جواب دیا کہ میں محمد ہوں۔ لاؤ وہ خط جب آپنے اوسکو
پڑہا تو فرمایا کہ مرحبا بتبع الاخ الصالح کلمہ ہے اظہار فرحت یہی تین مرتبہ فرمایا

وقد جاء في الحديث انه صلى الله عليه وسلم
قال لا تسبوا تبعًا فانه اسلم رواه الطبراني
واخرجه الامام احمد في المسند عن سهل
ابن سعد رضي الله عنه وقيل اهل المدينة
الذين نصروه عليه الصلوة والسلام هم
ولد اولئك العلماء الاربعمائة وفي رواية
انهم الاوس والخزرج كذا حكاه في تحقيق
النصرة في تاريخ دار الهجرة للقاضي شيخ زين
الدين بن الحسين المراغي من فضلاء
طلبة جمال الاسنوي وذكره ابن دحية
في التنوير والبغوي في معالم التنزيل عن
عكرمة عن ابن عباس وذكره الحلبي و
اخرجه ابن عساكر وابن سعد عن ابي بن
كعب وايضا ابن عساكر عن عباد بن زياد
في كل من هذه الروات - ان تبع اراد
خراب يثرب فاخبروه ان هذه البلدة
دار هجرة نبي يخرج في اخر الزمان - فذكروا
القصة وفيه ذكر الكتاب قال بعضهم كان
مضمون الكتاب هكذا - اما بعد فيا
محمد اني اٰمنت بك وبربك ورب كل شئ
وبكتابك الذي ينزل الله عليك وانا
على دينك وسنتك واٰمنت بك و
بربك وبكل ماجاء من ربك شرائع الاسلام
والايمان فان قلت ذلك فان اسامت
فيها ونعمت وان لم ادركك فاشفع لي يوم
القيمة ولا تنسني فاني من امتك الاولين
وتابعك قبل مجيئك وقبل ان يرسلك

اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تبع کو بُرا مت کہو کیونکہ وہ اسلام لے آیا تھا روایت کیا اسکو
طبرانی نے اور تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اپنی مسند میں
سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے اور کہا گیا
ہے کہ وہ اہل مدینہ جنہوں نے رسول اللہ کی مدد کی (یعنے
انصار) وہ اونہیں چارسو علما کی اولاد میں سے تھے. اور ایک
روایت میں ہے کہ وہ (یعنی اولاد علما) اوس وخزرج ہیں اسیطرح
بیان کیا ہے کتاب تحقیق النصرۃ فی تاریخ دار الہجرۃ میں جو قاضی
شیخ زین الدین بن حسین مراغی کی تصنیف ہے جو جمال اسنوی
کے فاضل طلبہ میں سے تھے اور ذکر کیا ہی اسکو ابن دحیہ
نے تنویر میں اور بغوی نے معالم التنزیل میں عکرمہ سے روایت
کرکے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ سے اور ذکر کیا ہی
اسکو حلبی نے اور تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر اور ابن سعد نے
ابی بن کعبؓ سے اور تخریج کی ہے ابن عساکر نے عباد بن
زیاد سے بھی. ان سب روایتوں میں یہ ہے کہ تبع نے ارادہ
کیا تھا مدینہ کو تباہ کرنیکا تو اوسکو خبر دی کہ یہ شہر ایک نبی کا
دار ہجرت ہے جو آخر زمانہ میں مبعوث ہوگا. پھر ذکر کیا وہی قصہ
اور اوسمیں ذکر ہے اس خط کا. کہا بعض علما نے کہ مضمون
اوس خط کا یہ تھا کہ بعد حمد وصلوۃ کے اے محمد میں ایمان لایا
تجھپر اور تیرے اور ہر شے کے پروردگار پر اور تیری اوس
کتاب پر جو اللہ تجھپر نازل کریگا. اور میں تیرے دین اور تیرے
طریقہ پر ہوں اور ایمان لایا میں تجھپر اور تیرے رب پر اور ہر
اوس چیز پر جو لائیگا تو اپنے رب کے پاس سے احکام اسلام اور
ایمان کے. تحقیق میں نے ہی کہا ہے یہ پس اگر میں نے اسلام کو پالیا
تب تو بہت ہی بہتر ہے اور اگر نہ پاؤں میں تجھکو تو شفاعت
کرنا میری قیامت کے دن اور مجھے بھولنا مت اسوجہ سے
کہ میں تیری اول امت ہوں اور اطاعت کرنیوالا ہوں تیری

الله فانا على ملتك وملة ابيك ابراهيم وختم
الكتاب - لله الامر من قبل ومن بعد و
يومئذ يفرح المومنون بنصر الله - وكتب
عنوان الكتاب - الى محمد بن عبد الله
صلے الله عليه وسلم خاتم النبيين والمرسلين
ورسول رب العالمين من التبع الاول -
امانة الله فى يد من وقع الى ان يدفعه الى
صاحبه - وفى رواية الحلبى وابن عساكر
عن عباد بن زياد ان تبع قال فيه شعرًا؟
حدثت ان رسول المليك - يخرج حقا
بارض الحرام - ولو مد دهرى الى دهره
لكنت وزيرا له وابن عم و فى رواية شهدت على
احمد انه رسول من الله بارى النسم - ولو
مد دهرى الخ **يدل هذا الكتاب**
على الايمان قبل البعثة ويدل عليه
قوله عز وجل واذ اخذ الله ميثاق النبيين
لما اتيتكم من كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول
مصدق لما معكم لتومنن به ولتنصرنه
الاية - قال فى الخازن قال الطبرى معناه
اذكروا يا اهل الكتاب حين اخذ الله
ميثاق النبيين - واصل الميثاق فى
اللغة عقد يوكد بيمين ومعنے ميثاق
النبيين ما وثقوا به على انفسهم من
طاعة الله فيما امرهم به ونهاهم عنه
وذكروا فى معنے اخذ الميثاق وجهين
احدهما انه ماخوذ من الانبياء والثانى
انه ماخوذ لهم من غيرهم ولهذا اختلفوا

پیدائش سے پہلے اور پہلے اس کے کہ رسول بنائے تجھکو
اسد پس میں تیرے اور تیرے باپ ابراہیم کے مذہب پر ہوں
اور ختم کیا تھا خط کو اس عبارت پر کہ للہ الامر یعنی اول و آخر
(ہمیشہ) حکم واسطے اسد کے ہے اور آج کے دن خوش ہونگے
مسلمان اللہ کی مدد سے۔ اور لکھا تھا عنوان (پتہ) خط کا یہ ہے
کہ محمد بن عبد اسد صلی اسد علیہ وسلم کی طرف جو خاتم النبیین
والمرسلین ہیں اور رب العالمین کے رسول ہیں تبع اول کی
جانب سے۔ امانت ہے اسد کی جس شخص کے ہاتھ پڑے سے لازم
ہے کہ اوسکو پہونچادے مکتوب الیہ کو۔ اور حلبی اور ابن عساکر
کی اوس روایت میں جو عباد بن زیاد سے کیگئی ہے یہ بھی ہے
کہ تبع نے اوس خط میں شعر بھی لکھے تھے۔ بیان کیا گیا ہے مجھسے
کہ اسد کے رسول پیدا ہونگے سچے ارض حرم میں پس اگر میرے
زمانے طول کھینچا اونکے زمانہ تک (یعنی جبتک اگر میں زندہ رہا)
تو ہونگا میں اونکا وزیر رشتہ دار۔ اور ایک روایت میں ہے کہ گواہی دیتا
ہوں میں احمد پر کہ تحقیق وہ رسول ہیں اسد کیجانب سے جو پیدا کرنیوالا
ہے روح کا **معلوم** ہوتا ہے اس فرمان سے یہ کہ جائز اور معتبر ہے
ایمان قبل بعثت کے اور دلالت کرتا ہے اسی پر قول اللہ کا واذ
اخذ اللہ یعنی یاد جبکہ اسد نے عہد نبیوں کے لیے کہ البتہ جو کچھ آوے
تمہارے پاس کتاب سے اور حکمت سے پھر آوے تمہارے پاس
رسول تصدیق کرنیوالا اوسکا جو تمہارے پاس ہے تو البتہ ایمان لاؤگے
اوسپر اور مدد کروگے اوسکی۔ کہا تفسیر خازن میں کہ بیان کیا ہے طبری نے
کہ معنی اوس کے یہ ہیں کہ یاد کرو اے اہل کتاب اوس وقت کو جبکہ
لیا اسد نے میثاق نبیوں کا اور میثاق کے اصلی معنی لغت میں۔
اوس عہد کے ہیں جو موکد ہو قسم کے ساتھ اور معنی میثاق النبیین کے
یہ ہیں کہ عہد کیا تھا انہوں نے اپنی جانوں پر اسد کی اطاعت کا
اوس چیز میں جسکا اسد حکم کرے یا جس سے منع کرے اور بیان
کیں مفسرین نے اس موقع پر اخذ میثاق کی دو صورتیں ایک تو

فی المعنی فذهب قوم الی ان الله تعالی اخذ
المیثاق من النبیین خاصة قبل ان یبلغوا
کتاب الله ورسالاته الی عباده ان یصدق
بعضهم بعضا واخذ العهد علی کل نبی ان
یومن بمن یاتی بعده من الانبیاء وینصره
ان ادرکه وان لم یدرکه قیام قومه بنصره
ان ادرکوه فاخذ المیثاق من موسی علیه
السلام ان یومن بعیسی علیه السلام و
من عیسی علیه السلام ان یومن بمحمد صلی
الله علیه وسلم وهذا قول سعید بن جبیر
والحسن وطاؤس وقیل انما اخذ المیثاق
من النبیین فی امر محمد صلی الله علیه وسلم
خاصة وهو قول علی وابن عباس وقتادة
والسدی فعلی هذا القول اختلفوا فقیل
انما اخذ الله المیثاق علی اهل الکتاب الذین
ارسل الیهم النبیین ویدل علیه قوله تعالی
ثم جاءکم وانما کان محمد مبعوثا الی اهل
الکتاب دون النبیین وانما اطلق هذا
اللفظ علیهم لانهم کانوا یقولون نحن اولی
بالنبوة من محمد لانا اهل الکتاب والنبیون
منا وقیل اخذ الله المیثاق علی النبیین
وامهم جمیعا فی امر محمد صلی الله علیه
وسلم فاکتفی بذکر الانبیاء لان العهد
مع المتبوع عهد مع الاتباع وهو قول
ابن عباس قال علی بن ابی طالب
ما بعث الله نبیا ادم فمن بعده الا
اخذ علیه العهد فی امر محمد صلی الله علیه وسلم

یہ کر لیا گیا تھا انبیا سے دوسرے یہ کہ لیا گیا تھا میثاق انبیا کیلئے اونکی
امت سے اور اسیوجہ سے اختلاف کیا ہی معنی میں پس بعض نے کہا
کہ لیا تھا اللہ نے میثاق خاص نبیوں سے پہلے اس سے کہ پہونچاویں
کتاب اللہ کی اور اوسکے پیغام اوسکے بندوں کو اس بابت کہ تصدیق
کریگا بعض اونمیں سے بعض کی آپسمیں اور لیا تھا عہد ہر نبی سے کہ ایمان
لائیگا اپنے بعد والے نبی پر اور مدد کرے اوسکی اگر پاوے اوسکا زمانہ
اور اگر نہ پاوے تو حکم کرجاوے اپنی قوم کو اوسکی مدد کرنیکا پس لیا
عہد موسی علیہ السلام سے کہ ایمان لاویں عیسی علیہ السلام پر اور لیا
عہد عیسی علیہ السلام سے کہ ایمان لاویں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
یہی قول ہے سعید بن جبیر اور حسن اور طاؤس کا اور بعض نے
کہا ہے کہ لیا تھا عہد نبیوں سے خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
بارہ میں اور یہ قول ہے علیؓ اور ابن عباسؓ اور قتادہ اور سدی کا
پس اس قول کی بنا پر اختلاف کیا ہے پس کہا گیا ہے کہ لیا اللہ
نے میثاق اہل کتاب پر وہ اہل کتاب جنکی طرف بھیجا نبیونکو اور دلالت
کرتا ہے اسپر قول اللہ کا ثُمَّ جَاءَكُمْ اور جز این نیست کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم مبعوث تھے اہل کتاب کیطرف نہ نبیونکیطرف اور سوائے
اسکے نہیں کہ اطلاق کیا گیا اسکا اونپر اسوجہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم
نبوت کیلئے بہ نسبت محمد کے اولی ہیں اسلیئے کہ ہم اہل کتاب ہیں
اور نبی ہم ہیں سے ہی ہوئے ہیں اور بعض نے کہا کہ لیا اللہ نے میثاق
نبیوں اور اون سب کی امت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ
میں اور اکتفا کی انبیا کے ذکر پر اسوجہ سے کہ عہد لینا متبوع سے عہد
لینا ہونا ہے تابع کا اور یہی قول ہے ابن عباس کا۔ کہا علی بن
ابی طالب نے نہیں بھیجا اللہ نے آدم اور اون کے
بعد کوئی نبی مگر کہ عہد لیلیا اون سے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے بارہ میں اور اونہوں نے عہد لیا اپنی قوم
سے کہ ایمان لائیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اگر
وہ مبعوث ہوں اور یہ زندہ ہوں تو اون کی مدد کریں

واخذ هو العهد على قومه ليؤمنن به وان بعث وهم احياء ينصرنه وقيل ان المراد من الآية ان الانبياء كانوا ياخذون العهد والميثاق على اممهم بانه اذا بعث محمد صلى الله عليه وسلم ان يومنوا به وينصرونه وهذا قول كثير من المفسرين۔

اور بعض نے کہا کہ مراد آیت سے یہ ہے کو انبیا لیتے رہے ہیں عہد اپنی امتوں سے اس بات کا کہ جب مبعوث ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ایمان لاویں اونپر اور مدد کریں اون کی اور یہی قول ہے اکثر مفسرین کا۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لتميم بن اوس الداري وقصة وفودهم وفيها عدة فرامين

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم بن اوس داری کو اور اونکی وفود کا قصہ اور اس میں چند فرمان ہیں

ذكر صاحب اصلاح المضى قصة وفود الداريين فقال قال ابن سعد قدم وفد الداريين عليه صلى الله عليه وسلم منصرفه من تبوك وهم عشرة نفر منهم تميم ونعيم ابنا اوس بن خارجة والطيب بن ذر وهانی بن حبيب وعزيز بن مالك فاسلموا وسمى رسول الله صلى الله عليه وسلم الطيب عبد الله وسمى عزيزا عبد الرحمن واهدى هانی بن حبيب لرسول الله صلى الله عليه وسلم خمرا وافراسا وقباء مخوصا بالذهب فقبل الافراس والقباء واعطاه العباس فقال ما اصنع به قال تنزع الذهب فتحليه نساءك ثم تبيع الديباج فتاخذ ثمنه فباعه العباس من رجل يهودي بثمانية آلاف درهم فقال تميم قريتان من الروم يقال لاحدهما حبرى وللاخر بيت عينون فان فتح الله عليك الشام هبهما

ذکر کیا ہے صاحب مصباح المضی نے قصہ وفد داریین کا پس کہا کہ ابن سعد نے کہ آئے داریوں کے ایلچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب آپ لوٹے تھے غزوہ تبوک سے اور وہ دس آدمی تھے تمیم و نعیم اوس کے بیٹے اور طیب بن ذر اور ہانی بن حبیب اور عزیز بن مالک وغیرہ پس اسلام لائے اور نام رکھا رسول اللہ نے طیب کا عبد اللہ اور عزیز کا عبد الرحمن اور ہدیہ میں دیا ہانی بن حبیب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب اور گھوڑے اور ایک زر دوز قبا پس قبول کیے آپ نے گھوڑے اور قبا اور دی وہ قبا عباس رض کو اونہوں نے کہا کہ میں اسکا کیا کروں فرمایا کہ اس سے سونا علیحدہ کرکے اپنی عورتوں کا زیور بنائے اور دیباج فروخت کرکے اوسکی قیمت لیلے پس بیچا اوسکو عباس رض نے ایک یہودی کو آٹھ ہزار درہم کے عوض میں پس کہا تمیم نے کہ دو گاؤں ہیں روم کے ایک کا نام حبرے ہے اور دوسرے کا بیت عینون پس اگر فتح کرے اللہ آپ کے لیے ملک شام تو بخشدیجئے وہ دونو مجھکو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونو واسطے تیرے ہیں۔

لی قال صلے اللہ علیہ وسلم فهما لك فكتب
بن لك كتابا فلما قام ابوبكر اعطاه ذلك و
كتب رضی اللہ عنہ لہ بہ كتابا انذ كره
انشاء اللہ واقام وفد الداريين حتى توفی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واوصی لهم
بجادٍ مائة وسق ۔ وذكر صاحب المصباح
كتاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
بحوالة ابن منير الحلبی قال قال فی شرح
مختصر السيرة ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم
كتب لتميم ونعيم ابنا اوس كتابا ۔
ان لهم حبرى وعينون بالشام سهلها
وجبلها وماءها وحرثها وقريتها وانباطها
ولعقبه من بعده لا يحاقة فيها احد ولا
يلجه عليه بظلم ومن ظلمهم فاخذ منهم
شيئا فان عليه لعنة اللہ والملائكة
والناس اجمعين ۔ وذكر قصة وفدهم
شيخ الدحلانی فی سيرته فقال وفد عليه
صلے اللہ علیہ وسلم الداريون ابو تميم
الداری واخوه نعيم الداری واربعة اخرون
وكانوا على دين النصرانية فاسلموا وحسن
اسلامهم وكان وفدهم عليه مرتين
مرة بمكة قبل الهجرة ومرة بعدها وفی
المرة الاولى سألوا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم ان يعطيهم ارضا من ارض الشام
فقال لهم سلوا حيث شئتم قال ابو هند

اور بھی اِس بابتہ ایک سند پس جب والی ہوئے ابوبکر تو
دی اونکو وہ تحریر رسول اللہ کی اور لکھا ابوبکرؓ نے بھی اون
کے لیے اس بابتہ فرمان ذکر کرینگے ہم اوسکو انشاءاللہ
اور رہے وفد داریین یہانتک کہ وفات کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور وصیت کی آپ نے اون کیواسطے بمقدار
درخت خرما کے لیے جسمیں سو وسق کی پیداوار ہوجائے اور
ذکر کیا ہے صاحب مصباح نے فرمان رسول اللہ کا
بحوالہ ابن منیر حلبی کے کہا کہ ذکر کیا شرح مختصر السیرۃ میں کہ
لکھا رسول اللہ نے تمیم اور نعیم اوس کے بیٹوں کے
واسطے ایک فرمان جس کے لفظ یہ ہیں ۔
تحقیق اون کے لیے ہے حبری اور عینون جو شام میں ہے
(بتمامہ) وہانکی نرم زمین اور پہاڑ اور نہریں اور کھیتی اور گاؤں
اور اوس کے جنگل اور اوس کے بعد اوسکی اولاد کے لیے
نہ جھگڑا کرے اوسمیں کوئی اور نہ داخل ہو اوسپر ظلم سے اور جو ظلم کریگا
اونپر اور لیلیگا اوس میں سے کچھ بھی تو لعنت ہوگی اوسپر اللہ
اور ملائکہ اور تمام مخلوق کی اور داریین کے آنے کا قصہ شیخ
دحلان نے اپنی سیر میں نقل کیا ہے پس کہا کہ آئے رسول اللہ
کی خدمت میں ابو تمیم داری اور اوس کے بھائی نعیم داری اور
چار اور ۔ وہ سب نصرانی تھے پس اسلام لائے اور اچھا
ہوگیا اونکا اسلام اور وہ حاضر ہوئے ہیں خدمت رسول اللہ
میں دو مرتبہ ایک مرتبہ مکہ میں قبل ہجرت کے اور دوسری مرتبہ
بعد ہجرت کے اول مرتبہ کی حاضری میں اونہوں نے
رسول اللہ سے سوال کیا تھا کہ دیں آپ اونکو زمین دیہات
ملک شام سے پس فرمایا آپ نے کہ مانگو جہاں سے چاہو
بیان کیا ابو ہند داری نے جو تمیم کے ساتھ والوں میں سے

الجادّ بمعنى المجدود ای نخلا يجد منه ما يبلغ مائة وسق ۔ كذا فی مجمع البحار ۔

۵ جاد معنی میں مجدود کے ہے یعنی اسقدر کھجوروں کے درخت جس کے کاٹ لئے جاویں سو وسق ۔ اسطرح ہے مجمع البحار میں ۱۲

الداری وھو من اصحاب تمیم فنھضنا
من عندہ نتشاور فی ای الارض ناخذ
فقال تمیم نسأل بیت المقدس قال ابو
ھند ھذا محل ملك العجم ومحل ملك
العرب فاخاف ان لا یتم لنا قال تمیم نسأله
بیت حبرون وکورتھا فنھضنا الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا ذلك له فدعا
بقطعة من ادم وکتب لنا کتابا نسخته
بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ھذا کتاب ذکر
فیه ما وھب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الداریین ۔ اعطاہ اللہ الارض فوھب
لھم بیت عینون وحبرون ومرطوم وبیت
ابراھیم الی الابد شھد عباس بن عبد المطلب
وخزیمة بن قیس وشرحبیل بن حسنة وکتب
قال ثم اعطانا کتابا وقال انصرفوا حتی
تسمعوا انی قد ھاجرت قال ابو ھند فانصرفنا
فلما ھاجر صلی اللہ علیہ وسلم الی المدینة
قدمنا علیه وسالناہ ان یجدد له کتابا
اخر فکتب لنا کتابا اخر نسخته ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ھذا ما انطی
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمیم
الداری واصحابه انی انطیتکم بیت حبرون
وعینون والمرطوم وبیت ابراھیم برمتھم
وجمیع ما فیھم نطیة بت ووھبت وسلمت
ذلك لھم ولاعقابھم من بعدھم ابد الابد
فمن اذاھم فیه اذاہ اللہ وشھد ابو بکر
ابن ابی قحافة وعمر بن الخطاب وعثمان بن

پہلا کتاب قبل الہجرۃ ... الشیوخ اللحاوین

دوسرا جدید کتاب بعد الہجرۃ

تہا کہ اٹھے ہم رسول خدا کے پاس سے تاکہ مشورہ کریں اس بابت کہ کونسی
زمین مانگیں پس کہا تمیم نے کہ مانگیں ہم آپ سے بیت المقدس کہا ابو ہند
نے کہ یہ جگہ ہے بادشاہان عرب و عجم کی پس ڈرتا ہوں میں کہ
نہ لے سکیں گے ہم اوسکو کہا تمیم نے کہ مانگیں ہم آپ سے
بیت حبرون اور اوس کے متعلقات پس آئے ہم رسول اللہ
کے پاس اور ذکر کیا ہم نے آپ سے یہ مشورہ۔ پس منگوایا آپنے
ایک ٹکڑا ادھوڑی کا اور لکھا ہمارے واسطے فرمان
جس کا نسخہ یہ ہے کہ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے جس میں ذکر ہے
اوس چیز کا جسکو بخشا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے داریوں کو
دی اللہ نے رسول اللہ کو زمین پس بخشا آپ نے اونکو
بیت عینون اور بیت حبرون اور مرطوم اور بیت ابراہیم ہمیشہ کے
لیے۔ گواہی دی اسپر عباس بن عبد المطلب اور خزیمہ بن
قیس اور شرحبیل بن حسنہ نے اور لکھا اسکو شرحبیل بن
حسنہ نے۔ کہا راوی نے پھر دیا آپ نے ہمکو فرمان
اور کہا لوٹ جاؤ یہانتک کہ سنو تم کہ میں نے ہجرت کی
کہا ابو ہند نے کہ پس لوٹ آئے ہم پس جب ہجرت
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کیطرف تو ہم حاضر خدمت
ہوئے اور سوال کیا آپسے کہ ہمکو دوسرا فرمان لکھ دیجیے پس لکھی ہمارے
واسطے دوسری تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر
ہے اوس چیز کی کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تمیم داری اور اوس کے ساتھیوں کو تحقیق دیا میں نے تمکو بیت حبرون
اور عینون اور مرطوم اور بیت ابراہیم سب کا سب اور جو کچھ کہ
اوسمیں ہے دینا قطعی۔ اور بخشا میں نے اور دیدیا میں نے یہ اونکو اور
اونکی اولاد کو اونکے بعد ہمیشہ کے لیے پس جو شخص کہ اذیت
دے اونکو اسبارہ میں تو اذیت دے اللہ اوسکو اور گواہی
دی اسپر ابوبکر بن ابی قحافہ اور عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان

عفان وعلی بن ابی طالب ومعویة بن ابی سفیان وکتب۔

وآورده فی المواهب فقال قال صاحب باعث النفوس رکن الشام شیخ الاسلام برهان الدین ابراهیم الفرازی روی ابو نعیم من طریق سعید بن زیاد عن ابی هند الداری فذکر مثل هذا وقال فلما قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم واستخلف ابوبکر وجند الجنود الی الشام کتب کتابا نسخته۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من ابی بکر الصدیق الی ابی عبیدة الجراح سلام علیك فانی احمد الیك الله الذی لا اله الا هو اما بعد فامنع من کان یومن بالله والیوم الآخر من الفساد فی قری الداریین وان کان اهلها قد جلوا عنها واراد الداریون ان یزرعوها فلیزرعوها بلا خراج واذا رجع الیها اهلها فهی لهم وهم بها احق والسلام علیك۔

قال ونقل هذا من کتاب اسعاف الاخصا بتفصیل المسجد الاقصا۔

اور علی بن ابی طالب اور معویہ بن ابی سفیان نے رضی اللہ عنہم اور لکھا معویہ بن ابی سفیان نے۔

اور بیان کیا ہے اسکو مواہب میں پس کہا کہ کہا صاحب باعث النفوس رکن الشام شیخ الاسلام برہان الدین ابراہیم الفرازی نے کہ روایت کیا اسکو ابونعیم نے سعید بن زیاد کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہند داری سے پس ذکر کیا اسیطرح اور کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے اور اونہوں نے شام کی طرف اپنے لشکر بھیجے تو لکھی ایک تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہے ابوبکر صدیق کی جانب سے ابوعبیدہ بن جراح کو سلام ہو تجھپر پس تحقیق حمد بیان کرتا ہوں میں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی بعد حمد کے پس منع کر لوگوں کو جو ایمان لایا ہے اللہ اور یوم قیامت پر داریوں کے گاؤں میں فساد کرنے سے اور اگر وہاں کے آدمی جلا وطن ہوگئے ہوں اور داری وہاں کاشت کرنا چاہیں تو چاہیے کہ کاشت کریں اوسکو بلا محصول اور جب لوٹ آویں وہاں والے تو وہ اونکی واسطے ہے اور وہی مستحق ہیں اوسکے والسلام علیک کہا زرقانی نے اور نقل کیا گیا یہ فرمان کتاب اسعاف الاخصا بتفصیل مسجد الاقصا سے۔

المسائل المستنبطة من هذا الکتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے ماخوذ ہوتے ہیں

قوله فقبل الافراس والقباء ای ورد الخمر وهذا یدل علی عدم قبول هدیة الخمر فانه لا ینتفع به عند المسلمین بوجه من الوجوه اصلا۔ **قوله فتبیعها**

قولہ فقبل الافراس والقباء یعنی واپس کردیا خمر کو اور یہ دلیل ہے اس بات پر کہ شراب کا ہدیہ نہ قبول کرنا چاہیے اسوجہ سے کہ مسلمان کسی طرح بھی اوس سے نفع نہیں حاصل کرسکتا۔ **قولہ فتبیعها** یعنی فروخت کردے دیباج کو اور یہ دلیل ہے

اى الديباج وهذا يدل على جواز بيع
ما يحرم لبسه ويدل ما روى عن جابر
بن عبد الله قال لبس النبى صلى الله عليه
وسلم قباء من ديباج اهدى اليه ثم
اوشك ان نزعه وارسل به الى عمر بن
الخطاب فقيل قد اوشكت فنزعته يا
رسول الله قال نهانى عنه جبرئيل عليه
السلام فجاء عمر يبكى فقال يا رسول الله
كرهت امرا واعطيتنيه فالى فقال ما
اعطيتك لتلبسه انما اعطيتك لتبيعه
فباعه بالفى درهم رواه مسلم واحمد
وجنس هذه الاحاديث تدل على تحريم
لبس انواع الحرير وقد نقل القاضى عياض
عن قوم اباحته وقال ابو داؤد انه لبس
الحرير عشرون نفسا من الصحابة او
اكثر منهم انس رض وبراء بن عازب رض ولكن
وقع الاجماع على ان التحريم مختص بالرجال
دون النساء وقال ابن الزبير بتعميم التحريم
لعموم قوله صلى الله عليه وسلم لا
تلبسوا الحرير فانه من لبسه فى الدنيا
لم يلبسه فى الاخرة واستدل من
اباحه بما روى عن سعد قال رايت
رجلا ببخارى على بغلة بيضاء عليه
عمامة خز سوداء فقال كسانيها رسول الله
صلى الله عليه وسلم رواه ابو داؤد
والخز ضرب من ثياب ابريسم وكذا ما
رواه عقبة بن عامر قال اهدى لرسول الله

اس بات کی کہ جسکا پہننا حرام ہے اوسکا فروخت کرنا جائز ہی
اور تائید کرتی ہے اسکی وہ حدیث جو مروی ہی جابر بن عبد اللہ سے
کہا کہ پہنی رسول اللہ نے ایک قبا دیباج کی جو آپ کو ہدیہ
دیگئی تھی پھر آپ نے اوسکو جلدی سے اتار دیا اور بھیجا اوسکو
عمر بن خطاب کے پاس پس پوچھا گیا کہ جلدی کی آپ نے پس
اتار ڈالی آپ نے قبا یا رسول اللہ کہا کہ منع کیا مجھکو اوس سے
جبرئیل نے پس آئے عمر روتے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ
مکروہ جانا آپ نے ایک امر اور دیا آپ نے اوسکو مجھے پس
میں کیا کروں فرمایا رسول اللہ نے مینے اسلیے تجھکو نہیں دیا ہے کہ
تو اوسکو پہنے بلکہ فروخت کر دے تو اوسکو پس بیچا حضرت عمر نے اوسکو
دو ہزار درہم کے عوض میں روایت کیا اسکو مسلم اور احمد نے
اور اس قسم کی احادیث دلالت کرتی ہیں انواع حریر کی حرمت
پر۔ اور تحقیق نقل کی ہے قاضی عیاض نے ایک قوم سے
اوسکی اباحت اور کہا ابو داؤد نے کہ پہنا حریر بیس یا اوس
سے زائد صحابہ نے اور انہی میں سے انس اور براء بن
عازب ہیں لیکن اس بات پر اجماع ہوگیا ہے کہ تحریم مردوں
کے ساتھ خاص ہے نہ عورتوں کے ساتھ اور ابن زبیر نے تحریم
کے عموم کا قول کیا ہے یعنی حرمت مرد و عورت دونو کیلئے ہے
بوجہ عام ہونے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ لا تلبسوا
الحریر یعنی مت پہنو حریر اسوجہ سے کہ جو پہنیگا اوسکو دنیا میں
نہیں پہنیگا اوسکو آخرت میں۔ اور استدلال لایا وہ شخص جس نے
مباح کیا ہے اوس حدیث سے جو روایت کیگئی ہے سعد سے وہ
کہتے ہیں کہ دیکھا مینے ایک شخص کو شہر بخارا میں سپید خچر پر سوار
جو پشمین سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھا کہا اوسنے کہ پہنایا ہے
یہ مجھکو رسول اللہ صلعم نے روایت کیا ہے اسکو ابو داؤد نے
اور خز ایک قسم کا ریشمین کپڑا ہوتا ہے اور اسیطرح وہ حدیث
جسکو روایت کیا ہے عقبہ بن عامر نے کہا ہدیہ دیگئی رسول اللہ

فروج حریر فلبسه ثم صلے فیه وانصرف فنزعه نزعا شدیدا کالکاره له ثم قال لا ینبغی هذا للمتقین متفق علیه - **قوله شهد ابوبکر وعمر وعثمان وعلے** - ترتیب هذه الشهادة یدل علے ترتیب الخلافة الذی وقع بعده صلے الله علیه وسلم وصارت معجزة له فیما الهمه الله علے قلوب امته فی جمعهم واتفاقهم علے ترتیب الخلافة -

کو ایک حریر کی قبا پس پہنا آپ نے پھر اوتارا اوسکو جلدی سے اوسکو کروہ سمجھکر پھر فرمایا کہ نہیں مناسب ہے یہ متقین کیلیے متفق علیہ - **قولہ شہد ابوبکر وعمر وعثمان وعلی** - اِس شہادت کی ترتیب دلالت کرتی ہے اوس ترتیب خلافت پر جو رسول اللہ کے بعد واقع ہوئی اور ہوگیا یہ معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بایںطور کہ ڈال دیا اللہ نے آپ کی امت کے دل میں اسی ترتیب کو کہ سب نے اتفاق کیا اوسی پر -

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لجرو بن عمرو العذری

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جرو بن عذری کو

قال الحافظ روی ابن منده من طریق ابی ثمامة بن الهریس بن الربعی عن ابیه عن ابیه ربعی عن ابیه اقیصر ان جرو بن عمرو العذری حدثه انه اتی النبی صلے الله علیه وسلم وکتب علیه الصلوة والسلام کتابا ان لیس علیکم حشر ولا عشر -

وذکره ابن الاثیر وقال اخرجه ابن منده وابو نعیم بالراء المهملة وابو عمر وفی ترجمة جزء بالمعجمة وقال الحافظ ورئیت فی نسخة صحیحة من الاستیعاب جزا بالمعجمتین علے وزن خفاء - **قوله لیس علیکم حشر**

کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے ابی ثمامہ بن ہریس بن ربعی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے باپ ربعی سے اور ربعی اپنے باپ اقیصر سے کہ جرو بن عمرو عذری نے حدیث بیان کی اونسے کہ وہ آئے رسول اللہ کے نزدیک تھیں تو آپنے اونکو لکھدیا کہ لشکر بنانیکو تم کو نہیں جمع کیا جاویگا اور نہ تم سے عشر لیا جاوے گا -

اور ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے راء مہملہ کے ساتھ اور تخریج کی ہے ابو عمر نے جزء زاء معجمہ کے ترجمہ میں اور کہا حافظ نے کہ دیکھا میں نے استیعاب کے ایک صحیح نسخہ میں جزاء - جیم اور زاء معجمہ کے ساتھ خفاء کے وزن پر - **قولہ لیس علیکم حشر** یعنی نہ بھیجے

قوله فروج حریر باضافة من باب خاتم فضة و روی ترکها وهو بفتح فاء وتشدید راء مهملة مضمومة وآخره جیم وحکی بوزن خروج جاء فی حدیث انه صلعم صلے وعلیه فروج حریر - هو قباء کذا فی مجمع البحار ۱۲

سے قولہ فروج حریر ایسی ہی اضافت ہے جیسی کہ خاتم فضۃ میں اور بلا اضافت بھی مروی ہے اور فروج فتح فا اور تشدید راء مہملہ مضموم اور آخر میں جیم اور بوزن خروج بھی آیا ہے حدیث میں ہے کہ آپ نے نماز پڑہی اور آپ پر حریر کا فروج تھا قبا کی طرح ہے مجمع البحار میں -

ای لاتندبون الی الغزو ولا تضرب علیکم البعوث وقیل لا یحشرون الی عامل الزکوۃ بل یوخذ صدقاتہم فی اماکنہم والحشر ایضا الجلاء من الاوطان کذا فی مجمع البحار قولہ ولا تعشروا ای لا یوخذ عشر اموالکم وقیل اراد صدقۃ الواجبۃ۔

جاؤ گے لڑائی کی طرف اور نہ لایا جاویگا تم پر لشکر بعض نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ نہ بلائے جاؤ گے عامل زکوۃ کیطرف بلکہ تم سے تمہارے گھروں پر زکوۃ لیجاویگی اور حشر کے معنی جلا وطن کرنیکے بھی ہیں۔ اسیطرح ہے مجمع البحار میں۔ قولہ ولا تعشروا یعنی نہ لیا جاوے گا تمہارے مال کا دسواں حصہ اور بعض نے کہا مراد اس سے زکوۃ واجبہ ہے

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لجمیل بن ردام العذری

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردام عذری کو

وذکر ابن الاثیر والحافظ قال روی ابن مندۃ من طریق عتیق بن یعقوب عن عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ عن عمرو بن حزم عن ابیہ قال کتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجمیل بن ردام ہذا ما اعطی رسول اللہ جمیل بن ردام العذری۔ اعطاہ الرمد اء لا یحاقہ فیہا احد وکتب علی بن ابی طالب۔

ذکر کیا ابن اثیر اور حافظ نے کہا کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے عتیق بن یعقوب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے عبد الملک روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ عمرو بن حزم سے اور وہ اپنے باپ سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردام کیلئے کہ یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی آپنے جمیل بن ردام عذری کو دیا آپنے اوسکو رمد اور موضع، نہ جھگڑا کرے اوس میں کوئی اور لکھا اسکو علی بن ابی طالب نے۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لجنادة الازدی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ ازدی کے لئے

ذکر صاحب مصباح المضئ بحوالہ ابن سعد فقال قال ابن سعد وکتب صلی اللہ علیہ وسلم لجنادۃ الازدی وقومہ ما اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ واطاعوا اللہ ورسولہ واعطوا من المغانم خمس اللہ وسہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفارقوا

ذکر کیا ہے صاحب مصباح المضئ نے ابن سعد کے حوالہ سے پس کہا کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ ازدی اور اوسکی قوم کو کہ جب تک کہ وہ قائم رکھیں نماز اور دیں زکوۃ اور اطاعت کریں اوس کے رسول کی اور دیں مال غنیمت میں سے خمس اور حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور علیحدہ رہیں مشرکین سے تو واسطے

۱۳۲ کتاب جمیل بن ردام

۱۳۳ کتاب لجنادۃ الازدی

المشرکین فان لهم ذمة الله وذمة محمد ابن عبد الله ـ

اون کے ذمہ اللہ کا ہے اور ذمہ ہے محمد بن عبد اللہ کا۔

وما وجدت هذا الکتاب فیما سوی المصباح لکن لما راجعت الی الاصابة واسد الغابة تفحصًا له صادفت فی ترجمة جنادة غیر منسوب کتابا باسمه فاظن انها والذی ذکرناها واحدة لما فیه من التشابه فی مضمون الکتاب والله اعلم وهو هذا

اور نہیں پایا مینے یہ فرمان کسی کتاب میں مصباح کے سوا لکن جب رجوع کیا مینے اصابہ اور اسد الغابہ کی طرف تو پایا مینے جنادہ غیر منسوب کے ترجمہ میں ایک فرمان اونکے نام کا۔ پس گمان کرتا ہوں کہ یہ اور وہ جس کا ذکر اوپر ہوچکا ایک ہی ہیں کیونکہ مضمون دونو کا بہت ہی ملتا ہوا ہے واللہ اعلم اور وہ یہ ہے

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لجنادة غیر منسوب

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ غیر منسوب کے نام

قال الحافظ وابن الاثیر روی ابن منده باسناده المتقدم فی ترجمة جمیل بن ردام عن عمرو بن حزم عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کتب لجنادة ـ بسم الله الرحمن الرحیم ـ هذا کتاب من محمد رسول الله لجنادة وقومه ومن اتبعه باقام الصلوة وایتاء الزکوة ـ من اطاع الله ورسوله واعطی الخمس من المغانم خمس الله وفارق المشرکین فان له ذمة الله وذمة محمد صلی الله علیه وسلم ـ

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ روایت کی ابن مندہ نے اوسی سند کے ساتھ جو جمیل بن ردام کے نام والے فرمان میں گذر چکی عمرو بن حزم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا جنادہ کو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے جنادہ اور اوسکی قوم اور اون لوگوں کے نام جو اوسکی تابعداری کریں۔ نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کی بابتہ۔ جو شخص کہ اطاعت کرے اللہ اور اوسکے رسول کی اور دے مال غنیمت میں سے خمس اللہ کا اور جدا ہے مشرکین سے تو واسطے اوسکے ذمہ ہے اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

کتابه صلی الله علیه وسلم بالجنی المعروف بحزابی دجانة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جنی کو جو مشہور ہے حزابی دجانہ کے نام سے

ذکر فی خصائص الکبری بتخریج البیهقی عن ابی دجانة قال شکوت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله

ذکر کیا ہے خصائص کبری میں بیہقی کی تخریج سے وہ روایت کرتے ہیں ابو دجانہ سے کہا کہ شکایت کی میں نے رسول اللہ سے پس کہا مینے کہ یا رسول اللہ جبکہ میں

بینا انا مضطجع فی فراشی اذ سمعت فی داری
صریرًا کصریر الرحی ودویًا کدوی النحل ولمعًا
کلمع البرق۔ فرفعت راسی فزعًا مرعوبًا فاذا
انا بظل اسود مدلی یعلو ویطول فی صحن
داری فاهویت الیه ومسست جلده فاذا
جلده کجلد القنفذ فرمی فی وجھی مثل شرر
النار فظننت انه قد احرقنی فقال رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عامر دار سوء
یا ابا دجانة فقال ائتونی بدوات وقرطاس
فاتی بھما فناوله علی بن ابی طالب و
قال اکتب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا کتاب من
محمد رسول رب العالمین الی من طرق الدار
من العمار والزوار والسائحین الا طارق
یطرق بخیر یا رحمن۔ اما بعد فان لنا ولکم
فی الحق سعة فان تک عاشقًا مولعًا او
فاجرًا مقتحمًا او راعیًا حقًا مبطلًا فھذا
کتاب اللہ ینطق علینا وعلیکم بالحق
انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ورسلنا
یکتبون ما کنتم تمکرون۔ اترکوا صاحب
کتابی ھذا وانطلقوا الی عبدة الاصنام
والی من یزعم ان مع اللہ الھًا اخر لا الہ
الا ھو کل شئ ھالک الا وجھه له الحکم
والیه ترجعون۔ تغلبون۔ حم لا ینصرون
حمعسق۔ تفرق اعداء اللہ وبلغت حجة
اللہ ولا حول ولا قوة الا باللہ فسیکفیکھم
اللہ وھو السمیع العلیم۔

لیٹا ہوا تھا اپنے بستر پر تو سُنی میں نے ایک آواز مثل
آواز چکی کے اور بھنبھناہٹ مثل بھنبھناہٹ مہال کی
مکھی کے اور چمک مثل چمک بجلی کے پس اٹھایا مینے اپنا
سر گھبرا کر تو دیکھا میں نے ایک سیاہ سایہ لٹکا ہوا جو بڑھتا اور
لانبا ہوتا تھا میرے گھر کے صحن میں پس قصد کیا مینے اوسکا
اور مینے اوسکی جلد کو چھوا تو اُسکی جلد مثل جہاڑ چوہی کے
تھی پس پھینکے میرے مونہ پر آگ کے انگاروں کے شعلے تو
گمان کیا مینے کہ وہ مجھے جلا دیگا پس فرمایا رسول اللہ نے
رہنے والا گھر کا (یعنی وہی جن) برا ہی یا ابو دجانہ پھر فرمایا
کہ کاغذ اور دوات لاؤ پس وہ لائی گئی تو دیا علی بن ابی طالب
کو اور فرمایا کہ لکھو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا جو رسول ہیں رب العالمین کے اوس شخص کیطرف
جو رات کو آوے گھر میں رہنے والا ہو خواہ زیارت کے لئے
آتا یا پھر نیوالا مگر وہ جو رات کو آوے خیر وبہتری کے یا رحمن
بعد اسکے معلوم ہو کہ واسطے ہمارے اور تمہارے حق میں وسعت
ہے پس اگر تو عاشق حریص یا فاجر دخیل یا پیچ کرنیوالا حق
باطل کی تو یہ کتاب اللہ کی ہے جو حکم کرتی ہے ہمپر اور تمپر حق کا تحقیق ہم لکھتے ہیں جو
کچھ کہ تم کرتے ہو اور ہمارے رسول لکھتے ہیں جو کچھ کہ تم مکر کرتے ہو چھوڑ دو
اوس شخص کو جسکے پاس میرا یہ نامہ ہو اور چلے جاؤ بت پوجنے والوں
کیطرف اور طرف اوس شخص کے جو کہے اللہ کا شریک ہے
حالانکہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی ہر شئے فنا ہونیوالی ہے
مگر اوسکی ذات اوسی کے واسطے حکم ہے اور اوسی کیطرف لوٹو
گے تم تقلبون حم نہ مدد کیے جاؤ گے وہ حمعسق متفرق ہو جائیں
اعداء اللہ کے اور پہونچگئی حجت اللہ کی نہ کوئی حیلہ ہے دفع
شر کا اور نہ قوت ہے تحصیل خیر کی مگر اللہ کی مدد سے پس قریب ہے کہ
کافی ہو جاویگا تمکو اللہ اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

قال فجعلته تحت راسی و بتُّ فما انتبهت الا من صارخ صارخ یصرخ ویقول یا ابا دجانة احرقتنا واللات والعزی ۔ فبحق صاحبه لما رفعت عنا هذا الکتاب فلا نعود لنا فی دارک ولا فی جوارک فغدوت وصلیت الصبح مع رسول الله صلے الله علیه وسلم واخبرته بما سمعت من الجن فقال یا ابا دجانة ارفع عن القوم فوالذی بعثنی بالحق انهم یجدون الم العذاب الی یوم القیمة ۔

کہا ابو دجانہ نے پس رکھا مینے اوسکو اپنے سر کے نیچے اور سو گیا میں پس نہ چونکا میں مگر ایک چلانے کی آواز سے جو کہہ رہا تھا کہ تم نے ہمکو لات وعزیٰ کی ابو دجانہ جلا دیا تو نے ہمکو پس قسم ہے اس نامہ والے کے حق کی جبکہ اٹھا لیگا تو ہم سے یہ کتاب تو پھر نہیں لوٹینگے ہم تیرے گھر میں اور نہ تیرے پڑوس میں پس صبح کی مینے۔ اور صبح کی نماز رسول اللہ کے ساتھ پڑہی اور خبر دی آپکو اوسکی جو سُنا تھا میں نے جن سے پس فرمایا اے ابو دجانہ اٹھا لے اوس نامہ کو قوم سے پس قسم ہے اوس ذات کی جس نے بہیجا مجھے حق کے ساتھ البتہ پا دینگے وہ تکلیف عذاب کی قیامت تک۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم الی جیفر وعبد ابنی الجلندی ملکی عمان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جیفر وعبد کو جو بیٹے ہیں جلندری کے اور بادشاہ ہیں عمان کے

ذکر فی المواهب ان النبی صلے الله علیه وسلم کتب الی ملکی عمان وبعثه مع عمرو ابن العاصی - قال الزرقانی ولفظه کما رواه ابن سعد مع القصة کلها من طریق عمرو بن شعیب عن مولی لعمرو بن العاصی عنه ۔

ذکر کیا مواہب میں کہ لکھا رسول اللہ نے عمان کے دونو پادشاہوں (مراد دونو بہائی ہے) کے نام اور بہیجا اوسکو عمرو بن العاصی کے ہمراہ۔ کہا زرقانی نے اور لفظ اوسکے اسطرح ہیں جیسیکہ روایت کیا اوسکو ابن سعد نے مع پورے قصہ کے عمرو بن شعیب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن العاصی کے ایک آزاد شدہ غلام سے۔

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ من محمد بن عبد الله ورسوله الی جیفر وعبد ابنا الجلندی - سلامٌ علے من اتبع الهدی اما بعد فانی ادعوکما بدعایة الاسلام اسلما تسلما - فانی رسول الله الی الناس کافة - لانذر من کان حیا ویحق القول علے الکافرین و انکما ان اقررتما بالاسلام ولیتکما وان ابیتما ان تقرا بالاسلام فان

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے محمدؐ کی جانب سے جو اللہ کے بندہ اور اوسکے رسول ہیں جیفر اور عبد کیطرف جو بیٹے ہیں جلندری کے سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی بعد اسکے (معلوم ہو کہ) میں بلاتا ہوں تم دونو کو دعوت اسلام کیطرف اسلام لے آؤ سلامت رہوگے پس تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں تمام مخلوق کی جانب۔ تاکہ ڈراؤں اوس شخص کو جو زندہ ہو اور ثابت ہوجائے قول (یعنی حجت) کافروں پر اور اگر تم دونو نے اسلام کا اقرار کرلیا تو میں بدستور تمکو والی رکھونگا

ملككما زائل عنكما وخيلي تحل بساحتكما وتظهر نبوتي على ملككما وكتب ابي بن كعب فذكر قصة مكالمة العبد لعمرو بن العاص وملاقاته باخيه جيفر واسلامهما مفصلاً

اقول وكذا ذكره صاحب مصباح المضي بحوالة صاحب هدى المحمدي وقال فيه كان بعث عمرو بن العاص في ذي القعدة سنة ثمان من الهجرة وذكر بعده كتاباً آخر الى ملوك عمان لم اجده فيما سواه لم يسم فيه احد بل قال روى ابو عبيد في كتاب الاموال - قال وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ملوك عمان

فالتوفيق ان الكتاب الذي اوردناه كان خاصة بهما وفي هذا اشرك غيرهما معهما من ملوك عمان ونسخته هكذا

اور اگر تمنے اسلام لانیسے انکار کیا تو تمہارا ملک تمسے جاتا رہیگا اور میرا لشکر تمہارے میدانو نمیں جا ویگا اور میری نبوت تمہاری سلطنتو نمیں ظاہر ہوگی۔ اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے پھر ذکر کیا قصہ عمرو بن العاصی اور عبد کی گفتگو کا اور اونکی ملاقات اوس کے بھائی جیفر سے اور اونکا اسلام لانا خوب تفصیل سے کہتا ہوں ہیں کہ اسیطرح ذکر کیا صاحب مصباح المضی نے صاحب ہدی المحمدی کے حوالہ سے اور کہا اوسمیں کہ بھیجا تھا رسول اللہ نے عمرو بن العاصی کو ذیقعدہ ۸ھ ہجری میں اور ذکر کیا اسکے بعد ایک اور فرمان ملوک عمان کا جسکو مینے سوا اوسکے اور کسی کتاب میں نہیں پایا وہ فرمان کسی خاص نام سے نہیں ہے بلکہ کہا کہ روایت کی ہے ابو عبید نے کتاب الاموال میں کہا کہ لکھا رسول اللہ نے ملوک عمان کیطرف ایک فرمان پس تحقیق دفع تعارض کی یہ ہے کہ وہ فرمان جسکا ہم ذکر کر چکے خاص تہا اون دونو کے نام اور اسمیں شریک کیے گئے ہیں اونکے ساتھ اور ملوک بہی۔ نسخہ اوسکا اسطرح ہے کہ

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى ملوك عمان (جيفر وعبد وغيرهما

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملوک عمان کی طرف (جیفر و عبد) اور اون کے سوا

من محمد رسول الله لعباد الله الاسديين ملوك عمان واسد عمان من كان منهم بالبحرين انهم ان آمنوا واقاموا الصلوة وآتوا الزكوة واطاعوا الله ورسوله واعطوا حق النبي صلى الله عليه وسلم ونسكوا نسك المسلمين فانهم آمنون وان لهم ما اسلموا عليه غير ان مال بيت النار ثنيا لله ولرسوله وان عشور التمر صدقة ونصف عشور الحب وان للمسلمين

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اللہ کے بندوں کی جانب جو اسدیین ہیں اور شاہان عمان اور اسدعمان جو ہوں اونمیسے بحرین میں رہایں مضمون یہ کہ اگر وہ ایمان لائیں اور نماز پڑہیں۔ اور زکوۃ دیں اور اطاعت کریں اللہ اور اُسکے رسول کی اور حق رسول اللہ کا دین اور عبادت کریں مسلمانوں کیسی تو وہ امن میں ہیں اور اونکے لیے وہ سب کچھ ہے جسپر وہ اسلام لائے یعنی وہ چیزیں جو اوسوقت اونکے قبضہ میں تہیں جبکہ وہ اسلام لائے سوائے اسکے کہ آتشکدہ کا مال مستثنے کیا گیا اللہ اور اُسکے رسول کیلئے اور عشر تمر کے صدقہ ہیں اور اسیطرح نصف عشر اناج کے اور

(۱۳) کتاب الی جیفر و عبد وغیرهما من ملوک عمان

نصرهم ونصحهم وان لهم ما للمسلمين مثل ذلك وان لهم ارجاهم يطحنون بها ما شاؤا **قوله ان مال بيت النار** - افاد ان الاوقاف فی غیر ملة الاسلام اوقاف فی الاسلام ایضاً اذا ظهروا علیهم فهو حق بیت المال ولذلک اظهر هذا الحکم وجعله مستثنیً من سائر الاموال ولم یجعله ملکا لاحد من العباد۔

تحقیق مسلمانوں کے لیے ہے مدد اونکی اور خیر خواہی اونکی اور اونکے لیے وہ حقوق ہیں جو مسلمانوں کے لیے ہیں مثل اسکا اور واسطے اونکے چکیاں (رہٹ) ہیں جنکی اونکی ہیں پیس لیا اونسے جسقدر چاہیں یعنی کوئی حاصل خراج اسکا اون سے نہ لیا جاویگا **قوله** ان مال بیت النار - اس قول نے یہ فائدہ دیا کہ دوسرے مذہب والوں کے اوقاف ملت اسلام میں بھی بدستور اوقاف رہتے ہیں جبکہ مسلمان اونپر غالب آجائیں پھر وہ حق بیت المال کا ہوجاتا ہے اسی لیے اس حکم کو ظاہر کیا اور باقی مالوں سے اسکو مستثنیٰ کردیا اور اسکو بندوں میں سے کسی کی ملک نہیں رکھا

هذا ماکتبه صلی الله علیه وسلم للحارث بن ابی شمر الغسانی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن ابی شمر غسانی کے نام

وکتب رسول الله صلی الله علیه وسلم الی حارث بن ابی شمر الغسانی وکان امیرا بدمشق من جهة قیصر بغوطتها (غوطة اسم موضع متعلق بدمشق قاله الجوهری) نسخة الکتاب هکذا - بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد رسول الله الی حارث بن ابی شمر سلام علی من اتبع الهدی وآمن بالله وصدق فانی ادعوک الی ان تؤمن بالله وحده لا شریک له یبقی لک ملکک ۔ ذکره فی المواهب مع القصة عن الواقدی وابن عائذ وله ذکر فی مصباح المضیء فقال قال ابن الجوزی روی الواقدی من اشیاخه - فذکره مفصلاً ۔

اور فرمان لکھا رسول اللہ نے حارث بن ابی شمر غسانی کو جو امیر تھا غوطہ دمشق پر قیصر کی جانب سے (غوطہ ایک جگہ کا نام ہے جو متعلق ہے دمشق کے ایسا ہی بیان کیا ہے جوہری نے) نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم - محمد رسول اللہ کی جانب سے حارث بن ابی شمر کی طرف - سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ پر اور تصدیق کرے - مَیں بلاتا ہوں تجھکو اس بات کی طرف کہ ایمان لائے تو ایسے اللہ پر جس کا کوئی شریک نہیں ہے تو باقی رہیگا تیرے پاس تیرا ملک ۔ ذکر کیا اس کو مواہب میں قصہ کے ساتھ واقدی اور ابن عائذ کے حوالے سے - اور ذکر کیا اسکو مصباح المضی نے بھی پس کہا کہ کہا ابن جوزی نے کہ روایت کی ہے واقدی نے اپنے اساتذہ سے پس ذکر کیا اس فرمان کو۔

هذا ماکتبه صلی الله علیه وسلم لحارث بن کلال ومعافر وهمدان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن کلال اور معافر وہمدان (یہ دونام قبیلوں) کے نام

نامۂ کتاب بنام حارث بن ابی شمر

نامۂ کتاب بنام حارث بن کلال

قال الحافظ هو حارث بن كلال احد
اقيال اليمن كتب اليه النبي صلے الله عليه
وسلم كتابا وذكره ابن الاثير وقال له ذكر
في حديث عمرو بن حزم روى الزهري
عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن
ابيه عن جده ان رسول الله صلے الله
عليه وسلم كتب لحارث وشرحبيل ونعيم
بنو عبد كلال - لكن لم يذكر لفظ الكتاب
فتفحصته في عدة كتب فلم اجد لكن
ذكره جدي في كتابه الذي الفه في السيرة
المسمى بالحلية ولم يذكر فيه التخريج
فلفظه فيه هكذا -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول
الله الى الحارث بن عبد كلال والى النعمان
ومعافير وهمدان اما بعد فاني احمد اليكم
الله الذي لا اله الا هو اما بعد فانه وقع
بنا رسولكم مقفلنا من ارض الروم فلقينا
بالمدينة وبلغ ما ارسلتم به وخبر عما قبلكم
وانبأنا باسلامكم وقتلكم المشركين وان
الله قد هداكم بهداه وانكم قد اصلحتم
واطعتم الله ورسوله واقمتم الصلوة
واعطيتم الزكوة واعطيتم من الغنائم
خمس الله وسهم النبي وصفيه وما كتب
على المومنين من الصدقة - **اقول**
ثم ظفرت بلفظ الكتاب في طبقات ابن
سعد في ترجمة حارث ونعيم ابنا عبد
كلال فقال حدثنا محمد بن عمر قال حدثنا

کہا حافظ نے کہ وہ یعنی حارث بن کلال یمنی سرداروں میں سے
تھا فرمان لکھا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ذکر
کیا اس کو ابن اثیر نے اور کہا کہ اوسکا ذکر ہے عمرو بن حزم کی
حدیث میں۔ روایت کی ہے زہری نے ابی بکر بن محمد بن عمرو
بن حزم سے۔ ابی بکر روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے
دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا حارث اور نعیم اور
شرجیل بنو عبد کلال کو فرمان لیکن حافظ اور ابن اثیر نے
فرمان کے لفظ نہیں ذکر کیے پس ڈھونڈا میں نے چند کتابوں
میں لیکن نہیں پایا اونکو لیکن ذکر کیا ہے اوسکو میرے دادا
نے جو اونہوں نے سیر میں تصنیف کی ہے جسکا نام حلیہ ہے
اور نہیں ذکر کیا اوس میں تخریج فرمان کو۔ لفظ اوس فرمان
کے اوس میں اسطرح پر ہیں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا
حارث بن عبد کلال اور نعمان اور معافیر اور ہمدان کی طرف۔
بعد حمد وصلوۃ کے پس تعریف کرتا ہوں میں طرف تیرے ایسے
اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد اس کے
معلوم ہو کہ تمہارے قاصد ہمارے پاس آئے جبکہ لوٹے
تھے ہم ارض روم سے پس ملے ہم سے وہ مدینہ میں اور پہنچا
وہ پیغام جس کے ساتھ تم نے اونکو بھیجا تھا اور خبر دی تمہارے
حالات کی اور خبر دی تمہارے اسلام اور مشرکین سے تمہارے
لڑنے کی تحقیق اللہ نے اپنی جانب سے تم کو ہدایت کی ہے اور تحقیق
تم صلاحیت پر آگئے اور اطاعت کی تم نے اللہ اور اوس کے رسول کی
اور قائم کی تم نے نماز اور دی تم نے زکوۃ اور دیا مال غنیمت میں سے
خمس واسطے اللہ کے اور حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور پسند کردہ چیز
آپکی مال غنیمت میں سے اور وہ صدقہ جو مقرر کیے ہیں اللہ نے مسلمانوں پر۔
کہتا ہوں میں پھر مجھے ملگئے اس فرمان کے لفظ طبقات ابن سعد
میں حارث ونعیم بن عبد کلال کے ترجمے میں پس کہا کہ حدیث بیان کی

عمر بن محمد بن صهبان عن زائل بن عمرو
عن شهاب بن عبد الله الخولانی ان
الحارث ونعیما ابنی عبد کلال والنعمان قیل
ذی رعین ومعافر وهمدان اسلموا فدعا
رسول الله صلعم ابی بن کعب فقال
اکتب الیهم - اما بعد ذلکم الحدیث بلفظه
الا انه لم یذکر لفظ فلقینا - وقال ان اصلحتم
بدل قوله انکم اصلحتم -

قوله خبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم

اعلم ان من لفظ صیغ الاداء والروایة
حدثنا - واخبرنا - وخبرنا وانبأنا - ونبأنا
فکل هذه الالفاظ مترادفة عند
المتقدمین من اهل الاصول وما
ورد فی هذا الکتاب من قوله خبر
عما قبلکم وانبأنا باسلامکم اصرح دلیل
لهم ویدل علیه ایضا قوله تعالی عز وجل
یومئذ تحدث اخبارها وقوله تعالی
ولا ینبئک مثل خبیر - ولکن المتأخرین
منهم فرقوا بین هذه الالفاظ فقالوا اذا
قال المحدث حدثنا یحمل علی السماع من
الشیخ واذا قال اخبرنا یحمل علی سماع
الشیخ واذا قال انبأنا یحمل علی الاجازة
وهذا باب واسع والاختلاف مبسوط فی
کتب الاصول -

ہم سے محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمر بن محمد بن
صہبان نے بروایت زائل بن عمرو وہ روایت کرتے ہیں شہاب
بن عبد اللہ خولانی سے کہ حارث ونعیم بن عبد کلال اور نعمان
سرداران ذی رعین اور معافر وہمدان اسلام لائے پس بلایا
رسول اللہ نے ابی بن کعب کو اور فرمایا کہ لکھ اون کیطرف
اما بعد ذلکم۔ الحدیث لفظ مثل اوسی فرمان کے مگر نہیں ہے
اسمیں لفظ فَلَقِیْنَا کا اور کہا ہے اِنْ اَصْلَحْتُمْ عوض میں اَنَّکُمْ
اَصْلَحْتُمْ کے

قولہ خبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم۔ جان تو کہ ادا اور روایت
الفاظ کے صیغوں میں سے لفظ حدثنا۔ اور اخبرنا۔ اور خبرنا
اور انبأنا اور نبأنا ہیں پس یہ سب الفاظ ہم معنی ہیں متقدمین
اہل اصول کے نزدیک اور وہ جو اِس فرمان میں ہے یعنے
قول رسول اللہ کا۔ خبر عما قبلکم۔ الخ۔
یہ اون کی صریح دلیل ہے اور یہی دلالت کرتا ہے اسپر
قول اللہ عز وجل کا۔ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا۔ اور قول
اللہ تعالی کا وَلَا یُنَبِّئُکَ مِثْلُ خَبِیْرٍ۔ لیکن متاخرین
اہل اصول نے اِس میں فرق کیا ہے اور کہا ہے
کہ جب محدث حدثنا کہے تو محمول ہوگا اِس بات پر کہ
اس نے یہ لفظ سنا ہے اپنے شیخ سے اور
جب اخبرنا کہے تو محمول ہوگا شیخ کے سننے پر
(یعنی شیخ نے اسکی قرأۃ سنی ہے) اور جب کہے انبأنا
تو محمول ہوگا اجازت پر۔
اور یہ باب وسیع ہے اور لکھا ہے اسکا اختلاف مفصل
کتب اصول میں۔

هذا ایضا ما کتبه صلی الله علیه وسلم للحارث ومسرح ونعیم بنو عبد کلال

یہ بھی فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث اور مسروح اور نعیم بنو عبد کلال کو

۲۹ هذا ایضا ما کتبه صلعم للحارث ونعیم ومسروح بنو عبد کلال

ذکر صاحب مصباح المضئ فقال قال محمد بن سعد فی الطبقات عن الزهری قال کتب رسول الله صلے الله علیه وسلم الی الحارث ومسروح ونعیم بنو عبد کلال نسخة الکتاب ھکذا۔

الی الحارث ومسروح ونعیم بن عبد کلال من حمیر تسلمو التم ما امنتم بالله و رسوله وان الله واحد لا شریك له بعث موسی بآیاته وخلق عیسے بکلماته قالت الیھود عزیر بن الله وقالت النصاری الله ثالث ثلثة وعیسے ابن الله۔

قال وبعث بھذا الکتاب عباس بن ابی ربیعة المخزومی۔

ذکر کیا صاحب مصباح المضی نے پس کہا کہ کہا محمد بن سعد نے طبقات میں زہری سے روایت کرکے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث اور اوس کے بھائیوں بنو عبد کلال کی جانب فرمان (نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ

(یہ خط ہے) حارث اور مسروح اور نعیم بن عبد کلال کی جانب جو قبیلہ حمیر سے ہیں۔ سلامت رہوگے تم جب تک کہ تم ایمان رکھوگے اللہ اور اوس کے رسول اور اس بات پر کہ اللہ ایک ہے نہیں ہے کوئی شریک اوسکا بھیجا اوسنے موسیٰ کو اپنے معجزات دیکر اور پیدا کیا عیسیٰ کو اپنے کلمات سے۔ کہا یہود نے کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور کہا نصاریٰ نے کہ اللہ تیسرا ہے تین میں کا اور عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں (مقصود رسول اللہ کا یہ ہے کہ تم اس سے بچو اور ایسا نہ کہو) کہا راوی نے کہ بھیجا یہ فرمان دیکر عباس بن ابی ربیعہ مخزومی کو۔

ھذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لحارث بن زھیر بن اقیش العکلی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن زہیر بن اقیش عکلی کے نام۔

ذکره الحافظ وابن الاثیر فقالا روی ابن شاھین من طریق الحارث بن یزید العکلی عن مشیخة من الحی عن الحارث بن زھیر بن اقیش العکلی ان النبی صلے الله علیه وسلم کتب له ولقومه کتابا نسخته۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد النبی لبنی قیس بن اقیش اما بعد فانکم ان اقمتم الصلوة واتیتم الزکوة واعطیتم سھم الله عز وجل والصفی فانتم امنون بامان الله عز وجل۔

اختلف فی تعینه فقال ابن شاھین

ذکر کیا اس کو حافظ اور ابن اثیر نے پس کہا کہ روایت کی ابن شاہین نے حارث بن یزید عکلی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شیخ قبیلہ سے اور وہ حارث بن زہیر بن اقیش عکلی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اونکی اور اونکی قوم کے لئے ایک فرمان نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی قیس بن اقیش کے نام۔ بعد حمد وصلوۃ کے (معلوم ہو کہ) اگر تم نے نماز پڑہی اور زکوٰۃ دی اور دیا حصہ اللہ عز وجل کا (یعنی خمس مال غنیمت کا) اور پسند کردہ شئے رسول اللہ کی مال غنیمت* سے تو تم اللہ عز وجل کی امن میں ہو۔

مکتوب الیہ کے تعین میں اختلاف کیا گیا ہے پس کہا ابن شاہین

لہ ادری هو حارث بن اقیش ام حارث ابن زهیر ذکره ابن الاثیر وقال اما انا فلا اشك انهما واحد ولعل اشتبه علی ابن شاهین حیث رأی لاحدهما حدیث کتاب النبی صلی الله علیه وسلم (ای لابن زهیر) وللآخر حدیث من مات له اربع من ولد (ای لابن اقیش) فظنهما اثنین وانما الحدیثان لواحد وهو الحارث بن اقیش العکلی وهو ابن زهیر بن اقیش نسب مرة الی ابیه ومرة الی جده لکن قال الحافظ فی ترجمة ابن زهیر - وزعم ابن الاثیر انهما ای هذا والحارث بن اقیش واحد ولیس کما زعم -

نے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ حارث بن اقیش ہیں یا حارث بن زہیر ذکر کیا اس کو ابن اثیر نے اور کہا مجھے تو اس بات میں کچھ شک نہیں ہے کہ یہ دونو ایک ہیں شاید ابن شاہین کو اس وجہ سے شبہ پڑا کہ اوس نے دیکھا ایک کے نام رسول صلعم کی فرمان والی حدیث کو (یعنی واسطے ابن زہیر کے) اور دوسرے کے لیے من مات لہ اربع من الولد کی حدیث کو (یعنی واسطے ابن اقیش کے) پس گمان کیا اوس نے اس سے اونکو دو حالانکہ دونو حدیثیں ایک ہی شخص کی ہیں - اور وہ حارث بن اقیش عکلی ہیں اور وہ ابن زہیر بن اقیش ہیں کبھی نسبت کیے گئے اپنے باپ کی طرف اور کبھی دادا کی طرف - لیکن کہا حافظ نے ابن زہیر کے ترجمہ میں کہ گمان کیا ابن اثیر نے کہ وہ دونو ابن زہیر اور حارث بن اقیش ایک ہی ہیں اور جیسا اوس نے گمان کیا ایسا نہیں ہے بلکہ وہ دونو علیحدہ علیحدہ ہیں -

صلعم کا نامہ حارثہ وحصن ابنی قطن

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحارثة وحصن ابنی قطن

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارثہ اور حصن کے لیے جو بیٹے ہیں قطن کے

ذکر ابن الاثیر الحارثة والحصن ابنا قطن وفدا علی النبی صلی الله علیه وسلم فکتب بهما کتابا نسخته -

بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لحارثة وحصن ابنی قطن - لاهل المواة من بنی خباب من الماء الجاری العشر ومن العثری نصف العشر فی عمائر کلب -

قال واخرجه ابو عمرو وابو موسی -

ذکر کیا ابن اثیر نے کہ حارثہ اور حصن بن قطن رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اون دونو کو فرمان لکھدیا نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے حارثہ وحصن ابن قطن کے نام بنی خباب میں سے جو زمین والوں پر اگر انہوں نے آباد کیا ہے اوسکو بارجاری سے تو عشر ہے اور جو بارش سے پلائی ہوئی زمین پر نصف عشر ہے ایک سال میں - یہ حکم قبائل کلب کے لیے ہے -

کہا اور تخریج کی ہے اسکی ابو عمرو اور ابو موسی نے -

مکتوب بنام حبیب بن عمرو الطائی

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحبیب بن عمرو الطائی ثم الاجائی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے خبیب بن عمرو طائی کو لکھا

قال الحافظ ذكر الرشاطي عن علي بن حرب
العراقي في التيجان عن ابي المنذر هو هشام
ابن الكلبي عن جميل بن مرثد قال وفد رجل
من الاجائيين يقال له حبيب بن عمرو على
رسول الله صلى الله عليه وسلم فكتب عليه
الصلوة والسلام له كتابا - من محمد
رسول الله لحبيب بن عمرو احد بني اجاء
ولمن اسلم من قومه واقام الصلوة واتى
الزكوة ان له ماله وماءه -

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا رشاطی نے علی بن حرب سے روایت
کرکے کتاب التیجان میں وہ روایت کرتے ہیں ابو منذر سے جو
ہشام بن کلبی ہیں وہ روایت کرتے ہیں جمیل بن مرثد سے کہا قبیلہ اجائیین
میں سے ایک شخص جسکا نام حبیب بن عمرو طائی تھا رسول اللہ کی خدمت میں حاضر
ہوا پس لکھا آپنے اوسکے لیے ایک فرمان۔ (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ
کی جانب سے حبیب بن عمرو کے لیے جو بنی اجاء میں سے ہے اور اوس
شخص کے لیے جو اوسکی قوم میں سے اسلام لایا اور نماز پڑھی اور زکوۃ
دی (بایں مضمون کہ) اوسی کے واسطے ہے مال اوسکا اور پانی اوسکا
(مراد پانی سے کنواں یا نہر جو ذریعہ آمدنی ہو مطلب کہ ان چیزوں پر قبضہ نہیں کیا جائیگا)

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحصين بن نضلة الاسدي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حصین بن نضلہ اسدی کے لئے

۱۵۱ کتاب بحصین بن نضلہ

ذكر الحافظ وابن الاثير قالا رواه ابن منده
من طريق عتيق بن عبد الرحمن عن عبد
الملك بن ابي بكر بن حزم عن ابيه عن
جده عمرو بن حزم ان النبي صلى الله
عليه وسلم كتب لحصين بن نضلة الاسدي
ان له مرمدا وكنيفا لا يحاقه فيها احد ۔ و
كتب المغيرة ۔
هذا لفظ الحافظ وعند ابن الاثير ثريا
بالمثلثة وكنيفا - وفي زاد المعاد ثرمدا
بالمثلثة والميم وكتيفة - بالتاء الفوقانية
والفاء - وايما كان فهما اسم موضعين
اقطعهما اياه -

ذکر کیا حافظ اور ابن اثیر نے کہا کہ روایت کی ہے ابن منده
نے عتیق بن عبد الرحمن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے
ہیں عبد الملک بن ابی بکر بن حزم سے عبد الملک روایت
کرتے ہیں اپنے باپ سے اون کے باپ روایت کرتے ہیں اپنے
دادا عمرو بن حزم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمان لکھا حصین بن نضلہ اسدی کے لیے کہ واسطے اوسکے
(معانی میں) ہے مرمد اور کنیف نہ جھگڑا کرے اوسمیں کوئی اور لکھا اسکو مغیرہ نے
یہ لفظ حافظ کی روایت کے ہیں اور ابن اثیر کے نزدیک ثریا
ثا مثلثہ وکنیفا ہے اور زاد المعاد میں ہے ثرمدا۔ ثا مثلثہ اور
میم کتیفۃ۔ تا فوقانیہ۔ اور فا۔ اور جو کچھ بھی ہو وہ نام
ہے دو جگہ کا جن کو اون کی جاگیر میں دیا
تھا۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لخالد بن الوليد في جواب كتابه رضي الله عنه حين بعثه الى نجران

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے خالد بن ولید کو اونکے خط کے جواب میں لکھا جبکہ اونکو نجران بھیجا تھا

۱۵۲ کتاب بنام خالد بن الولید

ذکر فی سیرة الشامیة قال قال ابن سعد
فی السرایا ان النبی صلی الله علیه وسلم
بعث خالد بن الولید فی شهر ربیع الاول
او جمادی الاول من سنة عشر الی نجران
وامره ان یدعوهم الی الاسلام قبل ان
یقاتل ثلثة ایام وقال ان استجابوا
فاقبل منهم وان لم یفعلوا فقاتلهم
فخرج الیهم خالد حتی قدم علیهم فبعث
الرکبان یضربون فی کل وجه ویدعون
الی الاسلام ویقولون ایها الناس
اسلموا تسلموا فاسلموا ودخلوا فیما
دعوا الیه فاقام فیهم خالد یعلمهم شرائع
الاسلام وکتاب الله وسنة نبیه صلی
الله علیه وسلم ثم کتب بذلک الی
رسول الله صلی الله علیه وسلم۔
بسم الله الرحمن الرحیم لمحمد النبی من
خالد بن ولید السلام علیک یا رسول
الله ورحمة الله وبرکاته فانی احمد الیک الله
الذی لا اله الا هو اما بعد یا رسول الله
انک بعثتنی الی بنی الحارث بن کعب و
امرتنی اذا اتیتهم ان لا اقاتلهم ثلثة ایام
وان ادعوهم الی الاسلام فان اسلموا
قبلت منهم واعلمهم معالم الاسلام وکتاب
الله وسنة نبیه وان لم یسلموا اقاتل
معهم وانی قدمت علیهم فدعوتهم الی
الاسلام ثلثة ایام کما امرتنی یا رسول
الله وبعثت فیهم رکبانا ینادون یا بنی

ذکر کیا ہے سیرة شامیہ میں کہا کہ کہا ابن سعد نے ذکر سرایا
میں کہ رسول اللہ نے بھیجا خالد بن ولید کو ماہ ربیع الاول
یا جمادی الاول سنہ ۱۰ھ میں نجران کی طرف اور اونکو حکم دیا
کہ لڑنے سے اول اونکو تین دن تک دعوت اسلام کریں
اور فرمایا اگر وہ مان لیں تو قبول کیجیو اونسے اسلام اور اگر
نہ مانیں تو لڑو۔ پس کوچ کیا حضرت خالد نے یہاں تک
کہ جب وہاں پہنچے تو بھیجے سوار جو ہر طرف پھرتے تھے
اور بلاتے تھے اسلام کی طرف اور کہتے تھے کہ
اے لوگو اسلام لے آؤ سلامت رہوگے۔ پس
اسلام لے آئے اور داخل ہوگئے اوس امر میں جس کی
طرف بلائے جاتے تھے۔ پس رہے وہاں خالد سکھاتے
تھے اونکو احکام اسلام اور قرآن اور طریقہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا۔ پھر لکھا اس کی بابت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ خط ہے) محمد رسول اللہ
کے لئے خالد بن ولید کی جانب سے۔ سلام ہو آپ پر
یا رسول اللہ اور رحمتیں اللہ کی اور برکتیں اوس کی پس میں
حمد بیان کرتا ہوں طرف آپ کے ایسے اللہ کی کہ نہیں
ہے کوئی معبود مگر وہی۔ بعد حمد کے معلوم ہو کہ یا رسول اللہ
بھیجا تھا آپ نے مجھے بنی حارث بن کعب کی طرف اور حکم کیا
تھا مجھے کہ جب وہاں پہونچوں تو تین دن اونسے نہ لڑوں
اور بلاؤں اونکو اسلام کیطرف پس اگر اسلام لے آئیں تو قبول
کروں اونسے اور سکھاؤں اونکو احکام اسلام اور کتاب اللہ
وسنت رسول اللہ صلعم کی اور اگر اسلام نہ لاویں تو لڑوں اونسے
پس میں یہاں آیا اور تین دن تک اونکو دعوت اسلام
کی جیسا کہ حکم دیا تھا آپ نے یا رسول اللہ۔ اور بھیجے
میں نے اونمیں سوار جو پکارتے تھے کہ اے بنی حارث اسلام

کتاب خالد الی رسول اللہ صلعم

الحارث اسلموا تسلموا فاسلموا ولم يقاتلوا
وانی مقیم بین اظهرهم آمرهم بما امرهم
الله به وانهاهم عما نهاهم الله عنه و
اعلمهم معالم الاسلام وسنة النبی صلی الله
علیه وسلم حتی یکتب الی رسول الله صلی
الله علیه وسلم والسلام علیك یا رسول الله
فکتب رسول الله صلی الله علیه وسلم فجوابه
بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله
الی خالد بن الولید سلام علیك فانی
احمد الیك الله الذی لا اله الا هو اما بعد
فان کتابك جاءنی مع رسولك تخبر ان
بنی الحارث بن کعب قد اسلموا وشهدوا
ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله
قبل ان تقاتلهم واجابوا الی ما دعوتهم الیه
من الاسلام وان الله قد هداهم فبشرهم
واقبل ولیقبل معك وفدهم والسلام
علیك ورحمة الله وبرکاته ـ

سے آؤ سلامت رہو گے پس وہ اسلام لے آئے اور
نہیں لڑے اور میں اون ہی میں ٹھہرا ہوا ہوں حکم کرتا ہوں
اونکو اوس چیز کا جس کے لئے اللہ نے حکم دیا ہے
اور منع کرتا ہوں اوس چیز سے جس سے اللہ نے منع کیا ہے اور
سکھاتا ہوں اونکو احکام اسلام اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
یہانتک کہ فرمان لکھیں میری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والسلام علیک یا رسول اللہ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکا جواب لکھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے)
محمد رسول اللہ کی جانب سے خالد بن ولید کے نام سلام ہو تجھپر
میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کی جس کے
سوا کوئی معبود نہیں ہے. بعد حمد کے معلوم ہو کہ تمہارا
خط تمہارے قاصد کے میرے پاس آیا خبر دی مجھکو کہ بنی حارث
بن کعب اسلام لے آئے اور گواہی دی اونہوں نے کہ سوا اللہ کے
کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے بندہ اور اوسکے رسول
ہیں لڑنے سے پہلے اور قبول کیا اونہوں نے دعوت اسلام کو
تحقیق اللہ نے ہدایت دی پس خوشخبری دے ان کو اور تم آؤ اور چاہیئے
کہ آئیں تیرے ہمراہ اونکے ایلچی والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لخالد بن ضماد الازدی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے خالد بن ضماد ازدی کے نام

ذکر فی مصباح المضی فقال قال ابن سعد
فی الطبقات وکتب رسول الله صلی الله
علیه وسلم الی خالد بن ضماد الازدی
ان له ما اسلم من ارضه علی ان یؤمن
بالله لا شریك له ویشهد ان محمدا عبده
ورسوله وعلی ان یقیم الصلوة ویؤتی
الزکوة ویصوم رمضان ویحج البیت

ذکر کیا مصباح المضی میں پس کہا کہ کہا ابن سعد نے طبقات
میں کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ضماد ازدی
کو فرمان باین مضمون کہ واسطے اوسکے وہ زمین ہے جس پر وہ
اسلام لایا ہے اس شرط پر کہ ایمان رکھے اللہ پر اس بات کا
کہ نہیں ہے کوئی شریک اوسکا اور گواہی دے کہ محمد اللہ کے بندے
اور اوس کے رسول ہیں اور اس شرط پر کہ نماز پڑھے اور زکوۃ
دے اور رمضان کے روزے رکھے اور کعبہ کا حج کرے

نمبر ۴۳ کتاب الی خالد بن ضماد الازدی

ولا يووي محدثا ولا يرتاب وعلى ان
ينصح لله ولرسوله وعلى ان يحب احباء
الله ويبغض اعداء الله - وعلى محمد
النبي صلى الله عليه وسلم ان يمنعه مما
يمنع منه نفسه وماله واهله وان
لخالد الازدي ذمة الله وذمة محمد
النبي صلى الله عليه وسلم ان وفى وهذا
الكتاب وكتبه ابي **قوله لا يووي
محدثا** - اعلم انه كان من اكبر الكبائر
كما ورد في حديث الصحيح من حديث
علي رضي الله عنه لعن الله من اوى
محدثا - ولهذا اعتنى به في مبادي الاسلام
قوله على محمد النبي هذا و **قوله
ان لخالد الازدي ذمة الله**
كلاهما بالشرط - في قوله ان وفى -

اور نہ پناہ دوے محدث کو اور نہ شک کرے اور اس شرط پر
کہ خیر خواہی کرے اللہ اور اوس کے رسول کی اور دوست
رکھے اللہ کے دوستوں کو اور دشمنی رکھے اللہ کے دشمنوں
سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب ہے کہ روکیں گے
اوس سے وہ امور جو اپنے مال اور نفس اور اہل سے
روکیں اور تحقیق خالد ازدی کے لیے ذمہ اللہ اور ذمہ محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اگر پورا کرے وہ ان
امور کو جو اس فرمان میں ہیں اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے
قولہ لا یووی محدثا۔ جان تو کہ محدث کو پناہ دینا اکبر کبائر سے ہے
جیسا کہ وارد ہوا ہے حدیث صحیح میں جو روایت ہے علی
رضی اللہ عنہ سے کہ لعنت کی اللہ نے اوس شخص پر جو پناہ
دے بدعتی کو۔ اور اسی وجہ سے بہتم بالشان کرکے ذکر کیا اسکو
مبادی اسلام میں **قولہ علی محمد النبی**۔ یہ قول اور **قولہ ان لخالد
الازدی ذمۃ اللہ** دونو متعلق ہیں اوس شرط کے ساتھ جو
رسول اللہ کے قول ان وفی میں ہے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لخزيمة بن عاصم بن قطن العكلي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ بن عاصم بن قطن عکلی کے نام

ذكره ابن الاثير وقال الحافظ اخرجه ابن
شاهين من طريق سيف بن عمر عن
البحتري بن حكيم العكلي قاضي سجستان
عن ابيه عن خزيمة بن عاصم العكلي ورواه
ابن قانع من طريق سيف بن عمر ايضا
عن المنتصر بن عبد الله بن عدس ان
عدسا وخزيمة وفدا على النبي صلى الله
عليه وسلم فكتب صلى الله عليه وسلم
لخزيمة كتابا نسخته -

ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی
ابن شاہین نے سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں
بحتری بن حکیم عکلی سے جو قاضی تھے سجستان کے۔ وہ
روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ خزیمہ بن عاصم
عکلی سے اور روایت کی ابن قانع نے بھی سیف بن عمر کے
طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں منتصر بن عبد اللہ بن عدس سے
کہ عدس اور خزیمہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے
پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کے لیے
فرمان نسخہ اوسکا اسطرح پر ہے کہ

بسم الله الرحمن الرحيم ـ من محمد رسول الله لخزيمة بن عاصم اني بعثتك ساعيا على قومك فلا يضاموا ولا يظلموا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے فرمان ہے اخزیمہ بن عاصم کے لیے تحقیق بھیجا میں نے تجھکو تیری قوم پر عامل زکوۃ بناکر پس چاہیے کہ نہ تنگ کیے اور نہ ظلم کیے جاویں

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لذرعة بن سيف

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرعہ بن سیف کے لئے

ما کتاب الی زرعۃ بن سیف

اعلم ان في هذا الكتاب اختلاف
الروايات فالذي رواه ابن الاثير
بروايته ابي جعفر عبيد ابي اسحٰق فهو
باسم ذرعه هذا وحارث واخواته بنو
عبد كلال جميعا والذي اخرجه ابن منده
وابو نعيم فهو باسم ذرعة وحده كما
سنبين وهذا الكتاب عليحدة مستقلة
لا جزء كتابه الذي فيه الحارث كما
شبه على البعض لما فيه من التشابه
به فجعل هذا الكتاب جزءه وليس كذالك
فروى ابن منده من طريق محمد بن
عبد العزيز بن عفير قال سمعت ابوي
يحدثان عن ابيهما عن جدهما عفير
عن ابيه ذرعة بن سيف قال كتب الى
رسول الله صلعم ـ الحديث بطوله و
روى ايضا من طريق ابي عبيد بن
سلام (ثم) من طريق ابن لهيعة
عن ابي الاسود عن عروة ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كتب الى ذرعة
اذا اتتك رسلي الحديث ـ فنقلت
هذه الاسانيد من الاصابة واسد الغابة

جان تو کہ اس فرمان میں اختلاف روایات ہے پس وہ جسکو
روایت کیا ہے ابن اثیر ابو جعفر عبید ابو اسحق کی روایت
سے وہ تو اس ذرعہ اور حارث اور اوس کے بھائی
بنو عبد کلال وغیرہ کے نام مشترک ہے۔ اور جس کی
تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے وہ اکیلے ذرعہ
کے نام کا ہے۔ جیسیکہ ہم ابھی بیان کرینگے۔ اور یہ فرمان
خود علیحدہ اور مستقل فرمان ہے نہ جزو ہے اوس فرمان
کا جس میں حارث وغیرہ بھی شریک ہیں جیسیکہ بعض کو شبہ
ہوا ہے بوجہ مشابہت مضمون کے پس کر دیا اوس نے
اس فرمان کو جزو اوسکا اور واقع میں ایسا نہیں ہے۔ پس روایت
کی ابن مندہ نے محمد بن عبد العزیز بن عفیر کے طریقہ سے
کہا سنا میں نے اپنے والدین سے جو حدیث بیان
کرتے تھے اپنے والدین سے اور وہ اپنے دادا عفیر سے
عفیر اپنے باپ ذرعہ بن سیف سے کہا کہ (فرمان) لکھا مجھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الی آخرہ اور ابن مندہ
نے بھی ابی عبید بن سلام اور ابن لہیعہ کے طریقوں سے
روایت کی ہے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسود سے اور
وہ عروہ سے کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا ذرعہ کیطرف
کہ اذا اتتک رسلی الحدیث نقل کیں ہیں میں نے
یہ سندیں اصابہ اور اسد الغابہ سے اور اسی طرح ذکر
کیا ہے زاد المعاد میں۔ اور ابن کا پورا نسخہ سیرۃ محمدیہ

وكذا ذكره في زاد المعاد۔ وتمام نسخته
في سيرة المحمدية هكذا۔
ان اذا اتاكم رسلي فاوصيكم به خيرا
معاذ بن جبل وعبد الله بن زيد و
مالك بن عبادة وعقبة بن نمر ومالك
بن مرارة واصحابهم وان اجمعوا ما
عندكم من الجزية من مخالفيكم وابلغوها
رسلي وان اميرهم معاذ بن جبل فلا
ينقلبن الا راضيا اما بعد فان محمدا يشهد
ان لا اله الا الله وانه عبده ورسوله
وان مالك بن كعب بن مرارة قد حدثني
انك قد اسلمت من اول حمير وقتلت
المشركين فابشر بخير وامرك بحمير
خيرا ولا تخونوا ولا تخاذلوا فان
رسول الله هو مولى غنيكم وفقيركم
وان الصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل
بيته انما هي زكوة تزكى على فقراء
المسلمين وابن سبيل وان مالكا قد
بلغ الخبر وحفظ الغيب وامركم به خيرا
واخرجه محمد بن سعد في الطبقات في
ترجمة ذرعة قال اخبرنا محمد بن عمر
قال حدثنا عمر بن محمد بن صهبان
عن زائل بن عمر وعن شهاب بن عبد الله
الخولاني ان ذرعة ذا يزن اسلم فكتب
اليه رسول الله صلعم۔ فاخرجه طرفا من
هذا الكتاب من قوله اما بعد الى قوله
فابشر بخير وزاد بعده واتل خيرا۔ واشار

ہیں اس طرح ہے کہ تحقیق جب پہونچیں تمہارے پاس
میرے قاصد تو وصیت کرتا ہوں میں تم کو اون کے ساتھ
بھلائی کرنے کی اور معاذ بن جبل اور عبداللہ بن زید اور مالک
بن عبادہ اور عقبہ بن نمر اور مالک بن مرارہ اور ساتھ اون کے ساتھ
والے ہیں۔ اور وصیت کرتا ہوں میں اس بات کی کہ جو کچھ تم
اپنے مخالفین سے جزیہ جمع کرو وہ دید و میرے قاصدوں کو
اور تحقیق امیر اون سب کے معاذ بن جبل ہیں پس نہ لوٹیں مگر راضی
اور خوش۔ بعد اس کے معلوم ہو کہ محمد گواہی دیتے ہیں اس
بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور وہ اللہ کے بندہ اور
اوس کے رسول ہیں اور تحقیق مالک بن کعب بن مرارہ نے
خبر دی مجھکو کہ حمیر میں سب سے اول تو اسلام لایا اور قتل کیا تو
مشرکین کو پس خوشخبری حاصل کر تو بھلائی کی اور حکم کرتا ہوں میں
تجھکو حمیر کے ساتھ بھلائی کرنیکا اور اس بات کا کہ مت خیانت
کرو اور مت گمراہ ہو تحقیق رسول اللہ آقا ہیں تمہارے غنی اور فقیر
کے اور تحقیق صدقہ نہیں حلال ہے محمد کو اور نہ آپ کے
اہل بیت کو جزیں نیست کہ وہ زکوٰۃ ہے خرچ کرتے ہیں آپ
اوسکو فقرار مومنین اور مسافروں پر اور تحقیق مالک نے پہونچادی
خبر اور بیاد رکھا پیغام کو اور حکم کرتا ہوں میں تم کو اوس کے ساتھ
بھلائی کرنیکا اور تخریج کی ہے اس کی محمد بن سعد نے طبقات
میں ذرعہ کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے عمر بن محمد بن صہبان نے بروایت زائل بن عمر
وہ روایت کرتے ہیں شہاب بن عبداللہ خولانی سے کہ ذرعہ
ذی یزن اسلام لایا پس لکھا اوس کی طرف رسول اللہ صلعم نے
فرمان پس تخریج کی اس میں سے ایک ٹکڑے کی قولہ اما بعد
سے قولہ فابشر بخیر تک اور زائد کیا ہے اس کے بعد
واتل خیرا اور اشارہ کیا ہے اسی فرمان کی طرف تا مالک بن
مرارہ اور مالک بن عبادہ اور عقبہ بن نمر کے ترجمہ میں جو قاصد

ايضا في ترجمة مالك بن مرارة ومالك
بن عبادة وعقبة بن نمر الى هذا وكانوا
رسله صلعم اليه - وقال في ترجمة عقبة
وكتب رسول الله الى ذرعة ذي يزن يوصيه
بهم ويامرهم ان يجمعوا الصدقة فيدفعوها
الى رسله -

قوله ان الصدقة لا تحل لمحمد - روى البخاري ومسلم في
حديث ابي هريرة انا لا ناكل الصدقة
وفي رواية لمسلم - انا لا تحل لنا الصدقة
واختلف فيه انه ما المراد بانا اي لنا
فقال الشافعي رحمه الله وجماعة
من العلماء هم بنو هاشم وبنو
مطلب واستدلوا بما رواه البخاري
انما بنو المطلب وبنو هاشم شئ واحد
وقال ابو حنيفة رحمه الله ومالك
رحمه الله هم بنو هاشم فقط ويدل
عليه ما رواه مسلم واصحاب السنن
من حديث عبد المطلب بن ربيعة
ان هذه الصدقات انما هي اوساخ
الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لآل محمد
والمراد بالآل هنا هم بنو هاشم -
وعن احمد في بني المطلب روايتان -

تھے رسول اللہ صلعم کے ذرعہ کی طرف۔ اور کہا ہے عقبہ
کے ترجمہ میں اور فرمان لکھا رسول اللہ نے ذرعہ ذی یزن
کی طرف وصیت کرتے تھے آپ اون کی بابتہ اور حکم کرتے
تھے اون کو کہ جمع کریں صدقہ پس دیدیں آپ کے
قاصدوں کو۔

قولہ ان الصدقۃ لا تحل لمحمد۔ روایت کی ہے بخاری ومسلم نے
ابی ہریرہ کی حدیث میں کہ ہم نہیں کہاتے ہیں صدقہ۔ اور مسلم
کی روایت کے لفظ ہیں کہ ہم کو نہیں حلال ہے صدقہ۔ اور
اختلاف ہے اس امر میں کہ ہم سے مراد کون ہے پس کہا
امام شافعی اور ایک جماعت علما نے کہ اوس سے مراد بنو ہاشم
اور بنو مطلب ہیں اور استدلال کیا ہے اونہوں نے
اوس حدیث سے جس کو روایت کیا ہے بخاری نے
کہ بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی چیز ہیں اور کہا امام ابو حنیفہ
اور امام مالک نے کہ مراد ہم سے فقط بنو ہاشم ہیں اور وہ
حدیث دلالت کرتی ہے اسپر جس کو روایت کیا ہے
مسلم اور اصحاب سنن نے عبد المطلب بن ربیعہ سے
کہ یہ صدقہ جزیں نیست کہ میل ہے لوگوں کا اور وہ
نہیں حلال ہے محمد کو اور نہ آل محمد کو۔ اور مراد آل سے
اس جگہ بنو ہاشم ہیں۔ اور امام احمد سے بنو مطلب کی بابتہ
دو روایتیں ہیں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لربيعة بن ذي مرحب الحضرمي

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے ربیعہ بن ذی مرحب حضرمی کو لکھا

قال ابن سعد وكتب رسول الله لربيعة
ابن ذي مرحب الحضرمي - ونسخته هكذا
ذكره في مصباح المضيء - ان لهم اموالهم
ونخلهم ورقيقهم وآبارهم وشجرهم
ومياههم وسواقيهم ونبتهم وشراجهم
بحضرموت وكل مال لآل ذي مرحب
وان كل رهن بارضهم يحسب ثمره و
سدره وقضبه عن رهنه الذي
هو فيه - وان كل ما كان في ثمارهم
من خير فانه لا يسأله احد عنه وان
الله ورسوله براء منه وان نصر آل
ذي مرحب على جماعة المسلمين
وان ارضهم بريئة من الجور وان
اموالهم وانفسهم وزافر حائط الملك
الذي كان يسيل الى آل قيس وان الله
ورسوله جار على ذلك وكتب معوية
الجذامي -

کہا ابن سعد نے اور نامہ لکھا رسول اللہ نے ربیعہ بن
ذی مرحب حضرمی کو اور نسخہ اوسکا اسطرح پر ہے۔
ذکر کیا ہے اسکو مصباح المضی نے۔ تحقیق معاف ہیں
اون کے مال اور درختہاے خرما اور اون کے غلام اور
اون کے پھل اور اون کے پیڑ اور اون کی نہریں اور
اونکا مال تجارت اور اونکا گھانس اور کنکریلی زمین کے
نالے حضرموت میں ہیں۔ اور معاف ہے ہر وہ مال جو آل
ذی مرحب کا ہے۔ اور اون کے شہر میں جو باغ وغیرہ
رہن ہو اوس کے پھل اور لکڑی اور پیداوار زر رہن میں
مجرا کی جاویگی اور اون کے پھلوں میں جو بہتری ہو تو نہ
سوال کرے گا اوس کی بابت کوئی اونسے اور تحقیق اللہ
اور اوس کا رسول بری ہیں اوس سے اور تحقیق آل ذی
مرحب کی مدد واجب ہے جماعت مسلمین پر اور اون کی زمین
بری ہے ظلم سے اور حکومت اونکے مالوں اور جانوں کی اور
اونکے باغات کی آبپاشی کی رجوع کی جاوے آل قیس کی
طرف اور اللہ اور اوسکے رسول نے بحال کیا اسکو اور لکھا
اسکو معویہ جذامی نے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

قوله سواق - ان كان من سوقة فهي الرعية وان كان من سويقة فهي التجارة - **قوله شراج** - جمع شرجة هو مسيل الماء من الحرة الى السهل

قولہ سواق۔ اگر یہ مشتق ہو سوقہ سے تو اس کے معنی رعیت کے ہیں اور اگر مشتق ہو سویقہ سے تو اس کے معنی تجارت کے ہیں۔ **قولہ شراج** جمع ہے شرجۃ کی شرجہ کے معنی ہیں زمین جس کا پانی نشیب میں ہے۔

قوله سدر ۔ هو شجر النبق وهو نوعان عبری لا شوك له الا ما لا يضر وضال له شوك ونبقه صغار ۔

المسئلة في قوله ان كل رهن بارضهم ۔ مفاده ان المرتهن ليس له ان ينتفع بما يحصل من منافع المرهون وقد اختلف فيه العلماء فقال الشافعي وابو حنيفة ومالك وجمهور العلماء لا ينتفع المرتهن من الرهن بشئ وان انتفع فعليه الضمان وقال احمد واسحق والليث والحسن وغيرهم انه يجوز للمرتهن الانتفاع بالرهن اذا قام بما يحتاج اليه ولو لم ياذن المالك وقال بعض الفقهاء من الحنفية وغيرهم انه يجوز ذلك باذن المالك مطلقا

قولہ سدر بیری کا پیڑ اور اوس کی دو قسمیں ہیں ایک کو عبری کہتے ہیں وہ تو وہ ہے جس میں سے ایسے کانٹے ہوتے ہیں جن سے ضرر نہو۔ اور دوسرے کو ضال کہتے ہیں جس میں کانٹے ہوتے ہیں اور اوس کے بیر چھوٹے ہوتے ہیں مسئلہ ہے

قول رسول اللہ ان کل رہن بارضہم میں ۔ فائدہ اس قول کا یہ ہے کہ رہن لینے والے کو شئے مرہونہ سے نفع لینا جائز نہیں ہے اختلاف کیا ہے اسمیں علما نے پس امام شافعی اور ابو حنیفہ اور امام مالک و جمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ رہن لینے والا شئے مرہونہ سے کسی قسم کا نفع نہ لے اور اگر نفع لیگا تو اوسپر تاوان ہے۔ اور کہا امام احمد اور اسحق اور لیث اور حسن وغیرہ نے کہ جائز ہے رہن لینے والے کو شئے مرہونہ سے نفع حاصل کرنا جبکہ وہ مصارف مرہون کے اپنے ذمہ لیلے اگرچہ اجازت نہ دے مالک یعنی رہن رکھنے والا اور کہا بعض فقہا حنفیہ وغیرہ نے کہ انتفاع جائز ہے بالکل ہر طرح مالک کی اجازت سے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لربيع بن معوية ومطرف بن عبد الله وانس بن المنتفق وفد بني عقيل

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے ربیع بن معویہ اور مطرف بن عبد اللہ اور انس بن منتفق کو لکھا جو ایلچی تھے بنی عقیل کے

قال الحافظ ذكر ابن سعد قال حدثنا هشام بن محمد بن سائب يعني الكلبي قال حدثنا رجل من بني عقيل قال وفد مطرف بن عبد الله بن اعلم بن عمرو بن عقيل وانس بن المنتفق بن عامر بن عقيل فبايعوه واسلموا وبايعوه على من وراءهم من قومهم واعطاهم العقيق وهي ارض في بلادهم فيها عيون ونخل فكتب صلى الله عليه وسلم بذلك لهم كتابا

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ابن سعد نے پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن محمد بن سائب یعنی کلبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بنی عقیل میں سے ایک شخص نے کہا کہ ایلچی بنکر آئے مطرف بن عبد اللہ بن اعلم بن عمرو بن عقیل اور انس بن منتفق بن عامر بن عقیل پس بیعت کی اونہوں نے اور اسلام لائے اور بیعت کی اپنی باقی قوم والوں کی طرف سے اور دی اون کو رسول اللہ نے عقیق اور وہ ایک زمین تھی اونکے شہر میں جس میں نہریں اور کھجوروں کے درخت تھے پس لکھی آپ نے اس کی بابت اون کے لیے ایک تحریر اسناد

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ هذا ما اعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم ربيعًا ومطرفًا وانسًا اعطاهم النبى صلى الله عليه وسلم العقيق ما اقاموا الصلوة وآتوا الزكوة وسمعوا واطاعوا ولم نعطهم حقا لمسلم قال وكان الكتاب فى يد مطرف ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی آپنے ربیع اور مطرف اور انس کو۔ دی آپ نے اونکو ارض عقیق جب تک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور حکم مانیں اور اطاعت کریں اور نہیں دیا ہم نے اون کو حق کسی مسلمان کا۔ کہا حافظ نے کہ تھا وہ فرمان مطرف کے قبضہ میں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لرزين بن انس سلمى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رزین بن انس سلمی کو

قال ابن الاثير حدثنا ابو الفضل بن ابى الحسن بن ابى عبد الله الفقيه باسناده الى ابى يعلى احمد بن على قال حدثنا ابو وائل خالد بن محمد البصرى قال اخبرنا فهد بن عوف بمنزل بنى عامر قال اخبرنا بايل بن مطرف بن رزين بن انس السلمى قال حدثنى ابى عن جدى رزين بن انس قال لما اظهر الله عز وجل الاسلام كان لنا بئر فخفنا ان يغلبنا عليها من حولنا فاتيت والنبى صلعم فكتب لى بذلك كتابًا بسم الله الرحمن الرحيم ۔ من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم اما بعد فان لهم بئرهم ان كان صادقا ولهم دارهم ان كان صادقا ۔

قال الحافظ اخرجه ابن السكن والطبرانى ايضًا بهذا الطريق وكذا ذكره ابن عبد البر وقال فهد بن عوف كذاب فلاس وقد تكلم فيه ابوزرعة وغيره **اقول** له شاهد قال

کہا ابن اثیر نے کہ خبر دی ہم کو ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ جو پہونچتی ہے ابو یعلی احمد بن علی تک کہا ابو یعلی نے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو وائل خالد بن محمد بصری نے کہا خبر دی ہم کو فہد بن عوف نے منزل بنی عامر میں کہا کہ خبر دی ہم کو بایل بن مطرف بن رزین بن انس سلمی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے دادا رزین بن انس سے روایت کر کے کہا جبکہ اللہ عز وجل نے اسلام کا غلبہ کیا تو ہمارا ایک کنواں تھا ہم ڈرے کہ ہمارے پڑوس والے اوسکو ہم سے چھین نہ لیں پس آیا میں رسول اللہ کے پاس آپ نے مجھے اسکی بابتہ فرمان لکھدیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے۔ بعد حمد کے معلوم ہو کہ) اونکے واسطے اونکا کنواں ہے اگر ہیں وہ سچے اور اونکے واسطے اونکا گھر ہے اگر ہیں وہ سچے (یعنی اپنی ملکیت میں) کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن سکن اور طبرانی نے بھی اسی سند سے اور اسی طرح ذکر کیا ہے ابن عبد البر نے اور کہا کہ فہد بن عوف کذاب فلاس ہے اور کلام کیا ہے اسمیں ابو زرعہ وغیرہ نے **کہتا** ہوں میں کہ اس روایت کے لیئے

یہ کتاب لرزین بن انس

الحافظ روی محمد بن جمیل عن بابل بن مطرف بن العباس عن ابیہ عن جدہ العباس قال استقطعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکیۃ ۔ الحدیث وقال ابن مندۃ رواہ عبد السلام بن عمر الحسنی عن بابل بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن حزم بن انس بن عامر السلمی قال حدثنی ابی عن ابا ثان الکتاب کتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرزین بن انس ۔ قال الحافظ ما ادری عیل بابل واحدٌ او اثنان ۔

شاہد ہے کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے محمد بن جمیل نے بابل بن مطرف بن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا عباس سے کہا کہ جاگیر میں دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکیۃ الحدیث۔ اور کہا ابن مندہ نے کہ روایت کیا اسکو عبد السلام بن عمر حسنی نے بابل بن عبد الرحمن بن حزم بن انس بن عامر سلمی سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ دادا سے روایت کر کے فرمان لکھا تھا رسول اللہ صلعم نے رزین بن انس سلمی کو. کہا حافظ نے کہ میں نہیں جانتا کہ بابل ایک شخص ہے یا دو ہیں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لرفاعة بن زيد الجذامي ثم الضبيني

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے رفاعہ بن زید جذامی کو لکھا

ذکر فی مصباح المضیء فقال قال ابن اسحق وقدم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہدنۃ الحدیبیۃ قبل خیبر رفاعۃ بن زید فاہدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلامًا (قال ابن عبد البر غلامًا اسود المسمی بمدعم المقتول بخیبر) واسلم رفاعۃ فحسن اسلامہ وکتب لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتابا الی قومہ وفی کتابہ ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ھذا الکتاب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرفاعۃ بن زید انی بعثتہ الی قومہ عامۃ ومن دخل فیہم یدعوہم الی اللہ والی رسولہ فمن اقبل منہم ففی حزب اللہ وحزب رسولہ

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں پس کہا کہ کہا ابن اسحق نے اور آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حدیبیہ کے سال میں خیبر کے واقعہ سے اول رفاعہ بن زید پس ہدیہ دیا رسول اللہ کو اونہوں نے ایک غلام لکہا ابن عبد البر نے کہ اوسکا نام مدعم تہا جو خیبر میں مارا گیا)

اور اسلام لائے رفاعہ پس اچہا ہوگیا اون کا اسلام اور لکہا رسول اللہ نے اون کے لیے اونکی قوم کی طرف ایک فرمان۔ اوس فرمان میں تہا کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے رفاعہ بن زید کے لئے بہیجا ہے اوسکو اوس کی تمام قوم کی طرف اور اوس شخص کی طرف جو شامل ہو جاوے اون میں بلاینگے یہ اونکو اللہ اور اوس کے رسول کی طرف پس جو شخص کہ قبول کرے وہ تو اللہ اور اوس کے رسول کے گروہ میں ہے اور جو نہ قبول کرے

ومن ادبر فله امان شهرين - قال فلما قدم رفاعة الى قومه اجابوا واسلموا ثم ساروا الى الحرة حرة الرجلاء فنزلها -

حرة الرجلاء - بفتح اوله ممدودة في ديار جذام قاله البكري - قال ابن عبد البر اهل النسب يقولون - الضبيني بالنون من بني ضبينة من جذام - **وليستنبط** من قوله فله امان شهرين ان يجوز للامام ان يقيد الامان بالزمان -

اقول ذكر ابن سعد في الطبقات كتابا لزيد بن رفاعة الجذامي ولم يخرج لفظه ذكرته سابقا في الاسماء فلعل هذا هو واشتبه في اسمه -

اوس کے لیے امن ہے دو ماہ تک - کہا راوی نے جب آئے رفاعہ اپنی قوم کی طرف تو قبول کیا انہوں نے اور اسلام لے آئے پھر گئے رفاعہ حرۃ الرجلا کیطرف اور وہیں رہنے لگے **حرۃ الرجلا** بفتح اول الف ممدودہ دیار جذام میں ہے بیان کیا اسکو بکری نے - کہا ابن عبد البر نے کہ اہل نسب کہتے ہیں رفاعہ کو ضبینی نون کے ساتھ بنی ضبینہ میں سے جو جذام میں ہے - اور **مستنبط** ہوتا ہے قول رسول اللہ فلہ امان شہرین سے یہ مسئلہ امام کو جائز ہے کہ امان کو ایک محدود زمانہ تک خاص کر دے -

کہتا ہوں میں کہ ذکر کیا ابن سعد نے طبقات میں ایک فرمان زید بن رفاعہ جذامی کے نام کا اور نہیں تخریج کی اوس کے لفظوں کی ذکر کر دیا ہے اوسکو اسماء میں - شاید یہ وہی ہو اور اس کے نام میں اشتباہ ہو گیا ہو -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لزمل بن عمرو العذري

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمل بن عمرو عذری کو

ذكر في زاد المعاد عن ابي الحارث محمد ابن الحارث بن هاني بن حارث بن هاني ابن مدلج بن المقداد بن زمل بن عمرو العذري قال حدثني ابي عن ابيه عن جده عن ابيه عن زمل بن عمرو قال كتب لنا النبي صلعم كتابا نسخته -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله لزمل بن عمرو ومن اسلم معه خاصة واني بعثته الى قومه عامة - فمن اسلم ففي حزب الله ومن ابى فله امان شهرين

ذکر کیا زاد المعاد میں ابی الحارث محمد بن الحارث بن ہانی بن حارث بن ہانی بن مدلج بن المقداد بن زمل بن عمرو عذری سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے اور وہ اپنے باپ زمل بن عمرو سے کہا کہ لکھا رسول اللہ نے ہمارے واسطے فرمان جسکا نسخہ یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے خاص زمل بن عمرو اور اوس شخص کے لیے جو اوس کے ساتھ اسلام لائے - بھیجا میں نے اُسکو اُسکی تمام قوم کیطرف پس جو اسلام لائے وہ شامل ہے اللہ کے

شهد علي بن ابي طالب ومحمد بن مسلمة الانصاري۔

گروہ میں اور جو انکار کرے اوسکے لیے دو ماہ کی واسطے امن ہے
گواہی دی اسپر علی بن ابی طالب اور محمد بن مسلمہ انصاری نے

کتاب الی زیادۃ بن جہور

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لزيادة بن جهور اللخمي۔

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ بن جہور لخمی کو

قال ابن الاثير روى حذافي بن حميد بن المستنير بن مساور بن حذافي بن عامر ابن عياض بن محرق اللخمي عن ابيه حميد عن خاله (اخي امه) وهو خالد بن موسى عن ابيه عن جده زيادة بن جهور قال ورد علي كتاب النبي صلى الله عليه وسلم نسخته بسم الله الرحمن الرحيم۔ اما بعد فاني اذكرك الله واليوم الآخر اما بعد فليوضع كل دين دان به الناس الا الاسلام۔ فاعلم ذلك

کہا ابن اثیر نے کہ روایت کی ہے حذافی بن حمید بن مستنیر بن مساور بن حذافی بن عامر بن عیاض بن محرق لخمی نے اپنے باپ حمید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے ماموں سے (ماں کا بھائی) جو خالد بن موسیٰ ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا زیادہ بن جہور سے کہا آیا میرے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسخہ اسکا یہ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) یاد دلاتا ہوں میں تجھکو اللہ اور قیامت کا دن بعد اس کے (معلوم ہو کہ) چاہیے کہ چھوڑ دیا جائے ہر وہ دین جسکو لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے مگر اسلام جان لے تو اس بات کو۔

قال الحافظ روى الطبراني في الصغير وابن مندة من طريق خالد بن موسى بن نائل ابن خالد بن زيادة عن ابيه عن جده عن زيادة بن جهور قال ورد علي كتاب النبي صلى الله عليه وسلم۔ رواه الوليد بن عمير بن سفيان بن موسى بن نائل عن آبائه ايضاً بهذا الاسناد۔

کہا حافظ نے کہ روایت کیا اسکو طبرانی نے صغیر میں اور ابن مندہ نے خالد بن موسیٰ بن نائل بن خالد بن زیادہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اونکے دادا زیادہ بن جہور سے کہا کہ آیا میرے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور روایت کیا اسکو ولید بن عمیر بن سفیان بن موسیٰ بن نائل نے اپنے باپ دادا سے روایت کر کے اسی سند کے ساتھ

کتاب الی سعید بن سفیان

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسعيد بن سفيان الرعيني

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان رعینی کو

قال ابن الاثير اخرج ابو موسى من طريق ابي معشر عن يزيد بن رومان عن رجال

کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابو موسیٰ نے ابی معشر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن رومان سے او

المد أثنى قال ـ
أعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم سعيد بن سفيان نخل السوارقية و قصرها لا يحاقه فيها احد ومن حاقه فلا حق له وحقه حق وكتب خالد بن سعيد ذكره الحافظ ايضاً وقال فى مصباح المضى الرعلى بدل الرعينى ـ لعله تصحيف لانه لم يقله غيره ـ

وہ اشخاص مدائنی سے کہا کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان کو نخل سوارقیہ اور وہاں کے محل نہ جھگڑا کرے اُس سے انہیں کوئی اور جو جھگڑا کرے گا اوسکا کوئی حق نہیں ہے اور حق سعید بن سفیان کا ثابت ہے اور لکھا اسکو خالد بن سعید نے ذکر کیا اسکو حافظ نے بھی اور مصباح المضی میں رعینی کی جگہ رعلی ہے۔ شاید وہ کتابت کی غلطی ہے کیونکہ اوس کے سوا اور کسی نے یہ نہیں کہا

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسلمة بن مالك السلمى

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن مالک سلمی کے لیے لکھا

قال ابن الاثير اخرج ابن مندة وابو نعيم وقال الحافظ روى البغوى والباوردى من طريق عبد الله بن ابى عبيدة بن محمد بن عمار بن ياسر عن ابيه عن جده عمار بن ياسر ان النبى صلى الله عليه وسلم اقطع سلمة بن مالك السلمى وكتب له ـ

بسم الله الرحمن الرحيم ـ هذا ما اقطع محمد رسول الله سلمة بن مالك أقطعه ما بين الحباطى الى ذات الاساور ومن حاقه فهو مبطل وحقه حق ـ

فى الاصابة قال ابن مندة غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه ـ

کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے بغوی نے اور باوردی نے عبد اللہ بن ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا عمار بن یاسر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی سلمہ بن مالک سلمی کو اور لکھا اون کے واسطے ایک فرمان کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس کی کہ جاگیر دی رسول اللہ نے سلمہ بن مالک کو۔ جاگیر میں دی آپ نے ذات الاساور اور حباطی کی درمیان کی زمین اور جو جھگڑا کرے اوس سے پس وہ باطل ہے اور اوسکا حق ثابت ہے

اصابہ میں ہے کہ کہا ابن مندہ نے غریب ہے نہیں پہنچی ہم کو یہ حدیث مگر اسی طریقہ سے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسهيل بن عمرو

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے سہیل بن عمرو کو

قال الحافظ قال ابو قرة موسی بن طارق
فی السنن له ذکره ابن جریج عن ابن حسین
ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب الی
سهیل بن عمرو۔
ان جاء کتابی لیلاً فلا تصبحن او نهاراً
فلا تمسین حتی تبعث الی من ماء زمزم
قال فاستعان سهیل باثیلة الخزاعی
حتی جعلا مزادتین فملأهما سهیل
من ماء زمزم وبعث بهما علی بعیر
ورواه المفضل بن محمد الجندی عن
ابن ابی عمر عن سفیان عن ابراهیم بن نافع
عن ابن ابی حسین نحوه۔ ویعلم مما
رواه الفاکهی من طریق محمد بن سلیمان
ابن مسمول عن حزام عن هشام عن ابیه
عن ام معبد ان المبعوث بذلك من
عند سهیل مولاه ازیهر۔

کہا حافظ نے کہ بیان کیا ابو قرہ موسیٰ بن طارق نے اپنی
سنن میں کہ ذکر کیا اسکو ابن جریج نے ابن ابی حسین سے روایت
کرکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا سہیل
بن عمرو کو۔
اگر پہونچے تجھے میرا خط رات کو تو صبح مت ہونے دے
اور جو پہونچے دن کو تو رات مت ہونے دے یہانتک کہ
بھیجے تو مجھے ماء زمزم (مطلب یہ کہ نامہ پہونچنے پر
بہت جلد مجھے ماء زمزم بھیجدے) کہا راوی نے پس
مدد چاہی سہیل نے اثیلہ خزاعی سے یہانتک کہ دو مشکیں
طیار کریں اور بھرا اونکو سہیل نے ماء زمزم سے اور بھیجا اون کو
اونٹ پر لاد کر۔ اور روایت کیا ہے اسکو مفضل بن محمد جندی نے
ابن ابی عمر سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے
سفیان روایت کرتے ہیں ابراہیم بن نافع سے وہ ابن ابی حسین سے مثل
اسکے اور معلوم ہوتا ہے اوس روایت سے جو فاکہی نے محمد بن سلیمان بن
مسمول کے طریقہ سے کی ہے محمد بن سلیمان روایت کرتے ہیں حزام
سے حزام اپنے باپ ہشام سے وہ اپنے باپ سے اور وہ ام معبد

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لسلمان الفارسی رضی الله عنه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے لیے

ذکر فی السیرة المحمدیة فی المعجزات
قال وکتب علیه السلام عهداً الی سلمان
هذا کتاب من محمد بن عبد الله رسول
الله سأله الفارسی سلمان وصیة باخیه
مهاد بن فروخ بن مهیار واقاربه و

ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں ذکر معجزات میں کہا کہ لکھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عہدنامہ سلمان کے قبیلہ کے
لیے یہ کتاب ہے محمد بن عبد اللہ کیجانب سے جو اللہ کے رسول
ہیں درخواست کی ہے اوسکے لیے سلمان فارسی نے وصیت
کی غرض سے اپنے بھائی مہاد بن فروخ بن مہیارہ اور اوس کے

اهل بیته وعقب من بعده ما تناسلوا
من اسلم منهم سلام الله - احمد الله
الیکم ان الله امرنی ان اقول لا اله الا
الله وحده لا شریك له - الی آخره وفیه
وکتب علی بن ابی طالب - هکذا اخبر
تمام ذکره وانی تفحصت فی عدة کتب
لکنی ما وجدت فیما سواه -

اقارب و اہل بیت کیلئے اور اوسکے بعد اولاد کے لیے جبتک کہ اونکی
نسل باقی ہے جو لوگ کہ مسلمان ہوں ونمیں سے اللہ کا سلام ہو حمد
بیان کرتا ہوں میں تمہاری طرف اللہ کی تحقیق اللہ نے حکم کیا ہی مجھکو کہ کہوں
میں لا الہ الا اللہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے اوسکا کوئی
شریک نہیں ہے - الی آخرہ اور اسمیں ہے کہ - اور لکھا علی بن ابی طالب
نے اسیطرح نا تمام ذکر کیا ہی سیرۃ محمدیہ میں مینے اوسکو چند کتابوں
میں ڈھونڈا لیکن سوا اوس کے اور کسی میں نہیں ملا -

۵۵ کتاب الی شرحبیل و نعیم بنو عبد کلال

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی شرحبیل وحارث ونعیم بنو عبد کلال قیل ذی رعین ومعافر وهمدان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے شرحبیل و حارث و نعیم بنو عبد کلال سرداران ذی رعین و معافیر و ہمدان کو

اخرج الحاکم فقال اخبرنا ابو نصر احمد بن
سهل الفقیه ببخارا قال حدثنا صالح بن
محمد بن حبیب الحافظ قال حدثنا الحاکم
ابن موسی حدثنا یحیی ابو زکریا بن محمد
العنزی قال حدثنا ابو عبید الله محمد بن
ابراهیم بن سعید العبدی قال حدثنا
ابو صالح الحاکم بن موسی القنطری قال
حدثنا یحیی بن حمزة عن سلیمان بن
داود عن الزهری عن ابی بکر بن محمد بن
عمرو بن حزم عن ابیه عن جده عن النبی
صلی الله علیه وسلم انه کتب الی اهل الیمن
بکتاب فیه الفرائض والسنن والدیات
وبعث مع عمرو بن حزم فقرأت علی اهل
الیمن وهذه نسختها -
بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد رسول
الله الی شرحبیل بن عبد کلال والحارث
ابن عبد کلال ونعیم بن عبد کلال قیل ذی

تخریج کی ہے حاکم نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو نصر احمد بن سہل
فقیہ نے بخارا میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن محمد بن
حبیب حافظ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حاکم بن موسی نے
اور حدیث بیان کی ہم سے یحیی ابو زکریا بن محمد عنزی نے کہا کہ
حدیث بیان کی ہم سے ابو عبید اللہ محمد بن ابراہیم بن سعید
عبدی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح حاکم نے
موسی قنطری سے روایت کر کے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
یحیی بن حمزہ نے سلیمان بن داؤد سے وہ روایت کرتے
ہیں زہری سے وہ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اور ابو بکر
اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ سے کہ
آپ نے لکھا اہل یمن کو ایک فرمان جسمیں فرائض سنن اور دیات
کا بیان تھا اور بھیجا وہ فرمان عمرو بن حزم کے ہمراہ
پس پڑھا گیا وہ اہل یمن پر نسخہ اوسکا یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ
کی جانب سے شرحبیل بن عبد کلال اور حارث بن
عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال سرداران قبیلہ ذی رعین
اور معافیر و ہمدان کے نام بعد حمد و صلوۃ کے معلوم ہو کہ

رعين ومعافير وهمدان - اما بعد فقد
رجع رسولكم واعطيتم من المغانم خمس
الله وما كتب الله على المؤمنين من العشر
وما سقت السماء او كان سيحا او كان بعلا
ففيه العشر اذا بلغ خمسة اوسق وما
سقي بالرشاء والدالية ففيه نصف العشر
اذا بلغ خمسة اوسق وفي كل خمسة من
الابل سائمة شاة الى ان تبلغ اربعا
وعشرين فان زادت واحدة على اربع
وعشرين ففيها بنت مخاض فان لم توجد
بنت مخاض فابن لبون ذكرا الى ان تبلغ
خمسا وثلثين فاذا زادت واحدة ففيها
بنت لبون الى ان تبلغ خمسا واربعين
فان زادت واحدة على خمس واربعين
ففيها حقة طروقة الجمل الى ان تبلغ
ستين فان زادت على ستين واحدة
ففيها جذعة الى ان تبلغ تسعين فان زادت
واحدة ففيها حقتان طروقتا الجمل الى ان
تبلغ عشرين ومائة فان زادت على
عشرين ومائة ففي كل اربعين بنت لبون
وفي كل خمسين حقة - وفي صدقة الغنم
في سائمتها اذا بلغت اربعين الى عشرين
ومائة شاة فاذا زادت على عشرين
ومائة ففيها الخ ففيها شاتان الى ان تبلغ
مائتين فان زادت واحدة ففيها ثلث
شياه الى ان تبلغ ثلثمائة فان زادت ففي
كل مائة شاة لا يوخذ في الصدقة هرمة

واپس آیا تمہارا قاصد اور دیا تم نے مال غنیمت میں سے
خمس واسطے اللہ اور وہ جو فرض کیا اللہ نے مسلمانوں
پر یعنی عشر اور بارانی کھیتی یا جاری پانی کی کھیتی یا سیحہ
کے باغ پس ان سب میں عشر ہے جبکہ (پیداوار)
پانچ وسق ہو جائے اور جو پلایا جاوے مشکوں اور
ڈول سے تو اوس میں نصف عشر ہے جبکہ (پیداوار)
پانچ وسق ہو جاوے۔ اور بیڑ میں چرنیوالے اونٹوں پر
ہر پانچ پر ایک بکری ہے چوبیس تک پس اگر زائد ہو جائے
چوبیس پر ایک ہی تو اون میں ایک بنت مخاض اگر بنت
مخاض نہ ملے تو ایک ابن لبون نر پینتیس تک پس اگر
زائد ہو جائے ایک ہی تو اون میں زکوۃ بنت لبون ہے
پینتالیس تک پس اگر زائد ہو جاوے پینتالیس پر ایک ہی
تو اوس میں ایک حقہ ہے جو جفتی کے قابل ہو ساٹھ تک
پس اگر زائد ہو جائے ساٹھ پر ایک بھی تو اوس میں ایک
جذعہ ہے نوے تک پس اگر زائد ہو جائے ایک بھی
تو اوس میں دو حقہ ہیں قابل جفتی ایک سو بیس تک پس اگر
زائد ہو جائیں ایک سو بیس پر تو ہر چالیس کی زیادتی پر ایک
بنت لبون ہے اور ہر پچاس کی زیادتی پر ایک حقہ۔ اور
بیڑ میں چرنیوالی بکریوں کی زکوۃ میں جب چالیس ہو جاویں
تو ایک سو بیس تک ایک بکری ہے اور جب زائد ہو جاویں
ایک سو بیس سے تو اسیں الخ۔ دو بکریاں ہیں دو سو تک
پس اگر زائد ہو جائے اوسپر ایک بھی تو اوس میں تین
بکریاں ہیں تین سو تک۔ پس اگر اوسپر زائد ہو جاویں تو
ہر سینکڑے کی زیادتی پر ایک بکری ہے اور نہ لیئے
جاویں زکوۃ میں بیکار اور بہت بوڑھا اور نہ عیب دار
اور نہ بوک اور جمع نہ کیا جاوے زکوۃ کے لیے مال
متفرق۔ اور نہ متفرق کیا جاوے مجتمع صدقہ کے خوف سے

ولا ذات عوار ولا تيس الغنم ولا يجمع
بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية
الصدقة وما كان من خليطين فانهما
يتراجعان بينهما بالسوية وفي كل خمس
اواق من الورق خمسة دراهم وما زاد ففي
كل اربعين درهما درهم وليس فيما دون
خمس اواق شئ وفي كل اربعين دينارًا
دينار والصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل
بيته انما هي زكوة تزكى بها انفسكم وللفقراء
المؤمنين وفي سبيل ولا في رقيق ولا في
مزرعة ولا عمالها شئ اذا كانت تودى
صدقتها من العشر وانه ليس في عبد
مسلم ولا في فرسه شئ - وان اكبر
الكبائر عند الله تعالى يوم القيمة الشرك
بالله وقتل النفس المؤمنة بغير حق
والفرار في سبيل الله يوم الزحف و
عقوق الوالدين ورمي المحصنة وتعلم
السحر واكل الربوا واكل مال اليتيم وان
العمرة الحج الاصغر ولا يمس القرآن الا
طاهر ولا طلاق قبل املاك ولا عتاق
حتى يبتاع ولا يصلين احد منكم في ثوب
واحد ليس على منكبيه شئ ولا يحتوي
في ثوب واحد ليس بين فرجه وبين السماء
شئ ولا يصلي احد منكم في ثوب واحد و
شقه باد ولا يصلي احد منكم عاقص
شعره ومن اعتبط مؤمنا قتلا عن
بينة فانه قود الا ان يرضى اولياء المقتول

اور جو مال دو شریکوں کا ہو تو اونکو چاہیے کہ زکوۃ آپس میں
برابر تقسیم کریں اور چاندی کی زکوۃ میں ہر پانچ اوقیہ کی
مقدار پر پانچ درہم ہیں اور جب زائد ہو تو ہر چالیس درہم
پر ایک درہم۔ اور پانچ اوقیہ سے کم مقدار پر کچھ زکوۃ
نہیں ہے۔ اور ہر چالیس دینار میں زکوۃ کا ایک دینار
ہے اور صدقہ جائز نہیں محمدؐ کے لیے اور نہ آپ کے
اہل بیت کے لیے جز یں نیست کہ وہ زکوۃ ہے
کہ تزکیہ کرتے ہیں رسول اوس سے تمہارا اور وہ
واسطے فقرار مومنین کے ہے اور مسافروں کے لیے
ہے۔ اور مسلمان کے غلام اور اوس کے گھوڑے
میں کچھ زکوۃ نہیں ہے۔ اور تحقیق اکبر کبائر اللہ کے نزدیک
قیامت کے دن شرک کرنا ہے اللہ کے ساتھ اور مار ڈالنا
مسلمان کا بلا کسی سبب کے اور بھاگنا اللہ کے راستہ
سے لڑائی میں اور نافرمانی والدین کی اور تہمت لگانا عفیفہ
کو اور جادو سیکھنا اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھا جانا اور
تحقیق عمرہ حج اصغر ہے اور نہ چھوے کوئی قرآن کو مگر
پاک اور طلاق نہیں قبل نکاح کے اور نہیں جائز آزاد کرنا
یہانتک کہ خریدے اوسکو اور نہ نماز پڑھے تم میں سے کوئی
ایک کپڑے میں حالانکہ نہو اوسکے مونڈھو پر کچھ اور نہ احتبا کرے
ایک کپڑے میں کہ نہ ہو اوس کے فرج اور آسمان کے
درمیان کچھ اور نہ نماز پڑھے کوئی تم میں کا ایک کپڑے
میں اور سا اوس کی ایک جانب کھلی ہوئی ہو اور نہ نماز پڑھے
کوئی تم میں کا اپنے بالوں کا جوڑا باندھکر اور جو شخص
کہ قتل کردے مومن کو جو ثابت ہو جائے گواہوں سے تو اوس
سے قصاص لیا جائے مگر کہ راضی ہو جاویں وارث
مقتول کے اور تحقیق بدلہ میں نفس کے دیت سے
سو اونٹ ہیں اور ناک میں جبکہ جڑ سے کاٹ لیجائے

وان فی النفس الدیۃ مائۃ من الابل وفی الانف اذا اوعب جدعہ دیۃ وفی اللسان الدیۃ وفی الشفتین الدیۃ وفی الذکر الدیۃ وفی البیضتین الدیۃ وفی الصلب الدیۃ وفی العینین الدیۃ وفی الرجل الواحدۃ نصف الدیۃ وفی المامومۃ نصف الدیۃ وفی الجائفۃ ثلث الدیۃ وفی المنقلۃ خمسۃ عشر من الابل وفی کل اصبع من الاصابع فی الید والرجل عشر من الابل وفی کل سن خمس من الابل وفی الموضحۃ خمس من الابل وان الرجل یقتل بالمرأۃ وعلی اھل الذھب الف دینار۔

اخرجہ الی قولہ لا فی فرسہ شیٔ فی جامع الازھر وقال اخرجہ الطبرانی فی الکبیر عن عمرو بن حزم وفیہ سلیمان بن داؤد الجرشی وثقہ احمد وضعفہ ابن معین وبقیۃ رجالہ ثقاۃ۔ **قلت** وکذا رواہ النسائی فی العقول فی ذکر باب حدیث عمرو بن حزم واختلاف الناقلین لہ فروی طرفا منہ فی العقول وساق الکتاب بقولہ اما بعد وکان فی کتابہ ان من اعتبط مومنا۔ وفی اسنادہ ایضا سلیمان بن داؤد۔ وقد تابعہ سلیمان بن الارقم فیما رواہ النسائی ایضا ھناک من طریق محمد بن بکار قال حدثنا یحیی قال حدثنا سلیمان بن الارقم قال حدثنی الزھری عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلعم کتب

پوری دیت ہے اور زبان میں پوری دیت ہے اور دونوں ہونٹوں کی پوری دیت ہے اور عضو تناسل کی پوری دیت ہے اور خصیتین کی پوری دیت ہے اور کمر ٹوٹنے میں پوری دیت ہے اور دونوں آنکھوں کی پوری دیت ہے اور ایک پاؤں کی آدھی دیت ہے اور زخم مامومہ میں نصف دیت ہے اور زخم جائفہ میں ثلث دیت ہے اور اوس چوٹ میں جو لکڑی وغیرہ کی جنس سے ہو پندرہ اونٹ ہیں اور ہاتھ اور پیر کی اونگلیوں میں سے ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں اور ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہیں اور زخم موضحہ میں پانچ اونٹ ہیں اور مرد مار ڈالا جائے عورت کے عوض میں اور مالداروں پر دیت کے ہزار دینار ہیں۔

تخریج کی ہے قولہ لا فی فرسہ شیٔ تک اس کی جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر میں عمرو بن حزم سے اور اس کی سند میں سلیمان بن داؤد جرشی ہیں ثقہ بیان کیا ہے ان کو امام احمد نے اور تضعیف کی ہے انکی ابن معین نے اور باقی راوی اس کے ثقہ ہیں **کہتا ہوں** میں اور اسیطرح روایت کیا ہے نسائی نے دیات میں عمرو بن حزم کی حدیث اور اختلاف ناقلین کے بیان میں۔ پس روایت کیا ہے ایک ٹکڑا اسکا دیات میں اور بیان کیا کتاب کو اپنے قول اما بعد سے اور تھا اوس فرمان میں کہ جو کوئی قتل کرے مومن کو اور اوسکی اسناد میں بھی سلیمان بن داؤد ہیں اور متابعت کی ہے اسکی سلیمان بن ارقم نے اوس روایت میں جسکو روایت کیا ہے نسائی نے بھی اسی مقام پر محمد بن بکار کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یحیی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن ارقم نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے زہری نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ

الى اهل اليمن بكتاب فيه الفرائض والسنن
والديات وبعث به مع عمرو بن حزم فقرئ
على اهل اليمن فذكر مثله قال النسائي و
سليمان بن الارقم متروك الحديث و
قد روى هذا الحديث يونس عن الزهري
مرسلا ثم اسنده عن الزهري قال قرأت
كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي
كتب لعمرو بن حزم حين بعثه على نجران و
كان الكتاب عند ابي بكر بن حزم فكتب
رسول الله صلعم هذا بيان من الله و
رسوله يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ
وكتب الآيات فيها حتى بلغ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ ثم كتب هذا كتاب الجراح في
النفس الحديث **قلت** قد وهم النسائي
رحمه الله في قوله قد روى هذا الحديث
يونس عن الزهري مرسلا وذلك لان
النبي صلعم حين بعث عمرو بن حزم الى نجران
كتب له كتابين الكتاب الاول كتبه الى
بنو عبد كلال الذي صرح فيه من محمد
رسول الله الى شرحبيل بن عبد كلال و
كان في جواب رسالتهم وهو هذا والثاني
كتبه لعمرو بن حزم لنفسه خاصة وسنورده
في حرف العين فهو غير ذلك۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اہل یمن کی طرف ایک فرمان
جس میں فرائض اور سنن اور دیات کا بیان تھا۔ اور بھیجا اسکو
لیکر عمرو بن حزم کو پس پڑھا گیا وہ اہل یمن پر پس ذکر کیا مثل
اس کے۔ کہا نسائی نے کہ سلیمان بن ارقم متروک الحدیث
ہے اور روایت کیا ہے اِس حدیث کو یونس نے زہری سے
مرسل پھر سند چلائی ہے زہری سے کہا کر پڑھی میں نے
وہ تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو لکھی تھی آپ نے اونکو
جبکہ بھیجا تھا نجران اور تھی کتاب ابی بکر بن حزم کے پاس
پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بیان ہے
اللہ اور اوس کے رسول کی جانب سے اے وہ لوگو جو ایمان
لائے پورا کرو عہدوں کو۔ اور لکھیں آیتیں اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَاب
تک۔ پھر لکھا ہذا کتاب الجراح فی النفس الحدیث۔
کہتا ہوں میں کہ وہم ہوا ہے نسائی رحمہ اللہ کو اپنے قول
قد روی ہذا الحدیث یونس عن الزہری مرسلاً میں۔ اور یہ اس لیے
کہ جب رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو نجران بھیجا ہے تو اونکو
دو فرمان لکھکر دیے تھے۔ ایک تو بنو عبد کلال کے نام
جس میں تصریح ہے کہ من محمد رسول اللہ الی شرحبیل
ابن عبد کلال اور یہ اون کے خط کے جواب میں تھا
اور دوسرا خود عمرو بن حزم کو بھی لکھدیا تھا جس کو
بیان کرینگے ہم حرف عین میں اور وہ اِس سے
علحدہ ہے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

سیحًا۔ السیح بالفتح الماء الجاری المنبسط

سیحًا سیح بفتح۔ وہ پانی جو بہتا ہوا ہو پھیلی ہوئی زمین پر۔

على الأرض والمراد الأرض الذي سقيها منها۔ **بعلاً**۔ هو ما نبت من النخيل في أرض يقرب ماءها ورسخت عروقها في الماء فاستغنت عن ماء السماء والأنهار وغيرها **قوله عجفاً هرماً**۔ العجف بالحركة الهزال والهرم كبير سقط أسنانه وأيضاً كبر سن يودي إلى تساقط بعض القوى وضعفها۔ **قوله وما كان من خليطان**۔ أي ما كان متميزاً لأحد خليطين فأخذ الساعي من ذلك المتميز يرجع إلى صاحبه بحصته بأن كان لكل عشرون يرجع بقيمة نصف شاة ولو كان لأحدهما مائة وللآخر خمسون فأخذ الشاتين من صاحب المائة رجع بثلث قيمتها أو من صاحب الخمسين رجع بثلثي قيمتها أو من كل شاة رجع صاحب المائة بثلث قيمة شاة والآخر بثلثي قيمة شاة وصورته الأخرى أن يكون لأحدهما مثلاً أربعون بقرة وللآخر ثلثون بقرة ومالهما مختلط فأخذ الساعي عن الأربعين مسنة وعن الثلثين تبيعاً فيرجع باذل المسنة بثلثة أسباعها على شريكه وباذل التبيع بأربعة أسباعه على شريكه لأن كل واحد من السنين واجب على الشيوع كأن المال ملك واحد وفي قوله بالسوية دليل على أن الساعي إذا ظلم أحدهما بالزيادة لا يرجع بها على شريكه وفي

حدیث میں مراد وہ زمین ہے جس کی کھیتی ایسے پانی سے ہو **بعلاً** وہ درختہائے خرما جو ایسی زمین میں ہوں جسکا پانی سطح زمین سے قریب ہو اور جڑیں درختوں کی پانی تک پہونچی ہوئی ہوں کہ بارش اور نہر وغیرہ کی محتاج نہوں **قولہ عجفاً ہرماً** عجف بفتح العین والجیم۔ دُبلا جانور۔ ہرم بوڑھا دنداں شکستہ۔ اور یہی ہرم وہ بوڑھا جانور جس کے قوی بڑھاپے کی وجہ سے بیکار ہو گئے ہوں۔

قولہ وما کان من خلیطان یعنی جو مال کہ ممتاز ہو ہر ایک شریک کا پس لیوے عامل زکوٰۃ اس متمیز مال میں سے تو اوس کا دوسرا شریک اپنے حصہ کا مقدار زکوٰۃ اپنے شریک سے واپس لیلے اسطرح کہ مثلاً ہر ایک کی بیس بکریاں ہوں تو شریک اپنے دوسرے شریک سے آدھی بکری کی قیمت واپس لیلے اور اگر ایک شریک کی سو بکریاں ہوں اور دوسرے کی پچاس اور عامل زکوٰۃ نے دو بکریں سو بکریوں والے سے لیلی ہوں تو وہ پچاس بکریوں والے سے دو بکریوں کی ثلث قیمت لیلے یا اگر عامل زکوٰۃ نے پچاس بکری والے سے دو بکریاں لیلی ہوں تو وہ سو بکری والے سے دو بکریوں کی قیمت کا دو ثلث لیلے اور اگر عامل نے ہر ایک سے ایک ایک بکری لی ہو تو سو والا اپنی بکری کی ثلث قیمت لے اور پچاس والا دو ثلث اپنی بکری کی قیمت کا۔ اور اسکی دوسری صورت یہ کہ مثلاً ایک کے چالیس بیل دوسرے کے تیس بیل اور مال دونوں کا ملا ہوا ہے اور عامل زکوٰۃ نے چالیس والے سے مسنہ لیا اور تیس والے سے تبیعہ لیا۔ تو مسنہ دینے والا اوسکی قیمت کا ۳/۷ اپنے شریک سے لے اور تبیعہ دینے والا ۴/۷ اپنے شریک سے لے اسواسطے کہ ہر ایک مسنہ اور تبیعہ اوس مال پر واجب ہے علی سبیل الاشتراک گویا مال ملک واحد ہے اور قول رسول اللہ کا بالسویۃ دلیل ہے اس بات پر کہ عامل اگر ایک شریک پر نا انصافی کر کے ظلم کر جاوے تو وہ زیادتی اپنے

التراجم دلیل علی ان الخلطة تصح مع تمییز الاعیان عند من یقول به اواقی ـ بشدة یاء وخفتها جمع اوقیة بضم همزة وشدة یاء وقد یجیئ وقیة ولیست بغالبة وکانت قدیما اربعین درهمًا ـ

شریک اپنے نہیں لے سکتا اور تراجع میں دلیل ہے اشتباہ پر کہ مخلوط کرنا مال کا درست ہے اگرچہ اموال شرکاء کے متمیز ہوں اور یہ مذہب ہے فقہاء کا ۔ اواقی بیاء تحتانیہ کی تشدید اور تخفیف بھی جائز ہے جمع ہے اوقیہ کی بضم ہمزہ و تشدید تحتانیہ اور کبھی مستعمل ہوتا ہے وقیہ اور یہ فصیح نہیں ہے قدیم عہد میں چالیس درہم کا ہوتا تھا ؛

صحیفة النبی صلی الله علیه وسلم الذی کان عند علی رضی الله عنه

صحیفہ رسول اللہ صلعم کا جو تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس

روی الامام احمد فی المسند باسانید مختلفة عن علی رضی الله خطب علی المنبر وعلیه سیف حلیته حدید یقول والله ما عندنا کتاب نقرأه علیکم الا کتاب الله وهذه الصحیفة اعطانیها رسول الله صلعم فیها فرائض الصدقة ـ

امام احمد نے مسند میں مختلف طریقوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اونہوں نے خطبہ پڑھا ممبر پر اور آپ ایک تلوار باندھے ہوئے تھے جسکی کوٹھی وغیرہ لوہے کی تھی آپ فرماتے تھے کہ قسم اللہ کی ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جو تم پر پڑھیں سوا کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے جو مجھے رسول اللہ نے دیا تھا ۔ اِس میں فرائض صدقہ کا بیان ہے ۔

ومن احدث حدثا او اوی محدثا فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل منها صرف ولا عدل وان ابراهیم (علیه السلام) حرم مکة وانی احرم المدینة حرام ما بین حرتیها وفی نسخة ما بین عائر الی ثور وحماها کله لا یختلی خلاها ولا ینفر صیدها ولا تلتقط لقطتها الا لمن اشاد بها ولا تقطع منها شجرة الا ان یعلف رجل بعیره ولا یحمل فیها السلاح لقتال وان المؤمنون تتکافا دماؤهم ویسعی بذمتهم ادناهم وهم ید علی من سواهم وان لا یقتل مؤمن بکافر

اور یہ بھی ہے کہ جو کوئی بدعت کرے یا بدعتی کو پناہ دے اوس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے ۔ نہ قبول کیجاوے گی اوس سے توبہ اور نہ فدیہ ۔ اور یہ کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے حرم بنایا ہے مکہ کو اور میں نے حرم کر دیا ہے مدینہ کو حرام ہے لینا اوس چیز کا جو مدینہ کے ہر دو جانب پتھریلی زمین کے درمیان ہے اور ایک نسخہ میں ہے کہ درمیان عائر کے ثور تک اور اوسکی بیٹروں سب کاٹا جاوے اور اوسکا گہانس اور نہ بہگایا جائے اوسکا شکار اور نہ اوٹہائی جاتے وہاں کی پڑی چیز مگر وہ شخص جو اوسکا اعلان کر دے اور نہ کاٹا جاوے اوسکا درخت مگر یہ کہ چرائے اپنے اونٹ کو اور نہ اوٹہائے جاویں اوسمیں ہتہیار لڑائی کیلیے اور مسلمان سب برابر ہیں قصاص میں ۔ اور کوشش کیجاوے ادنی مسلمان کی حفاظت میں ۔ اور مسلمان مشترک ہیں مدد میں اپنے ماسوا پر ۔ نہ قتل کیا جاوے مومن کافر کے بدلے میں

صحیفۃ النبی صلعم کان عند علی

ولا ذو عهد فی عهده وان من ادعی الی غیر ابیه ومن تولی قوما بغیر اذن موالیه فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل الله عنه صرفا ولا عدلا ولعن الله من ذبح لغیر الله ولعن الله من سرق منار الارض ولعن الله من لعن والدیه وفی روایة للبخاری عن ابی جحیفة قال قلت لعلی رض هل عندکم کتاب قال لا الا کتاب الله او فهم اعطیه رجل مسلم او ما فی هذه الصحیفة قلت وما فی هذه الصحیفة قال۔ العقل وفکاک الاسیر ولا یقتل مومن بکافر وقد روی اطراف هذا الکتاب فی مسلم وغیره من السنن قال الحافظ والجمع بین هذه الاحادیث ان الصحیفة کانت واحدة وکان جمیع ذلک المسائل مکتوبا فیها فنقل کل واحد من الرواة عنه ما حفظه

اور ذمی نہ قتل کیا جائے اپنے عہد کی حیثیت سے۔ اور جو شخص کہ دعوے کرے نسب کا اپنے باپ کے نسب کے سوا یا دوستی رکھے کسی قوم سے بغیر اپنے موالی کے اجازت کے اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی نہیں قبول کرے گا اللہ اوس سے توبہ اور نہ فدیہ اور لعنت ہے اللہ کی اوسپر جو ذبح کرے اللہ کے نام کے سوا پر اور لعنت ہے اللہ کی اوسپر جو چوری کرے زمین کی سرحد میں اور لعنت ہے اللہ کی اوس شخص پر جو لعنت کرے اپنی والدین پر۔ اور بخاری کی روایت میں ہے حضرت ابوجحیفہ سے کہتے ہیں کہ کہا مینے علی رض سے کیا ہے تمہارے پاس کوئی کتاب کہا نہیں مگر کتاب اللہ یا وہ سمجھ جو مسلمان کو دیگئی ہے یا وہ جو کہ اس صحیفہ میں ہے۔ مینے پوچھا کیا ہے اس صحیفہ میں کہا کہ دیت کا بیان اور چھوڑانا قیدی کا اور نہ مارا جائے مومن کافر کے عوض میں اس حدیث کے ٹکڑے مسلم اور اوس کے سوا اور سنن میں ہیں حافظ نے کہا ہے کہ توفیق ان اختلافات حدیث کی یہ ہے کہ صحیفہ ایک ہی تہا اور یہ سب مسائل اوسمیں تھے پس ہر ایک نے حضرت علی سے وہی نقل کیا جو اُسے یاد رہا۔

حاشیہ ہٰذا القول بیانی بعض ہذا الصفحہ ۱۷

غرائب الالفاظ

شرح لغات

قوله من احدث ۔ الحدث الامر الحادث المنکر الذی لیس بمعتاد ولا معروف فی السنة والمحدث بکسر الدال المهملة وفتحها فمعنی الکسر من نصر جانیا او اجاره والفتح هو الامر المبتدع وایواءه الرضاء عنه والصبر علیه واقرار قائله ۔ **قوله صرف**

قوله من احدث۔ حدث وہ نیا برا کام جو نہ عادات اسلام میں ہو اور نہ معلوم سنت نبی صلعم سے اور محدث دال مہملہ کے فتح سے بھی ہے اور کسرہ سے بھی کسرہ کے معنی وہ شخص جو مدد کرے گنہگار کی اور پناہ دے اوسکو اور فتح کے معنی وہ امر جو بدعت ہے۔ اور پناہ دینا اوسکا یہ ہے کہ اوس سے راضی رہنا اوس پر صبر کرنا اور اوس کے قائل کو برقرار رکھنا **قوله صرف ولا عدل**۔ یعنی توبہ اور فدیہ یا نفل اور فرض۔

ولا عدل - ای توبة وفدية او نافلة وفريضة - **قوله حرتيها** الحرة بشد الراء المهملة ارض ذات حجارة سود - مجمع البحار -

قوله عائر وثور - هما جبلان اما عير فمعروف بالمدينة واما ثور فالمعروف انه بمكة وفيه غار بات فيه لما هاجر ورد قليلا ما بين عير واحد فيكون ثورا غلطا من الراوي وقيل ان عيرا جبل بمكة والمراد انه حرم من المدينة قدر ما بين عير وثور من مكة او حرم المدينة تحريما مثل تحريم ما بين عير وثور بمكة على حذف مضاف ووصف مصدر محذوف - **قوله لا يختلى خلاها** بضم اوله وفتح اللام اي لا يقطع والخلا بالقصر النبات الرقيق ما دام رطبا يقال اخلت الارض اي كثر خلاها واذا يبس فهو حشيش -

قوله تتكافأ - ای تتساوى فى القصاص والديات والكفو النظير والمساوي - **اقول** - و اما المسائل فكل الصحيفة مملوّ من المسائل الظاهرة لا احتياج لبيانها والاكثر ذكرتها سابقا و من اهمها -

قولہ حرتیہا۔ حرۃ تشدید راء مہملہ سیاہ پتھروں والی زمین مجمع البحار۔

قولہ عائر و ثور۔ وہ دو پہاڑ ہیں پس عیر مدینہ میں مشہور پہاڑ ہے اور ثور پس مشہور تو یہ ہے کہ مکہ میں ہے اور اس میں ایک کھوہ ہے جس میں شب گذاری تھی رسول اللہ نے جب آپ نے ہجرت کی تھی اور کم روایت کیا گیا ہے کہ ما بین عیر و اُحد۔ پس اب ہوگا لفظ ثور غلطی راوی کی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ عیر پہاڑ ہے مکہ کا اور مراد یہ ہے کہ آپ نے حرام کیا ہے مدینہ میں سے بقدر اوس زمین کے جو درمیان عیر و ثور کے ہے مکہ میں یا حرام کیا ہے مدینہ کو ایسی تحریم سے کہ وہ مثل تحریم اوس جگہ کے ہے جو درمیان عیر و ثور کے ہے مکہ میں . . . بہ تقدیر حذف کرنے مضاف کے اور وصف مصدر محذوف کے۔

قولہ لا یختلی خلاہا۔ بضم اول اور بفتح لام۔ یعنی نہ کاٹا جائے اور خلا۔ الف مقصورہ کے ساتھ۔ چھوٹی گھانس جو تر ہو بولا جاتا ہے اَخْلَتِ الْاَرْض۔ یعنی بہت ہوگئی گھانس اوس کی اور جب سوکھ جاوے تو وہ حشیش کہلاتی ہے۔

قولہ تتکافأ۔ یعنی برابر ہے قصاص میں اور دیت میں اور کفو کے معنی نظیر اور مساوی کے ہیں۔

کہتا ہوں میں۔ لیکن ذکر مسائل پس پورا صحیفہ بھرا ہوا ہے مسائل ظاہرہ سے جن کے ذکر کی ضرورت نہیں اور اکثر ان میں ذکر کر دیئے ہیں میں نے اوپر اور اہم مسائل ہیں۔

متعلق بصحیفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی کان عند علی رضی اللہ عنہ

متعلق ہے اوس صحیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو حضرت علی کے پاس تھا

قول علی رض او فهما اعطیہ رجل مسلم۔ فالمراد بہ فهم حکم اللہ الذی حکم بہ فی کتابہ او علی لسان رسولہ والتفقہ فیهما وبذل الجهد واستفراغ الوسع لیتوصل بہ الی استنباط الاحکام التی لیست منصوصة فی النصوص۔ اعلم ان الفهم والرای فی الدین من اعظم نعم اللہ التی انعم بها علی عبادہ بل ما اعطی عبد عطاء بعد الاسلام افضل منہ بل قیام الاسلام ونظامہ علیہ وبہ بقاءہ ثم ان الاجتهاد والاستنباط مما نطق بہ الکتاب وورد بہ السنة واطبق علیہ الصحابة رضی اللہ تعالی عنهم فقال اللہ تعالی وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ۔ قال فی الاکلیل هذا اصلٌ عظیمٌ فی الاستنباط وقال اللہ سبحانہ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ

قول علی کا کہ او فہما اعطیہ رجل مسلم پس مراد اوس سے سمجھنا ہے اللہ کے حکم کا جس کا حکم کیا ہے اپنی کتاب میں یا اپنے رسول کی زبان پر۔ اور اون میں تفقہ کرنا یعنی اتمام کوشش اور پورا صرف کرنا اپنی وسعت علم کو تاکہ وسیلہ ہو یہ اون احکام کے استنباط کا جو نص صریح سے مذکور نہیں ہیں جان تو کہ سمجھ اور رائے (سلیم) دین میں اللہ کی اون بڑی نعمتوں میں سے ہے جو اوس نے اپنے بندوں پر انعام کی ہیں بلکہ نہیں دیا گیا بندہ کوئی بخشش اوس سے افضل اسلام کے بعد بلکہ قیام اور نظام اسلام کا اوسی پر ہے اور اسی سے اوس کی بقا ہے۔ اجتہاد اور استنباط وہ ہے کہ ذکر ہے اس کا قرآن میں اور وارد ہوئی ہے اس کے لیے حدیث۔ اور اتفاق کیا اوس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے پس فرمایا اللہ پاک نے وَلَوْ رَدُّوْهُ۔ یعنی اگر رجوع کریں وہ طرف رسول کے اور اپنے حاکموں کے تو سمجھ لیں اوس کو وہ لوگ جو استنباط کر سکتے ہیں اون میں سے۔
کہا صاحب اکلیل نے کہ یہ اصل عظیم ہے استنباط میں اور کہا اللہ عزوجل نے۔ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ اور ایسے تو نہیں مسلمان کہ سارے چلے جاویں۔ پس کیوں نہ نکلا اون کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ کہ سمجھ پیدا کریں دین میں اور تاکہ ڈرائیں اپنی قوم کو کہا صاحب اکلیل نے بھی کہ اشارہ ہے اس میں اس بات کی طرف کہ سمجھ حاصل کرنا دین میں اور تعلیم کرنا جاہلوں کو فرض کفایہ ہے۔ اور استدلال لایا گیا ہے اس کے ساتھ

فرقة منهم طائفة ليتفقهوا
في الدين ولينذروا قومهم
الآية - قال في الاكليل ايضا فيها ان
التفقه في الدين وتعليم الجهال فرض
كفاية واستدل به على جواز التقليد
للعامي - واما السنة فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من يرد الله به خيرا
يفقهه في الدين وانما انا قاسم والله
يعطي رواه الشيخان وغيرذلك من
الاحاديث الواردة في مدونات
الاحاديث - واما الآثار فروى سفيان
الثوري عن الشيباني عن الشعبي عن شريح
ان عمر كتب اليه اذا وجدت شيئا في كتاب
الله فاقض به ولا تلتفت الى غيره وان
اتاك شئ ليس في كتاب الله فاقض بما سن
به رسول الله صلى الله عليه وسلم فان
اتاك ما ليس في كتاب الله ولم يسن به
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقض
بما اجمع عليه الناس وان اتاك ما ليس
في كتاب الله ولا سنة رسول الله صلى
الله عليه وسلم ولم يتكلم فيه احد قبلك
فان شئت ان تجتهد رايك فتقدم وان
شئت ان تأخر فتاخر وما ارى التاخر الا خيرا
لك وروى ابو عبيد قال حدثنا ابو معوية
عن الاعمش عن عمارة بن عمير عن عبد الرحمن
ابن يزيد عن ابن مسعود رض اكثروا عليه
يوما الحديث وفيه فان جاءه امر ليس في

تقلید کے جائز ہونے پر جاہل کے لئے۔ اور لیکن حدیث
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
جس کے ساتھہ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے سمجھدار
کر دیتا ہے اوس کو دین میں جز ایں نیست کہ میں تقسیم
کرنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے روایت کیا اسکو
شیخین نے اور اس کے سوا حدیثیں جو مذکور ہیں کتب
احادیث میں۔

لیکن آثار صحابہ پس روایت کیا ہے سفیان ثوری نے
شیبانی سے کہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ شریح سے
کہ حضرت عمر نے اون کو لکھا تھا کہ جب پائے تو کوئی
حکم قرآن میں تو فیصلہ کر اوس کے موافق اور اوس کے ماسوا
پر متوجہ نہ ہو اور اگر پیش آئے تجھکو ایسا امر جو نہ ہو
کتاب اللہ میں پس حکم کر سنت رسول اللہ کے موافق پس
اگر پیش آئے ایسا مسئلہ جو نہ ہو کتاب اللہ میں اور
نہ سنت رسول اللہ میں تو حکم کر لوگوں کے اجماع
کے موافق اور اگر ایسی صورت پیش آئے کہ کتاب اللہ
میں نہ ہو اور نہ سنت رسول اللہ میں اور نہ اوس مسئلہ میں
کلام کیا ہو تجھہ سے پہلے کسی نے تو اگر تو چاہے اجتہاد
کرے تو اجتہاد کر اور تو چاہے کہ باز رہے اس سے
تو باز رہ۔ اور نہیں خیال کرتا میں باز رہنے میں مگر بہتری
واسطے تیرے۔

اور روایت کی ابو عبید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم
سے ابو معویہ نے اعمش سے روایت کرکے وہ روایت
کرتے ہیں عمارہ سے وہ عمیر سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے
وہ ابن مسعود رض سے کہ ایک روز اون سے لوگوں نے
بہت سوال کیے الحدیث اور اوس میں ہے کہ اگر
پیش آئے تجھے ایسا امر جو نہو کتاب اللہ میں اور نہ

كتاب ولا قضى به نبيه صلى الله عليه وسلم
ولا قضى به الصالحون فليجتهد رايه وروى
ابن ابي خيثمة من طريق الاعمش عن
القاسم بن عبد الرحمن عن ابيه عن
عبد الله بن مسعود مثله وكذا روى
سفيان بن عتبة عن عبيد الله بن ابي يزيد
عن ابن عباس انه كان اجتهد رايه وغير
ذلك من الآثار التي رواها الامام
ابن القيم في كتابه الاعلام الموقعين
ثم ان من شروط الاجتهاد مما اتفق
عليه علماء الاصول كما في مسلم
الثبوت وحصول المامول وغيرهما
ان يكون عارفا بعلوم الصرف والنحو
واللغة وغير ذلك من علوم العربية
وان يكون عالما بنصوص الكتاب والسنة
بقدر ما يتمكن به على استخراج الاحكام
من ماخذها ومعرفة مواقع الاجماع
وان يكون عالما بالناسخ والمنسوخ وان يكون
عالما باصول الفقه الذي هو عماد
فسطاط الاجتهاد واساسه الذي
تقوم عليه اركان بنائه - قال الامام ابن
القيم في الاعلام ان الرای ثلثة اقسام
رای باطل بلا ريب ورای صحيح ورای
هو موضع الاشتباه - والاقسام الثلثة
اشار اليه السلف فاستعملوا الرای الصحيح
وعملوا به وافتوا به وسوغوا القول به وذموا
الباطل ومنعوا من الفتيا -

فیصلہ کیا ہو اوسکی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ حکم
کیا ہو اوسکی بابت سلف صالحین نے تو پس چاہیے کہ اجتہاد
کرے اپنی راے سے۔ اور روایت کی ہے ابن ابی خثیمہ نے
اعمش کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں قاسم بن عبدالرحمن
سے وہ اپنے باپ سے وہ عبداللہ بن مسعود سے مثل اسکے
اور اسیطرح روایت کی ہے سفیان بن عتبہ نے عبیداللہ
بن ابی یزید سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہ وہ
اجتہاد کیا کرتے تھے اپنی راے سے۔ اور اس کے سوا بہت
سے وہ آثار صحابہ جنکو روایت کیا ہے امام ابن قیم نے اپنی
کتاب اعلام الموقعین میں پھر بعد اوسکے شرط اجتہاد کی جسپر
علماء اصول نے اتفاق کیا ہے جیسے کہ مسلم الثبوت اور
حصول المامول وغیرہ میں ... مذکور ہے کہ وہ جاننے والا
ہو صرف نحو اور لغت اور ان کے سوا علوم عربیہ اور عالم
ہو نصوص کتاب اللہ اور حدیث کا اوسقدر کہ ممکن ہو اوس
کے ذریعہ سے استخراج احکام کا اوس کے ماخذ سے
اور پہچانے مواقع اجماع کے اور عالم ہو ناسخ منسوخ کا
اور عالم ہو اصول فقہ کا جو ستون ہے بنیاد اجتہاد کی
اور اوس کی وہ بنیاد ہے جسپر قائم ہیں ارکان بناء اجتہاد
کی۔ کہا امام ابن القیم نے اعلام الموقعین میں کہ راے کی
تین قسم ہیں۔ راے[1] باطل بلاشک۔ راے[2] صحیح بلاشک۔
اور وہ راے[3] جو محل اشتباہ ہو۔ اور ان تینوں قسموں کی طرف
اشارہ کیا ہے سلف نے پس استعمال کیا انہوں نے
راے صحیح کو اور عمل کیا اوسپر اور فتوے دیے اوس کے
موافق اور جاری کیا اپنے مذہب کو اوسپر
اور برائی کی راے باطل کی اور منع کیا اوسپر عمل کرنے
اور اوس کے موافق فتوے اور فیصلہ دینے سے
اور رکھو اہ اپنی زبانوں کو اوس کی اور اوس راے دینے

والقضاء به واطلقوا السنتهم بذمه وذم
اهله فالرای الباطل انواع احدها هو
الرای المخالف للنص وثانیها هو الکلام
فی الدین بالخرص والظن من غیر النظر
الی النصوص والآثار وثالثها هو الرائ
بالمقائس الباطلة التی وضعها اهل البدع
والضلال ورابعها الرای الذی احدثت
به البدع وغیرت به السنن وخامسها
هو الرای المذموم فی احکام شرائع الدین
بالاستحسان والظنون والرای المحمود
ایضا انواع الاول رای الصحابة الذین
شاهدوا التنزیل وعرفوا التاویل وفهموا
مقاصد الرسول فنسبة رائهم کنسبتهم
الی صحبته صلی الله علیه وسلم والثانی هو
الرای الذی یفسر النصوص ویبین
وجه الدلالة منها ویقررها ویوضح محاسنها
ویسهل طریق الاستنباط منها کما قال
عبدان سمعت عبد الله بن المبارک
یقول لیکن الذی تعتمد علیه الاثر وخذ
من الرای ما یفسر لک الحدیث - وهذا
هو الفهم الذی یختص الله سبحانه به من
یشاء من عباده والثالث الذی تواطأت
علیه الائمة وتلقاه خلفهم عن سلفهم
فان ما تواطؤا علیه من الرای لا یکون الا
صوابا - والرابع هو الرای الذی یکون بعد
طلب علم الواقع من الکتاب والسنة
وقضاء الخلفاء الراشدین بان لم یجد فیها

والے کی مذمت میں۔ پس رار باطل کی چند قسمیں ہیں۔
اول وہ رائے جو مخالف ہو نص کی۔ دوسرے کلام کرنا
دین میں اٹکل اور گمان کے ساتھہ نصوص اور آثار پر
نظر کے بغیر تیسرے وہ رار جو مبنی ہو قیاسات باطلہ پر
جن کو وضع کیا اہل بدع نے۔ اور چوتھی وہ رار کہ پیدا ہوں
اوس سے بدعتیں اور بدل جائیں سنتیں۔ اور پانچویں
وہ رائے مذموم احکام شرائع دین میں جو طبیعت کو خوش
لگے اور اٹکل سے ہو اور رائے محمود بھی چند قسم ہے
اول رار صحابہ کی جنہوں نے مشاہدہ کیا قرآن کا اور پہچانا
تاویل کو اور سمجھا مقاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
پس نسبت اون کی رایوں کی مثل اون کی نسبت کے
ہے صحبت رسول اللہ کی طرف اور دوسرے وہ رار
جو تفسیر کی جاوے نصوص سے اور بیان کی جاوے
وجہ دلالت کی اور ثابت کیا جائے اوسکو بیان ہوں
محاسن اوس کے اور سہل ہو طریقہ استنباط کا اوس سے
جیسیکہ کہا عبدان نے کہ سنا میں نے عبد اللہ بن المبارک
سے کہ چاہیئے کہ ہو کہ اعتماد کرے اوسپر اثر اور اختیار کر
وہ رائے کہ تفسیر کرے اوس کی حدیث۔ یہ وہ سمجھ ہے
کہ خاص کرتا ہے اللہ اوس کے ساتھہ اپنے بندوں
میں سے جس کو چاہتا ہے اور تیسرے وہ رائے ہے
جسپر تواتر کرے امت اور پہونچی ہو خلف کو سلف سے
اور جسپر اتفاق اور تواتر ہوگا وہ رائے نہیں ہوگی مگر صواب
چوتھی وہ رار جو ہو بعد تلاش اوس علم کے جو کتاب اللہ
اور سنت اور قضار خلفار راشدین میں ہے بایںطور کہ نہ
پاوے ان میں پس اجتہاد کرے اپنی رار سے اور دیکھے
اقرب اِس مسئلہ کی طرف کتاب اللہ اور سنت اور قضایا
صحابہ میں پس یہ رائے وہ ہے کہ جاری کیا اوسکو

فاجتهد رايه ونظر الى اقرب ذلك من الكتاب
والسنة واقضية الصحابة فهذا هو الرأى
الذى سوّغه الصحابة واستعملوه واقر
بعضهم بعضا عليه - **اقول** ان الامام
ابن القيم قد قسم الراى الى ثلثة اقسام كما
اسلفناه من قوله فى صدر المسئلة من
كتابه الاعلام ثم انه ساق الكلام فى
تفاصيل القسمين الاولين وهو الرأى
الباطل بلا ريب والصحيح بلا ريب وفات
منه الكلام فى القسم الثالث وهو الراى فى
موضع الاشتباه وهو الراى الذى هو فى
محل الاجتهاد وعند تعارض النصوص
والادلة بأن يكون نص مقتضاه قول
قال به مجتهد بالاستنباط عنه او القياس
عليه وثم نص اخر قضيته خلاف هذا
القول فاشتبه الامر فهذا هو الرأى
الثالث - ثم بعد ذلك **اقول** ان ما
قال به على رضى الله تعالى عنه من قوله
اوفهمٌ اعطيه رجل مسلم فاراد به رضى
الله تعالى عنه الراى على مقتضى النص
سواء كان من قسم الثانى او الثالث و
اما ما روى عن على رضى الله تعالى عنه
ايضا بخلاف ذلك القول من قوله رضى
الله عنه لو كان الدين بالراى لكان اسفل
الخف اولى بالمسح من اعلاه وقد رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح
على ظاهر خفيه رواه ابو داؤد وغيره

صحابہ نے اور استعمال کیا اوسکا اور ثابت رکہا اوسپر
بعض نے بعض کو۔
کہتا ہوں میں کہ امام ابن قیم نے تقسیم کی ہے
رائے کی تین قسموں کی طرف جیسکہ اول بیان کر دیا ہم نے
اوس کی کتاب اعلام الموقعین کا قول صدر مسئلہ میں پہر
اول دو قسموں کی تفصیل لکہی ہے اور وہ رائے باطل
اور رائے صحیح ہیں۔ اور فوت ہوگیا کلام کرنا اوسنے
قسم ثالث میں۔ اور وہ وہ رائے ہے جو محل اشتباہ میں
ہو۔ اور وہ رائے ہے جو ہو محل اجتہاد میں نصوص
اور ادلہ کے تعارض کے وقت باین طور کہ ہو ایک نص
جس کا مقتضے ایک مسئلہ ہو قول کرے اوسکا مجتہد اوس
نص سے استنباط کرکے یا اوسپر قیاس کرکے اور
اسی مسئلہ میں دوسری نص ہو کہ اوسکا اقتضاء خلاف
ہو اس قول کے پس مشتبہ ہوگیا امر پس یہ ہے
وہ تیسری قسم پھر اس کے بعد کہتا ہوں میں کہ حضرت
علیؓ نے جو یہ کہا ہے کہ اَوْ فَہْمٌ اُعْطِیَہٗ رَجُلٌ مُسْلِمٌ۔
تو مراد آپ کی اس سے وہ رائے ہے جو مقتضائے
نص کے موافق ہو۔ خواہ قسم ثانی سے ہو یا قسم ثالث
سے۔
اور لیکن وہ روایت جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
ہے اس قول کے خلاف کہ کہا آپ نے کہ اگر ہوتی
بنیاد دین کی عقل پر تو ہوتا مسح کرنا موزہ کے تلے پر اولیٰ
اوپر مسح کرنے سے اور دیکہا ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتے تھے آپ ظاہر خفین
پر روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد وغیرہ نے تو
مراد اوس سے رائے باطل ہے یعنی جبکہ وارد ہوگی
نص ایک صورت پر کسی مسئلہ میں پس نہ عقل کام دیگی

فالمراد به هو الرای الباطل یعنی اذا ورد
النص علی وجه فی مسئلة فلا فهم ولا
رای بخلافه فانه باطل ولیس من
الدین بل الدین هو وجه النص فالرای
فی مسئلة الخف ان اسفله یباشر
الارض ویلاقی النجاسة وقضیته ان
یمسح علی اسفله رای باطل لما یرده
النص وکذا ما قاله الشیخ فی الاعلام
ایضا قال الامام احمد حدثنا یزید بن
هارون قال اخبرنا عاصم الاحول عن
الشعبی قال سئل ابو بکر عن الکلالة فقال
انی ساقول برائی فان یکن صوابا فمن
الله وان یکن خطأ فمنی ومن الشیطان
اراه ماخلا الوالد والولد **فان قیل**
کیف یجتمع هذا مع ما صح عنه من
قوله ای سماء تظلنی وای ارض تقلنی
ان قلت فی کتاب الله برائی وکیف یجامع
هذا الحدیث الذی تقدم بمن قال
فی القرآن برایه فلیتبوأ مقعده من
النار **فالجواب** ان الرای نوعان
احدهما رای مجرد لا دلیل علیه بل
هو خرص وتخمین فهذا الذی
اعاذ الله الصدیق والصحابة عنه رضی الله
تعالی عنهم والثانی رای مستند الی
استدلال واستنباط من النص وحده
او من نص آخر معه فهذا من الطف
فهم النصوص وادقه ومنه رایه فی

اوس کے خلاف نہ سمجھ پس وہ باطل ہے اور نہیں داخل
ہے دین میں بلکہ دین تو وہی ہے جو مقتضی ہے نص کا
پس رائے مسئلہ خف میں کہ اوسکا اسفل مباشر ہوتا ہے
زمین سے اور ملاقی ہوتا ہے نجاست سے جسکا مقتضی
یہ ہے کہ مسح کیا جاوے موزہ کے اسفل پر رائے
باطل ہے اس وجہ سے کہ رد کرتی ہے اسکو نص
اور اسیطرح وہ جو ذکر کیا ہے شیخ ابن قیم نے اعلام
کہ کہا امام احمد نے حدیث بیان کی ہم سے یزید بن
ہارون نے کہا خبر دی ہم کو عاصم احول نے شعبی سے
روایت کرکے کہا کہ سوال کیے گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ
کلالہ کی بابتہ تو فرمایا آپ نے کہ کہوں گا میں اوس میں
اپنی رائے سے پس اگر وہ درست ہے تو اللہ کی جانب
سے اور اگر خطا ہے تو میری جانب سے اور شیطان کی جانب سے خیال کرتا ہوں
کلالہ کو ماسوا والد اور ولد سے **پس اگر** اعتراض کیا جاوے
کہ کیسے جمع ہوگا یہ قول اوس صحیح روایت کے ساتھ جو
ابوبکر صدیق سے ہے کہ کونسا آسمان مجھے ڈھانکیگا اور
کونسی زمین مجھے ٹھہرائیگی اگر قرآن میں میں اپنی رائے سے
کچھ کہوں اور کیسے جمع ہوگی یہ حدیث متقدم مَن قالَ
فی القرآن الحدیث کے ساتھ یعنی جس نے تفسیر کی قرآن
کی اپنی رائے سے پس چاہیے کہ بنالیں اپنا ٹھکانہ دوزخ کا
تو جواب اوسکا یہ ہے کہ رائے کی دو قسمیں ہیں ایک
تو رائے مجرد جسپر کوئی دلیل نہ ہو بلکہ ہو اٹکل اور اندازہ سے
پس یہ ہے جس سے پناہ مانگی ہے ابوبکر صدیق رضی
اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔ اور دوسرے وہ رائے جو
مستند ہو دلیل کیطرف اور مستنبط ہوئی ہو صریح حکم یا ایسے حکم
سے جسکے ساتھ دوسری دلیل ملکر صریح ہوں یہ باریک
بینی سے اولیٰ ہیں اور لطیف رائے ہے اور اسی قسم سے ہے

الكلالة انما عدا الوالد والولد فان الله
سبحانه ذكر الكلالة في موضعين من
القرآن ففي احد الموضعين ورث
معها الاخ والاخت من الام ولا ريب
ان هذه الكلالة ماعدا الوالد والولد
والموضع الثاني ورث معها ولد الابوين
او الاب النصف والثلثين فاختلف
الناس في هذه الكلالة والصحيح فيها
قول الصديق الذي لا قول سواه وهو
الموافق للغة العرب كما قال الشاعر-
شعر- ورثتم قناة المجد لا عن كلالة+
عن ابني مناف عبد شمس وهاشم+
اي انما ورثتموها عن الآباء والاجداد
لا عن حواشي النسب وعلى هذا فلا
يرث ولد الاب والابوين لا مع اب
ولا مع جد كما لم يرثوا مع الابن ولا ابنه
وانما ورثوا مع البنات لانهم عصبة فلهم
ما فضل عن الفروض - انتهى ما قال ابن
القيم في كتابه الاعلام-

راء ابو بکرؓ کی کلالہ کے بارہ میں کہ وہ ماسوا والد اور ولد کے
ہے پس اللہ سبحانہ نے ذکر کیا ہے کلالہ کا قرآن میں
دو جگہ پس ایک جگہ وارث کیا ہے اوسکو بھائی اور اخت
من الام کے ساتھ اور شک نہیں ہے کہ یہ کلالہ ماسوا والد
اور ولد کے ہے اور دوسری جگہ وارث کیا ہے اوس
کے ساتھ ولد الابوین یا ولد الاب کے ساتھ نصف کا اور
دو ثلث کا۔ پس اختلاف کیا لوگوں نے اس کلالہ کے ترجمہ
میں اور صحیح اس بارہ میں قول ابو بکر صدیق کا ہے۔
نہیں ہے کوئی قول (معتبر) اوس کے سوا۔ اور وہی موافق
ہے لغت عرب کے جیسا کہ کہا شاعر نے کہ شعر
وارث ہوئے ہو تم بزرگی کے سلسلہ کے کلالہ کی جانب سے
نہیں بلکہ ابن مناف یعنے عبد شمس اور ہاشم کی طرف سے
یعنی وارث ہوئے ہو تم بزرگی کے آباء و اجداد سے نہ زوائد
نسب سے اور اس بنا پر پس نہیں وارث ہوگا ولد الاب
اور نہ ولد الابوین باپ کے ساتھ اور نہ دادا کے ساتھ جیسا کہ
نہیں وارث ہوتے وہ بیٹے کے ساتھ اور نہ پوتے کے
ساتھ جز ایں نیست کہ وارث ہوتے ہیں بیٹوں کے ساتھ اس
وجہ سے کہ وہ عصبہ ہیں پس اون ہی کیلئے ہے جو بچ جاوے ذوی
الفروض سے۔ ختم ہوا ابن قیم کی کتاب الاعلام کا قول۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم للصلح يوم الحديبية

یہ وہ تحریر ہے جو لکھی رسول اللہ نے صلح حدیبیہ میں

اخرج الامام احمد قال حدثنا
يزيد بن هارون قال اخبرنا محمد
ابن اسحق بن يسار عن الزهري محمد
بن مسلم بن شهاب عن عروة بن
الزبير عن المسور بن مخرمة ومروان

تخریج کی ہے امام احمد نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
یزید بن ہارون نے کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن اسحق بن یسار
نے زہری محمد بن مسلم بن شہاب سے روایت کر کے
وہ روایت کرتے ہیں عروہ بن زبیر سے وہ روایت
کرتے ہیں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے کہا

ابن الحکم قالا خرج رسول الله صلى الله
عليه وسلم عام الحديبية يريد زيارة
البيت لا يريد قتالا وساق معه الهدي
سبعين بدنة وكان الناس سبع مائة
رجل - فكانت كل بدنة عن عشرة
قال وخرج رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى اذا كان بعسفان لقيه
بشير بن سفيان الكعبي فقال يا رسول
الله هذه قريش قد سمعت بمسيرك
فخرجت معها العوذ المطافيل قد لبسوا
جلود النمر يعاهدون الله ان لا تدخلها
عليهم عنوة ابدا وهذا خالد بن الوليد
في خيلهم قد قدموا الى كراع الغميم
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا ويح قريش لقد اكلتهم الحرب ماذا
عليهم لو خلوا بيني وبين سائر الناس
فان اصابوني كان الذي ارادوا وان
اظهرني الله عليهم دخلوا في الاسلام
وهم وافرون وان لم يفعلوا قاتلوا
وبهم قوة فما تظن قريش والله اني
لا ازال اجاهد لهم على الذي بعثني الله
له حتى يظهره الله له او تنفرد هذه السالفة
ثم امر الناس فسلكوا ذات اليمين بين
ظهر الحمص على طريق تخرجه على
ثنية المرار والحديبية من اسفل
مكة قال فسلك بالجيش تلك الطريق
فلما رأت خيل قريش قترة الجيش قد

دونوں نے کہ سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ
کے سال میں بقصد زیارت بیت اللہ نہ بارادہ قتال
اور اپنے ہمراہ ستر اونٹ قربانی کے لئے۔ آپ کے
ہمراہ سات سو آدمی تھے۔ پس تھا ہر اونٹ دس آدمیوں
کی جانب سے۔ کہا راوی نے پس تشریف لیچلے رسول اللہ
یہانتک کہ جب مقام عسفان پر پہونچے تو ملا آپ سے
بشیر بن سفیان کعبی۔
پس کہا کہ اے رسول اللہ قریش تیار ہیں اونہوں نے
آپ کے سفر کی خبر سنلی تھی۔ اپنے ہمراہ سب چھوٹے
اور بڑوں کو لے لیا ہے۔ پوستین چیتوں کی کہالوں کی
(یعنی چلتہ) پہنے ہوئے ہیں قسم کہائی ہے کہ آپ کو
قوت اور غلبہ سے ہرگز مکہ میں نہیں جانے دینگے اور
خالد بن ولید بھی لشکر سواروں کا لیکر آرہے ہیں اور منزل کراع
غمیم تک پہونچگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
افسوس قریش پر لڑائی نے انکو کھالیا کاش اگر قریش مجھے
اور لوگوں کے معاملہ میں تعرض نکرتے اور حائل نہوتے پس
اگر وہ لوگ مجھپر غالب آتے تو قریش کی مراد حاصل تھی اور اگر اللہ
مجھے اون لوگوں پر غالب کر دیتا تو قریش اسلام لے آتے
جو ایک جماعت کثیر ہیں اور اگر اسلام نہ لاتے لڑتے اور وہ
صاحب قوت ہیں۔ قریش کا کدھر خیال ہے بخدا میں قریش سے
ہمیشہ لڑتا رہونگا اوس امر پر جسپر خدا نے مجھے بھیجا ہے جبتک
کہ اللہ اسلام کو غالب کرے یا جاہلیت ہی تنہا باقی ہے۔ پھر
آپنے لوگوں کو حکم دیا کہ اوس راستہ چلیں جو آبادی حمص کی پشت
کیجانب کو سیدھی طرف واقع ہے اور وہ راستہ حدیبیہ کو اسفل
مکہ کیجانب چھوڑتا ہوا ثنیۃ المرار کو جاتا ہے پس چلا لشکر اسی رستہ
پس سواران قریش کو معلوم ہوا کہ اسلامی لشکر نے راستہ
بدل دیا ہے تو وہ جماعت قریش کی طرف لوٹ آئی

خالفوا عن طريقهم نكسوا راجعين الى
قريش فخرج رسول الله صلے الله عليه
وسلم حتى اذا سلك ثنية المرار بركت
ناقته فقال الناس خلأت فقال صلے
الله عليه وسلم ما خلأت وما هو بخُلُق
ولكن حبسها حابس الفيل عن مكة والله
لا تدعوني قريش اليوم الى خطة يسألوني
فيها صلة الرحم الا اعطيتهم اياها ثم قال
للناس انزلوا فقالوا يا رسول الله وما
بالوادي من ماء ينزل عليه الناس
فاخرج صلے الله عليه وسلم سهما من
كنانته واعطاه رجلا من اصحابه فنزل
في قليب من تلك القلب فغرزه فيه
فجاش الماء بالرواء حتى ضرب الناس
عنه بعطن فلما اطمأن رسول الله
صلے الله عليه وسلم اذا بديل بن ورقاء
في رجال من خزاعة فقال لهم كقوله
لبشير بن سفيان فرجعوا الى قريش
فقالوا يا معشر قريش انكم تعجلون على
محمد وان محمد الم يأت لقتال انما
جاء زائرا لهذا البيت معظما لحقه فاتهموهم
قال محمد بن اسحق قال الزهري وكانت
خزاعة في عيبة رسول الله صلے الله عليه
وسلم مسلمها ومشركها لا يخفون على
رسول الله صلے الله عليه وسلم شيئا كان
بمكة قالوا وان كان انما جاء لذلك فلا
والله لا يدخلها ابدا علينا عنوة ولا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرماتے رہے یہانتک کہ
جب ثنیۃ المرار تک پہونچے تو ناقہ مبارک بیٹھ گئی لوگوں
نے کہا کہ تھک گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تھکنا اسکی عادت نہیں ہے لیکن روکا ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے
قسم بخدا انہیں چاہینگے مجھے قریش کوئی امر اہم جس سے کہ
مقصود اونکو صلہ رحم ہو مگر کہ مان لونگا میں اوسکو پھر لوگوں
سے فرمایا کہ یہیں مقام کرو عرض کی کہ یا رسول اللہ اس
وادی میں پانی نہیں ہے جسپر لوگ ٹھہریں آپ نے اپنی
ترکش سے تیر نکالا اور ایک صحابی کو دیا اوس صحابی نے
اوس تیر کو ایک گڑھے میں گاڑ دیا جہاں سے پانی نے
بڑی شدۃ سے جوش مارا جس سے سب لوگ سیراب
ہوگئے جب مقام کر چکے رسول اللہ تو بدیل بن ورقار
خزاعہ کی ایک جماعت کے ہمراہ آئے۔ آپنے انسے
بھی وہی فرمایا جو بشیر بن سفیان سے کہا تھا پس لوٹ گئے
وہ سب قریش کی طرف اور کہا کہ اے گروہ قریش تم جلدی
کر رہے ہو محمدؐ پر حالانکہ وہ تم سے لڑنے کو نہیں آئے ہیں
بلکہ بیت اللہ کی زیارت کو آئے ہیں پس باز رہو اونسے
کہا محمد بن اسحق نے کہا زہری نے کہ تھے خزاعہ مسلمان
اور مشرک سب کے سب رسول اللہ کے ہم عہد
جو بات مکہ میں ہوتی تھی وہ آپ سے بالکل نہیں چھپاتے
تھے کہا قریش نے اگرچہ وہ اسی واسطے آئے ہیں تب
بھی قسم بخدا ہرگز نہیں داخل ہوسکیں گے مکہ میں ہم پر زبردستی
تاکہ آئندہ عرب اس کی بابتہ باتیں بنائیں۔
پھر قریش نے مکرز بن حفص بن احنف کو جو بنی عامر
میں سے تھے آپ کی خدمت میں بھیجا۔ جب اوسپر
رسول اللہ کی نظر پڑی تو فرمایا یہ شخص فریبی ہے
جب وہ آپ کے پاس پہونچا تو آپ نے اوس سے

تحدث بذلك العرب ثم بعثوا اليه
مكرز بن حفص بن الاحنف احد بنی
عامر بن لوئ فلما راٰه رسول الله صلے
الله عليه وسلم قال هذا رجل غادر فلما
انتهى الى رسول الله صلے الله عليه وسلم
كلمه صلے الله عليه وسلم بنحو مما
كلم به اصحابه ثم رجع الى قريش فاخبرهم
بما قال له رسول الله صلے الله عليه وسلم
فبعثوا اليه الحلس بن علقمة الكنانی
وهو يومئذ سيد الاحابيش فلما راٰه
رسول الله صلے الله عليه وسلم قال هذا
من قوم يتألهون فابعثوا الهدی فی وجهه
فبعثوا الهدی فلما رای الهدی يسيل
عليه من عرض الوادی فی قلائده قد
اكل اوتاره من طول الحبس عن محله
رجع ولم يصل الى رسول الله صلے الله
عليه وسلم اعظاما لما رای فقال يا معشر
قريش قد رأيت ما لا يحل صد الهدی
فی قلائده قد اكل اوتاره من طول
الحبس عن محله فقالوا اجلس انما انت
اعرابی لا علم لك فبعثوا اليه عروة
ابن مسعود الثقفی فقال يا معشر قريش
انی قد رأيت ما يلقی منكم من تبعثون
الى محمد اذا جاءكم من التعنيف وسوء
اللفظ وقد عرفتم انكم والد وانی ولد
وقد سمعتم بالذی نابكم فجمعت من
اطاعنی من قومی ثم جئت حتى اٰسيتكم

بہی وہی فرمایا جو بشیر وبدیل سے فرمایا تہا۔ اوس نے
واپس جاکر خبر دی قریش کو اون باتوں کی جو رسول اللہ نے
فرمائی تہیں پہر بہیجا قریش نے آپ کی خدمت میں
حلس بن علقمہ کنانی کو جو قبیلہ احابیش کا سردار
تہا جب آپ نے اوس کو دیکہا تو فرمایا کہ یہ خدا
پرست قوم میں سے ہے اِس کے سامنے قربانی
کے اونٹ لاؤ (چنانچہ وہ سب اوس کے سامنے
کیے گئے) جب اوس نے قربانی کے اونٹوں کو
اپنی طرف پہاڑ سے اُترتے دیکہا کہ قلائد کی تانتیں اونہوں
نے بہوک کی وجہ سے چاب لی ہیں تو وہ پہر رسول اللہ
کی خدمت میں بہی نہیں آئے اور وہیں سے لوٹ
گئے کیونکہ قربانی کے اونٹوں کی حالت نے اونپر
اثر کیا (حلس نے واپس جاکر کہا کہ اے جماعت
قریش میں نے وہ چیز دیکہی ہے جس کا روکنا جائز
نہیں ہے۔ یعنی قربانی کے اونٹ اون کے گلے
میں ہار پڑے ہوئے ہیں جن کی تانتیں بہت روز ٹہیرنے
کی وجہ سے بہوک میں اونہوں نے چاب لی ہیں۔
قریش نے کہا تو بیٹہ جا تو تو بے سمجہ آدمی ہے تو نہیں
سمجہتا پہر عروہ بن مسعود ثقفی کو بہیجنے کا ارادہ کیا۔ عروہ
نے جواب دیا کہ اے جماعت قریش میں دیکہ رہا ہوں اس
بات کو جس کو تم بہیجتے ہو محمد کے پاس جب وہ واپس
آتا ہے تو اوس سے بدگوئی اور اوسپر بدگمانی کیجاتی ہے
حالانکہ تم جانتے ہو کہ تم میرے بجائے والد کے ہو
اور میں بجائے تمہاری اولاد کے ہوں اور جب میں نے
سنا کہ تم پر امر اہم طاری ہوا ہے تو اپنے مطیع قوم کو
تمہارے ساتہہ شریک کیا اور اپنی جان لیکر تمہاری غمخواری
کو حاضر ہوا۔ قریش نے کہا تو سچا ہے اور تجپر ہمکو بدگمانی

بنفسہ قالوا صدقت ما انت عندنا بمتہم فخرج حتی اتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فجلس بین یدیہ فقال یا محمد جمعت اوباش الناس ثم جئتہم لبیضتک لتفضہا انہا قریش معہا العوذ المطافیل قد لبسوا جلود النمور یعاہدون اللہ ان لا تدخل علیہم عنوۃ ابدا وایم اللہ لکانی بہؤلاء قد انکشفوا عنک غدا قال وابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ خلف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قائم فقال امصص بظر اللات انحن ننکشف عنہ قال من ھذا یا محمد قال ھذا ابن ابی قحافۃ قال اما واللہ لولا ید کانت لک عندی لکافاتک بہا ولکن ھذہ بہا ثم تناول لحیۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والمغیرۃ بن شعبۃ واقف علی راس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی الحدید جعل یقرع یدہ قال امسک یدک عن لحیۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قبل واللہ لا تصل قال ویحک ما افظک واغلظک قال فتبسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من ھذا یا محمد قال ھذا ابن اخیک المغیرۃ بن شعبۃ قال اغدر ھل غسلت سوءتک الا بالامس قال فکلمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بمثل ما کلم بہ اصحابہ فاخبرہ انہ لم یات

نہیں ہوگی. پس عروہ رسول اللہ کی خدمت میں گئے اور آپ کے سامنے بیٹھ گئے اور کہا کہ اے محمد تم نے چند اوباش جمع کر لیئے اور پھر اونکو لائے ہو کہ اپنی نسل کو ہلاک کرو. وہ لوگ قریش ہیں جو نکل کھڑے ہوئے ہیں اپنے چھوٹے بڑوں کے ساتھہ. چیتوں کی پوستینیں پہنے ہوئے ہیں اور قسم کھاکر آئے ہیں کہ تم کو ہرگز زبردستی مکہ میں داخل نہیں ہونے دینگے. اور خدا کی قسم میں دیکھ رہا ہوں کہ کل ہی یہ سب علحدہ ہو جاوینگے تم سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے پیچھے تھے سخت گالی دیکر کہا کہ کیا ہم علحدہ ہو جاویں گے آپ سے. کہا عروہ نے اے محمد یہ کون ہے. آپ نے فرمایا یہ ابو قحافہ کے بیٹے ہیں عروہ نے کہا قسم خدا کی اگر آپ کی عظمت کا خیال نہ ہوتا تو میں اسکا بدلہ لے لیتا لیکن یہ اسکا بدلہ ہے پس ہاتھہ لگایا آپ کے ریش مبارک سے.
مغیرہ بن شعبہ زرہ بکتر پہنے رسول اللہ کے پیچھے کھڑے تھے وہ عروہ کے ہاتھہ جھٹکتے تھے اور کہتے تھے کہ علحدہ کر اپنا ہاتھہ رسول اللہ کی ڈاڑہی پر سے پہلے اس سے کہ پہونچوں میں. کہا عروہ نے کس قدر بدگو اور درشت زبان ہو. رسول اللہ نے تبسم فرمایا تو عروہ نے پوچھا یہ کون ہے فرمایا کہ تیرا بھتیجا ہے مغیرہ بن شعبہ.
عروہ نے کہا اے بدعہد کل ہی سے تو تو نے استنجا کرنا سیکھا ہے پس کلام کرتے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عروہ کے ساتھہ جیسے پچھلے قاصدوں کے ساتھہ گفتگو کی تھی اور فرمایا کہ ہم لڑنے کے ارادہ سے نہیں آئے ہیں پس رخصت ہوئے عروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور وہ دیکھ رہے تھے اون برتاؤں کو جو آپ کے اصحاب آپکے ساتھ

يريد حربا قال فقام من عند رسول الله
صلے الله عليه وسلم وقد رأى ما يصنع
به اصحابه لا يتوضأ وضوأ الا ابتدروه
ولا يبصق بصاقا الا ابتدروه ولا يسقط
من شعره شئ الا اخذوه فرجع الے
قريش فقال يا معشر قريش انى جئت كسرىٰ
فى ملكه وجئت قيصر والنجاشى فى ملكهما
والله ما رأيت ملكا قط مثل محمد فى اصحابه
ولقد رأيت قوما لا يسلمونه بشئ
ابدا فروا رأيكم قال وقد كان رسول
الله صلے الله عليه وسلم قبل ذلك بعث
خراش بن امية الى مكة وحمله علے جمل
يقال له الثعلب فلما دخل مكة عقرت
به قريش وارادوا قتل خراش فمنعهم
الاحابيش حتى اتى رسول الله صلے الله
عليه وسلم فدعا عمر رضى الله عنه
ليبعثه الى مكة فقال يا رسول الله
انى اخاف قريشا علے نفسى وليس بها من
بنى عدى احد يمنعنى وقد عرفت قريش
عداوتى اياها وغلظتى عليها - ولكن
ادلك علے رجل هو اعز منى عثمان بن
عفان قال فدعا رسول الله صلے الله
عليه وسلم فبعثه الى قريش يخبرهم انه
لم يات للحرب وانه جاء زائرا لهذا
البيت معظما لحقه فخرج عثمان حتى
اتى مكة ولقيه ابان بن سعيد بن العاص
فنزل عن دابته وحمله بين يديه وردف

کرتے تھے جب آپ وضو کرتے تو مستعمل پانی ہاتھوں
ہاتھ لیتے اور جب آپ تھوکتے تو آپ کے تھوک
کو ہاتھوں میں لیتے تھے اور نہیں گرتا تھا کوئی بال آپ کا
مگر کہ اوسکو جھپٹ لیتے تھے۔ عروہ نے قریش سے
آکر کہا کہ اے گروہ قریش میں نے کسرےٰ کو اوس
کے ملک میں دیکھا ہے قیصر کو اوس کے ملک اور
نجاشی کو اوس کے ملک میں دیکھا ہے قسم اللہ کی
کسی پادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا جیسا محمد کو اوس کے
اصحاب میں۔ میں نے دیکھا ہے ایسی قوم کو کہ نہیں
قبضہ کرنے دینگے محمد پر کسیطرح۔ آیندہ تم کو اختیار
ہے۔ اور اس سے پیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خراش بن امیہ خزاعی کو اپنی ثعلب نامی اونٹ
سوار کرکے بجانب مکہ روانہ کیا تھا جب خراش مکہ میں
داخل ہوئے قریش نے اون کے اونٹ کو ہلاک
کر دیا اور خراش کے قتل کا ارادہ کیا لیکن پناہ دی
اون کو قبیلہ احابیش نے یہانتک کہ وہ واپس آئے
خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ تو
آپ نے حضرت عمرؓ کو بلا کر فرمایا کہ تم مکہ جاؤ اونہوں نے
عرض کی یا رسول اللہ مجھے قریش سے اپنی جان کا اندیشہ ہے
کیونکہ وہاں کوئی بھی میرے قبیلہ بنی عدی میں سے نہیں ہے
جو مجھے پناہ دیگا اور آپ کو معلوم ہے جو کچھ قریش کو مجھ سے
عداوت اور بغض ہے۔ البتہ میں ایک آدمی بتاتا ہوں جو
مجھ سے زیادہ اونکو عزیز ہوگا یعنی عثمان بن عفان پس آپنے اونکو
بلوایا اور قریش کے پاس بھیجا کہ جا کر کہیں کہ رسول اللہ لڑنے کو
نہیں آئے ہیں بلکہ بیت اللہ کی زیارت کے لیے آئے
ہیں۔ حضرت عثمان روانہ ہوئے اور مکہ آئے وہاں اونکو ابان
بن سعید بن العاص ملے اونکو دیکھکر سواری سے اوتر پڑے

خلفه واجاره حتى بلغ رسالة رسول الله
صلى الله عليه وسلم فانطلق عثمان حتى
اتى اباسفيان وعظماء قريش فبلغهم
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما ارسله به فقالوا لعثمان ان شئت
ان تطوف بالبيت فطف به فقال
ماكنت لافعل حتى يطوف به رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال فاحتبسه قريش
عندها فبلغ رسول الله صلى الله عليه
وسلم والمسلمين ان عثمان قد قتل۔
قال محمد فحدثنى الزهرى ان قريشا بعثوا
سهيل بن عمرو احد بنى عامر بن لوئى
قالوا ائت محمدا فصالحه ولا يكون فى
صلحه الا ان يرجع عنا عامه هذا فوالله
لا تحدث العرب انه دخلها علينا عنوة
ابدا فاتاه سهيل بن عمرو فلما راه النبى
صلى الله عليه وسلم قال قد اراد القوم
الصلح حين بعثوا هذا الرجل فلما انتهى الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم تكلما واطالا الكلام
وتراجعا حتى جرى بينهم الصلح فلما التأم
الامر ولم يبق الا الكتاب وثب عمر بن
الخطاب فاتى ابابكر وقال يا ابابكر اوليس
برسول الله اولسنا بالمسلمين او ليسوا
بالمشركين قال بلى قال فعلام نعطى الذلة
فى ديننا فقال ابوبكر يا عمر الزم غرزه
حيث كان فانى اشهد انه رسول الله
فقال عمر وانا اشهد ثم اتى رسول الله

حضرت عثمان کو آگے بٹھایا خود پیچھے بیٹھے اور اونکو اپنی
پناہ میں لیلیا اسوقت تک کہ پہونچایا اونھوں نے پیغام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس آئے حضرت عثمان
ابوسفیان اور رؤسائے قریش کے پاس اور جو کچھ رسول اللہ
نے فرمایا تھا اوسنے کہا۔ قریش نے حضرت عثمان سے کہا
اگر تو طواف کرنا چاہتا ہے تو طواف کرلے اونھوں نے
کہا جب تک رسول اللہ طواف نہیں کرینگے میں نہیں
کرونگا قریش نے اونکو اپنے پاس روک لیا اور رسول اللہ
کو یہ خبر پہونچی کہ قریش نے عثمان کو مار ڈالا کہا محمد نے کہ
حدیث بیان کی مجھ سے زہری نے کہ قریش نے بھیجا
سہیل بن عمرو کو جو بنی عامر میں سے تھا اور کہا کہ محمد سے
مصالحت کرلو لیکن صلح میں یہ شرط ضرور ہو کہ اس سال
واپس ہو جاویں قسم اللہ کی ہم اس بات کا موقع نہیں دینگے
کہ آیندہ عرب باتیں بناویں وہ داخل ہوگئے ہم پر زبردستی
پس آئے سہیل جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اونپر نظر پڑی تو فرمایا کہ قریش نے صلح کا ارادہ کرلیا
ہے جو اس شخص کو بھیجا جب پہونچے سہیل رسول اللہ
کی خدمت میں تو گفتگو کی آپسیں اور سلسلہ کلام نے
طول پکڑا جانبین سے گفتگو ہوتی رہی یہانتک کہ صلح
کی گفتگو درمیان میں آئی اور صلح قرار پاگئی تحریر صلحنامہ
باقی تھا کہ حضرت عمر اُچھل پڑے اور ابوبکرؓ کے پاس
گئے اور کہا کہ اے ابوبکر کیا محمد اللہ کے رسول نہیں ہیں ہم
مسلمان نہیں ہیں یا قریش مشرک نہیں ہیں حضرت ابوبکر
نے جوابدیا کہ ہاں تو کہا کہ پھر ہم کسلیے اپنے دین میں ذلت اختیار
کریں حضرت ابوبکر نے کہا کہ اے عمر اونکی قرار داد قائم رہنے
دو جسطرح سے کہ ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے
رسول ہیں۔ حضرت عمر نے کہا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ

فقال یا رسول اللہ او لسنا بالمسلمین
او لیسوا بالمشرکین قال بلی قال فعلام
نعطی الذلۃ فی دیننا قال انا عبد اللہ و
رسولہ لن اخالف امرہ و لن یضیعنی
ثم قال عمر ما زلت اصوم و اتصدق
و اصلی و اعتق من الذی صنعت مخافۃ
کلامی الذی تکلمت بہ یومئذ حتی رجوت
ان یکون خیرا قال ودعا رسول اللہ علی
ابن ابی طالب فقال لہ رسول اللہ اکتب
بسم اللہ الرحمن الرحیم فقال سہیل لا
اعرف ھذا و لکن اکتب باسمک اللھم
کما کنت تکتب فقال رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم اکتب باسمک اللھم
فکتب الصحیفۃ نسختہ ھکذا
باسمک اللھم ھذا ما اصطلح علیہ محمد
ابن عبد اللہ و سہیل بن عمرو اصطلحا علی
وضع الحرب عشر سنین یامن فیہ الناس
و یکف بعضھم عن بعض علی انہ من اتی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من
اصحابہ بغیر اذن ولیہ ردہ علیھم و من
اتی قریشا ممن مع رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم لم یردوہ علیہ و ان بیننا
عیبۃ مکفوفۃ و انہ لا اسلال و لا
اغلال و انہ من احب ان یدخل فی
عقد محمد و عھدہ دخل فیہ و من
احب ان یدخل فی عقد قریش و عھدھم
دخل فیہ و انک ترجع عنا عامنا ھذا

وہ اللہ کے رسول ہیں پھر آئے حضرت عمر رسول اللہ کے
پاس اور کہا کہ اے رسول اللہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں
یا قریش مشرک نہیں ہیں آپ نے فرمایا ہاں تو کہا کہ پھر کیوں اپنے
دین میں ذلت اختیار کریں آپ نے فرمایا بیشک میں اللہ کا
بندہ اور اوسکا رسول ہوں کس طرح مخالفت کرسکتا ہوں اُسکی
حکم کی وہ ہرگز مجھے ضائع نہیں کریگا حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں
ہمیشہ روزہ رکھتا رہا اور صدقہ دیتا رہا اور نمازیں پڑھتا رہا اور
غلام آزاد کرتا رہا اپنی اون باتوں کے ڈر سے جو میں نے
اوس روز کی تھیں یہانتک کہ امید کرتا ہوں میں کہ ہوگی بھلائی
کہا راوی نے اور بلایا رسول اللہ نے علی بن طالب کو اور فرمایا
کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم تو کہا سہیل نے کہ ہم اسکو
نہیں سمجھتے لیکن لکھ باسمک اللھم جسطرح کہ پہلے لکھا کرتے تھے
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھ باسمک اللھم
پس لکھا گیا صحیفہ نسخہ اوسکا اس طرح ہے کہ
شروع کرتا ہوں میں اے اللہ تیرے نام سے یہ وہ تحریر ہے
جسپر صلح کری ہے محمد بن عبد اللہ اور سہیل بن عمرو نے صلح کی ہے
ان دونوں نے لڑائی موقوف کرنیکی دس برس تک امن میں
رہینگے اوس میں لوگ اور رک جاوینگے بعض بعض سے اور صلح
کری ہے اس بات پر کہ جو آوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آپکے اصحاب میں سے بغیر اجازت اپنے ولی کی تو لوٹا دیں
اونکو رسول اللہ قریش کیطرف اور جو شخص کہ آجائے قریش کے
پاس اون لوگوں میں سے جو رسول اللہ کے ساتھ ہیں تو
وہ نہیں واپس دینگے اوسکو اور تحقیق درمیان ہمارے مصالحت
مستحکم ہے نہ چوری ہے باطنی اور نہ ظاہری اور تحقیق جو شخص
کہ دوست رکھے اس بات کو کہ داخل ہووے محمد اور اون عہد
دپناہ میں تو داخل ہوسکتا ہے اوس میں اور جو شخص کہ چاہے
کہ داخل ہووے بسبب قریش اور اونکے عہد و پناہ میں داخل

فلاتدخل علینا مکۃ وانہ اذاکان عام قابل خرجنا عنک فدخلتہا باصحابک فاقمت فیہم ثلاثا معک سلاح الراکب لا تدخلہا بغیر السیوف فی القراب۔

واخرجہ ابن ھشام بروایۃ ابن اسحٰق عن الزھری باختلاف یسیر عن ھذا۔

ذکر الاختلافات والروایات والالفاظ التی وردت فی تحریر ھذا الصلح ووجوہ الروایات فیہ۔

اقول روی البخاری فی باب۔ کیف یکتب ھذا ما صالح فلان بن فلان۔ من کتاب الصلح عن براء بن عازب بدل لفظ السیوف فی القراب لایدخلوھا الا بجلبان السلاح۔ وان کان ما قصدھما واحد ثم ما رواہ البخاری فی ھذا الباب من حدیث براء ایضًا وفیہ زیادۃ الفاظ لم یرو وھا فی روایات اخری وھی۔ ان لا یخرج من اھلھا باحد ان اراد ان یتبعہ ولا یمنع احدًا من اصحابہ ان اراد ان یقیم بھا۔

ثم انہ ورد الاختلاف فی الکاتب انہ من کتب الصحیفۃ علی قولین الاول انہ کتبہ علی بن ابی طالب وھو الاصح رواہ اسحٰق ابن راھویہ فی مسندہ والحاکم فی مستدرکہ من کتاب قتال اھل البغی فی روایۃ ابن عباس وکذا رواہ الشیخان فالبخاری فی کتاب الصلح وغیرہ والمسلم فی صلح الحدیبیۃ فی حدیث براء بن عازب وکذا رواہ عمر بن

ہوسکتا ہے اوسمیں۔ اور تحقیق آپ لوٹ جاویں ہم سے ہمارے اِس سال میں پس نہ داخل ہوں آپ ہم پر مکہ میں اور جبکہ ہوگا سال آیندہ تو چھوڑ جاوینگے ہم مکہ کو تمہارے لیے پس داخل ہوں آپ اوسمیں مع اپنے اصحاب کے اور رہیں اوسمیں اپنے اصحاب کے ساتھ تین دن آپکے ساتھ ہتھیار ہوں سوار کے نہیں داخل ہوسکینگے آپ مکہ میں سوا اسکے کہ تلواریں میان میں ہوں اور تخریج کی ہے اسکی ابن ہشام نے ابن اسحٰق کی روایت سے جو روایت کرتے ہیں زہری سے تھوڑے سے فرق کے ساتھ۔ ذکر اختلافات اور روایات اور زیادتی الفاظ نامہ مذکور معہ نیان روایات۔

کہتا ہوں میں کہ روایت کی ہے بخاری نے کتاب الصلح باب۔ کَیْفَ یُکْتَبُ ہٰذَا مَا صَالَحَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ۔ میں حضرت براء بن عازب سے روایت کرکے۔ اور اوسمیں بجائے اَلسُّیُوْفُ فِی الْقِرَابِ کے یہ لفظ ہیں کہ۔ لَا یَدْخُلُوْہَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ اگرچہ مقصود وہی ہے۔ بخاری نے اسی باب میں دوسری حدیث براء بن عازب سے روایت کی ہے اوسمیں یہ الفاظ زائد ہیں جو دوسری روایتوں میں بیان نہیں کیے گئے اور وہ یہ ہیں ان لا یخرج الخ یعنی نہ بھجوائیں رسول اللہ مکہ والوں میں سے کسی کو اپنے ہمراہ اگرچہ اونمیں سے کوئی جانا چاہے اور نہ منع کریں اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو مکہ میں ٹھہر جانے سے اگر کوئی ٹھہرنا چاہے۔ پھر ایک اختلاف کاتب نامہ کی بابت ہے کہ کس نے یہ صحیفہ لکھا اسمیں دو قول ہیں۔ قول اول یہ کہ کاتب اِس صلح نامہ کے حضرت علیؓ ہیں اور یہی صحیح قول ہے بیان کیا ہے اسکو اسحٰق بن راہویہ نے اپنی مسند میں اور حاکم نے مستدرک میں کتاب قتال اہل البغی میں بروایت ابن عباسؓ اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو شیخین نے پس بخاری نے کتاب الصلح وغیرہ میں اور مسلم نے صلح حدیبیہ میں بحدیث براء بن عازب اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو

شيبة - والقول الثاني ان الكاتب كان محمد
ابن مسلمة رواه ايضا عمر بن شيبة من
طريق عمرو بن سهيل (وسهيل هذا هو
سهيل بن عمرو الذي تم الصلح على لسانه)
ويمكن التوفيق بين القولين ان اصل
العهد كتبه علي رضي الله عنه كما رواه
الشيخان وغيره ثم ان محمد بن مسلمة
بيّضه ثانيا ونقله - كذا جمعه الحافظ في
الفتح - ثم وقع الاختلاف في كتابة التسمية
فالبخاري وابن هشام والامام احمد وغيره
رووا في رواياتهم انه كتب فيه باسمك اللهم
كما هو المروي في البخاري من كتاب الشروط
في باب الشروط في الجهاد والمصالحة مع اهل
الحرب وقال فيه قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم للكاتب اكتب بسم الله الرحمن الرحيم
فقال سهيل اما الرحمن فوالله ما ادري ما
هي ولكن اكتب باسمك اللهم كما
كنت تكتب فقال المسلمون والله
لا نكتبها الا بسم الله الرحمن الرحيم
فقال النبي صلى الله عليه وسلم
اكتب باسمك اللهم - واما ابن جرير
فروى هذا عن سلمة بن الاكوع في
حديثه الطويل وفيه بسم الله الرحمن
الرحيم ولما كان سياق هذا الكتاب
من هذه الرواية يخالف ما رويناه
سابقا اردنا ان نورده على وجهها
فنسخته هكذا -

عمر بن شیبہ نے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ کاتب صلح نامہ
محمد بن مسلمہ ہیں اور روایت کیا ہے اسکو بھی عمر بن شیبہ نے
عمرو بن سہیل کے طریقہ سے (اور یہ وہی سہیل ہیں جن سے
صلح کی گفتگو ہوئی ہے) اور ان دونوں قولوں میں جمع اسطرح کیا
جاسکتا ہے کہ اصلی عہدنامہ کے کاتب حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں
جیسیکہ روایت ہے شیخین وغیرہ کی اور محمد بن مسلمہ نے اُسکو
صاف کیا ہے اور ثانیاً نقل کیا ہے اسیطرح جمع کیا ہے
حافظ نے ان دونوں قولوں کو فتح الباری میں۔ دوسرا اختلاف
بسم اللہ کی بابتہ ہے پس بخاری اور ابن ہشام اور امام احمد
وغیرہ نے تو اپنی روایتوں میں کہا ہے کہ اوسمیں لکھا گیا
بِاسْمِکَ اللّٰھُم جیسیکہ مروی ہے بخاری سے کتاب الشرط باب
الشرط فی الجہاد والمصالحۃ مع اہل الحرب میں اور کہا ہے
اوسمیں کہ کہا رسول اللہ نے کاتب سے کہ لکھ
بسم اللہ الرحمن الرحیم پس کہا سہیل نے کہ رحمٰن
پس قسم اللہ کی ہم نہیں جانتے وہ کیا ہے لیکن لکھو
بِاسْمِکَ اللّٰھُم جیسیکہ اول لکھا کرتے تھے پس کہا مسلمانوں
نے قسم اللہ کی نہیں لکھیں گے ہم اوسمیں مگر بسم اللہ الرحمٰن
الرحیم پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ لکھ بِاسْمِکَ اللّٰھُم لیکن ابن جریر نے روایت کیا ہے
اِس تحریر کو سلمہ بن اکوع سے اپنی طویل حدیث میں اور
اوسمیں ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم چونکہ اس روایت
کی تحریر کے الفاظ اور مضمون بھی مخالف تھا اوس روایت
کے جو ہم نے اوپر لکھی تو ارادہ کیا ہم نے کہ اوسکو
پورا ذکر کردیں پس نسخہ اوسکا اسطرح ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ تحریر ہے جسپر صلح
کی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے
صلح کی اوس سے اِس بات پر کہ نہ کوئی نئی بات ہو اور

الاختلاف في كتابة التسمية في هذا الكتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا ما صالح علیہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قریشا صالحہم علے ان لا اھلال ولا امتلال وعلے انہ من قدم مکۃ من اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم حاجا او معتمرا او یبتغی من فضل اللہ فھو آمن علے دمہ ومالہ ومن قدم المدینۃ من قریش مجتازا الی مصر او الی الشام یبتغی من فضل اللہ فھو آمن علے دمہ ومالہ وعلے انہ من جاء محمدا صلے اللہ علیہ وسلم من قریش فھو الیہم رد ومن جاءھم من اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم فھو لہم وعلے ان یعتمر فی عام قابل فی ھذا الشھر لا یدخل علینا بخیل ولا سلاح الا ما یحمل المسافر فی قرابہ یثوی فینا ثلث لیال وعلے ان ھذا الھدی حیثما حبسناہ محلہ لا یقدمہ علینا۔

کہ کوئی رنج کی بات ہو اور اس بات پر کہ جو شخص آئے مکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے عمرہ کیلئے یا حج کیلئے یا تلاش کرتا ہو فضل اللہ کا (مراد اس سے تجارت) پس وہ بیخوف ہے اپنی جان پر اور مال پر اور جو شخص کہ جائے مدینہ قریش میں سے مصر یا شام جانیکے لئے تلاش کرے فضل اللہ کا (مراد تجارت) پس وہ بیخوف ہے اپنی جان پر اور مال پر اور (صلح کی ہے) اس بات پر کہ جو آجاسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش میں سے پس وہ لوٹایا جائے طرف قریش کے اور جو شخص کہ چلا جائے قریش کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے پس وہ واسطے اونکے ہی ہے (یعنی اوسکو واپس نہیں کرینگے) اور صلح کی ہے اس بات پر کہ عمرہ کریں سال آیندہ کے اسی مہینہ میں (درانحالیکہ) نہ داخل ہوں ہم پر لشکر لیکر اور نہ ہتھیار لیکر مگر اوسقدر جو مسافر اپنے ساتھہ رکھتا ہے اور وہ بھی میان میں۔ ٹھہریں مکہ میں تین راتیں اور (صلح کی ہے) اس بات پر کہ یہ قربانی اسی جگہ ہوجائے جہاں ہم نے اوسکو روکدیا ہے اور اب ہمپر آگے نہ بڑہائی جاوے۔

واخرجہ ابن سعد فی الطبقات فی ذکر السرایا فقال بعدما ذکر القصۃ بطولہ۔ فبعثوا سھیل ابن عمرو فی عدۃ من رجالہم فصالحوہ علے ذلک وکتبوا بینہم۔

ھذا ما صالح علیہ محمد بن عبد اللہ وسھیل بن عمرو واصطلحا علے وضع الحرب عشر سنین یامن فیھا الناس ویکف بعضہم عن بعض علے انہ لا اسلال ولا اغلال وان بیننا عیبۃ مکفوفۃ وانہ من احب ان یدخل فی عھد محمد وعقدہ فعل وانہ من احب ان یدخل فی عھد قریش فعل وانہ ان (بقیہ صفحہ ۱۸۱)

اور تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا بعد طویل قصہ ذکر کرنے کے۔ پس بھیجا اونہوں نے سہیل بن عمرو کو اپنے چند آدمیوں کے ہمراہ پس صلح کرلی آپسے اس عہدنامہ پر اور لکھا آپسمیں کہ

یہ وہ عہدنامہ ہے کہ مصالحت کی ہے اوسپر محمد بن عبد اللہ اور سہیل بن عمرو نے۔ صلح کی دونوں نے لڑائی بند کرنے پر دس برس کہ بیخوف رہیں اونمیں لوگ اور رک جاویں بعض بعض سے اس بات پر کہ نہ چوری ہے ظاہری اور نہ باطنی اور تحقیق ہمارے درمیان میں مصالحت مستحکم ہے اور جو شخص کہ دوست رکھے کہ داخل ہو محمد کے عہد اور اوسکے دین میں کرے اور جو شخص کہ دوست رکھے کہ داخل ہو قریش کے عہد میں کرے۔ (بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۱)

غرائب الالفاظ التی وردت فی ہذہ الروایات

اون لغات کی شرح جو اِس روایت میں آئی ہیں

بدنة۔ تقع علی الجمل والناقة والبقرة

بدنہ اسکا اطلاق اونٹ اونٹنی اور بیل پر آتا ہے۔

اتی محمد امنہم بغیر اذن ولیہ ردہ الیہ و
انہ من اتی قریشا من اصحاب محمد لم یردوہ
وان محمدا یرجع عنا عامہ ہذا باصحابہ ویدخل
علینا قابلا فی اصحابہ فیقیم بہا ثلاثا لایدخل
علینا بسلاح الاسلاح المسافر السیوف فی
القرب شہد ابوبکر بن ابی قحافة وعمر بن
الخطاب وعبدالرحمن بن عوف وسعد بن
وقاص وعثمان بن عفان وابو عبیدة بن
الجراح ومحمد بن مسلمة وحویطب بن
عبدالعزی ومکرز بن حفص بن الاخیف
وکتب علیٰ صدر ہذا الکتاب ثم ان ابن
سعد زاد فی خاتمة الکتاب مالم یروہ
غیرہ فقال اخبرنا سلیمان بن حرب
قال حدثنا حماد بن زید عن ایوب
عن عکرمة قال لما کتب النبی صلی
اللہ علیہ وسلم الکتاب الذی بینہ و
بین اہل مکة یوم الحدیبیة قال
اکتبوا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
قالوا اما اللہ فنعرفہ واما الرحمن
الرحیم فلا نعرفہ قال فکتبوا
باسمک اللہم قال وکتب رسول اللہ
فی اسفل الکتاب۔ ولنا علیکم مثل الذی
لکم علینا۔

اور جو شخص کہ آجاوے گا محمدؐ کے پاس قریش میں سے
اپنے ولی کے بے اجازت تو وہ واپس دیا جاوے اور جو
چلا جائے قریش کے پاس محمدؐ کے اصحاب میں سے تو وہ
اوسکو واپس نہیں دینگے اور اِس بات پر کہ محمد اِس سال اپنے
اصحاب کے ہمراہ لوٹ جاویں اور سال آیندہ مع اصحاب کے
آویں اور مکہ میں تین دن رہیں نہ داخل ہوں ہم پر ہتھیار لیکر
مگر ہتھیار مسافر کے تلواریں میان میں۔ گواہی دی اسپر ابوبکر
بن ابی قحافہ اور عمر بن الخطاب اور عبدالرحمن بن عوف اور
سعد بن وقاص اور عثمان بن عفان اور ابوعبیدة بن الجراح
اور محمد بن مسلمہ اور حویطب بن عبدالعزی اور مکرز بن حفص
بن الاخیف نے اور لکھا حضرت علی نے شروع اس فرمان
کا پھر ابن سعد نے زائد کیا ہے خاتمہ فرمان میں جو نہیں
روایت کیا اِس کے سوا کسی نے پس کہا کہ خبر دی ہم کو سلیمان
بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے
ایوب سے روایت کرکے وہ روایت
کرتے ہیں عکرمہ سے کہا جبکہ لکھی رسول اللہ صلعم نے
وہ تحریر جو درمیان آپ کے اور درمیان اہل مکہ کے قرار
پائی تھی صلح حدیبیہ کے دن تو کہا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہا اہل مکہ نے کہ اللہ کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن رحمن اور
رحیم کو نہیں پہچانتے کہا راوی نے پس لکھا اونہوں نے
باسمک اللہم اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس
تحریر کے نیچے یہ کہ جس طرح ہمارے تمپر عہد میں اسیطرح
تمہارے ہمپر ۱۲

وبالابل الشبه لعظمها۔ **قوله العوذ المطافيل**۔ يريد النساء والصبيان اصله جمع عائذ وهى الناقة اذا حملت بعد ما وضعت ايا ما حتى يقوى ولدها وقيل امهات الاطفال يريد ان هذه القبائل قد احشرت وساقت اموالها معها والمطافيل والمطافل۔ جمع المطفل الناقة القريبة العهد بالنتاج مع طفلها يقال اطفلت فهى مطفلة ومطفل والمراد ان جاؤا باجمعهم كبارهم وصغارهم۔ **قوله او تنفرد هذه السالفة**۔ قال فى مجمع البحار جاء فى رواية۔ لا قاتلنهم حتى تنفرد سالفتى اى اموت والسالفة صفحة العنق كنى بانفرادها عن الموت لانها لا تنفرد عما يليها الا بالموت وقيل اراد حتى يفرق بين راسى وجسدى۔ **قوله قترة الجيش**۔ قترة محركة غبرة الجيش۔ **قوله خلأت** اى حزنت وتصعبت الخلا للنوق كالالحاح للجمال والحران للدابة۔ **قوله كنانة** هى قربة يكون فيها النشاب۔ **قوله قليب**۔ بئر قلب ترابها قبل الطى۔ **قوله فغرزه**۔ الغرز هو النخس كذا فى القاموس۔ **قوله وكانت خزاعة فى عيبة رسول الله**۔ العيبة وعاء يجعل فيه افضل الثياب اى سر مكتوم بينهم۔ **قوله آسيتكم**۔ يقال اسى الجرح اذا داواه

اونٹ کے ساتھہ زائد مناسب ہے بوجہ اوس کے بڑے ہونے کے۔ **قوله العوذ المطافيل**۔ مراد اس سے عورتیں اور بچے اصل میں وہ جمع ہے عائذ کی وہ ناقہ جو حاملہ ہو بعد بچہ جننے کے اتنے دن بعد کہ قوی ہوجاوے اوسکا بچہ۔ اور بعض نے اس کے معنی کہے ہیں کہ بچہ والیاں مراد یہ ہے کہ قبائل اٹھ آئے ہیں اور لے آئے ہیں اپنے ہمراہ اپنا مال واسباب اور مطافیل اور مطافل جمع ہے مطفل کی وہ اونٹنی جو قریب جنی ہو مع اپنے بچہ کے بولا جاتا ہے اطفلت فہی مطفلۃ ومطفل۔ اور مراد اس سے یہ ہے کہ آگئے ہیں سب کے سب بڑے اور چھوٹے **قوله او تنفرد هذه السالفة**۔ کہا مجمع البحار میں اور آیا ہے ایک روایت میں کہ لاقاتلنہم حتی تنفرد سالفتی۔ یعنی لڑونگا اونسے یہانتک کہ مر جاؤں میں اور سالفہ کے معنی گردن کے ہیں۔ کنایہ کیا گیا اوس کے انفراد سے موت کا اسوجہ سے کہ وہ نہیں علحدہ ہوتی جسم سے مگر موت کے ساتھ اور کہا گیا ہے کہ مراد یہ ہے کہ یہانتک کہ جدائی کیجاوے میرے سر اور میرے جسم میں **قوله قترة الجيش**۔ قترة۔ محرکۃ۔ لشکر کا غبار **قوله خلأت**۔ یعنی تہک گئی۔ خلا۔ اونٹنیوں کے لیے آتا ہے جیسے الحاح اونٹ کے لیے اور حران دابہ کے لیے **قوله كنانة**۔ ترکش جسمیں تیر رکہے جاتے ہیں۔ **قوله قليب**۔ وہ کنواں جسکی مٹی لوٹ دیجاوے کہدنے سے اول۔ **قوله فغرزه**۔ غرز کے معنے گاڑنے کے ہیں اسیطرح ہے قاموس میں **قوله وكانت خزاعة فى عيبة رسول الله**۔ وہ صندوق جسمیں افضل وبہتر کپڑے رکہے جاویں یعنی بہید پوشیدہ آپس کا **قوله آسيتكم** بولا جاتا ہے آسی الجرح۔ جبکہ دوا کرے تو اوسکی یعنی خیر خواہی کی میں نے تمہارے کام میں اپنی جان سے۔

ای اصلحت امر کو بنفسہ - **قولہ**
امصص بظر اللات - البظر بفتح
موحدۃ الھنۃ اللتی تقطعہا الخافضۃ من
فرج المرأۃ عند الختان - **قولہ الزم**
غرزہ - ای امسکہ واتبع قولہ و
فعلہ کمن یمسک برکاب راکب ویسیر
بسیرہ وجواب الصدیق وفق الرسول
صلی اللہ علیہ وسلم من دلائل فضلہ و
رسوخہ وشدۃ اطلاعہ علی معانی
امور الدین - **قولہ بیننا وبینہم**
عیبۃ مکفوفۃ - ای بینہم صدر
نقی من الغل والخداع مطوی علی الوفاء
بالصلح والمکفوفۃ المشرجۃ المشدودۃ
وقیل ان بینہم موادعۃ ومکافۃ عن الحرب
یجریان مجری المودۃ التی تکون بین
المتصافین الذین یثق بعضہم الی بعض
والمعنی انہ صالح اہل مکۃ علی وضع
الحرب عشر سنین و معنی عیبۃ مکفوفۃ
علی ان یکون ما سلف منا فی عیبۃ
مکفوفۃ ای مشدودۃ لا یظہر واحد
منا ولا یذکرہ - **قولہ ولا اسلال**
الاسلال ھو السرقۃ الخفیۃ یقال
سل البعیر وغیرہ فی جوف اللیل اذا
انتزعہ من بین الابل وھی السلۃ واسل
ای صار ذا سلۃ اذا اعان غیرہ علیہ
ویقال الاسلال الغارۃ الظاہرۃ وقیل
ہو من سل السیوف - **قولہ لا اغلال**

قولہ امصص بظر اللات - البظر بفتح باء موحدہ - وہ ٹکڑا
گوشت جسکو کاٹتی ہے ختنہ کرنے والی فرج عورت
سے ختنہ کے وقت **قولہ الزم غرزہ** یعنی مضبوط تھام
اوسکو اور تابعداری کر اوس کے قول کی اور اوس کے
فعل کی مثل اوس شخص کے جو پکڑتا ہے رکاب سوار
کی اور چلتا ہے اوس کے ساتھ اور جواب ابوبکر صدیق
کا موافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی فضیلت
اور رسوخ اور اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کو کس قدر
زائد معانی امور دین پر اطلاع تھی **قولہ بیننا وبینہم عیبۃ**
مکفوفۃ یعنی اونکا دل صاف ہے مکر وفریب سے
شامل ہے وفا اور صلح پر - اور مکفوفہ کے معنی ہیں کہ
بندھا ہوا ہے اور کہا گیا ہے کہ اون کی آپس میں موادعت
ہے اور رکنا ہے لڑائی سے جو قائم مقام ہے مودت
کے جو ہوتی ہے درمیان اون دو صاف دلوں کے
جو عہد کرتے ہیں بعض بعض سے اور معنی یہ ہیں کہ انہوں
نے مصالحت کی اہل مکہ سے لڑائی بند کرنے پر دس
برس اور معنی عیبۃ مکفوفۃ کے یہ ہیں کہ جو کچھ کہ ہوا ہم سے
اول وہ بیچ گٹھری بندھی ہوئی کے ہے نہیں ظاہر کرے
اوسکو کوئی ہم سے اور نہ ذکر کرے اوسکا **قولہ ولا اسلال**
اسلال - پوشیدہ چوری بولا جاتا ہے سل البعیر فی
جوف اللیل - جبکہ لیجاوے اونٹ کو اونٹوں کے درمیان
سے اور بولا جاتا وہی السلۃ واسل - یعنی ہوگیا صاحب
سلہ جبکہ اعانت کرے اوسکا غیر اوس پر - اور کہا
گیا ہے کہ اسلال کے معنی ہیں - لوٹنا ظاہر - اور
بعض نے کہا ہے کہ وہ مشتق ہے سل السیوف سے
قولہ لا اغلال - خیانت - اور بعض نے کہا ہے کہ
پہننا زرہوں کا پس سننے یہ ہونگے نہ لڑے بعض

الخيانة وقيل الاغلال لبس الدروع فالمعنى لا يحارب بعضنا بعضا۔ قوله مجتازا۔ من الجواز وهو القطع والسير

ہمارا بعض سے۔
قولہ مجتازا۔ مشتق ہے جواز سے جس کے معنے قطع اور سیر کے ہیں۔

المسائل المستنبطة من تحرير هذا الصلح

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس تحریر صلح سے

قوله وكان الناس سبعمائة فكانت كل بدنة عن عشرة۔ هذا يدل على انه يجوز الاشتراك في الهدى وعلى ان الابل تجزئ عن عشرة وقد اختلفوا العلماء ههنا من وجهين الاول ما روى عن مالك انه لا يجوز الاشتراك في الهدى مطلقا سواء كان هدى التطوع او الواجب وقال داؤد وبعض المالكية يجوز في هدى التطوع دون الواجب وقال ابو حنيفة يجوز مطلقا وروى في رواية عن الهادوية بشرطان يكونوا مفترضين والثاني انها تجزئ عن عشرة قال به اسحق بن راهويه وابن خزيمة وحديث الكتاب يدل عليه ويؤيده ما روى عن ابن عباس رض قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر الاضحى فذبحنا البقرة عن سبعة والبعير عن عشرة اخرجه الجماعة الا ابو داؤد واخرجه احمد وابن حبان وصححه وقالت الشافعية والحنفية والجمهور انها تجزئ من سبعة كالبقرة ودليلهم ما روى مسلم

قولہ وکان الناس سبعمائۃ فکانت کل بدنۃ عن عشرۃ۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ ہدی میں شرکت جائز ہے اور اس بات پر کہ ایک اونٹ کافی ہو سکتا ہے دس آدمیوں کی جانب سے۔ اس مقام پر دو طرح پر علمائے اختلاف کیا ہے اول تو یہ کہ روایت ہے امام مالک سے کہ نہیں جائز ہے شرکت کرنا ہدی میں بالکل خواہ ہدی نفل ہو یا واجب اور کہا داؤد اور بعض مالکیہ نے کہ جائز ہے نفلی ہدی میں نہ واجب میں اور کہا امام ابو حنیفہ نے کہ جائز ہے مطلقا اور ایک روایت ہے ہادویہ سے کہ جائز ہے اس شرط پر کہ وہ فرض ادا کرنیوالے ہوں (یعنی ہدی واجب میں) اور دوسرے یہ کہ کافی ہوتا ہے ایک اونٹ دس آدمیوں میں۔ یہ قول ہے اسحق بن راہویہ اور ابن خزیمہ کا اور حدیث اس فرمان کی دلالت کرتی ہے اسپر اور تائید ہوتی ہے اسکی اس حدیث سے جو مروی ہے ابن عباس رض سے کہا کہ تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں پس آگئی عید ضحیٰ تو ذبح کی ہم نے بیل گائے سات آدمیوں کے عوض اور اونٹ دس کے عوض تخریج کی ہے اسکی سب اصحاب صحاح نے مگر ابو داؤد اور تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اور ابن حبان نے اور تصحیح کی ہے۔ اور کہا شافعیہ اور حنفیہ اور جمہور نے کہ کافی ہوتا ہے اونٹ سات کے عوض مثل گائے بیل کے اور انکی

واصحاب السنن عن جابر رض قال نحرنا مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحديبية
البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة
قلت قال ابن التيمية في المنتقى انه
متفق عليه وهذا وهم منه فانه لم يخرجه
البخاري في صحيحه - قال الزيلعي وفي لفظ
مسلم عن زهير بن ابي الزبير عن جابر
قال خرجنا مع رسول الله مهلين بالحج
فامرنا ان نشترك في الابل والبقر كل
سبعة منا في بدنة اخرجه مسلم والنسائي
في الحج والباقون في الضحايا واخرج ابوداود
في الاضحية والنسائي في الحج عن قيس عن
عطاء عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال البقر عن سبعة والجزور عن سبعة
واخرج الدارقطني في سننه عن مجالد عن
الشعبي عن جابر مرفوعا نحوه سواء -
واخرج الطبراني في معجمه عن حفص بن
جميع عن مغيرة عن ابراهيم عن علقمة
عن ابن مسعود نحوه مرفوعا سواء و
يشكل عن هذا القول في منعهم البدنة
عن عشرة ما اخرجه الترمذي والنسائي
واحمد في مسنده وابن حبان في صحيحه عن
علباء بن احمد عن عكرمة عن ابن عباس
قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر
فحضر الاضحى فاشتركنا في البقرة سبعة و
في الجزور عشرة وقال الترمذي هذا
حديث حسن غريب قال البيهقي في المعرفة

دلیل وہ ہے جس کو روایت کیا ہے مسلم اور اصحاب سنن
نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ذبح کیے ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں ایک اونٹ سات
کے عوض اور ایک بیل سات کے عوض **کہتا ہوں** میں کہ کہا ابن
تیمیہ نے منتقی میں کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ اونکو وہم ہوا ہے
اس وجہ سے کہ بخاری نے اپنی کتاب میں اسکی تخریج نہیں کی
کہا زیلعی نے اور مسلم کے لفظ بروایت زہیر بن ابی الزبیر یہ ہیں
کہ وہ روایت کرتے ہیں جابر رض سے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ کے
ساتھ حج کے لیے پس حکم دیا ہم کو کہ شریک ہو جاویں ہم
اونٹ میں بقر میں ہر سات ہم میں سے ایک اونٹ میں تخریج
کی ہے اسکی مسلم اور نسائی نے حج میں اور باقیوں نے ذکر قربانی میں
اور تخریج کی ہے ابو داؤد نے اضحیہ میں اور نسائی نے حج میں
قیس سے وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے اور وہ جابر سے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بقر سات کے عوض اور اونٹ
سات کے عوض۔ اور تخریج کی ہے دارقطنی نے اپنی سنن
میں مجالد سے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ جابر رض سے مرفوع
بالکل مثل اس کے اور تخریج کی ہے طبرانی نے اپنے
معجم میں حفص بن جمیع سے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ سے
اور وہ ابراہیم سے اور وہ علقمہ سے اور وہ ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے مرفوع مثل اس کے اور **اعتراض** ہوتا ہے اس
قول پر بوجہ منع کرنے اس قول والوں کے ایک اونٹ کو دس
کے عوض سے اوس حدیث سے جسکی تخریج کی ہے ترمذی اور نسائی
نے اور امام احمد نے اپنی مسند میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح
میں علیاء بن احمد سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ
سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کہ تھے ہم رسول اللہ کے
ہمراہ سفر میں پس آگئی قربانی (عید ضحی) پس شریک ہوگئے ہم
گائے بیل میں سات اور اونٹ میں دس۔ اور کہا ترمذی نے کہ

وحديث زهير عن ابي الزبير في اشتراكهم
وهم مع النبي صلى الله عليه وسلم في الجزور
عن سبعة اصح اخرجه مسلم ثم روى من
طريق ابن اسحق عن الزهري عن عروة عن
مروان بن الحكم ومسور بن مخرمة ان
رسول الله خرج يريد زيارة البيت و
ساق معه الهدي سبعين بدنة عن
سبعمائة رجل كل بدنة عن عشرة
قال البيهقي وقد رواه معمر و سفيان بن
عيينة عن الزهري بهذا الاسناد ان
النبي صلى الله عليه وسلم خرج عام الحديبية
في بضع عشرة مائة وعلى ذلك يدل رواية
جابر وسلمة بن الاكوع ومعقل بن يسار
وبراء بن عازب رضي الله تعالى عنهم و
كلهم شهدوا الحديبية وكلهم نحروا البعير
عن بعضهم ونحروا البقر عن باقين عن
كل سبعة بقرة - وقال الواقدي في
المغازي رواية من رأى البدنة عن
سبعة اثبت من الذين رووا عن عشرة
فان الهدي كان يومئذ سبعين بدنة
والقوم كانوا ست عشرة مائة واخرج الحاكم
في المستدرك عن محمد بن بشار قال حدثنا
عبد الرحمن عن سفيان عن ابي الزبير عن
جابر قال نحرنا يوم الحديبية سبعين بدنة
البدنة عن عشرة وقال النبي صلعم يشترك
النفر في الهدي وقال صحيح على شرط مسلم
ثم اخرجه عن الحسين بن ذافر عن عكرمة عن

یہ حدیث حسن ہے اور غریب. کہا بیہقی نے کتاب المعرفۃ میں
اور حدیث زہیر کی جو روایت ہے ابی الزبیر سے انکی شرکت
بابتہ جبکہ وہ رسول اللہ کے ہمراہ تھے اونٹ میں سات اصح ہے
تخریج کی ہے اسکی مسلم نے پھر روایت کی ہے ابن اسحق کے طریق
سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے اور وہ عروہ سے عروہ
روایت کرتے ہیں مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے کہ رسول اللہ
نے سفر کیا ارادہ کرتے تھے آپ زیارت خانہ کعبہ کا اور لیگئے
اپنے ہمراہ ہدی کے ستر اونٹ سات سو آدمیوں کے عوض ہر
اونٹ دس آدمیوں کے عوض. کہا بیہقی نے اور روایت کیا
ہے اسکو معمر اور سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے
ساتھ کہ رسول اللہ نے سفر کیا سال حدیبیہ میں ایک ہزار آدمیوں
کے ہمراہ اور اسی پر دلالت کرتی ہے روایت جابر اور سلمہ بن اکوع
اور معقل بن یسار اور براء بن عازب رضی اللہ عنہم کی وہ سب جو د
تھے حدیبیہ میں اور سب نے ذبح کیے اونٹ بعوض بعض کے
اور ذبح کیے باقیوں کے عوض گائے بیل ہر سات کے
عوض ایک بیل. اور کہا واقدی نے مغازی میں روایت اس
شخص کی جسکا خیال ہے کہ ایک اونٹ کافی ہے سات کے
عوض یہ اثبت ہے ان لوگوں کی روایت سے جنہوں نے دس کی
روایت کی ہے اسواسطے کہ ہدی کے اونٹوں کے ستر اونٹ
تھے اور ہمراہی تھے سولہ سو اور تخریج کی ہے حاکم نے مستدرک
میں محمد بن بشار سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن
نے سفیان سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں
ابی زبیر سے وہ جابر سے کہ ذبح کیے ہم نے حدیبیہ میں
ستر اونٹ ہر اونٹ دس کے عوض اور فرمایا رسول اللہ نے
چاہیے کہ شریک ہو جاویں آدمی ہدی میں. اور کہا کہ یہ حدیث
صحیح ہے شرط مسلم پر. پھر تخریج کی ہے اسکی بروایت حسین
بن ذافر وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ سے وہ ابن عباس سے

ابن عباس رض قال کنا مع رسول الله فی سفر
فحضرنا النحر فاشترکنا فی البقرة عن سبعة و
فی الجزور عن عشرة انتہی ما قاله الزیلعی
ومن العلماء من فصل فی المسئلة وقال ان
الاضحیة تجزئ البعیر فیہا عن عشرة واما
الهدی فتجزئ فیہا عن سبعة کالبقرة وحملوا
احادیث العشرة فی الجزور علی الاضحیة
وهذا القول قد اختاره الشوکانی فی النیل

اقول ویرده حدیث الکتاب وما رویناه
من حدیث جابر نحرنا یوم الحدیبیة الخ
فهذا صریح فی انه کان هدیا ولم تکن اضحیة
واما روایة العشرة فقد سبق ان روایة
السبعة اصح منه فالحق فی هذه المسئلة هو مذهب
الجمهور۔ **قوله قد رأیت ما لا یحل
سدّه** - یدل علی ان تعظیم شعائر الله
کان معروفا فی الجاهلیة وفیه اشعار بان
ابدال الهدی منهی عنه فان فی الابدال
سدّه ایضا وقد روی عن ابن عمر قال اهدی
عمر نجیبا فاعطی بها ثلثمائة دینار فاتی النبی صلعم
قال یا رسول الله انی اهدیت نجیبا
فاعطیت بها ثلثمائة دینار فابیعها
واشتری بثمنها بدنا قال لا انحرها ایاها
رواه احمد وابو داود وابن حبان وابن خزیمة
فی صحیحهما والبخاری فی تاریخه۔

قول عثمان رض ما کنت لافعل هذا
یدل علی عدم وجوب طواف القدوم واختلف
العلماء فی وجوبه فذهب مالك وابو ثور و

سے کہا کہ تھے ہم رسول اللہ کے ہمراہ سفر میں پس آگیا یوم
قربانی پس شریک ہو گئے ہم گائے بیل میں سات اونٹ میں
دس ختم ہوا کلام زیلعی کا۔ اور بعض علماء نے تفصیل کی اس
مسئلہ میں اور کہا ہے قربانی میں تو ایک اونٹ کافی ہوتا ہے
دس کے عوض لیکن ہدی میں کافی ہوتا ہے اوسمیں سات کے
عوض مثل گائے بیل کے اور حمل کیا ہے اونٹ کے دس والی
حدیثوں کو قربانی پر اور اسی قول کو اختیار کیا ہے شوکانی
نے نیل میں

کہتا ہوں میں کہ رد کرتی ہے اس قول کو حدیث اس باب کی
اور وہ حدیث جو روایت کی ہم نے جابرؓ کی کہ ذبح کیے ہم نے
یوم حدیبیہ میں الخ پس یہ صریح ہے اس بات میں کہ وہ تھی ہدی نہ قربانی
لیکن دس والی روایت پس گذر چکا ہے کہ سات والی روایت
اصح ہے اس سے۔ پس حق اس مسئلہ میں مذہب جمہور کا ہی
قولہ قد رأیت ما لا یحل سدہ۔ دلالت کرتا ہے یہ قول اسبات پر
کہ تعظیم شعائر اللہ کی جاری تھی جاہلیت میں بھی اور اسمیں اشارہ
ہے اس امر پر کہ بدلنا ہدی کا ممنوع ہے اسوجہ سے کہ بدلنے
میں بھی سد ہے۔ اور روایت کیگئی ہے ابن عمرؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے
ہدی کے لیے ایک عمدہ اونٹ لیا جسکے اونکو تین سو دینار ملتے
تھے پس آئے آپ رسول اللہ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میں نے
ہدی کیلیے ایک اونٹ خریدا ہے جسکے تین سو دینار ملتے ہیں
کیا اوسکو بیچ دوں اور اوسکی قیمت میں ایک اونٹ خرید لوں
فرمایا نہیں اوسی کو ذبح کر۔ روایت کیا ہے اسکو احمد نے اور
ابو داؤد نے اور ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اپنی اپنی
صحیح میں اور بخاری نے اپنی تاریخ میں۔

قول عثمان ما کنت لافعل۔ یہ قول دلالت کرتا ہے عدم وجوب
طواف قدوم پر اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس کے وجوب
میں پس مذہب امام مالک اور ابو ثور اور بعض شافعیہ کا یہ ہے

بعض اصحاب الشافعی الی انه فرض لقوله تعالی فَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ و قال ابوحنیفة هو سنته و قال الشافعی هو کتحیة المسجد - **قوله صلعم اکتب باسمك اللهم** - فیه دلیل علی انه یجوز للمسلم ان یخالف الامر المشروع ان لم یکن فی الخلاف حرج شرعی و لم یکن هذا من اهم الشرائع وایضا یکون الامر المختار متضمنا لمعنی المشروع ویؤیده ما روی عن عائشة رض قالت سألت النبی صلعم من الجدار امن البیت هو قال نعم قلت فما بالهم لم یدخلوه فی البیت قال ان قومك قصرت بهم النفقة قلت فما شان بابه مرتفعا قال فعل ذلك قومك لیدخلوا من شاؤا ویمنعوا من شاؤا ولولا ان قومك حدیث عهدهم بالجاهلیة فاخاف ان تنکر قلوبهم ان ادخل الجدار فی البیت وان الصق بابه بالارض وفی روایة لولا حداثة قومك بالکفر لنقضت البیت ثم بنیته علی اساس ابراهیم - فان رسول الله صلعم ارتکب الیسر الامرین دفعا لاکبرهما فان قصور البیت الیسر من افتتان بین المؤمنین +

کہ وہ فرض ہے بوجہ قول اللہ عزوجل فلیطوفوا کے یعنی طواف کرو بیت عتیق کا اور کہا ابوحنیفہ نے کہ وہ سنت ہے اور کہا شافعیؒ نے کہ وہ مثل تحیۃ المسجد کے ہے مستحب نفل **قولہ صلعم اکتب باسمک اللہم** - اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ جائز ہے مسلمان کو کہ مخالفت کرے امر مشروع کی جبکہ اس خلاف کرنے میں کوئی شرعی حرج نہوا اور یہ امر بھی امور شرائع میں سے کوئی مہتم بالشان نہو اور نیز جو امر کہ اس کے عوض اختیار کیا جائے وہ بھی متضمن ہو مشروع پر اور تائید اسکی وہ حدیث ہے جو روایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ پوچھا مینے رسول اللہ سے کہ دیوار حطیم کیا بیت میں ہے آپنے فرمایا ہاں کہا مینے کہ پھر اونکو کیا ہوگیا ہے جو وہ اوسکو بیت میں داخل نہیں کرتے کہا کہ تیری قوم مالدار نہیں ہے کہا مینے کہ کیا حال ہے اسکے بلند دروازہ کا فرمایا کہ کیا ہے یہ تیری قوم نے تاکہ جسکو چاہیں داخل کریں اور جسکو چاہیں روکدیں اور کاش کہ تیری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہیں ہوتا پس ڈرتا ہوں میں کہ پھر جا ئینگے اونکے دل اگر داخل کرونگا میں دیوار حطیم کو بیت میں اور اگر ملادونگا میں اوسکے دروازہ کو زمین سے - اور ایک روایت میں ہے اگر تیری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہیں ہوتا تو توڑ ڈالتا میں بیت پھر بناتا اوسکو بنیاد ابراہیم علیہ السلام پر پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو امر و نمیں سے امر سہل کے مرتکب ہوئے کہ ایک بڑا امر واقع نہو جائے اسوجہ سے کہ کمی بیت میں آسان ہے مسلمانوں میں فتنہ پڑجانیسے

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لصیفی بن عامر سید بنی ثعلبة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صیفی بن عامر کو جو سردار تھے بنی ثعلبہ کے

قال الحافظ ذکرہ ابو عمر مختصرا واخرجہ ابن السکن من طریق عبید الله بن میمون بن

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ابو عمر نے مختصر اور تخریج کی ابن سکن نے عبید اللہ بن میمون بن عمر بن حبان العبدی کے

عمر بن حبان العبدی قال حضرت عمرو
محمد او الصلت بن کریب العبدیین قال
فجاؤا بکتاب ووضعوہ علی ید ثمامة بن
خلیفة وکانوا اشتاقوا فیہ فقالوا ان جدنا
دفع الینا ھذا الکتاب واخبرنا ان صیفی بن
عامر دفعہ الیہ وذکر ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کتبہ لہ فاذا فیہ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا الکتاب من
محمد رسول اللہ لصیفی بن عامر علی بنی ثعلبة
بن عامر من اسلم منھم واقام الصلوة وآتی
الزکوة واعطی خمس المغنم وسہم النبی
والصیفی فھو امن بامان اللہ۔ ذکرہ
بھذا السند ابن الاثیر ایضا فی اسد الغابة

طریقہ سے کہا کہ گیا میں عمر اور محمد اور صلت بن کریب
کے پاس جو قبیلہ عبدی کے تھے کہا کہ لائے
وہ ایک خط اور دیدیا وہ ثمامہ بن خلیفہ کو اور وہ جھگڑا
کرتے تھے اوس کے بارہ میں پس کہا اونہوں نے
کہ یہ خط ہمارے دادا نے ہم کو دیا تھا اور خبر دی تھی کہ وہ اوسکو
صیفی بن عامر نے دیا ہے اور ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے لکھا تھا یہ فرمان صیفی کو۔ اوسمیں لکھا ہوا تھا کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے
صیفی بن عامر کو (سردار بنایا) اونکو اون لوگوں پر جو اسلام لائے
بنی ثعلبہ بن عامر میں سے اور نماز پڑھی اور زکوة دی اور دے
خمس مال غنیمت میں سے اور حصہ رسول اللہ کا اور حصہ
صیفی کا پس وہ اللہ کی امن میں ہے ذکر کیا ہے اسکو
اسی سند سے ابن اثیر نے بھی اسد الغابہ میں۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم للضحاک بن سفیان الکلابی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک بن سفیان کلابی کو

اخرج الامام احمد والترمذی بسندھما
عن سعید بن المسیب ان عمر قال الدیة
للعاقلة ولا ترث المرأة من دیة زوجھا
حتی اخبرہ الضحاک بن سفیان الکلابی
وکان استعملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم علی الاعراب ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کتب الیّ ان
اورث امرأة الضبابی من دیة زوجھا۔
فرجع عمر عن قولہ وقال الترمذی ھذا
حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا
عند اھل العلم۔

تخریج کی ہے امام احمد اور ترمذی نے اپنی اپنی سند سے
کہ روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر نے کہا کہ دیت
اونپر ہی تقسیم کیجائے جنکہ دیت دینا واجب ہوتی ہے اور نہیں
وارث ہوگی عورت اپنے خاوند کی دیت میں سے یہانتک
کہ خبر دی اونکو ضحاک بن سفیان الکلابی نے اور رسول اللہ
نے اونکو عامل بنایا تھا عربوں پر یہ کہ رسول اللہ نے
مجھے لکھا تھا کہ ورثہ دوں میں ضبابی کی بیوی کو اوس کے
خاوند کی دیت سے پس رجوع کیا حضرت عمر نے اپنے
قول سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے اور عمل ہے اسپر اہل علم کا۔

هذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لعامر بن اسود الطائی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عامر بن اسود طائی کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ هذا كتاب من محمد رسول الله لعامر بن الاسود المسلم ان له ولقومه من طی ما اسلموا علیه من بلادهم ومیاههم ما اقاموا الصلوٰة و آتوا الزکوٰة وفارقوا المشرکین وکتبه المغیرة ذکره الحافظ وابن الاثیر قالا رواه سعید القرشی من طریق عبد الملك بن ابی بکر ابن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیه عن جده عمرو وقال کتب النبی صلے اللہ علیہ وسلم لعامر بن اسود کتابا فذکر وقال ابن الاثیر اخرجه ابو موسی ✣

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا عامر بن اسود کو جو مسلمان ہے کہ واسطے اوسکے اور اوسکی قوم کے ہی ہیں وہ چیزیں جنپر وہ اسلام لائے (یعنی اسلام لانے وقت وہ اونکے مالک تھے) شہر اونکے اور پانی ان کے (مراد پانی سے چشمہ، نہریں، چاہات وغیرہ) جبتک کہ وہ نماز پڑہیں اور زکوۃ دیں اور علیحدہ رہیں مشرکین سے اور لکھا اسکو مغیرہ نے ذکر کیا اسکو حافظ اور ابن اثیر نے کہا اون دونو نے کہ روایت کیا اسکو سعید قرشی نے عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا عمرو سے کہا لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان پس ذکر کیا اسکو اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابو موسی نے

هذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم خطابا لعامة المؤمنین

یہ وہ فرمان ہے جسمیں مخاطب کیا ہے رسول اللہ نے عام مومنین کو

قال ابن الاثیر روی عثمان بن عبد الله ابن علاثة عن طارق بن احمر رأیت مع رسول الله کتابا فیه ۔

من محمد رسول الله صلے الله علیه وسلم لا تبیعوا الثمرة حتی ینیع ولا السهم حتے یخمس ولا تطوء الحبالی حتی یضعن ۔ قال کذا ذکره ابن قانع ۔

قوله ولا السهم ۔ هذا ما اشتمله حدیث حکیم بن حزام قال قلت یا رسول الله یاتینی الرجل فیسألنی عن البیع لیس

کہا ابن اثیر نے روایت کی ہے عثمان بن عبداللہ بن علاثہ نے طارق بن احمر سے کہا کہ دیکھی مینے رسول اللہ کے پاس ایک تحریر جسمیں لکھا ہوا تھا کہ

(فرمان ہے) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مت بیچو کھجوریں جب تک کہ پک نہ جائیں اور نہ حصہ جب تک کہ خمس نہ لیا جاوے اور مت جماع کرو عورتوں حاملہ سے جبتک کہ وہ وضع حمل نہ کرلیں کہا ابن اثیر نے کہ اسیطرح ذکر کیا ہے ابن قانع نے

قولہ ولا السہم ۔ یہ وہ حکم ہے کہ شامل ہے اسکو حدیث حکیم بن حزام کی کہتے ہیں کہ کہا مینے کہ اے رسول اللہ آتا ہے میرے پاس ایک شخص پس سوال کرتا ہے مجھسے اوس چیز کے

عندی ما ابیعه منه ثم ابتاعه من السوق
فقال لا تبع ما لیس عندک رواه اصحاب
الصحیح قال البغوی النهی فی هذا الحدیث
عن بیوع الاعیان التی لا یملکها وظاهر
النهی تحریم ما لم یکن فی ملک الانسان ولا
داخلا تحت مقدرته فکذلک بیع السهم
قبل التخمیس وروی ایضا عن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
لا یباع سهم حتی یعلم رواه الحاکم فی الکنی
قوله ولا تطؤا الحبالی - وهذا اما
اشتمله حدیث رویفع بن ثابت مرفوعا
من کان یومن بالله والیوم الآخر فلا یسقی
ماءه ولد غیره رواه الترمذی وروی
ایضا عن عرباض بن ساریة ان النبی صلی
الله علیه وسلم حرم وطی السبایا حتی یضعن
ما فی بطونهن رواه احمد والترمذی وزاد
فی روایة ابی سعید ولا غیر حامل حتی تحیض

فروخت کرنیکا جو تیرے پاس نہیں ہی پھر خرید لیتا ہوں میں اوسکو بازار
سے پس فرمایا آپنے مت بیچ تو اوس چیز کو جو تیرے پاس موجود نہیں
ہے روایت کیا ہے اسکو اصحاب صحیح نے کہا البغوی نے کہ نہی
ہے اس حدیث میں اون چیزوں کے بیع سے جنکا آدمی مالک نہیں ہے
اور ظاہر نہی سے حرمت ہی بیع اوس چیز کی جو نہو اوس شخص
کی ملک میں اور نہ اوسکی مقدرت میں ہو پس اسیطرح ہی فروخت کرنا
اپنے حصہ کا پہلے خمس لیے جانیکے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
بھی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچا جاوے
حصہ یہانتک کہ معلوم ہو جاوے (یعنی معین اور مشخص ہو جاوے)
روایت کیا ہے اسکو حاکم نے کتاب الکنی میں **قولہ ولا تطؤا الحبالی**
اس حکم کو شامل ہے حدیث رویفع بن ثابت کی جو مرفوع ہی کہ جو شخص
ایمان رکھتا ہو اللہ اور قیامت کے دن پر پس چاہیے کہ نہ پلائے اپنا پانی
(مراد منی) دوسرے کی اولاد کو روایت کیا اسکو ترمذی نے اور عرباض
بن ساریہ سے بھی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کر دیا تھا
قیدی عورتوں سے جماع کرنا یہانتک کہ فارغ ہو جاویں وہ اپنے
حمل سے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور ابی سعید کی روایت میں
یہ زیادتی ہی کہ اور نہ جماع کیا جائے غیر حامل سے یہانتک کہ وہ حائض ہو جائیں

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لعبد یغوث بن وعلة الحارثی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد یغوث بن وعلہ حارثی کو

ذکر فی مصباح المضی لم اره فی غیره انه
قال ابو سعد وکتب النبی صلی الله علیه
وسلم لعبد یغوث بن وعلة الحارثی -
ان له ما اسلم علیها من ارضها واشاءها
یعنی نخلها ما اقام الصلوة وآتی الزکوة و
اعطی خمس المغانم فی الغزو ولا عشر ولا حشر
ومن تبعه من قومه وکتبه الارقم بن ابی ارقم المخزومی

ذکر کیا ہی مصباح المضی میں اور نہیں دیکھا میں نے اوسکے سوا کسی اور کتاب میں
کہ کہا ابوسعد نے کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد یغوث بن وعلہ
حارثی کو کہ تحقیق واسطے اوسکے وہ چیز ہے جس چیز پر وہ اسلام لایا اوسکی
زمین اور اوسکی کھجوریں جبتک کہ وہ نماز پڑھے اور زکوۃ دے اور دے
لڑائی کے مال غنیمت میں سے خمس اور نہ عشر لیا جاویگا اور نہ لشکر بنانیکو
جمع کیا جاویگا اور یہی حکم ہے اون کے واسطے جو تابعداری کریں اوسکی
اوسکی قوم میں سے اور لکھا اسکو ارقم بن ابی ارقم مخزومی نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعبادة بن الاشيب العنزي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادہ بن اشیب عنزی کو

قال الحافظ اخرج ابن مندة من طريق
مطرف بن ابي الحسين بن المصادق بن
امية العنزي عن ابيه عن جده عن عبادة
ابن الاشيب قال خرجت الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فاسلمت فكتب لي كتابا نسخته
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد نبي الله لعبادة
ابن الاشيب العنزي اني امرتك على قومك
ممن جرى عليه عمالي وعمل بني ابيك فمن
قرئ عليه كتابي هذا فلم يطع فليس له من
الله معين -
قال واخرجه الاسماعيلي في معجم الصحابة
وقال ابن الاثير اخرجه ابن مندة وابو نعيم

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ نے مطرف بن
ابی حسین بن مصادق بن امیہ عنزی کے طریقہ سے مطرف
روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور انکے باپ روایت کرتے ہیں
اپنے دادا سے اور وہ عبادہ بن اشیب سے کہا کہ گیا میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس اسلام لے آیا تو لکھا آپ نے
ایک فرمان میرے لیے نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے
محمد رسول اللہ کی جانب سے عبادہ بن اشیب عنزی کے لیے
تحقیق مینے امیر بنایا تجھکو تیری اوس قوم پر جنپر میرے عامل بھیجے
گئے اور جنپر اس سے پہلے تیرے بھائیوں کے عامل بھیجے
جاتے تھے پس جس شخص کو سنایا جائے میری یہ کتاب اور وہ اطاعت نہ کرے تو نہیں ہے
اسکے لیے اللہ کی جانب سے کوئی مدد۔ کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اسکی اسماعیلی نے
معجم الصحابہ میں اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے

غرائب ما في هذا الكتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

العنزي - بسكون النون والزاء المعجمة
نسبته الى عنز بن وائل بن قاسط بن هنب
ابن اقصى - وعنز ابو بكر بن وائل - **قوله ممن
جرى** - بيان القوم يعني جعلتك اميرا
على قومك الذي ارسلت عليهم عمالي و
ارسل عليهم عمال بني ابيك من قبل - **قوله
ممن قرئ** - هذا يدل على ان كتاب
الامام مطاع وينبغي لحامل الكتاب ان
يقرأه على من كتب اليهم حتى يعلم المطيع من

العنزی بسکون نون اور زاء معجمہ نسبت ہے عنز بن وائل
بن قاسط بن ہنب بن اقصی کیطرف۔ اور عنز ابو بکر بن وائل
کی طرف۔ **قولہ من جری**۔ بیان ہے قوم کا یعنی کیا مینے تجھکو
امیر تیری قوم پر وہ قوم جنپر بھیجا مینے اپنے عاملوں کو اور بھیجے
جاتے تھے اونکی طرف تیرے باپ دادا کے عامل اس سے
پہلے **قولہ من قری**۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر
کہ امام کی تحریر لائق اطاعت ہے اور تحریر لیجانے والے
کو چاہیے کہ مکتوب الیہ کو سنائے تاکہ فرق معلوم ہو جائے
مطیع اور نافرمان کا۔

العاصی وان من ابی الکتاب قبل قرأۃ الکتاب علیہم فلا یعد من العصاۃ فانہ صلی اللہ علیہ وسلم رتب حکم عدم الاطاعۃ علی قرأۃ الکتاب

اور جو شخص کہ انکار کرے اوس تحریر کا سنائے جانے سے پہلے تو وہ نافرمانوں میں سے نہیں شمار کیا جائے گا اس وجہ سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم اطاعت کے حکم کو مرتب کیا ہے قرأۃ تحریر پر

کتابہ صلی اللہ علیہ وسلم لعبد اللہ بن عکیم

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عکیم کو

اخرج ابو داود والطیالسی فی مسندہ قال حدثنا یونس قال حدثنا ابو داود قال حدثنا شعبۃ عن الحکم عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن عبد اللہ بن عکیم قال قرئ علینا کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ارض جہینۃ ان لا تستمتعوا من المیتۃ بشیء اھاب ولا عصب اخرجہ ایضا الامام احمد فی مسندہ وذکرہ ابن الاثیر فقال قد روی عن عبد اللہ بن عکیم من غیر وجہ وفی بعضہا یقول جاءنا کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال واخرجہ الثلاثۃ اعنی ابن مندۃ وابو نعیم وابن عبد البر

تخریج کی ہے ابو داود نے اور طیالسی نے اپنی مسند میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے حکم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اور وہ عبد اللہ بن عکیم سے کہا کہ پڑھی گئی ہم پر تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارض جہینہ میں کہ مت نفع حاصل کرو مردار چمڑے اور تانت وغیرہ سے تخریج کی ہو اسکی امام احمد نے اپنی مسند میں اور ذکر کیا ہے اسکو ابن اثیر نے پس کہا کہ روایت کیگئی ہے عبد اللہ بن عکیم سے چند طریقوں سے اور بعض بعض طریقوں میں ہو کہ آئی ہمارے پاس تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اور تخریج کیا اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے۔

غرائب ما فی ھذا الکتاب والمسئلۃ المستنبطۃ منہا

شرح اُن لغات کی جو اس فرمان میں ہیں اور مسئلہ جو مستنبط ہوتا ہے اس فرمان سے

اھاب ھو الجلد وقیل قبل الدباغ عصب - بفتح العین المہملۃ ھو اطناب مفاصل الحیوان وھو شیء مدور - اعلم ان الاستمتاع من اھاب المیتۃ وعصبہا علی وجہین اما بالاکل او بغیرہ من الاستعمال فاما الاول فھو حرام لاخلاف فیہ عند الائمۃ وقد

اھاب - کھال بعض نے کہا رنگنے سے اول یعنی کچی عصب بفتح عین مہملہ حیوانات کے جوڑ بند - اور وہ گول ہوتے ہیں - (یعنی جنکو تانت کہتے ہیں) جان تو کہ نفع لینا مردار کی کھال و اوس کے پٹھوں سے دو طرح پر ہوتا ہے یا کھانے کا نفع یا اوس کے سوا اور قسم کا استعمال - اول تو حرام ہے جس میں ائمہ کا کچھ خلاف نہیں ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث میں آیا ہے

ورد في الصحيح من حديث ابن عباس
انما حرم من الميتة اكلها واما الثاني فاختلفت
الائمة على سبعة اقوال - الاول انه يطهر
بالدباغ جميع جلود الميتة مطلقا الا الكلب
والخنزير وهو مذهب الشافعي و مالك
والاوزاعي وابي حنيفة والظاهرية و
سائر الائمة وعلي بن ابي طالب وابن مسعود
واستدلوا بحديث ابن عباس رضي الله عنه
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ايما اهاب دبغ فقد طهر رواه احمد
ومسلم وابن ماجة والترمذي والثاني انه
لا يطهر شيء من الجلود بالدباغ وهو المروي
عن عمر بن الخطاب وابنه عبد الله وعائشة
وهو اشهر الروايتين عن احمد واحدى الروايتين
عن مالك واستدلوا بحديث الكتاب وحديث
عبد الله بن عكيم قال كتب الينا رسول الله
صلى الله عليه وسلم قبل وفاته بشهرين ان
لا تنتفعوا من الميتة اهاب ولا عصب رواه
اصحاب السنن والثالث انه يطهر بالدباغ
جلد ماكول اللحم وهو قول ابن المبارك
وابي ثور واسحق بن راهويه وقالوا ان
الدباغ يشبه بالزكوة فيما روي عن النبي
صلى الله عليه وسلم في جلود الميتة دباغها
زكوتها والزكوة تعمل في الماكول فكذا
الدباغ والرابع يطهر بالدباغ جميع جلود
الميتة الا الخنزير وهو قول من رأى ان
الكلب ليس بنجس العين فهم بعض اصحاب

کہ مردار کا کھانا حرام ہے لیکن نفع لینا بصورت ثانی اوسمیں
اختلاف کیا ہے ائمہ نے سات قولوں پر۔ اول یہ کہ
بالکل پاک ہوجاتی ہیں رنگنے سے تمام مرداروں کی کھالیں
مگر کتا اور سور۔ اور یہ مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک
اور اوزاعی اور امام ابی حنیفہ او ظاہریہ اور باقی ائمہ کا
اور صحابہ میں سے علی بن ابی طالب اور ابن مسعود رضی اللہ
عنہما کا اور دلیل لائے ہیں وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی
حدیث سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے جو کھال بھی رنگ لیجاوے تو وہ پاک
ہوجاتی ہے روایت کیا اسکو احمد اور مسلم اور ابن ماجہ
اور ترمذی نے۔ دوسرے یہ کہ کوئی کھال رنگنے سے
پاک نہیں ہوتی۔ اور یہی روایت ہے عمر بن خطاب اور
اون کے بیٹے عبد اللہ اور عائشہ سے اور یہی مشہور روایت
ہے امام احمد سے۔ اور ایک روایت ہے امام مالک سے
اور دلیل لائے ہیں اسی فرمان والی حدیث سے اور عبد اللہ
بن عکیم کی حدیث سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے مرنے سے دو مہینے پہلے نہ نفع لو تم مردار کی
کھال سے اور نہ اوس کے پٹھوں سے روایت کیا
اسکو اصحاب سنن نے اور تیسرا قول یہ کہ پاک ہوجاتی ہیں
رنگنے سے اون جانوروں کی کھال جنکا گوشت کھایا
جاتا ہے اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور ابو ثور اور اسحق
بن راہویہ کا اور کہا اونہوں نے کہ رنگنا مشابہ ہے زکوۃ
کے بوجہ اوس حدیث کے جو روایت کیگئی ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے مردار کی کھالوں کے بارہ میں کہ رنگنا اونکا
زکوۃ ہے اونکی اور زکوۃ دیجاتی ہے اون جانوروں کی
جنکا گوشت کھایا جاتا ہے پس اسیطرح رنگنا۔ اور چوتھا قول یہ ہے
کہ پاک ہوجاتی ہیں رنگنے سے تمام مرداروں کی کھالیں مگر سور کی

ابی حنیفة واحتجوا بما قدم فی الاول انما الخلاف فی الاستثناء بمسئلة الصید والخامس یطهر الجمیع الا انه یطهر ظاهره دون باطنه فلا ینتفع به فی المائعات وانما ینتفع فی الیابسات وهو قول عن مالك وهذا التفصیل بین المائع والیابس فالدلیل علیه یابس والسادس یطهر الجمیع حتی الکلب والخنزیر وهو مذهب داود وعن ابی یوسف مروی ایضا واستدلوا بعموم قوله صلی الله علیه وسلم ایما اهاب دبغ فقد طهر والسابع انه یجوز الانتفاع بجلود المیتة وان لم تدبغ والیه ذهب الزهری وبعض اصحاب الشافعیة واستدلوا بحدیث الشاة باعتبار روایة التی لم یذکر فیها الدباغ۔

اور یہ قول ہے اوس شخص کا جسکے نزدیک کتا نجس عین نہیں ہے اور وہ بعض اصحاب ابی حنیفہ ہیں اور حجت لاتے ہیں وہی حدیث سے جو گذر گئی قول اول میں اور خلاف اول مذہب کا مسئلہ صید سے کیا ہے۔ اور پانچواں قول یہ ہے کہ پاک ہو جاتی ہیں سب کھالیں مگر پاک ہوتی ہے ظاہر جلد نہ باطن پس نہ نفع لیا جائے اوس سے تر چیزوں میں اور استعمال کیا جاوے خشک مواقع پر اور یہ ایک قول ہے امام مالک کا اور یہ تفصیل کہ تر و خشک میں فرق ہے دلیل اسکی خشک ہے یعنی کمزور ہے اور چھٹا قول یہ ہے کہ پاک ہو جاتی ہیں سب کھالیں یہانتک کہ کتا اور سور بھی اور یہ مذہب ہے داؤد کا اور مروی ہے ابو یوسف سے بھی اور دلیل لائے ہیں رسول اللہ کے قول کی عمومیت سے کہ جو کھال بھی رنگ لیجاوے وہ پاک ہو جاتی ہے۔ اور ساتواں قول یہ ہے کہ جائز ہے نفع لینا تمام مردار کی کھالوں سے اگرچہ وہ رنگی نجاویں اور یہی مذہب ہے زہری کا اور بعض اصحاب امام شافعی کا اور استدلال لائے ہیں بکری کے اوس حدیث سے جسمیں دباغ کا ذکر نہیں کیا گیا

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لعمه عباس بن عبد المطلب

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس بن عبد المطلب کو

قال فی سیرة المحمدیة اخرج ابن ابی شیبة قال فیه وکان العباس اسلم قدیما ولکنه کان یکتم الاسلام وقیل انه اسلم یوم بدر وقیل اسلم یوم فتح خیبر وقیل کان یکتم ایمانه حتی اظهره یوم الفتح وکان یحب القدوم علیه صلی الله علیه وسلم فکتب علیه الصلوة والسلام الیه۔

ان مقامك بمکة خیر لك۔

واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة عباس بغیر هذا اللفظ فقال اخبرنا

کہا سیرۃ محمدیہ میں کہ تخریج کی ہے ابن ابی شیبہ نے کہا اوسمیں اور عباس رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے تھے بہت اول لیکن پوشیدہ رکھتے تھے اپنے اسلام کو اور بعض نے کہا کہ اسلام لائے تھے بدر کے دن اور بعض نے کہا فتح خیبر کے دن اور کہا گیا ہے کہ چھپاتے تھے اپنے ایمان کو یہانتک کہ ظاہر کیا اوسکو فتح مکہ کے دن اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا چاہتے تھے پس لکھا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تحقیق مکہ میں تمہارا رہنا بہتر ہے تمہارے لیے

اور تخریج کی ہے محمد بن سعد نے اسکی طبقات میں حضرت عباس کے ترجمہ میں ان الفاظ سے علیحدہ دوسرے لفظوں میں اور کہا

محمد بن عمر قال حدثنی ابن ابی سبرة عن
حسین بن عبد الله عن عکرمة عن ابن
عباس رض قال اسلم العباس بمکة قبل
بدر واسلمت ام الفضل معه حینئذ و
کان مقامه بمکة انه کان لا یغبی علی رسول
الله صلعم بمکة خبر یکون الا کتب به الیه
وکان من هناک من المؤمنین یتقوون به
ویصیرون الیه وکان لهم عونا علی اسلامهم
ولقد کان یطلب ان یقدم علیه صلعم فکتب
الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان مقامک مجاهد حسن ـ فاقام بامر رسول
الله صلعم ـ اعلم ان الهجرة من مکة
کانت مفروضة الی فتحها فحینئذ مقام عباس
رضی الله عنه بها واجازة النبی صلی الله علیه
وسلم له یشکل بقوله سبحانه تعالی ـ اِنَّ الَّذِیْنَ
تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا
فِیْمَ کُنْتُمْ قَالُوْا کُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ
قَالُوْٓا اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا
فِیْهَا فَاُولٰٓئِکَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا
قال فی الخازن ان الله لم یقبل الاسلام من احد
بعد هجرة النبی حتی یهاجر الیه ثم نسخ ذلک بعد
فتح مکة بقوله صلی الله علیه وسلم لا هجرة بعد
الفتح اخرجاه فی الصحیحین اقول فالجمع
فی هذا المقام انه کان ممن استثناهم الله تعالی
عن هذا الحکم کولده وزوجته رضی الله
تعالی عنهم بقوله اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً وَّلَا

کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابن ابی سبرہ
نے بروایت حسین بن عبد اللہ عکرمہ سے روایت کرکے وہ
روایت کرتے ہیں ابن عباس رض سے کہا کہ اسلام لائے عباس
مکہ میں بدر سے پہلے اور اسلام لائیں ام الفضل اونکے ہی ساتھ
اوسی وقت اور وہ مکہ ہی میں رہتے تھے اور نہیں چھپاتے تھے
رسول اللہ سے کوئی بات جو مکہ میں ہوتی مگر کہ آپ کو لکھہ بھیجتے
تھے اور جو یہاں مسلمان تھے وہ قوت پاتے تھے آپ سے اور جاتے
تھے آپکی طرف اور وہ اونکے لیے اونکے اسلام پر مددگار تھے
اور وہ چاہتے تھے کہ رسول اللہ کے پاس آجاویں تو آپنے اونکو
فرمان لکھا کہ ان مقامک مجاہد حسن
بے شک تمہارا مکہ میں رہنا عمدہ مجاہدہ ہے پس رہے وہیں رسول اللہ
کے حکم سے ـ جان تو کہ ہجرت مکہ سے فرض تھی فتح مکہ تک
پس اس صورت میں رہنا حضرت عباس کا مکہ میں اور اجازت
دینا اسکی رسول اللہ کی جانب سے اعتراض ہوتا ہے اسپر
قول اللہ عز وجل ـ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمْ الآیہ سے یعنی وہ لوگ
کہ مارا اونکو فرشتوں نے ظلم کرنیوالے تھے وہ اپنی جانوں پر
کہا فرشتوں نے کہ کن میں تھے تم جواب دیا کہ ضعیف اور عاجز تھے
ہم زمین میں کہا فرشتوں نے کیا نہیں تھی زمین اللہ کی وسیع کہ ہجرت
کرتے تم اوسمیں پس یہ لوگ ہیں کہ ٹھکانہ انکا جہنم ہے اور وہ برا
ٹھکانہ ہے ـ کہا خازن میں کہ اللہ نے نہیں قبول کیا اسلام کسی کا
بعد ہجرت کے مگر جسنے کہ ہجرت کی رسول اللہ کیطرف پھر منسوخ ہوگیا
حکم فرضیت ہجرت کا بعد فتح مکہ کے رسول اللہ کے قول لا ہجرۃ
بعد الفتح سے جسکی تخریج کی ہے شیخین نے یعنی نہیں ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے
کہتا ہوں میں کہ وجہ توفیق اس مقام پر یہ ہے کہ حضرت عباس اون
لوگوں میں سے ہیں جنکو مستثنی کیا ہے اللہ نے مثل آپکے بیٹے
اور زوجہ رضی اللہ عنہم کے اپنے قول اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ سے
یعنی مگر وہ ناچار مرد اور عورتیں اور بچے جنکو قوت نہیں کسی حیلہ

يهتدون سبيلاً أو خصصه النبي صلى الله عليه وسلم عن هذا الحكم لمصلحة رآها في مقامه سكتة من مصالح الاسلام۔

کی اور نہ راہ چل سکتے ہیں۔ یا خاص کیا ہے اونکو رسول اللہ نے اس حکم کے ساتھ بوجہ کسی مصلحت کے جو آپنے سوچی ہو گی مصالح اسلام سے۔

هذا ايضا ماكتبه صلى الله عليه وسلم لعمه عباس بن المطلب رض

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس رض کو

ذكر صاحب سيرة المحمدية في المعجزات بلا سند وتخريج ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب للعباس - الحيرة من الكوفة والميدان من الشام والخط من هجر و مسيرة ثلثة ايام من ارض اليمن - فلما افتتح ذلك اتى به عمر رضي الله عنه۔

اتفق العلماء على اشتراط القبض في صحة الهبة ويدل عليه ما رواه الامام مالك في الموطا عن عائشة ان ابابكر الصديق كان نحلها جاد عشرين وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال يابنية اني كنت نحلتك جاد عشرين وسقا ولو كنت جددته واحترثته كان لك وانما هو اليوم مال وارث فاقتسموه على كتاب الله فهذا صريح على ان الهبة انما تملك بالقبض لقوله لو كنت جددته واحترثته كان لك وذلك لان قبض الثمرة بالجداد **ولكن** هذا الكتاب وغيره مثل كتاب تميم الداري وغيره يفيد على خلاف ما اتفقوا عليه من اشتراط القبض في الهبة **اقول** والتوفيق ممكن بوجوه الاول ان يكون

ذکر کیا ہے صاحب سیرۃ محمدیہ نے معجزات کے ذکر میں بغیر سند اور تخریج کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا حضرت عباس کے لئے (جاگیر میں) حیرہ کوفہ سے اور میدان شام میں سے اور خط (نام مقام) ہجر میں سے اور تین منزل کے مقدار (زمین) ارض یمن سے۔ پس جبکہ فتح ہوئے یہ مقام تو لائے یہ تحریر حضرت عمر رض کے پاس۔

اتفاق کیا ہے علماء نے اس بات پر کہ ہبہ کے لئے قبضہ شرط ہے اور دلالت کرتی ہے اسپر وہ حدیث جسکو روایت کیا ہے امام مالک نے موطا میں عائشہ رض سے کہ ابوبکر صدیق نے دی تھی آپکو بیس وسق کٹی ہوئی اپنے مال غابہ میں جب آپکی وفات کا وقت آیا تو فرمایا کہ اے بیٹی مینے تجھکو بیس وسق دیئے تھے اور اگر تو کٹوا لیتی اور جمع کر لیتی تو وہ تیرے تھے لیکن اب وہ مال ہے وارث کا پس تقسیم کیا اوسکو موافق کتاب اللہ کے پس یہ صریح ہے اس بات میں کہ یہ ملک بنتا ہے قبضہ سے بوجہ قول ابوبکر رض لوکنت جددتہ یعنے اگر کٹوا لیتی تو اونکو اور جمع کر لیتی تو تیری ہو جاتی۔ اور یہ اسوجہ سے کہ قبضہ پھلوں پر کاٹنے سے ہوتا ہے **لیکن** یہ فرمان اور اس کے سوا جیسے کتاب تمیم الداری وغیرہ کی فائدہ دیتی ہے خلاف اس مسئلہ کا جسپر اونہوں نے اتفاق کیا ہے یعنی شرط لگانا قبضہ کی ہبہ میں **کہتا ہوں** کہ توفیق دفع اعتراض کی ممکن ہے چند طرح اول یہ کہ قصہ اس فرمان کا اول اسلام

قصة الكتاب فی اوائل الاسلام و قصة الاتفاق متاخر عنها فصار منسوخا والثانی ان یکون من خصائصہ صلے اللہ علیہ وسلم والثالث ان یکون من معجزاتہ صلے اللہ علیہ وسلم حیث تیقن بحصول القبض فالحکم علیہ ورتب حکم القبض علیہ۔

کا ہے اور قضیۂ اتفاق علماء کا موخر ہے اس سے پس ہوجاویگا یہ منسوخ دوسرے یہ کہ اس قسم کا ہبہ رسول اللہ کی خصائص میں سے ہو۔ تیسرے یہ کہ آپ کے معجزات میں سے تھا پس گویا یقین ہوگیا تھا آپ کو قبضہ حاصل ہوجانے کا پس جاری کیا آپ نے اسکو اور مرتب کیا اوسپر حکم قبضہ کا۔

هذا ما كتبه صلے الله علیه وسلم لعثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو

اخرجہ محمد بن سلیمان المرائی عن وحشی بن حرب عن ابیہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کتب الی عثمان وھو بمکۃ۔

ان الجند قد توجھوا قبل مکۃ وانی بعثت الیک دوسا (مولی رسول اللہ) وامرتہ ان یتقدم بین یدیک باللواء وبعثت الیک خالد بن الولید لتنسیں۔

ذکرہ الحافظ وابن الاثیر وقال رواہ صدقۃ ابن خالد عن وحشی بن حرب باسنادہ واخرجہ ابن مندۃ وابو نعیم۔

تخریج کی محمد بن سلیمان مرائی نے وحشی بن حرب سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا عثمانؓ کو اور عثمانؓ مکہ میں تھے کہ تحقیق لشکر متوجہ ہوا ہے مکہ کی طرف اور بھیجا ہوں میں تمہاری طرف دوس کو (غلام آنکو) وہ رسول اللہ اور حکم کیا ہے میں نے اوسکو کہ چلے وہ تمہارے آگے جھنڈا لیکر اور بھیجا میں نے تمہاری طرف خالد بن ولید کو تاکہ کوچ کرو تم۔ ذکر کیا ہے اسکو حافظ اور ابن اثیر نے اور کہا کہ روایت کیا ہے اسکو صدقہ بن خالد نے وحشی بن حرب سے اپنی سند سے اور تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے۔

هذا ما كتبه صلے الله علیه وسلم لعداء بن خالد

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عداء بن خالد کے لئے

اخرجہ الترمذی فی ابواب البیوع قال حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا عباد بن لیث صاحب الکرابیس قال حدثنا عبد المجید ابن وھب قال قال لی العداء بن خالد الا اقرأک کتابا کتبہ لی صلے اللہ علیہ وسلم

تخریج کی ہے ترمذی نے ابواب البیوع میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عباد بن لیث صاحب الکرابیس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد المجید بن وہب نے کہا کہ کہا مجھ سے عداء بن خالد نے کہ کیا نہیں سناؤں تمکو تحریر جو لکھی ہے میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ

قلت بلى فاخرج لی کتابا نسخته -
بسم الله الرحمن الرحيم - هذا ما اشترى
العداء بن خالد بن هوذة من محمد رسول
الله صلى الله عليه وسلم اشترى منه عبدا
اوامة (شك الراوی) - لا داء ولا غائلة
خبيثة - بيع المسلم للمسلم -
واخرجه ابن الاثير وابن عبد البر بسند
الترمذی وايضا ابن عبد البر بسند آخر
وذكره فی جامع الازهر فقال اخرجه البزار
وغيره عن خالد بن العداء فكلهم وافقوا
فی لفظهم وخالفوا الترمذی فقالوا لا داء
ولا غائلة ولا خبثة وبهذا اللفظ اخرجه
ابن سعد فی الطبقات فی العداء فقال
اخبرنا يحيى بن راشد قال حدثنی عباد بن
ليث اليشكری قال حدثنی عبد المجيد بن
وهب قال حدثنی العداء بن خالد بن هوذة
قال اخرج الی كتابا - فذكر الحديث -

علیہ وسلم نے میں نے کہا ہاں پس نکالی ایک تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوسکی کہ خرید اعداء بن خالد
بن ہوذہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے. خرید آپ سے
ایک غلام یا چھوکری (شک ہے راوی کا) نہ بیماری ہے
نہ کوئی عیب ہے خبیث. بیع مسلمان کی ہے مسلمان
کے لئے -
اور تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے اور ابن عبد البر نے
ترمذی کی سند سے اور ابن عبد البر نے تخریج کی دوسری سند
سے بھی اور ذکر کیا ہے اسکو جامع ازہر میں پس کہا کہ تخریج
کی ہے اسکی بزار نے خالد بن عداء سے پس سب نے آپس میں
لفظوں میں موافقت کی ہے اور مخالفت کی ہے الفاظ ترمذی
کی پس کہا کہ نہ کوئی بیماری نہ عیب ہے ظاہری اور نہ عیب ہے
باطنی - اور ان ہی الفاظ سے تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے
طبقات میں عداء کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو یحیی بن راشد
نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عباد بن لیث یشکری نے
کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبد المجید بن وہب نے کہا حدیث
بیان کی مجھسے عداء بن خالد بن ہوذہ نے کہا نکالی میرے لیے ایک تحریر پس

غرائب الالفاظ والمسئلة الماخوذة منه

شرح لغات اور مسئلہ جو مستنبط ہوتا ہے اس فرمانے

داء هو العيب الباطن فی السلعة الذی
لم يطلع عليه المشتری - **غائلة** هی ان
يكون مسروقا مثلا فاذا ظهر مالكه غال
مال مشتريه ای اتلفه وهی صفة او خصلة
مهلكة - **خبثة** - الخيانة ما فيه هلاك
المال كونه آبقا - **اعلم ان هذا يدل**
على وجوب تبيين العيب اوعدمه للمشتری

داء وہ عیب باطن مبیع میں جسپر خریدنے والا خبردار
نہ ہو سکے **غائلہ** وہ یہ کہ مثلا چور ہو جبکہ ظاہر ہو جاوے
اوسکا مالک تو تاوان پڑے گا مال مشتری پر - اور وہ ترکیب
میں صفت ہے یعنی خصلت مہلکہ -
خبثہ وہ خیانت جسمیں اندیشہ ہو ہلاک مال کا جیسے
ہونا غلام بھگوڑا - **جان** تو کہ یہ فرمان دلالت کرتا ہے
اس بات پر کہ مشتری پر اس بات کا ظاہر کر دینا واجب ہے کہ مبیع میں

وتحریم کتمانها عنه فان ظهر بعد ان المبیع کان معیبا عند البیع یرد البیع ویوید ه ما روی عن عائشة ان رجلا ابتاع غلاما فی عهد النبی صلے الله علیه وسلم ثم وجد به عیبا فرده بالعیب رواه احمد وابوداؤد و یدل ایضا علے جواز الکتاب فی البیع الحاضر وهو ما استثنی فی قوله عز وجل الا ان تکون تجارة حاضرة تدیرونها بینکم فلیس علیکم جناح ان لا تکتبوها ـ وهذا الجواز هو مفاد قوله تعالی وانما رخص الله تعالی فی الکتابة فی هذا النوع من التجارة لکثرة ما یجری بین الناس فلو کلفوا فیها الکتابة لشق ذلک علیهم ولانه اذا اخذ کل من المتبایعین حقه من صاحبه فی ذلک المجلس لم یکن هناک خوف التجاحد الذی شرع له الکتابة فلا حاجة الیه ـ

کوئی عیب ہے یا نہیں اور حرام ہے عیب کا چھپانا اوس سے پس اگر ظاہر ہوجائے بعد میں یہ بات کہ مبیع عیب دار تھی تو رد ہوجائیگی بیع ـ تائید کرتی ہے اسپر وہ حدیث جو مروی ہے عائشہؓ سے کہ ایک شخص نے خریدا ایک غلام رسول اللہ کے زمانہ میں پھر معلوم کیا اوسمیں عیب تو واپس کردیا اوسکو بوجہ عیب کے روایت کیا اسکو امام احمد اور ابو داؤد نے ـ اور یہی دلالت کرتا ہے یہ فرمان ـ جواز تحریر پر بیع حاضر میں جو مستثنی ہے قول اللہ عز وجل اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً میں یعنی نہ لکھو تم تحریر اگر کہ تجارت حاضرہ ہو جو دست بدست ہوتی ہے آپسمیں پس نہیں گناہ تمپر اس بات کا کہ نہ لکھو تم اوسکو اور یہ جواز معلوم ہوتا ہے قول اللہ عز وجل سے اور اس قسم کی تجارت میں اسوجہ سے رخصت دی ہے کہ یہ لوگوں کے درمیان بہت رائج ہے پس اگر اسمیں تحریر کے مکلف کیے جاتے تو یہ اونپر شاق ہوتا اور اسوجہ سے کہ جبکہ لیلیا ہر ایک خرید و فروخت کرنیوالے نے اپنا حق اپنے ساتھی سے اوسی مجلس میں تو اب انکار کا خوف نہیں ہا جسکی وجہ سے مشروع ہوئی ہے کتابت پس کوئی ضرورت نہیں رہی اوسکی ـ

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لعک ذو خیوان الهمدانی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عک ذو خیوان ہمدانی کیلیے

قال الحافظ وابن الاثیر روی الشعبی عن عامر بن الشهر قال اسلم عک ذو خیوان فقیل له انطلق الی رسول الله فخذ منه الامان علے من قبلک ومالک وکانت له قریة بها رقیق فقدم علے رسول الله صلے الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان مالک بن مرارة قدم یدعو الی الاسلام فاسلمنا ولی ارض بها رقیق فاکتب لی کتابا

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ روایت کی ہے شعبی نے عامر بن شہر سے کہا کہ اسلام لایا عک ذو خیوان پس کہا گیا اوسنے کہ جاؤ رسول اللہ کے پاس اور لو اونسے امان اون لوگوں کے لیے جو تمہارے ساتھ ہیں اور اپنے مال کے لیے اور تھا اونکا ایک گاؤں جسمیں ان کے غلام تھے پس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور کہا کہ اے رسول اللہ مالک بن مرارہ آئے بلاتے تھے طرف اسلام کے پس اسلام لے آئے ہم اور میری زمین ہے جسمیں غلام ہیں پس لکھدیجیے مجھے فرمان پس

فكتب صلى الله عليه وسلم له كتابا نسخته
بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول
الله لعك ذوخيوان ان كان صادقا في
ارضه وماله ورقيقه فله الامان وذمة محمد
صلى الله عليه وسلم وكتب مالك بن سعيد
قال ابن الاثير قال عبدان (الراوي) مالك
وهم والصواب خالد (اي في الكاتب) و
اخرجه ابوموسى وقال الحافظ رواه ابو
يعلى ايضا - واخرجه محمد بن سعد في الطبقات
في ترجمة عامر بن شهر هكذا سواء الا انه قال
وكتب خالد بن سعيد بدل مالك

قوله ان كان صادقا - ظاهره
يدل على ان عقد الامان تصح بالتعليق
يعني اذا كان معلقا بالشرط مع ان الاصل
في العقود عند جمهور الفقهاء انها لا تصح
ولا تتم الا بالتنجيز اعني ان لا تكون معلقا
بشرط ولكن هذا الامان لم يكن علقه
رسول الله صلى الله عليه وسلم بشرط
الصدق ولكنه بيان لامر واقعي وبيانه
ان قوله صلى الله عليه وسلم ان كان
صادقا يحتمل الامرين يعني ان يكون
مرجع الصدق الى اسلام حامل الكتاب
او الى كونه صادقا في تملكه الارض والمال
والرقيق وهو الظاهر وعلى كلا التقديرين
فالشرط لبيان الواقع فان كل امان
مرتب على الاسلام فهو معلق به و
ان لم يبين -

لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لیے فرمان نسخہ اوسکا یہ ہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے
عک ذوخیوان کے لئے اگر ہے وہ سچا اپنی زمین میں اور اپنے
مال اور غلام میں (یعنی ان چیزونکی اظہار ملکیت میں) تو اوس کے
واسطے امان ہے اور ذمہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور لکھا مالک
بن سعید نے۔
کہا ابن اثیر نے کہ کہا عبدان (راوی قصہ) نے (کاتب کی بابت
کہ) مالک وہم ہے اور صواب خالد ہے اور تخریج کی اسکی ابوموسی نے
اور کہا حافظ نے کہ روایت کیا ہے اسکو ابو یعلی نے بھی اور تخریج کی ہے
محمد بن سعد نے طبقات میں عامر بن شہر کے ترجمہ میں بالکل اسیطرح
مگر کہ کہا خالد بن سعید عوض میں مالک بن سعید کے۔

قولہ ان کان صادقا۔ ظاہر اس قول کا دلالت کرتا ہے اس بات
پر کہ عقد امان صحیح ہوجاتی ہے تعلیق سے یعنی جبکہ معلق ہو کسی
شرط کے ساتھ باوجود اس کے کہ اصل عقود میں جمہور فقہا کے
نزدیک یہ ہے کہ شرط کے ساتھ صحیح نہیں ہوتے۔ اور نہیں تمام
ہوتے عقد مگر قطع کے ساتھ یعنی نہ ہو معلق کسی شرط کے ساتھ۔
لیکن یہ امان معلق نہیں کیا ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے صدق کے شرط سے بلکہ یہ بیان ہے امر واقعی
کا اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا اِنْ كَانَ صَادِقًا احتمال رکھتا ہے دو امروں کا۔ یعنی یہ کہ
ہو مرجع صدق کا طرف اسلام حامل کتاب کے یا طرف
اس بات کے کہ سچا ہے وہ اپنی زمین اور مال اور غلام کے
اظہار ملکیت میں اور یہی احتمال ظاہر ہے اور دونو تقدیروں
پر یہ شرط بیان ہوگی واقع کی پس ہر وہ امان جو مرتب
ہے اسلام پر پس وہ ضرور معلق ہے اوس کے ساتھ
اگرچہ بیان ہی نہ کی جاوے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى عمير ذى مران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر ذی مران کے لیے

قال الحافظ وابن الاثير اخرج الطبرانى من طريق مجالد بن سعيد بن عمير عن ابيه عن جده قال جاءنا كتاب النبى صلى الله عليه وسلم بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد رسول الله الى عمير ذى مران ومن اسلم من همدان سلام عليكم فانى احمد اليكم الله الذى لا اله الا هو اما بعد فاننا بلغنا اسلامكم مقدمنا من ارض الروم فابشروا فان الله قد هداكم بهدايته وانكم اذا شهدتم ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقمتم الصلوة واعطيتم الزكوة فان لكم ذمة الله و ذمة رسوله على دمائكم واموالكم وعلى ارض القوم الذين اسلمتم عليها سهلها و جبالها غير مظلومين ولا مضيق عليهم وان الصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل بيته وان مالك بن مرارة الرهاوى قد حفظ الغيب وادى الامانة وبلغ الرسالة فامرك به خيرا فانه منظور اليه فى قومه قال ابن الاثير اخرجه ابن مندة وابو نعيم وابن عبد البر واخرجه ابن سعد فى الطبقات فى ترجمة عمير +

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے مجالد بن سعید بن عمیر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا کہ آیا ہمارے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے عمیر ذی مران اور اون لوگوں کیطرف جو قبیلہ ہمدان سے اسلام لائے ہوں۔ سلام ہو تمپر پس تحقیق میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تمہارے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) ہمکو تمہارے اسلام لانے کا حال معلوم ہوا ہمارے ارض روم سے واپس آنے پر۔ پس خوشخبری حاصل کرو تحقیق اللہ نے اپنی جانب سے تم کو ہدایت کی اور جبکہ گواہی دی تم نے اِس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھی اور زکوۃ دی تو واسطے تمہارے ذمہ اللہ کا ہے اور ذمہ ہے اوسکے رسول کا تمہاری جانوں پر اور مالوں پر اور قوم کی اوس زمین پر جسپر وہ اسلام لائے ہو تم نرم زمین وہاں کی اور پہاڑ وہاں کے نہ ظلم کیے جاویںگے وہ اور نہ تنگی ہوگی اوپر اور صدقہ نہیں حلال ہے محمد کو نہ آپ کی اہل بیت کو اور تحقیق مالک بن مراسہ رہاوی نے یاد رکھا پیغام اور ادا کی امانت اور پہونچا دی رسالت پس حکم کرتا ہوں میں تجھکو اوس سے بھلائی کرنے کا کیونکہ وہ پسندیدہ ہے اپنی قوم میں کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم اور ابن عبدالبر نے۔ اور (نیز) تخریج کی ہے اس کی ابن سعد نے طبقات میں عمیر کے ترجمہ میں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اِس فرمان سے

قوله فابشروا - رتب النبی صلے اللہ علیہ
وسلم الابشار علی خبر مالک بن مرارة
باسلامهم فهذا دليل من قال بان خبر
الآحاد يفيد اليقين وهو قول الامام احمد
ابن حنبل وداؤد الظاهري وغيرهما و
هذا باب جرى فيه الخلاف الكثير حتے
قالت طائفة منهم ان خبر الواحد يكون
ناسخا للمتواتر وذلك فيما رواه البخاري
ومسلم عن ابن عمر قال بينا الناس يصلون
الصبح في مسجد قباء اذ جاء رجل فقال
قد انزل على النبي صلے اللہ علیه وسلم
قرآن وقد امر ان يستقبل الكعبة فاستقبلوها
فتوجهوا الى الكعبة والاكثرون على خلاف
ذلك وقالوا انه لا يفيد العلم مطلقا -
فمنهم الائمة الثلاثة وقيل يفيد
بالقرينة وقيل لا يطرد -

قوله ان الصدقة لا تحل -
وهو كما روى عن ابي هريرة رضي الله تعالى
عنه قال اخذ الحسن بن على تمرة من تمرة
الصدقة فجعلها في فيه فقال رسول الله
صلے اللہ علیہ وسلم کخ کخ ارم بها اما
علمت انا لا نأكل الصدقة متفق عليه
واكثرت الكلام في هذه المسئلة سابقا
بكتاب ذرعة بن سيف +

قولہ فابشروا - مرتب کیا رسول اللہ نے حکم بشارت مالک
بن مرارہ کے اون کے اسلام کی خبر دینے پر پس یہ دلیل ہے
اون لوگوں کی جنہوں نے قول کہا کہ خبر واحد فائدہ دیتی ہے
یقین کا اور یہی قول ہے امام احمد بن حنبل اور داؤد ظاہری
وغیرہ کا اور اِس باب میں بہت خلاف ہے پس کہا ایک
گروہ علما نے کہ خبر واحد ناسخ ہو جاتی ہے متواتر کی اور یہ
اوس حدیث میں ہے جسکو روایت کیا ہے بخاری اور مسلم
نے ابن عمرؓ سے کہا کہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے
تھے کہ آیا ایک آدمی اور کہا کہ نازل ہوا ہے قرآن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حکم دیے گئے ہیں آپ کہ قبلہ کریں
کعبہ کو پس قبلہ بنا لو تم اوسکو پس متوجہ ہو گئے وہ کعبہ
کی طرف - اور اکثر علما اس کے خلاف ہیں اور کہا انہوں نے
کہ خبر واحد مفید نہیں ہوتی علم کی بالکل ان ہی میں ائمہ ثلاثہ
ہیں اور بعض نے کہا کہ مفید ہوتی ہے قرینہ کے ساتھ
اور بعض نے کہا کہ لازمی نہیں یعنی کبھی علم کے مفید ہے
اور کبھی نہیں ! +

قولہ ان الصدقۃ لا تحل - اور وہ جیسیکہ روایت ہے
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لی حسن بن علی نے ایک
کھجور صدقہ کی کھجوروں میں سے اور اپنے مونہ میں رکھ لی
تو فرمایا رسول اللہ نے کخ کخ (کلمہ توبیخ) پھینک دے
اسکو کیا تو نہیں جانتا کہ ہم نہیں کھاتے ہیں صدقہ -
متفق علیہ - اور خوب بیان کیا ہے میں نے اِس مسئلہ
کو اِس سے اول کتاب ذرعہ بن سیف میں +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے عمرو بن حزم کے لیے

قال من محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة محمد بن عمرو بن حزم كان رسول الله صلعم قد استعمل عمرو بن حزم على نجران اليمن فولد له هنالك على عهد رسول الله صلعم سنة عشر من الهجرة غلاما فسماه محمدا وكناه ابا سليمان وكتب بذلك الى رسول الله فكتب اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سمه محمدا واكنه ابا عبد الملك ففعل

محمد بن سعد نے طبقات میں محمد بن عمرو بن حزم کے ترجمہ میں کہا کہ رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو عامل بنایا تھا نجران یمن پر پس وہیں رسول اللہ کے زمانہ میں اون کے ایک لڑکا پیدا ہوا سنہ ۱۰ ہجری میں اونہوں نے اوسکا نام محمد رکھا اور کنیت ابو سلیمان اور لکھا اِس کی بابتہ رسول اللہ کو پس آپ نے اونکو تحریر فرمایا کہ نام رکھا اوسکا محمد اور کنیت ابا عبد الملک پس کیا ایسا ہی ٭

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم حين بعثه الى اليمن

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے لئے جبکہ بھیجا اون کو یمن کی طرف

ذكر السيوطي فى الدر المنثور انه اخرج البيهقي فى الدلائل عن ابى بكر بن محمد بن عمرو بن حزم قال هذا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عندنا الذى كتبه لعمرو بن حزم حين بعثه الى اليمن يفقه اهلها و يعلمهم السنة و ياخذ صدقاتهم فكتب۔

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من الله و رسوله يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝ يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَاۤئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَاۤئِدَ وَلَاۤ اٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ

ذکر کیا ہے سیوطی نے در منثور میں کہ تخریج کی ہے بیہقی نے دلائل میں ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے کہا کہ یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس جو لکھا تھا آپنے عمرو بن حزم کے لیے جبکہ بھیجا تھا اونکو یمن کی طرف تاکہ سکھائے وہاں والوں کو مسائل اور طریقہ سنت کا اور لے اون سے صدقات پس لکھا آپ نے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے اللہ اور اوسکے رسول کا اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو عہد۔ حلال کیے گئے تمہارے لیے چوپائے چگنے والے تمہارے لیے مگر جو پڑھی جاتی ہے اوپر تمہارے نہ حلال جاننے والا شکار کو اور تم احرام باندھے ہو تحقیق اللہ حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت بےحرمت کرو اللہ کی نشانیوں کو اور نہ مہینوں حرام کو اور نہ وہ جانور جو نیاز کعبہ کے ہو اور نہ اون جانور کو جنکے گلے میں پٹہ ڈالکے لیجاویں کعبہ کو اور نہ قصد کرنیوالوں گھر حرمت والے کا

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَ
اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ
قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ
تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ص وَلَا
تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ص وَاتَّقُوا
اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ حُرِّمَتْ
عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ
اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ
وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا
مَا ذَكَّيْتُمْ قف وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ
تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ط ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط
اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ
فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ط اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ
لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ
غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ط قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ
الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ
تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ز فَكُلُوْا مِمَّآ
اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ص
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ هٰذا
منهاج رسول الله لعمرو بن حزم حين بعثه
الى اليمن امره بتقوى الله فى امره كله
فَاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ
مُّحْسِنُوْنَ ۔ وامره ان ياخذ الحق كما
افترضه الله تعالى وان يبشر الناس بالخير
ويامرهم به ويعلم الناس القران ويفقههم

کہ چاہتے ہیں فضل اپنے پروردگار کا اور رضامندی اور جب حلال
ہو تم تو شکار کرو تم۔ اور نہ باعث ہو تم کو دشمنی کسی قوم کی اسواسطے
کہ روکا تم کو مسجد حرام سے اس بات پر کہ حد سے نکلجاؤ تم اور مددگاری
کرو بھلائی اور پرہیزگاری پر اور مت مددگاری کرو گناہ اور تعدی
پر اور ڈرو اللہ سے۔ تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے۔
حرام کیا گیا تم پر مردار اور خون اور گوشت سور کا اور جو پکارا
جاوے غیر اللہ کے واسطے اور گلا گھونٹے ہوئے اور لاٹھی
سے مارے ہوئے اور بلندی سے گرے ہوئے اور سینگ
مارے ہوئے اور وہ جسکو کھایا ہو درندہ نے مگر جو ذبح کرو تم۔
اور جو ذبح کی گئی ہو اوپر تھانوں کے اور یہ کہ قسمت معلوم کرو
ساتھ تیروں کے۔ یہ فسق ہے۔ اب ناامید ہو گئے وہ لوگ
جو کافر ہیں تمہارے دین سے پس مت ڈرو اونسے اور ڈرو
مجھ سے۔ آج کے دن کامل کیا مینے تمہارے واسطے تمہارا
دین اور پوری کی تم پر نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے واسطے
دین اسلام۔ پس جو بے بس ہو جائے بھوک میں نہ جھکنے والا
ہو طرف گناہ کے پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
پوچھتے ہیں تجھ سے کہ کیا چیز حلال ہے اونکے لیے کہہ کہ حلال
کی گئی ہیں تمہارے واسطے پاکیزہ چیزیں۔ اور جو سکھاؤ تم زخم دینے
والوں کو شکار کرنیوالے۔ سکھاتے ہو تم اونکو وہ چیز کہ سکھایا ہی
تم کو اللہ نے۔ پس کھاؤ اوس میں سے جو پکڑ رکھیں تمہارے لئے اور یاد
کرو نام اللہ کا اوسپر اور ڈرو اللہ سے۔ تحقیق اللہ جلد حساب لینے
والا ہے۔ یہ عہد ہے رسول اللہ کیجانب سے عمرو بن حزم کے لیے
جبکہ بھیجا اونکو یمن کی طرف۔ حکم کیا آپنے اونکو اللہ سے ڈرنیکا اپنے
ہر کام میں کیونکہ اللہ اون لوگوں کے ساتھ ہے جو ڈریں اور اون
لوگوں کے ساتھ ہے جو نیکوکار ہیں اور
حکم کیا اونکو یہ کہ لیں اونسے حق جیسا کہ فرض کیا ہے اوسکو اللہ نے اور اسبات
کا کہ خوشخبری دیں لوگوں کو بھلائی کی اور حکم دیں اونکو بھلائی کا اور

فیه وینهی الناس ان لا یمس القرآن احد
الا وهو طاهر ویخبر الناس بالذی لهم والذی
علیهم ویلین لهم فی الحق ویشتد علیهم
فی الظلم فان الله کره الظلم ونهی عنه فقال الا
لعنة الله علی الظالمین - ویبشر الناس
بالجنة وبعملها وینذر الناس النار وعملها
ویتالف الناس حتی یفقهوا فی الدین ویعلم
الناس معالم الحج وسننه وفرائضه وما امر
الله به فی الحج الاکبر والحج الاصغر فالحج الاکبر
الحج الاکبر والحج الاصغر العمرة وینهی الناس
ان یصلی احد فی ثوب واحد صغیر الا
یکون واسعا فیخالف بین طرفیه علی عاتقیه
وینهی ان یحتبی الرجل فی ثوب واحد ویفضی
بفرجه الی السماء ولا یعقص احد شعر
راسه اذا صلی فی قفاه وینهی اذا کان بین الناس
هیج ان یدعو بدعوی القبائل والعشائر
ولیکن دعاءهم الی الله تعالی وحده لا شریک
له فمن لم یدع الی الله تعالی دعا الی القبائل
والعشائر فلیعطفوا بالسیف حتی یدعو
الی الله تعالی وحده لا شریک له ویامر
الناس باسباغ الوضوء وجوههم وایدیهم
الی المرافق وارجلهم الی الکعبین ویمسحوا
برؤسهم کما امرهم الله تعالی وامره بالصلوة
لوقتها واتمام الرکوع والخشوع وان یغلس
بالصبح ویهجر بالهاجرة حین تزیغ الشمس و
صلوة العصر والشمس حیة بالارض والمغرب
حین یقبل اللیل ولا یوخر المغرب حتی

سکھائیں لوگوں کو قرآن اور سمجھدار کریں اونکو اوسمیں اور منع
کریں لوگوں کو کہ نہ چھوئے کوئی قرآن کو مگر کہ وہ پاک ہو اور
خبر دے لوگوں کو اون کے فائدہ اور ضرر کی اور چاہیے کہ نرمی
کرے اونپر حق میں اور سختی کرے ظلم میں اسوجہ سے کہ اللہ
برا جانتا ہے ظلم کو اور منع کیا ہے اللہ نے اوس سے پس
فرمایا کہ لعنت ہے اللہ کی ظالموں پر اور بشارت دے
لوگوں کو جنت اور اوس کے کام کی اور ڈرائے لوگوں
کو دوزخ اور اوس کے کام سے۔ اور مہربانی کرے لوگوں
کے ساتھ یہانتک کہ سمجھدار ہوجاویں وہ دین میں اور سکھائے
لوگوں کو احکام حج اور اوسکے سنن اور فرائض اور جو چیز
جسکا حکم دیا ہے اللہ نے حج اکبر اور حج اصغر میں پس
حج اکبر تو حج اکبر ہی ہے اور حج اصغر عمرہ ہے اور منع
کرے لوگوں کو اس بات سے کہ نماز پڑہے کوئی ایک ایسے
چھوٹے کپڑے میں جو وسیع نہو کہ اوس کے دونوں سرے
اپنے دونو کندہوں پر ڈال لے اور منع کرے اس بات
سے کہ پہنے کپڑا اسطرح پر کہ ستر عورت اوسکی آسمان کی
جانب کھلی ہوئی ہو۔ اور نہ چونٹا باندہے کوئی اپنے سر کے
بالوں کا جبکہ نماز پڑہے اپنی گدی میں۔ اور منع کرے اس بات
سے جبکہ لوگوں میں شورش ہو تو فریاد رسی کریں قبائل کو پکار
کر اور چاہیے کہ ہو پکار اونکی طرف اللہ کے جو اکیلا ہے
نہیں ہے شریک اوسکا اور جو نہ پکار لیجائے طرف اللہ کے بوجہ اس
کے پکار لیجانیکے طرف قبائل اور عشائر کے تو چاہیے کہ پہیر
جاویں وہ تلوار سے یہانتک کہ ہو پکار اونکی ایسے اللہ کیطرف
جو اکیلا ہے نہیں ہے کوئی شریک اوسکا اور حکم کرے لوگونکو وضو
کے کامل کرنیکا دہوئیں اپنے موہنہ کو اور ہاتہونکو کہنیوں تک اور
پیرونکو ٹخنوں تک اور مسح کریں اپنے سروں پر جیسا کہ حکم کیا ہے
اونکو اللہ تعالی نے اور حکم کیا اونکو نماز کا اپنے وقتوں میں اور رکوع

تبدو النجوم فی السماء والعشاء اول اللیل
وامرہ بالسعی الی الجمعة اذا نودی بها
والغسل عند الرواح الیها وامرہ ان یاخذ
من المغانم خمس الله وما کتب علی المؤمنین
فی الصدقة من العقار عشر ما سقے البعل
وسقت السماء وعلے ستے الغرب نصف العشر
وفی کل عشر من الابل شاتان وفی کل عشرین
من الابل اربع شیاہ وفی کل اربعین من
البقر بقرة وفی کل ثلثین من البقر تبیع
جذع او جذعة وفی کل اربعین من الغنم
سائمة شاة وانها فریضة الله التی افترض
علے المؤمنین فی الصدقة فمن زاد خیرا
فهو له وانه من اسلم من یهودی او نصرانی
اسلاما خالصا من نفسه ودان بدین
الاسلام فانه من المسلمین له مثل الذی
لهم وعلیه مثل الذی علیهم ومن کان علے
نصرانیة او یهودیة فانه لا یفتن عنها وعلے
کل حالم ذکر او انثی حر او عبد دینار واف
او عرضه ثیابا فمن ادی ذلك فان له ذمة
الله وذمة رسوله ومن منعه فانه عدو لله و
رسوله والمؤمنین جمیعا صلوات علے
محمد النبی والسلام ورحمة الله وبرکاته۔
کذا ذکرہ السیوطی فی جامع الکبیر فی مسند
عمرو بن حزم عن ابن اسحق قال حدثنی عبد
الله بن ابی بکر عن ابیه ابی بکر بن محمد بن عمرو
بن حزم قال هذا کتاب رسول الله ساالحدیث
بطوله قال واخرجه ابن عساکر فی تاریخه

اور خشوع اور خضوع کے کامل کرنیکا اور اسبات کا حکم کہ پڑہیں
صبح اور جلدی پڑہیں ظہر جبکہ زائل ہو جاوے سورج اور پڑہیں
نماز عصر جبکہ سورج زندہ ہو مراد یہ کہ خوب روشنی والا ہو اور مغرب
جبکہ شروع ہو شام اور نہ تاخیر کریں مغرب کی اوسوقت تک کہ تارے
نکل آویں اور عشا پڑہیں اول رات میں اور حکم کیا جلدی جانیکا نماز
جمعہ کیطرف جبکہ اذان دیجاوے اوسکی اور غسل کرنیکا وہاں جانے
وقت اور حکم کیا اون کو یہ کہ لیں غنیمتوں میں سے خمس حصہ
اللہ کا اور وہ کہ فرض ہی مومنین پر زکوة. زمینوں سے عشر اون
زمینوں کا جو سیراب ہوں سینچہ ہونے سے یا پانی پلائی جاویں
آسمان سے یعنی بارانی اور جو پلائے جائیں چرس سے اونمیں
نصف عشر ہے اور ہر دس اونٹوں میں دو بکریاں ہیں زکوة کی اور ہر بیس
میں چار بکریاں اور ہر چالیس گائے بیل میں ایک بقر اور ہر تیس
گائے بیل میں سے ایک تبیع جذع ہو یا جذعہ یعنی نر یا مادہ اور
ہر چالیس بکریوں میں جو بیڑ میں چرنیوالی ہوں ایک بکری ہی یہہ
فریضہ اللہ کا جو مقرر کیا ہے اللہ نے زکوة کے باب میں پس
جو شخص زیادہ کرے اسمیں تو بہتر ہے اوسکے لئے. اور یہودی
اور نصرانی میں سے جو شخص اپنے خالص دل سے اسلام لے
آئے تو وہ مسلمانوں میں سمجھا ہے اوس کے لئے ہی وہ نفع جو مسلمانوں کے لیے
اور اوسکے لئے ہے وہ نقصان جو مسلمانوں کے لئے ہے۔ اور جو کہ
یہودیت یا نصرانیت پر ہے تو چاہیے کہ نہ فتنہ میں ڈالا جاوے اپنے
دین سے. اور ہر ذی عقل مرد یا عورت پر غلام ہو یا آزاد ایک دینار
ہے کہ مراد جزیہ یا اوسکی قیمت کا کپڑا پس جو شخص کہ ادا کرے اسکو تو
واسطے اوسکے ذمہ ہی اللہ اور اوسکے رسول کا اور جو شخص کہ روکے
اسکو پس تحقیق وہ دشمن ہی اللہ اور اوسکے رسول کا اور سب مسلمانوں
کا اور درود نازل ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سلام اور رحمت اللہ کی
اور برکتیں اوسکی. اسیطرح ذکر کیا اسکو سیوطی نے جامع کبیر میں عمرو بن
حزم کی مسند میں بروایت ابن اسحق کہا حدیث بیان کی مجھہ عبداللہ بن

وقال هذا منقطع ثم رواه من وجه آخر عن
عبد الله عن ابيه عن جده عمرو بن حزم
متصلا۔ **اقول** ورواه النسائی مختصرا
من طرق عديدة عن ابن شهاب قال
قرأتُ كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
الذی كتب لعمرو بن حزم حين بعثه على
نجران وكان الكتاب عند ابی بكر بن حزم
فكتب صلى الله عليه وسلم هذا بيان من
الله ورسوله يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا
بِالْعُقُوْدِ۔ وكتب الآيات منها حتى بلغ اِنَّ
اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ۔ ثم كتب هذا كتاب
الجراح فی النفس مائة من الابل وفی العين
خمسون وفی اليد خمسون وفی الرجل
خمسون وفی المامومة ثلث الدية وفی
الجائفة ثلث الدية وفی المنقلة خمس
عشرة فريضة وفی الاصابع عشر عشر و
فی الاسنان خمسٌ خمسٌ وفی الموضحة
خمسٌ۔ واخرجه ايضا من طريق مالك
عن عبد الله بن ابی بكر بن محمد بن عمرو
ابن حزم عن ابيه قال الكتاب الذی كتبه
رسول الله صلى الله عليه وسلم لعمرو بن
حزم فی العقول ان فی نفس مائة من الابل
وفی الانف اوعی جدعا مائة من الابل
وفی المامومة ثلث النفس وفی الجائفة
مثلها۔ **تنبيه**۔ فهذا الكتاب هو
الذی وهم فيه النسائی وغيره من ارباب
السير والحديث وزعموا ان الكتاب الذی

ابی بکر نے اپنے باپ سے روایت کرکے کہا کہ ہذا کتاب رسول اللہ پوری حدیث
کہا کہ تخریج کی اسکی ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور کہا یہ سند منقطع ہے پھر
روایت کیا اوسکو دوسرے طریقہ سے عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں
اپنے باپ سے وہ اپنے دادا عمرو بن حزم سے بسند متصل کہتا ہوں میں کہ
روایت کیا اسکو نسائی نے مختصر چند طریقوں سے ابن شہاب سے کہا کہ پڑہا
مینے فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو لکہا تہا عمرو بن حزم کیلئے
جبکہ بہیجا اونکو نجران اور رہتا وہ فرمان ابی بکر بن حزم کے پاس پس
لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بیان ہے اللہ اور اوس
کے رسول کیجانب سے اے لوگو جو ایمان لائے پورا کرو عہدوں کو
اور لکہیں آیتیں یہانتک کہ پہونچے آپ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ
تک۔ پہر لکہا کہ یہ کتاب ہے بیان احکام قصاص کی۔ جان
کے بدلہ میں سو اونٹ ہیں اور ایک آنکہہ کے پچاس اور ایک ہاتہہ کے
پچاس اور ایک پاؤں کے پچاس۔ اور زخم مامومہ میں ثلث دیت
ہے اور زخم جائفہ میں ثلث دیت ہے اور ہڈی اکہلے ہوئے کی
دیت پندرہ اونٹ اور اونگلیوں میں دس دس اور دانتوں میں پانچ
پانچ۔ اور زخم موضحہ میں پانچ اونٹ۔ اور یہی تخریج کی ہے مالک کے طریقہ
سے جو روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن
حزم سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ وہ فرمان جو لکہا تہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو دیتوں میں کہ جان کے
بدلہ میں سو اونٹ ہیں۔ اور ناک جب جڑ سے کاٹ لیجاوے
تو اوس کی دیت سو اونٹ ہیں۔ پوری دیت کی تہائی اور جائفہ
کی دیت مثل اوس کے۔

تنبیہ پس یہ فرمان وہ ہے جسمیں وہم ہوا ہے نسائی رحمہ اللہ
اور اون کے سوا ارباب سیر اور اصحاب حدیث کو اور گمان
کیا ہے کہ وہ فرمان جو بہیجا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اہل یمن کو وہ وہی فرمان ہے جو لکہا تہا عمرو بن حزم
کے لئے اور ایسا نہیں ہے بلکہ ہم نے اول ذکر کر دیا ہے

بعثه رسول الله صلے الله علیه وسلم الی اهل الیمن هو الکتاب الذی کتبه لعمرو بن حزم ولیس کذلك بل قد اسبقتا ان الکتاب الذی کتبه لعمرو بن حزم الذی وصاه فیه و بین فیه احکام الاسلام غیر الکتاب الذی ارسله لاهل الیمن ومنشأ الوهم هو ان رسول الله صلے الله وسلم کتب هذین الکتابین ودفعهما لعمرو بن حزم حین بعثه الی الیمن فکانت الکتابة وقعت فی حین واحد وانما یشهد علے ما فصلناه سیاق الکتابین وکفی به شهیدا - **ثم اعلم** ان النسائی زاد فی روایة کتاب الجراح ایضا فی هذا الکتاب ولم یروه السیوطی فی روایة ابن عساکر فهذا زیادة من الترمذی -

کہ وہ فرمان جو لکھا تھا رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو جسمیں وصیت کی تھی اون کو اور بیان کیے تھے احکام اسلام کے وہ غیر ہے اوس فرمان کا جو بھیجا تھا رسول اللہ نے اہل یمن کو اور منشاء وہم کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھے دونو فرمان اور دیے تھے وہ دونو عمرو بن حزم کو جبکہ بھیجا تھا اونکو یمن کی طرف۔ پس لکھے گئے تھے دونو ایک ہی وقت میں۔ اور گواہ ہے ہمارے اِس بیان کا کہ وہ دونو علیحدہ علیحدہ ہیں طرز اون دونو تحریروں کا اور یہ کافی گواہ ہے۔ **پھر** جان تو کہ نسائی نے زائد کیا ہے اپنی روایت میں کتاب الجراح کو بھی اِس فرمان میں اور نہیں روایت کیا اِسکو سیوطی نے ابن عساکر کی روایت میں پس یہ زیادتی ہے ترمذی کی +

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اِس فرمان میں آئی ہیں

بهیمة - بهمة صغیر ولد الضأن والانعام کلها بهیمة لانها استبهمت عن الکلام - **منخنقة** - یقال خنقه ای عصر حلقه وترقوته - **موقوذة** - الوقذ الضرب المثقل والکسر یقال وقذ النعاس ای کسره وردفعه - **متردیة** من الردی وهو الهلاك - **نصب** هو بضم المعجمة وسکونها حجر کانوا ینصبونه فی الجاهلیة ویتخذونه صنما فیعبدونه وجمعه انصاب

بہیمۃ بہمۃ بھیڑ کا چھوٹا بچہ۔ اور چوپائے سب بہیمہ ہیں کیونکہ مبہم ہیں وہ کلام کرنے سے۔ **منخنقة** بولا جاتا ہے خَنَقَہ، یعنی بھیچ ڈالا اوسکا حلق اور نرخرہ۔ **موقوذہ**۔ وقذ بھاری اور وزن دار چیز کی چوٹ اور توڑ ڈالنا بولا جاتا ہے وقذ النعاس یعنی توڑ ڈالا اوسکو اور کھو دیا اوسکو۔ **متردیہ** مشتق ہے ردی سے جس کے معنی ہلاک کرنے کے ہیں۔ **نصب** بضم ضاد معجمہ۔ اور سکون بھی۔ وہ پتھر جسکو گاڑ لیتے تھے بزمانہ جاہلیت اور پتھر کو ابت بناکر اوسکی پوجا کرتے تھے۔ اور اوسکی جمع انصاب ہے

وقيل حجر ينصبونه فيذبحون عليه والمآل واحد **ازلام** - جمع الزلم بفتح معجمة وضمها وفتح اللام - وهي قداح كتب فيها افعل ولا تفعل - ولا شئ - في الجاهلية اذا ارادمنهم سفرا اوامرا اخرج منها زلما فان خرج الامر يفعل وان خرج النهي امتنع وان خرج لا شئ اعاد الاخراج - **يحتبي** - نهي عن الاحتباء في ثوب واحد هوان يضم رجليه الى بطنه بثوب يجمعها به مع ظهره ويشده عليها وقد يكون باليدين فيقال رأيته محتبيًا بيديه هوان يجلس بحيث يكون ركبتاه منصوبتان وبطنا قدميه موضوعين على الارض ويداه موضوعتين على ساقيه ووجه المنع انه ربما تحرك اوتحرك الثوب فتبدو عورته - **يعقص** العقص جمع الشعر وسط راسه اولفّ ذوائبه حول راسه كفعل النساء - **غلس** ظلمة آخر الليل اختلط بضوء الصبح - **يهجرالهاجرة** - التهجير التبكير الى كل شئ والمبادرة اليه - وصلوة الهجير والهاجرة هي صلوة الظهر - **تزيغ** لاتزغ اي يميل عن الايمان ويقال زاغ عن الطريق اي عدل عنه - **عقار** - جاء في الحديث من باع دارا اوعقارا بالفتح - الضيعة والنخل والارض ونحوها ومنه فرد عليهم ذراريهم وعقار بيوتهم اراد اراضيهم وقيل متاع بيوتهم وادواته واوانيه وقيل

کہا وہ پتہر کہ گاڑتے تہے اوسکو اور قربانی کرتے تہے اوسپر اور مقصود واحد ہے **ازلام** جمع زلم کی فتح زا معجمہ اور ضمہ اوسکا اور فتح لام کا۔ اور وہ تیر ہوتے تہے جنمیں لکہا ہوتا تہا۔ افعل کر۔ ولاتفعل۔ نکر۔ ولاشئ کچہہ نہیں۔ زمانہ جاہلیت میں جبکہ ارادہ کرتے تہے سفر کا یا کسی کام کا تو نکالتے تہے اونمیں سے ایک تیر پس اگر نکل آتا حکم تو کرتا وہ کام اور اگر نکلتی نہی تو رکجاتا اوس سے اور اگر نکلتا لاشئ۔ تو پہر تیر نکالا جاتا تہا **یحتبی** منع کیا ہے احتبار سے ایک کپڑے میں اور معنے اوس کے یہ ہیں کہ ملادے اپنے پاؤں اپنے پیٹ سے ساتہہ ایک کپڑے کے مع اپنے پیٹہہ کے اور باندہے اوس کپڑے کو اوسپر اور کبہی ہوتا ہے احتبا ہاتوں سے پس بولا جاتا ہے کہ رأیته محتبیًا بیدیه۔ اور وہ یہ ہے کہ بیٹہے اسطرح کہ ہوں اوس کے دونو گہٹنے کہڑے اور تلوے زمین پر ہوں اور دونو ہاتہہ رکہے ہوں پنڈلیوں پر اور وجہ ممانعت کی یہ ہے کہ بسا اوقات ایسا ہوگا کہ حرکت کرے وہ شخص یا حرکت کرے کپڑا تو کہل جائیگا ستر اوسکا **یعقص** عقص جمع کرنا بالوں کا وسط سر میں یا گوندہنا کچیوں کا گرد سر کے مثل عورتوں کے **غلس** اندہیری آخر شب کی جو ملجائے صبح کی روشنی کے ساتھ **یہجر الہاجرۃ**۔ تہجیر سبقت اور مبادرت کرنا ہر شئے کیطرف اور صلوۃ الہجیر اور صلوۃ الہاجرۃ۔ سے مراد نماز ظہر۔ **تزیغ** بولا جاتا ہے لاتزغ قلبی یعنی مائل کرے اوسکو ایمان سے اور بولا جاتا ہے زاغ عن الطریق۔ یعنی پہر گیا راستہ سے **عقار** حدیث میں آیا ہے کہ من باع دارا او عقارا۔ بفتح عین مہملہ یعنے وہ بیچے گہر یا عقار۔ مکانات اور کہجوریں اور زمین اور مثل اس کے اور اسی سے ہے فرد علیہم یعنی واپس کردے اونکو اونکی اولاد اور اونکے گہر ونکی عقار مراد اونکی زمین اور کہا گیا ہی کہ اونکے گہر ونکی پونجی اور اوس کے

متاعه الذی یبتذل فی الاعیاد وقیل
العقار الارض وما یتصل بها ومنه خیر
المال العقر بالضم وقیل بالفتح اصل کل
شئ وقیل اصل مال له نماء۔ لکن هنا
المراد منه الارض حیث یعلم مما بعده۔
غرب۔ بفتح المعجمة وسکون المهملة
هو الدلو العظیمة تتخذ من جلد ثور۔
تبیع۔ ولد البقرة اول سنة۔ **حالم**
ای الجزیة علی کل بالغ احتلم او لم یحتلم
راف۔ یقال کان فاه یرف ای تبرق
اسنانه من رف البرق اذا تلألأ۔
المامومة۔ والآمة شجة بلغت ام
الراس۔ **والجائفة** هی طعنة تنفذ الی
الجوف والمراد بالجوف کل ما له قوة محیلة
کالبطن والدماغ۔ **الموضحة**۔ هی الطعنة
التی توضح ای تظهر العظم۔

برتن اور سامان۔ اور کہا گیا کہ وہ سامان جسکا استعمال موسم عید
پر کیا جاتا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ عقار کے معنی زمین کے
ہیں اور جو اوس کے متعلق ہو اور اسی سے ہے خیر المال العقر
بضم مین اور بعض نے کہا بفتح العین۔ اصل ہر شئی کی۔ اور کہا گیا ہے کہ
اصل وہ مال جسکے لئے نمو ہو۔ لیکن مراد اس سے اس فرمان میں
زمین ہے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے اس کے مابعد سے **غرب**
بفتح غین معجمہ اور سکون راء مہملہ۔ وہ بڑا ڈول جو بنایا جاتا ہے
بیل کی ثابت کھال سے۔ **تبیع** گائے کا بچہ اول سال کا۔
حالم یعنی جزیہ ہے ہر بالغ پر خواہ وہ محتلم ہوا یا نہو۔ **راف**
بولا جاتا ہے کَانَ فَاہُ یَرِفُّ یعنی چمکتے تھے دانت اوس کے
مشتق ہے رَفَّ الْبَرقُ سے بولا جاتا ہے جبکہ بجلی چمکے۔
ماموہ اور آمہ وہ زخم جو وسط دماغ تک پہونچے۔
جائفہ وہ زخم جو نفوذ کر جائے جوف تک اور مراد
جوف سے وہ جگہ ہے جسمیں قوت مغیرہ ہو جیسے پیٹ
اور دماغ۔ **موضحہ** وہ زخم جو ہڈی کو ظاہر کر دے

المسائل المستنبطة من هذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قولہ تعالیٰ اوفوا بالعقود۔ فیه دلیل علی
انه لا خیار فی مجلس البیع وان العقد یلزم
ویثبت بلا خیار وهو مذهب ابی حنیفة
ومالک رحمهما الله وخالفهما الشافعی واحمد
وغیرهما والحجة لهم فی ذلک ما ثبت فی
الصحیحین عن ابن عمر رض قال اذا تبایع
الرجلان فکل واحد منهما بالخیار ما لم یتفرقا
وقالوا ان هذا صریح فی اثبات خیار

قولہ تعالیٰ اوفوا بالعقود۔ اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ خیار
نہیں ہے بیع کی مجلس میں اور اس بات پر کہ لازم اور ثابت
ہو جاتی ہے عقد بغیر خیار کے۔ اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ
اور امام مالک رحمہما اللہ کا اور مخالفت کی ہے اون دونوں کی
امام شافعی و امام احمد وغیرہ نے۔ حجت انکی وہ حدیث ہے
جو مروی ہے صحیحین میں ابن عمر رض سے کہا جبکہ بیع و شرا کریں
دو شخص پس ہر ایک کو اونمیں سے خیار ہے (یعنی قبول اور فسخ
کا) جب تک کہ وہ علیحدہ نہوں اور کہا اونہوں نے کہ یہ صریح ہے

المجلس المتعقب لعقد البيع وليس هذا منافياً للزوم العقد بل هو من مقتضياته شرعاً فالتزامه من تمام الوفاء بالعقود والجواب عن الحنفية والمالكية ان المراد بالافتراق فی حديث ابن عمر الافتراق بالقول لا بالابدان والدليل عليه ما رواه النسائی والحاكم والبيهقی عن سمرة ان النبی صلی الله عليه وسلم قال البيّعان بالخيار حتی يتفرقا او ياخذ كل واحد منهما من البيع ما حوی ويتخايران ثلث مرات يويده قوله تعالی وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ فامر سبحانه بتوثق الشهادة فلو شهد فی المجلس فبقاء الخيار ينافی التوثق۔

قوله تعالی احلت لكم بهيمة الانعام البهيمة كل حی لا يميز وقيل كل ذات اربع قوائم الازواج الثمانية والحق به الظبی والبقر الوحش ونحوهما مما يماثل الانعام فی الاجزاء وعدم الانياب فلو بقيت علی عمومها لكان اولی ليكون استثناء قوله تعالی الا ما يتلی عليكم تحريمه فی اية التحريم كذا فی التفسير الاحمدی۔ **قوله تعالی اذا حللتم فاصطادوا**۔ يدل علی ان الاصطياد للمحرم حرام ما دام محرماً لكن هذا فی صيد البر خاصة واما فی صيد البحر فلا لانه حلال لقوله تعالی اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

اخیار مجلس کے اثبات میں جو ہوتا ہے عقد بیع کے بعد اور نہیں ہے یہ منافی لزوم عقد کو بلکہ مقتضیات عقد سے ہے شرعاً پس التزام خیار کا اتمام وفاء عقد سے ہے (جسکی تاکید سے آیتیں) اور جواب حنفیہ اور مالکیہ کی جانب سے یہ ہے کہ مراد افتراق سے ابن عمرؓ کی حدیث میں افتراق بالقول ہے نہ افتراق بالابدان (یعنی اونکی گفتگو ختم ہو جائے نہ یہ کہ وہ جدا ہو جاویں) اور دلیل اس پر وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے نسائی اور حاکم اور بیہقی نے سمرہ رضؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دونو بیع و شرا کرنیوالے مختار ہیں جب تک کہ وہ جدا نہ ہو جاویں یا لیلے ہر ایک اونمیں سے بیع میں سے وہ چیز جو اوسکو پسند ہو۔ اور خیار ہو اونکو تین بار تنبہ۔ اور تائید کی قول اللہ عز وجل کا وَاَشْهِدُوْٓا ہے یعنی گواہ بنالو جبکہ خرید فروخت کرو تم پس حکم کیا ہے اللہ عز وجل نے گواہی کی مضبوطی کا (عقد کیلئے) پس اگر گواہی ہو جائے مجلس میں تو اب باقی رہنا خیار کا منافی ہے اس گواہی کے توثق کو **قوله تعالی** احلت لكم بهيمة الانعام بہیمہ ہر ذی حیات بے سمجھ اور بعض نے کہا ہے کہ ہر چوپایہ اور وہ آٹھ جوڑے ہیں اور ملادی گئی ہیں اوسکے ساتھ ہرن اور نیل گاؤ وغیرہ جو مشابہ ہیں چوپایوں کے اعضاء میں اور اس بات میں کہ اون کے ناب نہو (وہ دانت جسکو کچلی کہتے ہیں) اور جو بہائم کے ہوتا ہے پس اگر باقی رہتا یہ اپنے عموم پر تو بہتر ہوتا کہ ہو جاتی استثنی قول اللہ عز وجل اِلَّا مَا يُتْلٰی عَلَيْكُمْ میں استثناء متصل جو اصل ہے باب استثنی میں یعنی حلال کیے گئے تمہارے لیے تمام بہائم چوپایہ مگر جنکی تحریم بیان کی گئی ہے آیت تحریم میں ایسا ہی ہے تفسیر احمدی میں **قوله تعالی**۔ اذا حللتم فاصطادوا۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ شکار کھیلنا محرم کو حرام ہے جبتک کہ وہ احرام میں ہے لیکن یہ خشکی کے شکار کے بارہ میں ہے لیکن دریا کا شکار پس وہ حلال ہے بوجہ قول اللہ عز وجل کے کہ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ یعنی حلال کیا

الَّذِیْ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ - ھٰکذا فسرہ فی
التفسیر الاحمدی -

قولہ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ
المراد من الجوارح کواسب الصید من
سباع البھائم والطیر کالکلب والفھد
والعقاب والصقر والبازی وغیر ذلک
من ذی ناب او مخلب وھو قول الجمھور
والائمۃ الاربعۃ منھم وحجتھم ما روی عن
ابن عمر رض قال ما صاد من الطیر البازات
وغیرھا فما ادرکت فھو لک والا فلا
تطعمہ وقد روی عن مجاھد وغیرہ انھم
کرھوا صید الطیر کلہ وقالوا ان المراد
بالجوارح ھی الکلاب المعلمۃ واستثنی
الامام احمد صید الکلب الاسود لانہ
عندہ مما یجب قتلہ ولا یحل اقتناءہ -
من تفسیر ابن کثیر مختصرًا - **قولہ
وینھی ان یحتبی** - وقد صح فیما رواہ
جابر رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحتبی
الرجل فی ثوب واحد کاشفا عن فرجہ
رواہ مسلم - **قولہ ولا یعقص
احد شعر راسہ** - عن ابی رافع قال
نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی
الرجل وراسہ معقوص رواہ احمد و
ابن ماجۃ وغیرہ والحکمۃ فی ذلک ان
الشعر یسجد معہ حین سجد وروی ابن
ابی شیبۃ فی مصنفہ باسناد صحیح عن ابن

تم پر شکار خشکی کا جبتک کہ تم محرم ہو۔ اور ڈرو اللہ سے جس کی طرف تمہارا
حشر ہوگا۔ اسیطرح تفسیر کی ہی اس مقام کی تفسیر احمدی میں۔

قولہ تعالیٰ۔ وما علمتم من الجوارح۔ مراد جوارح سے شکار کرنیوالے
جانور ہیں درندہ۔ چوپایہ اور پرند۔ جیسے کتا اور چیتا اور عقاب اور
شکرہ اور باز وغیرہ جو ذی ناب ہوں لوہ دانت جو ایسے بہائم
کے ہوتا ہے یا جو چنگل سے شکار کریں اور یہی قول ہی جمہور کا
انہیں ہی ائمہ اربعہ ہیں حجت انکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے
ابن عمر رض سے کہا کہ وہ جسکو شکار کریں پرند جیسے باز وغیرہ پس جنکو
پاوے تو (یعنی ذبح کیلئے) تو وہ واسطے تیرے ہی ورنہ مت کہا
تو اوسکو اور روایت ہی مجاہد وغیرہ سے کہ اونھوں نے مکروہ جانا
سب پرندوں کا شکار۔ اور کہا کہ مراد جوارح سے صرف تعلیم یافتہ
کتے ہیں اور مستثنیٰ کیا امام احمد نے کالے کتے کا شکار اس
وجہ سے کہ اونکے نزدیک وہ اون جانوروں میں سے ہی جسکا
مارڈالنا واجب ہے اور جائز نہیں ہے اوسکا پالنا۔ تفسیر ابن
کثیر مختصر۔

قولہ وینھی ان یحتبی صحیح حدیث میں آیا ہے بروایت جابر رض
وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ احتبا کرے
کوئی ایک کپڑے میں کہ کھولنے والا ہو اپنے ستر کا۔ روایت
کیا اسکو مسلم نے۔

قولہ ولا یعقص احد شعر راسہ۔ روایت ہے ابی رافع سے
کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے
کہ نماز پڑھے کوئی شخص اور اوسکا سر گوندھا ہوا ہو روایت
کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ وغیرہ نے اور حکمت اسمیں یہ ہے
کہ بال سجدہ کرتے ہیں اُس کے ساتھ جب وہ سجدہ کرتا
ہے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں
صحیح اسناد کے ساتھ ابن مسعود رض سے کہ وہ گئے ایک

مسعود انه دخل المسجد فرأى فيه رجلا يصلي عاقصا شعره فلما انصرف قال عبدالله اذا صليت فلا تعقص شعرك فان شعرك تسجد معك ولك لكل شعرة اجر فقال الرجل اني اخاف ان يتترب فقال تتريبه خير لك - قال العراقي هو مختص بالرجال دون النساء لان شعرهن عورة يجب ستره في الصلوة - **قوله يامر الناس باسباغ الوضوء** - اي ابلغوا مواضعه واوفوا كل عضو حقه وقد ورد في الحديث بصيغة الامر - روى النسائي عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اسبغ الوضوء وعن لقيط بن سمرة مرفوعا اسبغ الوضوء وخلل بين الاصابع وبالغ في الاستنشاق الا ان تكون صائما - رواه احمد وابو داؤد والترمذي وقال حسن صحيح - **قوله وايديهم الى المرافق** قال الله تعالى وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ - وفي حديث عثمان رضي الله عنه البخاري و مسلم ان النبي صلعم غسل يديه الى المرفقين ثلث مرات وهو بفتح الميم وا كسر الفاء وعكسه ايضا لغتان وقد ذهب علماء الامة الى وجوب غسلهما وخالفهم زفر وابو بكر بن داؤد الظاهري واستدلوا بما رواه الدار قطني والبيهقي من حديث جابر رضي مرفوعا ان النبي صلى الله عليه وسلم ادار الماء الى مرفقيه ثم قال هذا وضوء

مسجد میں پس دیکھا وہاں ایک شخص کہ جو نماز پڑھتا تھا اپنے بالوں کو گوندھکر جبکہ وہ فارغ ہوا تو کہا ابن مسعود نے کہ جب تو نماز پڑھا کرے تو مت گوندھا کر اپنے بالوں کو اس وجہ سے کہ تیرے بال سجدہ کرتے ہیں تیرے ساتھ اور واسطے تیرے ہر بال کے عوض ثواب ہے پس کہا اوس شخص نے کہ ڈرتا ہوں میں اس سے کہ وہ مٹی میں بھر جاوینگے جواب دیا ابن مسعودؓ نے کہ اونکا مٹی میں بھرنا بہتر ہے تیرے لیئے۔ کہا عراقی نے کہ یہ حکم مخصوص ہے مردوں کے ساتھہ نہ عورتوں کے ساتھہ کیونکہ اونکے بال ستر ہیں واجب ہے اونکا چھپانا نماز میں **قولہ یامر الناس باسباغ الوضوء** یعنی پہونچاؤ پانی مواضع وضو پر۔ اور پورا کرو حق ہر عضو کا اور آیا ہے حدیث میں امر کے صیغہ کے ساتھہ۔ روایت کی ہے نسائی نے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کامل کر تو وضو۔ اور روایت ہی لقیط بن سمرہ سے مرفوع کہ کامل کر تو وضو اور خلال کر انگلیوں کے درمیان اور مبالغہ کر ناک میں پانی ڈالنے میں مگر کہ ہو تو روزہ دار روایت کیا اسکو امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ حسن ہے اور صحیح ہے۔ **قولہ وایدیہم الی المرافق** کہا اللہ عزوجل نے اور دھوؤ تم اپنے ہاتھہ کہنیوں تک۔ عثمان رضہ کی حدیث میں ہے جسکو تخریج کیا ہے بخاری اور مسلم نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوئے اپنے ہاتہ کہنیوں تک تین مرتبہ اور مرفق بفتح میم وکسر فا اور اوس کا عکس بھی دو لغت ہیں۔ اور گئے ہیں علماء امت اس بات کی طرف کہ اونکا دھونا واجب ہے اور مخالفت کی ہے اونکی زفر اور ابوبکر بن داؤد ظاہری نے اور استدلال لاتے ہیں اوس حدیث سے جسکو روایت کیا ہے دارقطنی اور بیہقی نے جابرؓ سے مرفوع کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچایا پانی کہنیوں تک پھر فرمایا کہ یہ وہ وضو ہے کہ نہیں مقبول کرتا اللہ تعالیٰ

لایقبل الله الصلوٰة الا به - وفیه القاسم
ابن محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله
وهو متروك ولكن وثقه ابن حبان والحدیث
ضعفه المنذری وابن الجوزی وابن
الصلاح والنووی وغیرهم واستدلوا
ایضا بما رواه مسلم من حدیث ابی هریرة
انه توضأ حتى اشرع فی العضد ثم قال
هكذا رأیت رسول الله صلى الله علیه وسلم
ولكن فیه انه لایدل على الوجوب وروى
الدارقطنی عن عثمان رض فغسل وجهه و
یدیه حتى مس اطراف العضدین وفی
اسناده ابن اسحٰق المدلس وقد عنعن
وفی حدیث ابی هریرة انه غسل یده
الیمنى حتى اشرع فی العضد ثم غسل یده
الیسرى حتى اشرع فی العضد - الحدیث
رواه مسلم وهذا ایضا لایدل على الوجوب
قوله مسحوا برؤسكم اختلف العلماء
فی مسح الراس فقال الشافعی وعطاء
بتثلیث المسح متمسكه حدیث ابی هریرة
اخرجه الشیخان انه توضأ مرة مرة و
مرتین مرتین وثلثا ثلثا - وحدیث
عثمان رض الذی اخرجه مسلم وابوداود
انه توضأ بالمقاعد فقال الا اریكم وضوء
رسول الله صلى الله علیه وسلم فتوضأ ثلثا
ثلثا - قال ابوداود صحیح - وصححه ابن
خزیمة - والوضوء شامل للغسل والمسح
بقیاس المسح على الغسل - وجوابه ان

مگر اس کے ساتھ - اور اسکی سند میں قاسم بن محمد بن عبد اللہ
بن محمد بن عبد اللہ ہیں جو متروک ہیں یعنی اونکی حدیث نہیں لیجاتی
لیکن ثقہ کہا ہے انکو ابن حبان نے اور حدیث کی تضعیف
کی ہے منذری اور ابن جوزی اور ابن صلاح اور نووی
وغیرہ نے اور بھی استدلال لائے ہیں اوس حدیث
سے جسکو روایت کیا ہے مسلم نے ابی ہریرہؓ سے کہ اونہوں نے
وضو کیا یہانتک کہ شروع کیا بازو سے پھر کہا اسیطرح دیکھا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو - لیکن اسمیں یہ بات ہے کہ یہ وجوب
پر دلالت نہیں کرتی - اور روایت کیا ہے دارقطنی نے عثمانؓ سے پس
دھویا اپنا مونہہ اور دونوں ہاتھ یہانتک کہ مس کیا اطراف دونوں
بازوؤں کو اور اسکی اسناد میں ابن اسحٰق ہے جو مدلس ہے اور
روایت کیا ہے اس حدیث کو بلفظ عنعن (جو مدلس کی مقبول نہیں)
ہے اور حدیث ابی ہریرہ میں ہے کہ دھویا اونہوں نے
اپنے سیدھے ہاتھ کو یہانتک کہ شروع کیا بازو سے پھر دھویا
اُلٹا ہاتھ یہانتک کہ شروع کیا بازو سے روایت کیا اسکو مسلم
نے - اور یہ بھی نہیں دلالت کرتی وجوب پر -
قولہ مسحوا برؤسکم - اختلاف کیا ہے علماء نے مسح راس میں
پس کہا امام شافعی اور عطاء نے کہ مسح تین مرتبہ ہے اور دلیل
اونکی حدیث ابی ہریرہ کی ہے جسکو تخریج کیا ہے شیخین نے
کہ وضو کیا ایک ایک مرتبہ - اور دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ
اور دلیل اونکی حدیث عثمانؓ کی جسکو تخریج کیا ہے مسلم
اور ابوداؤد نے کہ وضو کیا اونہوں نے مقاعد میں پھر کہا
کہ کیا نہیں دکھاؤں میں تم کو وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا پس وضو کیا تین تین مرتبہ - کہا ابوداؤد نے کہ صحیح ہے
اور تصحیح کی ہے اس کی ابن خزیمہ نے اور وضو شامل ہے
غسل کو اور مسح بھی بوجہ قیاس کرنے مسح کے غسل پر اور جواب
اوسکا یہ ہے کہ قول اونکا توضأ ثلثا ثلثا تو محتمل ہے اوس

قوله توضأ ثلثا ثلثا محتمل والاحاديث الصحيحة
التي جاءت في عدم تكرار المسح عين المراد
به وبين ان التثليث باعتبار الغالب من
الاعضاء ومخصوص بالاعضاء المغسولة
وبناء المسح على التخفيف فقياسه على الغسل
وبناء على الاكمال والاسباغ قياس مع
الفارق قال ابوداؤد واحاديث عثمان
رضي الله عنه وهي صحاح الباب كلها
دالة على ان مسح الراس مرة واحدة وبه
قال ابوحنيفة - **قوله ان يغلس
بالصبح** اختلفت الامة في ان الاسفار
افضل ام التغليس فذهب مالك والشافعي
واحمد واسحق والاوزاعي وداؤد الظاهري
والطبري الى ان التغليس افضل وان
الاسفار غير مندوب واحتجوا باحاديث
التغليس فيها ما رواه البخاري وغيره
عن عائشة في حديث صلوة الفجر لا
يعرف بعضهن بعضا من الغلس وغير
ذلك من الاحاديث سيما حديث ابن مسعود
انه قال في حديث الاوقات الخمسة - ثم
كانت صلوته بعد ذلك التغليس - و
ذهب ابوحنيفة والثوري والحسن وهو
مروي عن علي وابن مسعود ان الاسفار
افضل وحجتهم ما رواه رافع بن خديج
مرفوعا اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر
رواه وصححه جمع من المحدثين ولفظ الطيالسي
اسفروا بصلوة الصبح حتى يرى القوم مواقع

احادیث صحیح جو آئی ہیں عدم تکرار مسح میں متعین ہے مراد اوس
سے اور ظاہر ہے کہ تثلیث باعتبار غالب اعضاء کے ہے
اور مخصوص ہے اون اعضاء کے ساتھ جو دہوئے جاتے
ہیں اور بنیاد مسح کی تخفیف پر ہے پس قیاس مسح کا غسل
پر اور بنا کرنا اکمال اور اسباغ پر قیاس مع الفارق ہے کہا
ابوداؤد نے کہ احادیث عثمان رض کی جو سب صحیح ہیں اس باب
میں وہ سب دال ہیں اس امر پر کہ مسح راس کا ایک مرتبہ
ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا - **قولہ ان یغلس بالصبح**
اختلاف کیا ہے امت نے اس بات میں کہ اسفار افضل
ہے یا تغلیس - پس امام مالک اور امام احمد اور امام شافعی
اور اوزاعی اور داؤد ظاہری اور اسحق اور طبری کا مذہب
تو یہ ہے کہ تغلیس افضل ہے اور اسفار غیر مندوب اور
حجت اونکی وہ حدیثیں ہیں جو تغلیس کی بابت آئی ہیں انہیں
سے وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے بخاری وغیرہ
نے عائشہ رض سے نماز فجر کی حدیث میں کہ نہیں پہچانتی تھیں
بعض عورتیں بعض کو بوجہ اندھیرے صبح کے اور اس کے
سوا حدیثیں خاصکر وہ حدیث جو مروی ہے ابن مسعود سے کہا
اونہوں نے اوقات نماز خمسہ کی حدیث میں کہ پہر تھی
نماز رسول اللہ کی بعد اس کے تغلیس ہی یعنی آپ نے
ہمیشہ اسی وقت پڑہی اور مذہب امام ابوحنیفہ اور ثوری اور حسن
کا اور یہی مروی ہے حضرت علی اور ابن مسعود سے یہ ہے کہ اسفار
افضل ہے اور حجت اونکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے رافع
بن خدیج سے مرفوع - کہ اسفار کرو نماز فجر میں کیونکہ
زائد ہے اجر کے لئے روایت کیا اور تصحیح کی اس کی
ایک جماعت محدثین نے اور لفظ طیالسی کے یہ ہیں
کہ اسفار کرو نماز صبح میں یہانتک کہ دیکھے قوم اپنے تیر
گرنے کی جگہ اور جواب دیا ہے تغلیس کی حدیث کا اسطور سے

نبلهم واجابوا عن حديث التغليس انه
تقرر في الاصول ان الخطاب للامة
لا يعارضه فعل النبي صلى الله عليه
وسلم في حقها وامرنا بالاتباع بقوله
في مثل ذلك لا بفعله **قوله يهجر
بالهاجرة حين تزيغ الشمس**
اختلف العلماء في ان صلوة الظهر
في اول الوقت افضل مطلقا او في
سواء ايام شدة الحر فالشافعي
ومن قال كقوله ذهبوا الى افضليته
في اول الوقت مطلقا وخالفهم الجمهور
وخصوا بما عدا اشدة الحر وحجة
الشافعي الاحاديث الواردة في
افضلية اول الوقت كما يدل عليه
هذا الكتاب وملازمة النبي صلعم
صلوة الظهر اذا زالت الشمس. واما
دليل الجمهور فما روى عن ابي ذر
قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم
في سفر فاراد المؤذن ان يؤذن بالظهر
فقال ابرد ثم اراد ان يؤذن فقال
له ابرد حتى رأينا فيئ التلول فقال
النبي صلى الله عليه وسلم ان شدة
الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر
فابردوا بالصلوة متفق عليه واجابوا
عن احاديث الواردة في فضل اول
الوقت بالتخصيص بحديث الابراد
هذا وبما روى عن انس قال كان صلعم

کہ اصول میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ خطاب امت کو نہیں معارض
ہوتا ہے فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کے حق
میں۔ اور حکم دیا ہے ہمکو اپنے قول کے اتباع کا ایسی صورتوں
میں نہ اتباع فعل کا۔
قولہ یہجر بالہاجرۃ حین تزیغ الشمس۔ اختلاف کیا ہے علما
نے نماز ظہر میں کہ اول وقت اوسمیں افضل ہے مطلقا
خواہ موسم شدت گرمی کا ہو پس امام شافعی اور جس نے
اون کے موافق قول کیا ہے اس بات کی طرف گئے ہیں
کہ افضلیت اوس کی اول وقت ہے مطلقا خواہ کوئی موسم ہو
مخالفت کی ہے انکی جمہور نے اور خاص کیا ہے افضلیت
اول وقت کو شدۃ گرمی کے سوا اور حجت امام شافعی کی وہ
حدیثیں ہیں جو آئی ہیں اول وقت کی فضیلت میں جیسے کہ دلالت
کرتا ہے اسی پر یہ فرمان۔ اور ہمیشہ پڑہنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا نماز ظہر جبکہ ڈہل جائے سورج۔ لیکن دلیل
جمہور کی وہ حدیث ہے جو روایت ہے ابو ذر سے کہا کہ
تھے ہم رسول اللہ کے ساتھ سفر میں پس ارادہ کیا موذن
نے کہ اذان دے ظہر کی آپ نے فرمایا ابرد یعنی ٹہنڈ
ہونے دے پہر ارادہ کیا اذان دے پہر فرمایا ابرد یہانتک
کہ دیکھا ہم نے ٹیلہ کے سایہ کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ شدت گرمی جہنم کی لپٹ ہے پس جب
گرمی سخت ہو تو ابراد کرو تم نماز میں متفق علیہ اور جواب دیا ہے
جمہور نے اون حدیثوں کا جو اول وقت کی فضیلت میں
آئیں تخصیص د موسم کے ساتھ بوجہ اس حدیث
ابراد کے اور بوجہ اوس حدیث کے جو مروی ہے انس رض
سے کہا نماز پڑہتے تھے رسول اللہ ظہر کی نماز جاڑوں
میں اور نہیں جانتے ہم کہ جو حصہ دن کا گذر جاتا تھا وہ زائد
ہوتا تھا یا وہ جو باقی رہتا تہا یعنی ٹہیک منتصف النہار پر

يصلي الظهر في ايام الشتاء وما ندري
اما ذهب من النهار اكثر او ما بقي منه

قوله والعصر والشمس حية
اي صافية اللون لم يتغير وقد فسره
قوله صلى الله عليه وسلم في حديث
مسلم وقت صلوة العصر ما لم يصفر
الشمس ويسقط قرنها الاول **قوله**

والمغرب حين يقبل الليل
اختلف العلماء في اول وقت المغرب
فقال بعضهم ان اول وقته حين سقوط
قرص الشمس بكماله وهو قول الجمهور
وقيل برؤية الكواكب واحتجوا بحديث
ابي بصرة رض قال صلى بنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم العصر بالمخمس
وقال ان هذه الصلوة عرضت على من
كان قبلكم فضيعوها ومن حافظ
عليها كان له اجره مرتين ولا صلوة
بعدها حتى يطلع الشاهد والشاهد
النجم رواه مسلم والنسائي واجاب عنه
الجمهور بان قوله الشاهد النجم مدرج
وليس بمرفوع وان صح فالمراد بالشاهد
ظلمة الليل وايضا روي ابو ايوب
بادروا بصلوة المغرب قبل طلوع
النجم رواه الامام احمد وغيره

قوله ولا يؤخر المغرب
وهو المروي عن عقبة بن عامر لا تزال
امتي بخير ما لم يؤخروا المغرب حتى تشتبك النجوم

قوله والعصر والشمس حية یعنی صاف رنگ والا نہیں تغیر ہوتا
تہا اوسمیں اور تفسیر اسکی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
حدیث مسلم میں کہ وقت نماز عصر کا جب تک ہے کہ نہ پیلا پڑے
آفتاب اور نہ گر جائے اوسکا اول کنارہ۔

قوله والمغرب حين يقبل الليل۔ اختلاف کیا ہے علما نے
اول وقت مغرب میں پس کہا بعض نے کہ اوسکا اول وقت
اوسوقت ہے جبکہ آفتاب کی پوری ٹکیہ ڈوب جائے اور یہی
قول جمہور علما کا ہے اور بعض نے کہا کہ اوسکا اول وقت
ستارہ دیکھنے پر ہے اور حجت لائے ہیں وہ حدیث ابی بصرہ
سے کہا کہ نماز پڑہائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر
کی مخمس (نام مقام) میں اور کہا کہ یہ نماز پیش کی گئی تم سے
اول کی امتوں پر پس ضائع کر دیا اونہوں نے اوسکو اور
جو شخص کہ حفاظت کرے گا اوس کی ہوگا اوسکو اجر دوہرا
اور نہیں نماز ہے بعد اس کے یہانتک کہ نکلے شاہد اور شاہد
ستارہ ہے روایت کیا اسکو مسلم اور نسائی نے اور جواب دیا
اسکا جمہور نے اس طور سے کہ قوله الشاهد النجم۔ مدرج ہے
اور مرفوع نہیں ہے اور اگر ثابت بہی ہو جاوے تو مراد شاہد
سے ظلمت لیل ہے اور بہی روایت ہے ابو ایوب سے کہا کہ
جلدی کرو نماز مغرب میں قبل طلوع نجم کے روایت کیا اسکو
امام احمد وغیرہ نے۔

قوله ولا يؤخر المغرب۔ اور یہی مروی ہے عقبہ بن عامر سے
کہ ہمیشہ رہیگی میری امت بھلائی پر جب تک کہ نہ دیر کرے گی
نماز مغرب میں یہانتک کہ روشن ہو جاویں سب ستارے
روایت کیا اسکو امام احمد و ابو داؤد نے اور اختلاف کیا
ہے علما نے آخر وقت مغرب میں پس کہا امام شافعی نے
ایک روایت میں کہ وقت مغرب کا وہ ہے کہ جب غائب ہو جائے
سورج وقت واحد ہے نہیں جائز ہے نماز اوس کے بعد

رواه احمد وابوداود واختلفوا فی اٰخر وقتها فقال الشافعی فی روایة عنه ان وقت المغرب حین تغیب الشمس وقتا واحدا لاصلوة بعدها وحجته ما رواه جابر رض فی حدیث جبرئیل علیه السلام انه جاء النبی صلعم فقال قم فصل لی فصلی المغرب حین وجبت الشمس ثم صلی ثانی الیوم وقتا واحدا لم یزل عنه رواه احمد والنسائی والترمذی وقال الجمهور ان اٰخر وقتها عند سقوط الشفق لحدیث ابی موسی عن النبی صلعم فیما اتاه سائل یسئله عن مواقیت الصلوة وفیه۔ ثم اخر المغرب حتی کان عند سقوط الشفق۔

قوله والعشاء اوّل اللیل یؤیده ما روی عن عائشة قالت کانوا یصلون العتمة فیما بین ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول واختلف العلماء فی امتداد وقته فقال بعضهم الی ثلث اللیل وحجتهم حدیث جبرئیل وقال بعضهم الی نصف اللیل واحتجوا بحدیث عبد الله بن عمرو مرفوعا وقت صلوة العشاء الی نصف اللیل رواه احمد ومسلم والنسائی وقال بعضهم الی الفجر والدلیل حدیث ابی قتادة عند مسلم وفیه لیس فی النوم تفریط وانما التفریط علی من لم یصل الصلوة حتی یجیٔ وقت الصلوة الاخری

اور حجت اونکی وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا جابرؓ نے حدیث جبرئیل علیہ السلام کی کہ وہ آئے رسول اللہ کے پاس اور کہا کہ اٹھیے اور نماز پڑھیے مجھے پس نماز پڑہی مغرب کی جبکہ ڈوب گیا سورج پھر نماز پڑہی دوسرے دن اوسی وقت نہیں تجاوز کیا اوس سے روایت کیا اس کو امام احمد اور نسائی اور ترمذی نے اور کہا جمہور نے کہ آخر وقت مغرب کا شفق کے جاتے رہنے تک ہے بوجہ حدیث ابو موسیٰ رضؓ کے کہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ سے کہ آیا آپ کے پاس ایک شخص جو دریافت کرتا تہا نماز کے اوقات اور اوسمیں ہے۔ پھر تاخیر کی مغرب میں یہانتک کہ ہوا شفق کے جاتے رہنے کا وقت۔

قوله والعشاء اول اللیل۔ تائید کرتی ہے اسکی وہ حدیث جو مروی ہے عائشہؓ سے کہا کہ نماز عشا پڑھتے تھے وہ شفق کے غائب ہونے کے بعد رات کے اول کے تہائی حصہ کے اندر اور اختلاف کیا ہے علما نے اوس کے وقت کے اختتام میں پس کہا بعض نے کہ تہائی رات تک اور حجت اونکی وہی حدیث جبرئیل م کی ہے اور کہا بعض نے آدہی رات تک اور حجت اونکی حدیث عبد اللہ بن عمر کی ہے مرفوع کہ وقت نماز عشا کا آدہی رات تک ہے روایت کیا اسکو امام احمد اور نسائی اور مسلم نے اور کہا بعض نے فجر تک اور دلیل اونکی حدیث ابی قتادہ کی ہے بروایت مسلم اور اوسمیں ہے کہ نہیں نیند میں زیادتی۔ زیادتی تو اوس شخص پر ہے جو نماز نہ پڑھے یہانتک کہ آجائے دوسری نماز کا وقت۔

قوله والغسل عند الرواح الیها۔ کیا واجب ہے غسل یوم جمعہ یا نہیں پس کہا بعض علما نے کہ [illegible] واجب ہے اور وہ ایک گروہ ہے صحابہ اور تابعین [illegible] ابو ہریرہ اور عمار اور حسن اور مالک [illegible]

قوله والغسل عند الرواح اليها - هل يجب غسل يوم الجمعة ام لا قال بعضهم نعم هم طائفة من الصحابة وغيرهم منهم ابو هريرة وعمار والحسن ومالك وعمر حكاه ابن حزم وقال الجمهور يستحب وحجتهم حديث عكرمة رواه ابو داؤد عن عكرمة ان ناسا من اهل العراق جاؤا فقالوا لابن عباس اترى الغسل من يوم الجمعة واجبا قال لا ولكنه اطهر وخير من اغتسل ومن لم يغتسل فليس عليه بواجب - الحديث بطوله - قال ابن دقيق العيد في مثل هذا دليل على تعليق الامر بالغسل بالمجيئ الى الجمعة واستدل به مالك في انه يعتبر ان يكون الغسل متصلا بالذهاب ووافقه الاوزاعي والليث وقال الجمهور يجزئ من الفجر وحجتهم ايضا حديث عكرمة -

اس کو ابن حزم نے اور کہا جمہور علما نے کہ مستحب ہے حجت اونکی حدیث عکرمہ رض کی ہے روایت کیا ہے اوس کو ابوداؤد نے عکرمہ سے کہ کچھ لوگ عراق کے آئے اور کہا ابن عباس سے کیا آپ کے نزدیک غسل یوم جمعہ واجب ہے آپ نے جواب دیا کہ نہیں. پاکیزگی ہے اور جو غسل کرے تو اچھا ہے اور جو نہ کرے تو اوس پر واجب نہیں ہے۔ الحدیث کہا ابن دقیق العید نے ایسی حدیثوں میں دلیل ہے حکم غسل کی تعلیق پر جمعہ کو جانے کے وقت (یعنی جاتے وقت غسل چاہیئے) اور استدلال لائے ہیں امام مالک اس سے اس بات پر کہ معتبر ہے یہ بات کہ غسل متصل ہو جانے کے ساتھ اور موافقت کی ہے اونکی اوزاعی اور لیث نے اور کہا جمہور نے کہ کافی ہوگا غسل فجر سے اور حجت اون کی حدیث عکرمہ کی ہے +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم في الصدقات وكان عند عمر فاشتهر باسمه

یہ تحریر لکھی رسول اللہ نے صدقات کے بیان میں اور تھی یہ حضرت عمر رض کے پاس مشہور ہوئی آپ کے نام سے

وهذا الكتاب لم يكن النبي صلى الله عليه وسلم كتبه لعمر - وانما اشتهر باسمه لانه قرنه بسيفه فوجد وه بعد وفاته رضي الله عنه فاشتهر باسمه كما رواه الدارمي واخرجه ابو داؤد والترمذي والحاكم والامام احمد كلهم من طريق

اور اس تحریر کو نہیں لکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے لئے اور اون کے نام سے اسوجہ سے مشہور ہوگئی ہے کہ رکھ لیا اسکو انہوں نے اپنی تلوار میں پس پایا لوگوں نے اسکو آپکی وفات کے بعد پس مشہور ہوگئی آپکے نام سے جیسے کہ روایت کیا ہے اسکو دارمی نے اور تخریج کی ہے ابوداؤد اور ترمذی اور حاکم اور امام احمد سب نے سفیان بن حسین کے طریقہ سے وہ

کتاب الصدقات عند عمر رض

سفیان بن حسین عن الزهری عن
سالم عن ابیه قال کتب رسول الله
صلی الله علیه وسلم کتاب الصدقة
لم یخرج الی عماله حتی قبض فقرنه بسیفه
فعمل به ابوبکر حتی قبض ثم عمل به
عمر حتی قبض فکان فیه -
فی خمس من الابل شاة وفی عشر
شاتان وفی خمس عشرة ثلاث شیاه
وفی عشرین اربع شیاه وفی خمس
وعشرین ابنة مخاض الی خمس
وثلثین فان زادت واحدة ففیها
ابنة لبون الی خمس واربعین فاذا
زادت واحدة ففیها حقة الی ستین
فاذا زادت واحدة ففیها جذعة
الی خمس وسبعین فاذا زادت
واحدة ففیها ابنتا لبون الی تسعین
فاذا زادت واحدة ففیها حقتان
الی عشرین ومائة فان کانت الابل
اکثر من ذلک ففی کل خمسین حقة
وفی کل اربعین ابنة لبون وفی
الغنم فی کل اربعین شاة شاة الی
عشرین ومائة فان زادت واحدة
فشاتان الی مائتین فان زادت
علی المائتین ففیها ثلاث شیاه
الی ثلثمائة فان کانت الغنم اکثر من
ذلک ففی کل مائة شاة شاة
لیس فیها شیء حتی تبلغ المائة ولا

روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے
باپ سے کہا کہ لکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب
الصدقہ نہیں جاری کیا اوسکو اپنے عاملوں کی طرف یہانتک
کہ آپکی وفات ہوگئی اور رکھ لیا تھا اسکو اپنی تلوار میں پس عمل
کیا اوسپر ابوبکرؓ نے یہانتک کہ آپکی وفات ہوئی پھر عمل کیا اوسپر
حضرت عمرؓ نے یہانتک کہ آپکی وفات ہوئی پس تحریر تھا اوس میں کہ
پانچ اونٹوں میں زکوٰۃ کی ایک بکری ہے اور دس میں دو بکریاں
اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس میں چار بکریاں اور پچیس میں
بنت مخاض پینتیس تک پس اگر زائد ہو جاوے اوس سے
ایک بھی تو پھر اس میں بنت لبون ہے پینتالیس تک۔
پس جبکہ زائد ہو جائے ایک بھی تو اوس میں حقہ ہے
ساٹھ تک پس جبکہ زائد ہو جائے ایک بھی تو اوس میں
جذعہ ہے پچہتر تک پس جبکہ زائد ہو جائے ایک بھی
تو اوس میں دو بنت لبون ہیں نوّے تک پس جب زائد
ہو جاوے ایک بھی تو اوس میں دو حقہ ہیں ایک سو بیس تک
پس اگر ہوں اونٹ اس سے بھی زائد تو ہر پچاس میں ایک
حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون۔
اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ایک سو
بیس تک اگر زائد ہو جاوے ایک بھی تو دو بکریاں دو سو
تک پس اگر زائد ہو جاوے دو سو پر ایک بھی تو اوس میں
تین بکریاں ہیں تین سو تک۔
پس اگر ہوں بکریاں اس سے بھی زائد تو ہر سو بکریوں میں
ایک بکری ہے۔ نہیں ہے اون میں کچھ جب تک تعداد
دتک پوری ہو اور نہ جدا کیا جاوے مال مجتمع اور نہ
جمع کیا جاوے مال متفرق زکوٰۃ کے خوف سے اور
جو مال کہ دو شریکوں کا ہو تو رجوع کریں وہ آپسمیں برابر سے
نہ لیا جائے زکوٰۃ میں بوڑھا اور نہ عیب دار۔

يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق مخافة الصدقة وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما بالسوية ولا يوخذ فى الصدقة هرمة ولا ذات عيب۔

اعلم ان الكتاب الذى كان رسول الله صلے الله عليه وسلم كتبه لابى بكر الصديق رضى الله عنه غير هذا الكتاب وان كان ابوبكر الصديق عمل هذا ايضا فلا يلزم من هذا اتحادهما فكان هو غيره كما يدل عليه الروايات وتغاير الفاظهما كذا قاله الزرقانى فى شرح المواهب۔ ولما استوفيت الكلام فى كتاب ابى بكر الصديق بيان المسائل المستنبطة من باب الزكوة وغيره وشرح الالفاظ الغريبة الواردة فى الحديث استغنيت من تكرارها ههنا۔

جان لو کہ۔ وہ تحریر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے لکھی تھی (جسکو ہم اوپر لکھہ آئے) وہ اس تحریر سے علیحدہ تھی اگرچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسپر بھی عمل کیا ہے پس نہیں لازم آتا اس سے ایک ہونا دونو تحریروں کا پس تھی وہ اس کے علیحدہ جیسیکہ دلالت کرتی ہیں اوس پر روایتیں اور اُن دونو کے الفاظ کا فرق۔ اسیطرح بیان کیا ہے زرقانی نے شرح مواہب میں اور جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ والی تحریر میں زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل اور لغات غریبہ کی شرح ہمنے خوب اچھی طرح بیان کردی ہے تو اس جگہ اوس کے تکرار کی ضرورت نہیں سمجھی

* * *
* *
*

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم لعمائر كلب مع قطن بن حارثة

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمائر کلب کے لئے قطن بن حارثہ کے ہمراہ

اخرج هشام بن الكلبى قال حدثنا ابى عن ابراهيم بن سعد بن ابى وقاص ان قطن بن حارثة وفد مع قومه على النبى صلے الله عليه وسلم فاسلم وانشد النبى صلے الله عليه وسلم من قوله

تخریج کی ہے ہشام بن کلبی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرکے کہ قطن بن حارثہ اپنی قوم کے ہمراہ حاضر ہوئے رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لائے اور تعریف کی رسول اللہ کی اپنے قول اشعار سے۔ دیکھا میں نے

مکتوب بنام عمائر کلب

اشعار

رأيتك يا خير البرية كلها +
نبت نضاری (نضاری) فی الارومة من كعب +
اغرك ان البدر سنة وجهها +
اذا ما بدا للناس فی الحلل العصب +
اقمت سبيل الحق بعد اعوجاجها +
وربيت الناس فی السقاية والجدب +

ثم كتب معه كتابا لعمائر كلب نسخته
هذا كتاب من محمد لعمائر
كلب واحلافها ومن ظأره الاسلام
من غيرهم مع قطن بن الحارثة
العليمي باقام الصلوة لوقتها و
ايتاء الزكوة بحقها فی شدة عقدها
ووفاء عهدها بمحضر من الشهود
المسلمين منهم دحية بن خليفة
الكلبي وسعد بن عبادة وعبد الله
ابن انيس - عليهم من الهمولة
الراعية البساط الظئار من كل
خمسين ناقة غير ذات عوار
والحمولة المائرة لهم لاغية و
فی الشوي الوري مسنة حامل
او حائل - وفيما سقى الجدول من
العين المعين العشر وفی العثري
شطره بقيمة الامين لا يزاد عليهم
وظيفة ولا يفرق - شهد على ذلك
الله ورسوله وكتب ثابت بن قيس
بن شماس - تنبيه - قال الحافظ

آپ کو اے خیر مخلوقات بالکل - حجت بینہ غایت
درجہ پر - قبیلہ کعب کی نسل میں -
آپ عزیز تر ہیں کہ روشن کر دیا چاند کے چہرہ کو -
جبکہ ظاہر ہوئے آپ لوگوں کے سامنے سرداری
لباس میں -
قائم کیا آپ نے حق کا راستہ بعد اوس کے ٹیڑھا ہو جانیکے
اور پالا آپ نے لوگوں کو سمت اور قحط سالی میں -

پھر لکھا رسول اللہ نے اون کے ساتھہ فرمان قبائل
کلب کو نسخہ اوسکا یہ ہے کہ - یہ فرمان ہے محمدؐ کی جانب
سے قبائل کلب اور اون کے ہم عہدون اور اون لوگون
کی طرف جنکو اسلام اون کے ساتھہ جمع کر دے قطن
بن حارثہ کی ہمراہ نماز کو اپنی اوقات پر ادا کرنے اور زکوۃ
کو اوس کے حق شرعی کے موافق دینے کی بابتہ باستواری
عقد و وفاء عہد اور دیکھا گیا ہے مسلمان گواہوں کے
روبرو اون میں سے دحیہ کلبی اور سعد بن عبادہ اور عبد اللہ
بن انیس ہیں -
اون پر زکوۃ فرض ہے اپنے بچوں کے ساتھہ چراگاہ
کے چرنے والے اونٹوں میں اور اون اونٹوں میں جن
کے بچے مر جاویں اور وہ دوسرے کے بچوں پر مالوف
کر لئے جاویں ہر پچاس پر ایک ناقہ بے عیب - اور اونکی
باربرداری کے اونٹوں میں زکوۃ نہ لیجاوے اور بکریوں
میں دو سالہ بکری خواہ گیابن ہو یا نہو - اور اوس زمین میں
جو نہر سے پلائی جاوے زکوۃ کا دسواں حصہ ہے اور
بارانی میں اوسکا نصف - عادل مبصر کے تخمینہ کے موافق
اس سے زائد اونپر کوئی وظیفہ مقرر نہ کیا جاوے -
یہ معاہدہ ہے جسپر عہد کیا ہے اللہ اور اوسکے رسول نے
اور لکھا ثابت بن قیس بن شماس نے تنبیہ کہا حافظ نے

وقد سماه ابن سعد حارثة بن قطن بدل قطن بن حارثة۔

کہ نام بتایا ہے انکا ابن سعد نے حارثہ بن قطن بجائے قطن بن حارثہ کے۔

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

الثبت - الحجة البينة قصارى - المنتهى - الارومة - الاصل سنة - اى اضاء - العصب هو السيد المطاع - ظاره - اى جمعه - همولة بفتح الهاء المهملة هى الراعية الماشية فى المرعى المباح ابساط - الناقة التى ترعى ولدها معها - ظار - بكسر الظاء المعجمة هى الناقة تألف بولد غيرها حمولة هى الحاملة للحوائج - المائرة هى الحاملة للميرة وهى الطعام طاغية - بالطاء المهملة والغين المعجمة اى خارجة عن حساب الزكوة - الشوى - بشد الياء التحتانية جمع شاة - الورى بشد الياء - السمينة +

اقول يشتمل هذا الكتاب على مسائل من ابواب الصلوة والزكوة وغيرها واذ قد فصلناها فيما سبق من الكتب اغنانا عن اعادته وتكريره هنا +

الثبت - دلیل ظاہر قصارے - منتہی - الارومۃ - اصل سنہ - یعنی چمکا - العصب اوس کے معنی ہیں وہ سردار جس کی تابعداری کیجاوے ظارہ یعنی جمع کیا اوسکو ہمولۃ بفتح ہاء ہملہ یعنی چرنیوالے جانور - حلال وجائز بیڑ میں۔

البساط وہ اونٹنی جس کے بچے اوس کے ساتھ چریں ظار بکسر ظاء معجمہ وہ اونٹنی جو الوف کر لیجاوے دوسرے کے بچہ پر۔ حمولۃ وہ اونٹ جو بار برداری ضروریات کے کام آئیں۔ المائرہ۔ وہ اونٹ جو غلہ کا بوجھہ لے جانے کے کام آویں۔

طاغیۃ۔ طاء مہملہ اور غین معجمہ۔ یعنی خارج ہیں حساب زکوۃ سے۔

الشوی۔ یاء تحتانیہ مشدد۔ جمع ہے شاۃ کی۔ بکری۔ الوری۔ بہ تشدید یاء تحتانیہ۔ موٹی۔

کہتا ہوں میں کہ شامل ہے یہ فرمان نماز اور زکوۃ وغیرہ کے مسائل پر اور چونکہ ان کا ہم نے اس سے اول کے فرمانوں میں ذکر کر دیا ہے تو ضرورت نہیں سمجھی اوس کے مکرر ذکر کی۔

هذا ما كتبه صلی الله علیه وسلم لعمرو بن مرة الجهني ولقومه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے عمرو بن مرہ جہنی اور اون کی قوم کے لئے

عن عمرو بن مرة الجهني قال خرجنا حجاجا فی الجاهلية فی جماعة من قومی فرأيت فی المنام وانا بمكة نورا ساطعا من الكعبة حتی اضاء لی جبل يثرب واشعر جهينة وسمعت صوتا فی النور وهو يقول انقشعت الظلماء وسطع الضياء وبعث خاتم الانبياء ثم اضاء لی اضاءة اخری حتی نظرت الی قصور الحيرة وابيض المدائن وسمعت صوتا فی النور وهو يقول ظهر الاسلام وكسرت الاصنام ووصلت الارحام فانتبهت فزعا فقلت لقومی ليحدثن فی هذا الحی من قريش حدثا واخبرتهم بما رأيت فلما انتهيت الی بلادنا جاء الخبر ان رجلا يقال له احمد قد بعث فخرجت حتی اتيته واخبرته بما رأيت فقال يا عمرو بن مرة انا النبی المرسل الی العباد كافة ادعوهم الی الاسلام وامرهم بحقن الدماء وصلة الارحام وعبادة الله وحده ورفض الاصنام وحج البيت وصيام شهر رمضان شهر من اثنی عشر شهرا فمن اجاب فله الجنة ومن عصی فله النار يا عمرو

روایت ہے عمرو بن مرہ جہنی سے کہا کہ نکلے ہم جاہلیت کے زمانہ میں اپنی قوم کے ایک گروہ کے ساتھ بہ نیت حج۔ پس میں نے خواب میں دیکھا اور میں مکہ میں تھا کہ ایک نور بلند ہوا کعبہ سے یہانتک کہ روشن ہوگئے میرے لئے مدینہ کے پہاڑ اور جہینہ کا اشعر (پہاڑ کا نام ہے) اور سُنا مینے ایک آواز اوس نور میں سے کہ کہتا تھا جاتی رہی اندھیری اور چمکی روشنی اور مبعوث ہوئے خاتم الانبیار۔ پھر روشنی ہوئی میرے لئے دوسری مرتبہ یہانتک کہ دیکھا مینے حیرہ کے محلوں اور مدائن کے قصر ابیض کی طرف اور سنا مینے ایک آواز نور میں سے جو کہتا تھا کہ ظاہر ہوگیا اسلام اور ٹوٹ گئے بت اور صلہ رحمی ہونے لگی پس جاگا میں گھبراکر اور مینے اپنی قوم سے کہا کہ ضرور اس قبیلہ قریش میں کوئی نئی بات ہوویگی اور خبر دی مینے انکو اپنے خواب کی پس جب ہم اپنے شہر واپس پہونچے تو خبر آئی کہ ایک آدمی جسکا نام احمد ہے مبعوث ہوا ہے۔ پس نکلا میں حتی کہ حاضر ہوا آپکی خدمت میں اور اپنے خواب سے آپکو مطلع کیا فرمایا آپنے کہ اے عمرو بن مرہ میں نبی ہوں بھیجا گیا ہوں تمام مخلوق کیطرف بلاتا ہوں اونکو اسلام کیطرف اور حکم کرتا ہوں میں اونکو خون ناحق سے رکنے کا اور صلہ رحمی اور ایک اللہ کی عبادت کرنے اور بتوں کے چھوڑنے اور حج کرنے اور بارہ ماہ میں سے رمضان کے ایک مہینہ کے روزہ رکھنے کا۔ پس جس شخص نے قبول کیا تو اوس کے لیے جنت ہے اور جس نے نافرمانی کی اوس کے لئے دوزخ ہے پس ایمان لے آ عمرو امن میں رکھیگا اللہ جہنم کی گرمی سے۔

يومنك الله من حر جهنم فقلت اشهد
ان لا اله الا الله و انك رسول الله
امنت بكل ماجئت به من حلال
وحرام ثم انشدته ابياتا قلتها حين
سمعت به وكان لنا صنم وكان ابي
سادنه فكسرته ثم لحقت بالنبي صلعم
وانا اقول -

اشعار

شهدت بان الله حق و انني
لالهة الاحجار لا شك تارك
وشمرت عن ساقي الازار مهاجرا
اجوب اليك الوعث بعد الدكادك
لاصحب خير الناس نفسا ووالدا
رسول مليك الناس فوق الحبائك

قال النبي صلى الله عليه وسلم مرحبا
بك يا عمرو فقلت بابي انت وامي
ابعث بي الى قومي لعل الله ان يمن
بي عليهم كما من بك علي قال فبعثني
فقال عليك بالرفق والقول السديد
ولا تكن فظا ولا متكبرا ولا حسودا
فاتيت قومي فقلت يا بني رفاعة بل
يا معشر جهينة اني رسول رسول الله صلى
الله عليه وسلم اليكم ادعوكم الى الاسلام
وآمركم بحقن الدماء وصلة الرحم و
عبادة الله وحده ورفض الاصنام
وبحج البيت وصيام شهر رمضان من
اثني عشر شهرا فمن اجاب فله الجنة

پس میں نے کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں ہے کوئی
معبود مگر اللہ اور آپ اللہ کے رسول ہیں ایمان لایا میں
تمام اون حلال وحرام کے احکام پر جو آپ لائے ہیں
پھر پڑھے میننے وہ شعر جو میننے آپ کی خبر سنکر کہے
تھے۔ اور ہمارا ایک بت تھا جس کا متولی میرا باپ
تھا پس توڑ ڈالا میں نے اوسے پھر آگیا میں رسول اللہ صلعم
کی خدمت میں اور میں کہہ رہا تھا

شعر

گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ حق ہے اور میں۔
پتھروں کے معبودوں کو ضرور چھوڑ دوں گا
اور مضبوط ارادہ کرلیا میں نے ہجرت کا۔
قطع کر رہا ہوں میں طرف تیرے مصائب سفر کو بعد پتلے
ٹیلوں کے۔ تاکہ ساتھی بنوں میں اوسکا جو بہتر ہے لوگوں سے
بالذات وبالنسب۔ جو رسول ہے اللہ کا آسمانوں پر۔

فرمایا رسول اللہ صلعم نے مرحبا یا عمرو۔ میں نے عرض
کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں بھیجے مجھے میری قوم کی
طرف بھیجیے۔ شاید اللہ اونپر میری وجہ سے احسان
کرے جیسے کہ مجھپر آپکی وجہ سے احسان کیا۔ کہا عمرو
نے پس بھیجا مجھے آپ نے اور فرمایا نرمی کر اور نرم
باتیں کر اور مت ہو سخت اور نہ متکبر اور نہ حاسد پس آیا
میں اپنی قوم کے پاس اور کہا میننے اے بنی رفاعہ بلکہ
اے معشر جہینہ میں رسول اللہ کا قاصد ہوں تمہاری
طرف بلاتا ہوں میں تم کو اسلام کی طرف اور حکم کرتا
ہوں تم کو خون ناحق سے رکنے کا۔ اور صلہ رحمی اور
ایک اللہ کی عبادت اور بتوں کے چھوڑنے اور کعبہ کا
حج کرنے اور بارہ مہینوں میں سے رمضان کے روزہ
رکھنے کا پس جسنے قبول کیا اوسکے لیے جنت ہے

ومن عصى فله النار - يا معشر جهينة
ان الله جعلكم خيار من انتم منه و
بغض اليكم في جاهليتكم ما حبب الى
غيركم من العرب فانهم كانوا يجمعون
بين الاختين والغزاة في الشهر
الحرام ويخلف الرجل على امرأة
ابيه فاجيبوا هذا النبي المرسل
من بني لوئ بن غالب تنالوا شرف
الدنيا وكرامة الاخرة فما جاء لي
الا رجل فقال يا عمرو بن مرة
امر الله عيشك اتامرنا برفض الهتنا
وان نفرق جمعنا وان نفارق دين
اباتنا الشم العلى الى ما يدعونا
اليه هذا القرشي من اهل تهامة
لا حبا ولا كرامة ثم انشأ الخبيث
يقول - شعرا

ان ابن مرة قد اتى بمقالة ؛
ليست مقالة من يريد صلاحا ؛
انى لاحسب قوله و فعاله ؛
يوما وان طال الزمان ذباحا ؛
ليسفه الاشياخ ممن قد مضى ؛
من رام ذلك لا اصاب فلاحا ؛

قال عمرو الكاذب مني و منك
امر الله عيشه وابكم لسانه واكمه
اسنانه قال فوالله ما مات حتى
سقط فوه وعمي وخرف وكان لا يجد
طعم الطعام فخرج عمرو ومن اسلم

اور جس نے نافرمانی کی اوس کے لیئے دوزخ ہے۔
اے معشر جہینہ تحقیق اللہ نے کیا ہے تمکو بہتر اون میں
جنمیں سے تم ہو اور مبغوض کیا طرف تمہارے تمہاری جاہلیت
کے زمانہ میں ہی اوس چیز کو جو محبوب ہے تمہارے سوا
اور عربوں کے لئے کیونکہ وہ نکاح میں جمع کرتے ہیں دو
بہنوں کو اور لڑتے ہیں شہر حرام میں اور شادی کر لیتا ہے
مرد اپنے باپ کی بیوی سے پس قبول کرو حکم اس
نبی مرسل کا جو بنی لوئی بن غالب میں کا ہے پاؤگے
تم بزرگی دنیا کی اور کرامت آخرت کی۔ پس نہیں آیا
میرے پاس مگر ایک آدمی پس کہا کہ اے عمرو بن مرہ
تلخ کرے اللہ تیری زندگی کو کیا حکم کرتا ہے تو ہمکو ہمارے
معبودوں کے چھوڑنے کا اور یہ کہ علیحدہ ہو جائیں ہم
جماعت سے اور چھوڑیں اپنے باپ دادا کا دین جو
بلند و برتر ہے (اور آویں) طرف اوس دین کے جس
کی طرف اہل تہامہ کا یہ قرشی بلاتا ہے۔ نہ پسندیدہ ہو وہ
اور نہ بزرگی ہو اوسے پھر خبیث یہ شعر پڑہنے لگا کہ۔
ابن مرہ ایسی بات لیکر آیا جو اصلاح چاہنے والے کی سی
بات نہیں ہے میں اوس کے قول و فعل کو گمان کرتا ہوں
کہ ایکدن مغلوب ہوگا اگرچہ ایک عرصہ کے بعد ہو۔ تاکہ
بیوقوف کردے اون بزرگوں کو جو پہلے گذر گئے ہیں
جو شخص کہ اس کی اطاعت کریگا نہیں پہونچیگا فلاح کو۔
کہا عمرو نے جو شخص جھوٹا ہو خواہ ہماری جانب کا یا
تیری جانب کا تو تلخ کرے اللہ اوس کی زندگی اور
گونگی کرے اوس کی زبان اور گرا دے اوس کے
دانت کہا پس قسم اللہ کی نہیں مرا وہ حتی کہ گر گئے
اوس کے سارے دانت اور اندھا ہو گیا سٹھیا
گیا تھا اور کھانیکا مزہ نہیں معلوم کر سکتا تھا پس نکلا عمرو

من قومه حتى اتوا النبي صلى الله عليه وسلم فحياهم ورحب بهم وكتب لهم كتابا هذه نسخته -

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب من الله العزيز على لسان رسوله بحق صادق وكتاب ناطق مع عمرو بن مرة لجهينة بن زيد - ان لكم بطون الارض وسهولها وتلاع الاودية وظهورها على ان ترعوا نباتها وتشربوا ماءها على ان تودوا الخمس وفي التيعة والصريمة شاتان اذا اجتمعتا فان فرقتا فشاة شاة ليس على اهل المثيرة صدقة ولا على الواردة لبقة والله شهيد على ما بيننا ومن حضر من المسلمين كتاب قيس بن شماس -

اورده في كنز العمال وقال اخرجه الروياني وابن عساكر في تاريخه -

اون لوگوں کو ساتھہ لیکر جو اوس کی قوم میں سے اسلام لائے یہانتک کہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس مرحبا کہا آپنے اونکو اور کہا اونکے لیئے فرمان جسکا نسخہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے اللہ بزرگ کی جانب سے اوس کے رسول کی زبان پر محکم کیا گیا حق صادق اور کتاب ناطق کے ساتھہ عمرو بن مرہ کے ساتھ جہینہ بن زید کے لئے تمہارے لیئے پست اور نشیب کی زمینیں ہیں اور ٹیلہ جنگلوں کے اور بلند زمین کہ چراؤ تم اپنے جانوروں کو اوسکا گہاس اور پیو تم اوسکا پانی اس شرط پر کہ ادا کرو تم زکوۃ اور پنجگانہ نماز پڑہو۔ اور پانچ اونٹوں کی چالیس بکریوں اور اسیطرح ایکسو اکیس سے لیکر دو سو بکریوں تک دو بکریاں ہیں جبکہ جمع ہوں ایک شخص کے پاس پس اگر جدا جدا کر لیجاویں تو ایک ایک بکری ہے کہیتی کے جانوروں پر زکوۃ نہیں ہے۔ اور نہ گہر کے پلے ہوئے جانوروں زکوۃ کے جانوروں میں ملایا جائے اور اللہ اور مسلمان جو موجود تہے گواہ ہیں ہمارے تمہارے درمیان کے معاہدہ پر یہ تحریر ہے قیس بن شماس کی۔ بیان کیا ہے اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی رویانی اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں۔

الغرائب منه

اشعر - هو اسم جبل - **انقشعت** يقال تقشع السحاب اى تصدع واقلع وكذا اقشع وقشعته الريح - **حقن** يقال حقن له دمه اذا منعه من قتله - **سادن** - سدانة الكعبة خدمتها ومن تولى امرها وفتح

اشعر ایک پہاڑ کا نام ہے **انقشعت** بولا جاتا ہے تقشع السحاب یعنی ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور اکھڑ گیا اور اسیطرح اقشع اور قشعته الريح **حقن** بولا جاتا ہے حقن له دمه جبکہ منع کرے کسی کو کسی کے قتل سے۔ **سادن** سدانة الكعبة. خدام اوس کے۔ اور جو شخص کہ والی ہو اوس کے امر اور اوسکا دروازہ کہولتے

بابها واغلاقه سدان فهو
سادن جمعه سدنة - **اجوب**
من الجوب وهو القطع - **الوعث**
الرمل ويشتد المشي فيه ومنه
وعثاء السفر اى شدته ومشقته
دكادك - واحده دكدك
يقال سهل ودكدك هي ماتلبد
من الرمل بالارض ولم ترتفع
كثيرا - **حبائك** جمع حبيكة يعني
الطريق يعني بها السموات لان فيها
طرق النجوم كذا فسر هذا في مجمع
البحار - **الشم** - من الشمم وهو
ارتفاع قصبة الانف واشراف
الارنبة كناية عن الرفعة والشرف
ذباحا - يقال ذبح اذا طأطأ راسه
كناية عن الخفض والذل - **تلاع**
هي مسائل الماء من علو الى سفل
جمع تلعة وقيل من الاضداد ويقع
على ما انحدر من الارض واشرف
منها - **التبيعة** - هي اسولا دنى ما
تجب فيه الزكوة من الحيوان
كالخمس من الابل والاربعين من
الغنم - **الصريمة** - مصغر الصرمة
هو القطيع من الابل والغنم قيل من
العشرين الى الثلثين والاربعين
والمراد هنا من الغنم مائة واحدى
وعشرون شاة الى المائتين - **المشيرة**

اور بند کرنے کا پس وہ ساون ہے اور اوس کی
جمع سدنۃ - **اجوب** مشتق ہے جوب بمعنی قطع سے
الوعث ریت اور سخت ہوتا ہے چلنا اوس میں
اور اسی سے ہے وعثاء السفر یعنی سفر کی شدت
اور مشقت۔
دکادک اسکا واحد دکدک ہے بولا جاتا ہے
سہلٌ ودکدکٌ وہ ریتہ جو برابر ہو زمین کے اور بہت
اونچا نہ ہو۔
حبائک جمع ہے حبیکہ کی راستہ۔ مراد شاعر کی
اس جگہ آسمان سے ہے کیونکہ اوس میں راستہ ہوتے
ہیں تاروں کے۔ اسیطرح تفسیر کی ہے اس مصرع کی
مجمع البحار میں **الشم** مشتق ہے شمم سے جس کے معنی ناک
کی ڈنڈی کے اونچا ہونے کے ہیں اور اس سے
کنایہ ہے رفعت اور بزرگی سے۔
ذباحا بولا جاتا ہے ذبح جبکہ جھکائے اپنا سر کنایہ ہے
پستی اور ذلت سے۔ **تلاع** پانی بہنے کی جگہ
بلندی سے پستی کی طرف جمع ہے تلعۃ کی اور بعض
نے کہا کہ یہ لغات اضداد سے ہے اطلاق کیا جاتا
ہے پست زمین پر بھی اور بلند زمین پر بھی۔ **التبیعۃ**
ادنی وہ نصاب جس پر زکوۃ آتی ہے جیسے کہ
اونٹ میں پانچ اور بکریوں میں چالیس۔
الصریمۃ تصغیر ہے صرمہ کی۔ اونٹ اور بکریوں
کا گلہ کہا گیا ہے کہ وہ بیس سے لیکر تیس اور
چالیس تک ہے اور مراد یہاں بکریوں سے ایکسو
اکیس سے لیکر دوسو تک ہیں۔
المشیرۃ کھیتی کے بیل۔
الوارادۃ مشتق ہے ورود علی الماء سے مراد

بقر الحرث - الوارادة - من الورود على الماء اراد بها ما يحبس في البيت من المواشي فلا تكون سائمة - لبقة اللبق الخلط يعني لا يخلط الواردة بالسائمة في الزكوة -

وہ جانور جو گھر رکھے جاویں اور جنگل کے چرنیوالے نہ ہوں۔ لبقۃ لبق کے معنی ملانے کے ہیں یعنی نہ ملائے جاویں گھر کے پلے ہوئے جانور زکوۃ کے جانوروں کے ساتھہ۔

هذا عهد بين المهاجرين والانصار وادع فيه يهود وعاهدهم واقرهم على دينهم وشرط لهم واشترط عليهم

یہ معاہدہ ہے آپس میں درمیان مہاجرین و انصار کے اور درمیان یہود کے اس امر پر کہ وہ اپنے دین پر قائم رہیں چند شرطیں کیں

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب من محمد النبي صلى الله عليه وسلم بين المؤمنين والمسلمين من قريش ويثرب ومن تبعهم فلحق بهم وجاهد معهم انهم امة واحدة من دون الناس - المهاجرون من قريش على ربعتهم يتعاقلون بينهم وهم يفدون عانيهم بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو عوف على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة تفدي عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو ساعدة على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة منهم تفدي عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو الحرث على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل طائفة تفدي عانيها بالمعروف والقسط بين المؤمنين وبنو جشم على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے آپس میں درمیان مومنوں اور مسلمانوں کے اور قریش مکہ اور اہل مدینہ میں اور وہ لوگ جنہوں نے اون کی پیروی کر لی ہے اور اونمیں ملگئے ہیں اور اون کے ساتھہ ملکر جہاد کیا ہے اس اقرار پر کہ یہ سب ایک گروہ ہیں اور لوگوں کے مقابلہ میں۔ قریش کے مہاجر اپنی سابق حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپس میں بدستور سابق رکھیں اور اپنے قیدیوں کا فدیہ دیں ایسے مال سے جو ساتھہ خوبی اور انصاف کے ہو درمیان مسلمانوں کے اور بنو عوف اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپس بدستور سابق دیتوں کے رکھیں اور ہر گروہ انکا اپنے قیدیوں کا فدیہ دے ایسے مال سے جو ساتھہ بھلائی اور انصاف کے ہو درمیان مسلمانوں کے اور بنو ساعدہ اپنی اصلی حالت پر رہیں دیتوں کا معاملہ بدستور سابق رکھیں اور اونکا ہر گروہ اپنے قیدیوں کا فدیہ بھلائی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو حارث اپنی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپس میں بدستور سابق رکھیں اور اونکا ہر گروہ اپنے قیدیوں کا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو جشم اپنی

عہد بین المہاجرین والانصار

وكل طائفة منهم تفدى عانيها
بالمعروف والقسط بين المؤمنين
وبنو عمرو بن عوف على ربعتهم
يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل
طائفة تفدى عانيها بالمعروف
والقسط بين المؤمنين وبنو النبيت
على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى
وكل طائفة تفدى عانيها بالمعروف
والقسط بين المؤمنين وبنو الاوس
على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى
وكل طائفة تفدى عانيها بالمعروف
والقسط بين المؤمنين وان المؤمنين
لا يتركون مفرحا بينهم ان يعطوه
بالمعروف فى فداء او عقل وان
يخالف مؤمن مولى مؤمن دونه وان
المؤمنين المتقين على من بغى
منهم او ابتغى دسيعة ظلما او اثم
او عدوان او فساد بين المؤمنين و
ان ايديهم عليه جميعا ولو كان
ولد احدهم ولا يقتل مؤمن مؤمنا
فى كافر ولا ينصر كافر على مؤمن وان
ذمة الله واحدة يجير عليهم ادناهم
وان المؤمنين بعضهم موالى بعض
دون الناس وانه من تبعنا من يهود
فان له النصر والاسوة غير مظلومين
ولا متناصر عليهم وان سلم المؤمنين
واحدة لا يسالم مؤمن دون مؤمن

اصلی حالت پر رہیں کہ معاملہ دیتوں کا بدستور سابق آپسمیں
رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا فدیہ خوبی اور انصاف
بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو عمرو بن عوف اپنی اصلی
حالت پر رہیں معاملات دیت بدستور سابق آپسمیں رکھیں اور ہر گروہ
اونکا اپنے قیدیوں کا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے
ساتھہ ادا کرے اور بنو نبیت اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتونکا
معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا
فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو
اوس اپنی سابق حالت پر رہیں کہ دیتونکا معاملہ آپسمیں بدستور
سابق رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا فدیہ خوبی اور
انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور اس امر پر کہ
مسلمان نہ چھوڑیں آپسمیں کسیکو مصیبت زدہ بلکہ دیں اوسکو
کچھہ مال خیر خواہی کے ساتھہ فدیہ دینے میں یا دیت دینے میں
اور کوئی مسلمان کے غلام آزاد کیے ہوئے کی مخالفت نہ کرے
(اوسکو حقیر جانکر) اور اس بات پر کہ مسلمان پرہیزگار دور کریں اوس
شخص کی جسپر کسی نے بغاوت کی ہو یا طلب کیا ہو مال ظلم سے
یا گناہ یا فساد کی رو سے درمیان مومنین کے اور اس امر پر کہ
اون سب کی مدد کا ہاتھہ اوسپر ہوگا اگرچہ وہ ظالم انہیں سے کسی کی
اولاد ہو۔ اور اس امر پر کہ نہ قتل کرے مومن مومن کو بعوض کافر کے
اور نہ مدد کرے کافر کی مومن کے مقابلہ میں اور اس امر پر کہ ذمہ
اللہ کا ایک ہی پناہ دیجاوے اونپر اونکے ادنی کو۔ اور اس امر
پر کہ مسلمان آپسمیں ایک دوسرے کے دوست ہیں دوسروں کے
مقابلہ میں۔ اور اس امر پر کہ جو شخص کہ یہود میں سے ہماری پیروی کرے
تو اوسکے لئے ہماری جانب سے مدد ہے اور غمخواری ایسی حالت میں کہ
نہ ظلم کیا جاویگا اور نہ اونپر کسیکو مدد دیجاویگی اور اس امر پر کہ
مصالحت مومنین کی ایک ہے نہ صلح کرے کوئی مومن بغیر شمول
دوسرے مومن کے جہاد فی سبیل اللہ میں مگر ایسے امر پر جو

في قتال في سبيل الله الا على سواء
وعدل بينهم وان كل غازية غزت
معنا تعقب بعضها بعضا وان المؤمنين
يبئ بعضهم على بعض بما نال دمائهم
في سبيل الله وان المؤمنين المتقين
على احسن هدى واقومه وانه لا
يجير مشرك مالا لقريش ولا نفسا
ولا يحول دونه على مؤمن وانه من
اعتبط مؤمنا قتلا عن بينة فانه قود
به الا ان يرضى ولي المقتول وان المؤمنين
عليه كافة ولا يحل لهم الا قيام عليه
وانه لا يحل لمؤمن اقر بما في هذه
الصحيفة وآمن بالله واليوم الآخر
ان ينصر محدثا ولا يؤويه وانه من
نصره او آواه فان عليه لعنة الله و
غضبه يوم القيمة لا يؤخذ منه
صرف ولا عدل وانكم ما اختلفتم
فيه من شيء فان مرده الى الله و
الى محمد رسول الله صلى الله عليه
وسلم وان اليهود ينفقون مع
المؤمنين ما داموا محاربين وان
يهود بني عوف امة مع المؤمنين
لليهود دينهم وللمسلمين دينهم و
مواليهم وانفسهم الا من ظلم واثم
فانه لا يوتغ الا نفسه واهل بيته
وان ليهود بني النجار مثل ما ليهود
بني عوف وان ليهود بني الحرث مثل

برابری اور عدل کہتا ہو مسلمانوں میں اور جو جماعت ایک بار
لڑ چکے ہمارے ساتھ تو دوسری جماعت بھیجی جاوے یعنی نوبت
بہ نوبت جماعتیں مسلمانوں کی جہاد کیلئے جاتی رہیں اور اس امر پر کہ
مسلمان آپس میں چشم پوشی کریں اس چیز پر کہ جو انکو مصیبت پہونچے
اسکے راستے میں۔ اور اس امر پر کہ متقی مومن اچھی سیرت اور مستقیم
خصلت پر رہیں اور نہ پناہ دوے کوئی مشرک قریش کے مال اور
جان کو اور نہ حائل ہو مومن کے مقابلہ میں اور جو شخص کہ مار ڈالے
کسی مومن کو جسکا ثبوت گواہوں سے ہو جائے تو اوسکا قصاص
لیا جاوے مگر کہ راضی ہو جائیں مقتول کے رشتہ دار اور مسلمان
سب کے سب اس عہد پر ثابت رہیں نہیں جائز ہے اونکو مگر پابندی
اس عہد کی اور اس بات پر کہ نہیں جائز ہے مسلمان کو جو اقرار
کرے اون باتوں کا جو اس صحیفہ میں ہیں اور ایمان لائے
اللہ اور یوم قیامت پر کہ مدد کرے بدعتی کی اور پناہ دے
اوسکو اور تحقیق جو مدد کریگا بدعتی کی یا پناہ دیگا تو اوسپر
لعنت ہے اللہ کی اور غضب اوسکا قیامت کے دن نہ
قبول کیا جاویگا اوس سے فدیہ اور نہ توبہ اور جب تم اختلاف
کرو کسی امر میں تو رجوع کرو اوسکو اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف اور اس امر پر کہ یہود مسلمانوں کے برابر مالی
عرفہ دیں جبتک کہ وہ لڑتے رہیں اور اس امر پر کہ یہود بنی
عوف مسلمانوں کی ایک گروہ شمار کیے جاوینگے یہود اپنے دین پر
رہیں اور مسلمان اپنے دین پر خود اور اونکے موالی مگر جو زیادتی
کرے یا گناہ کرے پس وہ نہیں ہلاک کریگا مگر اپنی جان کو اور
اپنے اہل بیت کو اور بنی نجار کے یہود کے ساتھ وہی
معاملہ ہے جو یہود بنی عوف کے ساتھ ہے اور یہود بنی
حارث کے لیئے بھی وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے
لیئے ہے اور یہود بنی ساعدہ کے لئے وہی معاہدہ ہے
جو یہود بنی عوف کے لیئے ہے اور یہود بنی جشم کے لئے

مالیهود بنی العوف وان لیهود بنی ساعدة مثل مالیهود بنی عوف وان لیهود بنی جشم مثل مالیهود بنی عوف وان لیهود بنی الاوس مثل مالیهود بنی عوف وان لیهود بنی ثعلبة مثل مالیهود بنی عوف الا من ظلم واثم فانه لا یوتغ الا نفسه واهل بیته وان جفنة بطن من ثعلبة کانفسهم وان لبنی الشطنة مثل مالیهود بنی عوف وان البر دون الاثم وان موالی ثعلبة کانفسهم وان بطانة یهود کانفسهم وانه لا یخرج منهم احد الا باذن محمد صلی الله علیه وسلم وانه لا ینحجز علی ثار جرح وانه من فتك فبنفسه فتك واهل بیته الا من ظلم وان الله علی ابر هذا وان علی الیهود نفقتهم وعلی المسلمین نفقتهم وان بینهم النصر علی من حارب اهل هذه الصحیفة وان بینهم النصح والنصیحة والبر دون الاثم وانه لم یاثم امرأ بحلیفه وان النصر للمظلوم وان الیهود ینفقون مع المؤمنین ماداموا محاربین وان یثرب حرام جوفها لاهل هذه الصحیفة وان الجار کالنفس غیر مضار ولا اثم وانه لا تجار حرمة الا باذن اهلها وانه

وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے لئے ہے اور یہود بنی اوس کے لئے وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے لئے ہے اور یہود بنی ثعلبہ کے لئے وہی عہد ہے جو یہود بنی عوف کے لئے ہے مگر جو ظلم کرے یا گناہ کرے پس وہ نہیں ہلاک کریگا مگر اپنی جان کو اور اپنی اہل بیت کو اور تحقیق قبیلہ جفنہ ثعلبہ کے قبائل میں شمار کیا جائے. اور بنی شطنہ کے لئے وہ معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے لئے ہے نیکوکاری بدکاری کے حکم میں نہیں رکھی جاوے گی اور قبیلہ ثعلبہ کے موالی مثل ثعلبہ کے شمار ہونگی اور حلیف یہود کے مثل یہود کے شمار کئے جاوینگے اور نہیں نکلے گا اون میں سے کوئی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اور نہ حائل آئیں گے کسی زخم کے قصاص پر اور جو شخص کہ بدعہدی کریگا پس اوس نے اپنے نفس کے ساتھ بدعہدی کی مگر مظلوم۔ اور اللہ مددگار اس نامہ کے پورا کرنے والے کا ہے اور یہود پر نفقہ اونکا ہے اور مسلمانوں پر نفقہ اونکا ہے اور اس میں اون کو مدد دینا ہوگی اوس شخص کے مقابلہ جو اس صحیفہ کے معاہدین سے لڑے اور آپس میں بھلائی اور خیر خواہی کھیں اور نیکی کو گناہ کے برابر نہ سمجھیں اور مرد گنہگار نہ سمجھا جائے اپنے حلیف کی بدکاری سے اور مظلوم کی مدد کی جائے اور یہود مالی صرفہ دیں مسلمانوں کے ساتھ جب تک کہ وہ لڑیں اور وسط یثرب حرم ہے اس صحیفہ والوں کے لئے اور پڑوسی مثل اپنے سمجھا جائے نہ ضرر دیا جائے اور نہ گنہگار سمجھا جائے۔ اور نہ پناہ دیجاوے کسی کے آبرو مگر اوس کے اہل کے اذن سے اور اس امر پر کہ جب ہو کوئی حادثہ اس صحیفہ کے

ما كان بين اهل هذه الصحيفة من
حدث او اشتجار يخاف فساده فان
مرده الى الله عز وجل والى محمد
رسول الله صلى الله عليه وسلم و
ان الله على اتقى ما فى هذه الصحيفة
وابره وانه لا تجار قريش ولا من نصرها
وان بينهم النصر على من دهم يثرب و
اذا دعوا الى صلح يصالحونه ويلبسونه
فانهم يصالحونه ويلبسونه وانهم اذا
دعوا الى مثل ذلك فانه لهم على
المؤمنين الا من ضارب فى الدين
على كل اناس حصتهم من جانبهم
الذى قبلهم وان يهود الاوس
مواليهم وانفسهم على مثل
ما لاهل هذه الصحيفة مع البر
المحض من اهل هذه الصحيفة
وان البردون الاثم لا يكسب
كاسب الا على نفسه وان الله على
اصدق ما فى هذه الصحيفة و
ابره وانه لا يحول هذا الكتاب
دون ظالم او اثم وانه من
خرج امن ومن قعد امن بالمدينة
الا من ظلم او اثم وان الله جار
لمن بر واتقى ومحمد رسول الله
صلى الله عليه وسلم +

معاہدین میں یا کوئی اختلاف ہو جس میں فساد کا اندیشہ
ہو پس رجوع کیا جاوے اوسکا طرف اللہ عز وجل
اور محمد رسول اللہ صلعم کے اور اللہ تعالیٰ رضامند ہی
اوس شخص سے جو پورا کرنے والا ہے اس صحیفہ کا اور
نہ پناہ دیے جاویں قریش اور نہ اونکے مددگار اور
آپ میں مدد کریں مقابلہ میں اوس شخص کے جو حملہ کرے
یثرب پر۔ جبکہ وہ بلائے جائیں طرف کسی صلح کے کہ مصالحت
کریں اور مل لیں تو چاہیئے کہ صلح کریں اور مل لیں۔ اور جب
وہ صلح وغیرہ کی طرف بلائے جائیں تو مسلمانوں پر
اون کی مددگاری ہے مگر جو شخص کہ دین میں لڑے
اور ہر آدمی پر حصہ رسد واجب ہے اپنے
گنہگار اور اسیر کا حساب جو اون میں سے ہے اور
یہود اوس موالی اور خود اوسی معاہدہ پر ہیں جو اس
صحیفہ والوں سے کیا گیا ہے پوری وفاداری کے
ساتھ اس صحیفہ والوں سے اور نیکوکاری مثل
بدکاری کے شمار نہیں کی جاوے گی۔
نہیں گناہ کمائے گا کوئی مگر اپنی جان پر اور اللہ تعالیٰ
خوش ہے اس صحیفہ میں سچے رہنے والے سے
اور یہ کتاب حائل نہیں ہوگی ظالم اور گنہگار کے
لئے اور جو شخص کہ مدینہ سے جائے یا وہاں
آئے امن میں ہے مگر ظالم یا گنہگار۔
اور تحقیق اللہ پناہ دینے والا ہے اوس شخص
کا جو شخص کہ وفاداری کرے اور پرہیزگار رہے
اور محمد رسول اللہ بھی۔

غرائب ما فی هذا الکتاب

وہ لغات جو اِس فرمان میں آئے ہیں

ربعتھم - ویروی - علی رباعتھم من ربع
ای ثبت وربا عۃ الرجل وربعتہ شانہ
وحالہ التی ھو رابع ای ثابت
علیھا فالمراد انھم علی امرھم
الذی کانوا علیہ من قبل **یتعاقلون**
العقل الدیۃ واصلہ ان من یقتل
یجمع الدیۃ من الاھل فیعقلھا بفناء
اولیاء المقتول ای یشدھا فی عقلھا
لیصلھا الیھم ویقضوھا منہ یقال
عقل البعیر عقلا والعاقلۃ العصبۃ
والاقارب من قبل الاب الذین
یاتون دیۃ قتیل - **المعاقل**
جمع معقلۃ وھی الدیۃ یقال بنو
فلان علی معاقلھم التی کانوا علیھا
والمراد یکونون علی ما کانوا علیہ
من قبل فی اخذ الدیات واعطاءھا
عانیھم - العانی ھو الاسیر وکل
من ذل واستکان وخضع فقد عنی
یعنی ومنہ حدیث فک العانۃ وفکہ
تخلیصہ بفداء ونحوہ من ایدی الکفار
قولہ بالقسط - ای بالعدل
فالعطف تفسیری - **قولہ مخرجا**
قیل ھو القتیل یوجد بفلاۃ
ولا یکون قریبا من قریۃ فانہ یودی

ربعتھم اور ایک روایت ہے علی رباعتھم مشتق ربع سے
یعنی ثابت رہے۔ اور رباعۃ الرجل اور ربعۃ الرجل۔ اوسکا
حال اور اوس کی شان۔ التی ھو رابع یعنی جسپر وہ
ثابت ہے۔ پس مراد یہ ہے کہ وہ اپنے اِس امر پر
رہیں جسپر تھے اِس سے اول۔ **یتعاقلون** عقل
بمعنی دیت۔ اور اصل معنی یہ ہیں کہ جو شخص کہ مار ڈالا جاے
تو جمع کی جاتی ہے دیت اوس کے اہل سے۔ پس
دیت دیجاتی ہے اوس اولیا مقتول کو یعنی باندھا
جاتا ہے اوسکو تاکہ پہونچا دیا جاوے اون کی طرف
اور ادا کریں وہ دیت اوس سے بولا جاتا ہے عقل البعیر
عقلا۔ اور عاقلہ کے معنی ہیں عصبہ اور رشتہ دار باپ
کی جانب سے جو دیتے ہیں دیت قتیل کی **المعاقل**
جمع معقلۃ کی جس کے معنی دیت کے ہیں بولا جاتا ہے
بنو فلان علی معاقلھم التی کانوا علیھا۔ اور مراد اِس سے
یہ ہے کہ رہیں وہ اوسی حالت پر جسپر تھے اِس سے
اول۔ دیتین لینے اور اوس کے دینے میں
عانیھم۔ عانی یعنی قیدی۔ اور ہر وہ شخص جو ذلیل ہو
اور عاجز ہو پس بولا جاتا ہے معنے یعنی۔ اور اسی سے
ہے حدیث فک العانۃ کی۔ اور فک اوسکا یعنی چھوڑانا
فدیہ دے کر کفار کے ہاتھ سے۔
قولہ بالقسط یعنی عدل کے ساتھ۔ پس عطف تفسیری
ہے۔ **قولہ مخرجا** کہا گیا ہے کہ وہ قتیل جو پایا جاے
جنگل میں اور نہ ہو قریب آبادی کے پس ادا کی جاوے
گی دیت اوس کے بیت المال سے اور نہیں

من بیت المال ولا یبطل دمه وقیل
من لا عشیرة له وقیل هو بالهاء
المهملة وهو المثقل بحق دیة او
فداء او غرم - **قوله وسیعة**
من الدسع وهو الدفع والمراد انه
طلب دفعا علی سبیل الظلم فاضافه
الیه وهو اضافة بمعنی من ویجوز ان
یراد بالدسیعة العطیة ای ابتغی منهم
ان یدفعوا الیه علی وجه ظلمهم
ای کونهم مظلومین او اضافها ای
ظلمه لانه سبب دفعهم لها - **قوله
یجبر** - من جبر العظم المکسور
وفی الحدیث واجبرنی وفی حدیث
آخر واجبرهم من جبرة الوهن
اذا اصلحه وجبرة المصیبة اذا فعلت
مع صاحبها ما ینساها به ورددت
علیه ما ذهب منه او عوضته عنه
قوله اعتبط - الاعتباط فی الاصل
الموت بغیر علة یقال مات عبطة
ای شابا صحیحا وعبطت الناقة
ذبحتها من غیر مرض والمراد من
قتله بلا جنایة ولا جریرة - **قوله
لا یوتغ** من وتغ وتغا واوتغه غیره
ای هلکه او اهلکه ومنه حدیث
الامارة حتی یکون عمله هو الذی
یطلقه او یوتغه ای یهلکه - **قوله
بطانة یهود** - بطانة الرجل

باطل ہوگا اوسکا خون اور بعض نے اس کے معنے کہے
ہیں کہ وہ مقتول جس کے کنبے والے نہ ہوں۔ اور بعض
نے کہا ہے کہ وہ حا مہملہ سے ہے جس کے معنی ہیں
وہ قیدی جو دیت یا فدیہ یا قرض کی وجہ سے قید ہو **قولہ**
دسیعۃ مشتق ہے دسع سے جس کے معنی دفع کرنے
کے ہیں اور مراد اس سے یہ ہے کہ وہ طلب کرے
علی سبیل الظلم پس اضافت کی اوس کی طرف اور وہ
اضافت بمعنی من ہے۔ اور جائز ہے کہ مراد دسیعہ سے
عطیہ ہو یعنی چاہا جاوے اون سے کہ دین وہ اونکو
عطیہ اونکے ظلم کے طریقہ پر یعنی ہوں وہ مظلوم یا اضافت
کی ہے اوسکی یعنی اوسکا ظلم اسوجہ سے وہ سبب اوس عطیہ کے
دینے کا اونکو **قولہ یجبر** مشتق ہے جبر العظم المکسورہ سے یعنی جوڑنا
ٹوٹی ہوئی ہڈی کا اور حدیث میں ہے واجبرنی۔ اور دوسری
حدیث میں ہے کہ واجبرہم۔ مشتق ہے جبرۃ الوہن سے
جبکہ درست کردے تو اوسکو اور جبرۃ المصیبۃ سے جبکہ
مصیبت زدہ کے ساتھ ایسا کام کرے جس سے وہ
اپنی مصیبت بھول جائے اور دیدے تو اوسکو وہ چیز
جو جاتی رہی ہو اوس سے یا عوض کردے اوسکا **قولہ**
اعتبط۔ اعتباط کے اصل معنی ہیں مرنا بغیر بیماری کے۔ بولا جاتا
ہے مات عبطۃ اے جوان تندرست اور بولا جاتا ہے عبطت
الناقۃ یعنی ذبح کیا میں نے اوسکو بغیر بیماری کے اور مراد
مار ڈالنا ہے بے گناہ اور بے قصور۔ **قولہ لا یوتغ** مشتق
ہے وتغ وتغا و اوتغہ غیرہ سے اے ہلاک کیا اوسکو یا
مروا ڈالا اوسکو اور اسی سے ہے حدیث امارۃ کی کہ
یہاں تک کہ ہو اوسکا کام ہلاک کردے اوسکو۔
قولہ بطانۃ یہود۔ بطانۃ الرجل۔ ہم صحبت اوس شخص کے
اور رازداں اوس کے اور دخیل اوس کے کاموں میں

جلساءه وصاحب سره وداخلة امره
الذی یشاوره فی احواله ومنه حدیث
من نبی ولا خلیفة الا کانت له بطانتان
قوله لا ینحجز - الانحجاز الحیلولة
والثأر القصاص **والفتك** الغدر
والخدعة - **قوله اشتجار** - وهو
المنازعة ومنه المشاجرة -
وفی هذا الکتاب مسائل کثیرة کل
فصل منها مسئلة وهذه الصحیفة
یدل علی ان یجوز اصطلاح المؤمنین
مع الکفار اذا اصطلحوا المؤمنین
بعضهم مع بعض -

وہ جن سے مشورہ لے اپنے احوال میں اور اسی
سے وہ حدیث کہ نہیں ہے کوئی نبی اور نہ کوئی خلیفہ
مگر کہ اوس کے دو بطانہ ہوتی ہیں دو وزیر مشیر
قولہ لا ینحجز۔ انحجاز۔ حائل ہوجانا۔
ثار۔ قصاص۔ اور **فتک**۔ غدر اور مکر۔
قولہ اشتجار۔ جھگڑا کرنا اور اسی سے
مشاجرت۔
اور اس فرمان میں مسائل بہت ہیں ہر جملہ ایک
مسئلہ ہے اور یہ صحیفہ دلالت کرتا ہے اس بات
پر کہ جبکہ مسلمان باہم صلح کریں تو جائز ہے صلح کرلینا
اوسی صلح میں کفار کے ساتھ۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لضجیع بن عبد الله البکائی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ضجیع بن عبد اللہ بکائی کو

ذکر الحافظ واخرج ابن الاثیر فقال
انبأنا یحیی بن محمود اذنا باسناده الی
ابن ابی عاصم قال حدثنا الحسن بن
علی قال حدثنا الفضل بن دکین
قال اخرج الینا عبد الملك بن عطاء
البکائی کتابا من النبی صلی الله علیه
وسلم فقال اکتبوه ولم یسل علینا
وزعم ان ایمن بنت الضجیع حدثته
به فاذا فیه -
هذا کتاب من محمد رسول الله صلی
الله علیه وسلم للضجیع ومن تبعه من
اسلم واقام الصلوة واتی الزکوة

ذکر کیا حافظ نے اور تخریج کی ابن اثیر نے پس کہا
کہ خبر دی ہمکو یحیی ابن محمود نے سنا کر اپنی سند سے جو
پہونچتی ہے ابن ابی عاصم تک کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
حسن بن علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضل بن دکین
نے کہا کہ نکالی ہمارے لئے عبد الملک بن عطار بکائی
نے ایک تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
پس کہا کہ لکھو اوسکو اور نہیں پڑھا اوسکو ہم پر اور گمان
کیا اوسنے کہ ایمن بنت الضجیع نے حدیث بیان کی
اوس کی تو اوسمیں تھا کہ۔
یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا ضجیع اور اوس شخص
کے واسطے جو پیروی کرے اوس کی مسلمان اور نماز
پڑھے اور زکوۃ دے اور اطاعت کرے اللہ اور

یہ کتاب ضجیع بن عبداللہ

واطاع الله ورسوله واعطى من المغنم
خمس الله ونصر نبي الله واشهد على
اسلامه وفارق المشركين فانه آمن
بامان الله وامان محمد صلى الله عليه وسلم
قال الحافظ ورواه ابن شاهين من
طريق عبد الرحيم بن زيد البارقي
عن عقبة بن وهب البكائي عن الضجيع
نحوه واشار ابن الكلبي الى هذا الحديث
فقال وفد الى النبي صلى الله عليه وسلم
فكتب له كتابا وهو عندهم۔

اوس کے رسول کی اور دے خمس حصہ مال غنیمت
کا اور مدد کرے اللہ کے نبی کی اور گواہ بنائے اوسکو
اپنے اسلام پر اور علیحدہ رہے مشرکین سے پس وہ امن
میں اللہ کی اور امن میں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
کہا حافظ نے اور روایت کیا اسکو ابن شاہین نے
عبد الرحیم بن زید بارقی کے طریقہ سے وہ روایت
کرتے ہیں عقبہ بن وہب بکائی سے وہ ضجیع سے مثل اس
کے۔ اور اشارہ کیا ہے ابن کلبی نے اس حدیث کی طرف پس
کہا کہ آئے وہ ضجیع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
پس لکھا اونکے لیے فرمان اور وہ اونکے پاس ہے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لفروة بن عمرو الجذامي وكان عاملا في الروم من قيصر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے فروہ بن عمرو جذامی کو جو عامل تھے روم میں قیصر کی جانب سے

۷۲ کتاب الی فروة بن عمرو

قال الحافظ ساق ابن سعد عن الواقدي
عن معمر وغيره عن الزهري عن
عبيد الله عن ابن عباس وساق من
طريق اخرى عن اربعة من الصحابة
قالوا ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم لما رجع من الحديبية في ذي
الحجة سنة ست ارسل رسله الى
الملوك يدعوهم الى الاسلام
فذكر القصة وفيها قال وكان فروة
عاملا لقيصر على عمان من البلقاء
فكتب فروة الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم باسلامه وارسل اليه
بهدية مع رجل من قومه يقال
له مسعود بن سعد فقرأ رسول الله

کہا حافظ نے کہ بیان کیا ہے ابن سعد نے واقدی سے
وہ روایت کرتے ہیں معمر وغیرہ سے وہ زہری سے
وہ عبید اللہ سے وہ ابن عباس ؓ سے۔ اور بیان کی
دوسرے طریقہ سے چار صحابہ سے روایت کرکے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ لوٹے حدیبیہ سے
سنہ ۶ ہجری میں تو بھیجے آپ نے قاصد پادشاہوں
کے پاس جو اونکو دعوت اسلام کرتے تھے۔ پس
ذکر کیا قصہ۔ اور اوس میں کہا کہ فروہ عامل تھے
قیصر کے عمان پر جو بلقاء کے توابع سے ہے پس
لکھی فروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے
اسلام کی خبر اور بھیجا آپ کو ہدیہ اپنی قوم کے ایک
شخص کے ساتھ جس کا نام مسعود بن سعد تھا پس
پڑھا رسول اللہ نے اونکا خط اور قبول کیا اونکا
ہدیہ اور انعام دیا اون کے قاصد کو پانچ سو درہم

صلے اللہ علیہ وسلم کتابہ وقبل ھدیتہ واجاز رسولہ خمسمائۃ درھم - انتھے

وذکر صاحب المصباح ایضا ھذہ القصۃ بروایۃ ابن الجوزی عن رامل بن عمرو الجذامی وقال فیہ اسلم فروۃ وبعث الیہ صلے اللہ علیہ وسلم ببغلۃ بیضاء وفرس وحمار واثواب وقباء سندس فکتب الیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم -

من محمد رسول اللہ الی فروۃ بن عمرو اما بعد فقد قدم علینا رسولک وبلغ ما ارسلت بہ وخبر عما قبلکم واتانا باسلامک فان اللہ قد ھداک بھداہ -

وبلغ ملک الروم اسلام فروۃ فدعاہ وقال لہ ارجع من دینک قال لا افارق دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم وانک تعلم ان عیسے قد بشر بہ فحبسہ ثم اخرجہ فصلبہ -

انتھے اور ذکر کیا صاحب مصباح نے بھی اس قصہ کو بروایت ابن جوزی رامل بن عمرو جذامی سے اور کہا اوس میں کہ اسلام لائے فروہ اور بھیجا رسول اللہ کو ایک سپید خچر اور ایک گھوڑا اور گدھا اور کپڑے اور ایک سندس کی قبا پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کہ

(فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے فروہ بن عمرو کی طرف۔

حمد بعد اس کے (معلوم ہو کہ) آیا ہمارے پاس تمہارا قاصد اور پہونچی وہ چیز جو بھیجی تو نے اور خبر دی تمہارے حالات کی اور خبر دی تمہارے اسلام کی پس اللہ نے ہدایت کی ہے تجھکو اپنی جانب سے۔

اور خبر پہونچی قیصر روم کو فروہ کے اسلام کی پس بلایا اوسکو اور کہا لوٹ جا اپنے دین سے کہا کہ نہیں چھوڑوں گا دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تحقیق تو جانتا ہے کہ عیسی علیہ السلام نے خوشخبری دی تھی انکی۔ پس قید کر دیا ان کو پھر سولی دیدی۔

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم الی قیس بن مالک الارحبی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن مالک ارحبی کو

قال الحافظ وابن الاثیر اخرج ابن مندۃ من طریق عمرو بن یحیے بن عمرو بن سلمۃ الھمدانی قال حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی قیس بن مالک الارحبی

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ نے عمرو بن یحیی بن عمرو بن سلمہ ہمدانی کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمان) لکھا قیس بن مالک ارحبی کی طرف کہ

سلام علیک اما بعد فانی استعملتك
علی قومك عربهم وحمورهم ومواليهم
واقطعتك من ذرة نسار مائتی صاع
ومن زبيب خيوان مائتی صاع جار
ذلك لك ولعقبك من بعدك ابدًا ابدًا ابدًا
قال الحافظ وهو طرف من الذی اخرجه
ابن شاهين من طريق المنذر بن
محمد البابوسی قال حدثنا ابی وحسين
بن محمد عن هشام بن الكلبی بسنده
وفيه - انه راجع الی النبی صلی الله
عليه وسلم قيس بان قومه قد اسلموا
فقال نعم وافد القوم واشار باصبعه
اليه وكتب عهده علی قومه همدان
عربها ومواليها وخلائطها ان
يسمعوا له ويطيعوا وان لهم ذمة
الله ما اقاموا الصلوة واتوا الزكوة
واطعمه ثلثمائة فرق جارية ابدًا من
مال الله عز وجل -
كذا ذكره الزرقانی فی وفد همدان
وقال لا منافاة بين هذا وبين
ما روی فی هذا الوفد ان امر
عليهم مالك بن نمط واستعمل علی
من اسلم من قومه لاحتمال انه
شرك مع قيس بعد ذلك مالك
ابن نمط - حمورهم - جاء فی الحديث
بُعِثْتُ الی الاحمر والاسود ای العجم
والعرب لان الغالب علی العجم الحمرة

سلام ہو تجھپر بعد حمد کے دمعلوم ہو کہ) عامل بنایا مینے
تجھکو تیری قوم پر عرب عجم موالی وغیرہ پر۔ اور مقرر کیا
مینے تیرے لیے ذمار کی جوار میں سے دوسو صاع اور
خیوان کے انگوروں میں سے دوسو صاع۔ جو جاری ہیں
گے تیرے لئے اور تیرے بعد تیری اولاد کے لئے
ہمیشہ ہمیشہ ہمیشہ۔ کہا حافظ نے کہ وہ ایک ٹکڑا ہے اوس
حدیث کا جسکی تخریج کی ہے ابن شاہین نے منذر بن محمد
بابوسی کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے میرے
باپ اور حسین بن محمد نے ہشام بن کلبی سے روایت کر کے
اپنی سند سے اور اوسمیں ہے کہ لوٹے قیس رسول اللہ کی
خدمت میں اِس خبر کے ساتھ کہ اونکی قوم اسلام لے
آئی آپنے فرمایا کہ اچھا ہے ایلچی قوم کا اور اشارہ
کیا اپنی انگلی سے انکی طرف اور لکھا اونکے لئے عہد اونکی
قوم ہمدان پر وہاں کے عرب اور موالی اور خلائط وغیرہ
کے لئے۔ کہ مانیں اونکا حکم اور اطاعت کریں اور یہ کہ اون
کے لئے ذمہ اللہ کا ہے جبتک کہ وہ نماز پڑہیں اور زکوۃ دیں
اور دیئے جاویں تین سو فرق پیمانہ۔ جو جاری رہینگے
اللہ عز وجل کے مال سے۔
اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زرقانی نے وفد ہمدان میں اور کہا
کہ کوئی منافات نہیں ہے اسکے درمیان میں اور اوس
حدیث کے درمیان میں جو روایت کی گئی ہے اس
وفد کے بارہ میں کہ امیر بنایا اونپر مالک بن نمط کو اور
عامل بنایا اونکو اونکی قوم کے مسلمانوں پر بوجہ احتمال اس
امر کے کہ شریک کر دیا ہو بعد اسکے قیس کے ساتھ مالک بن
نمط کو۔ حمورہم حدیث میں آیا ہے کہ بُعِثْتُ یعنی بھیجا
گیا میں احمر و اسود یعنی عجم اور عرب کی طرف اسوجہ
سے کہ غالب رنگ عجم میں سرخی اور سپیدی ہے۔

والبیاض وعلی العرب الادمۃ والسمرۃ	اور عرب میں گندم گوں ہونا۔

ھذا ما کتبہ صلعم لقیلۃ بنت مخرمۃ التیمیۃ

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے قیلہ بنت مخرمہ تمیمیہ کو

قال الحافظ روی الطبرانی وابن مندۃ من طریق عبد اللہ بن حسان العنبری عن صفیۃ ودحیبۃ ابنتی علیبۃ وکانتا ربیبتی قیلۃ کانت قیلۃ جدۃ ابیہما عن قیلۃ انہا کانت تحت حبیب بن ازہر احد بنی جناب فولدت نساء ثم توفی فانتزع بناتہا منہا اثوب بن ازہر وھو عمہن فخرجت تبتغی الصحابۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اول الاسلام ای اسلام قومہا فبکت جویریۃ منہن وھی اصغرھن حدیباء کانت قد اخذتہا الذمۃ علیہا سبیج من صوف فاحتملتہا معہا فبینما ھما یرتکبان الجمل اذ انتفجت الارنب فقالت الحدیباء القصیۃ لایزال کعبک اعلی (من کعب اثوب) فی ھذا الحدیث ابدا ثم سنح الثعلب سمتہ اسما غیر الثعلب) فقالت فیہ ما قالت فی الارنب فبینما ھما یرتکبان الجمل اذ برک واخذتہ رعدۃ فقالت الحدیباء اخذتہ

کہا حافظ نے روایت کیا ہے طبرانی اور ابن مندہ نے عبد اللہ بن حسان عنبری کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں صفیہ اور دحیبہ سے جو بیٹی ہیں علیبا کی اور وہ دونو پرورش کردہ تہیں قیلہ کی اور تہیں قیلہ اون کے باپ کی نانی وہ روایت کرتی ہیں قیلہ سے کہ وہ منکوحہ تہیں حبیب بن ازہر کی جو ایک شخص تھے بنی جناب کے۔ پس پیدا ہوئیں اون سے لڑکیاں پہر مرگئے اون کے خاوند اور چہین لیں اونکی بیٹیاں ان سے اثوب بن ازہر نے جو اونکا (لڑکیونکا) چچا تہا۔ پس نکلیں یہ رسول اللہ کیخدمت میں حاضر ہونے کی غرض سے اپنی قوم کے شروع اسلام کے زمانہ میں۔ پس روئی ایک لڑکی اون میں سے اور وہ سب سے چھوٹی ہتی حدیبار سے لیا تہا اوسپر زمہ۔ اوسپر ایک قمیص تہا صوف کا پس ساتھ لے لیا اوسکو جبکہ وہ سوار ہوتی تہیں اونٹ پر تو بہاگا ایک خرگوش پس کہا حدیبا نے کہ اسکے پیچھے لگ جاؤ قسم اللہ کی ہمیشہ ہم بلند رہیں گے اثوب سے اس معاملہ میں پہر ظاہر ہوئی لومڑی جس کا نام اوس نے ثعلب کے سوا کچھ اور لیا تہا۔ پس کہا اس کے بارہ میں یہی وہی جو کہا تہا خرگوش کے بارہ میں۔ پس وہ سوار ہوتی تہیں اونٹ پر کہ وہ بیٹھ گیا اور اوسکو کپکپی لگ گئی۔ پس کہا حدیبار نے کہ تجہپر مصیبت آگئی اور امانت لے لی جاوے گی۔ بیان کیا راوی نے پس کہا

والامانة اخذت (اثوب) قال فقلت
واضطررت اليها ويحك ما اصنع
قالت قلبي ثيابك ظهورها لبطونها
وتدحرجي ظهرك لبطنك و قلبي
احلاس جملك ثم خلعت سبيجها
فقلبتها ثم تدحرجت ظهرها
لبطنها ففعلت ما امرته به فانتقض
الجمل فقام (فناخ وباخ) فقالت
اعيدي عليه (اذانك) ففعلت ثم
جاء يرتد فاذا اثوب يسعى على آثارنا
بالسيف صلتا فوالينا الى رجواء ضخم
فداراه حيث القى الجمل الى رواق
البيت الاوسط وكان جملا ذلولا
ثم اقتحمت داخله فادركني اثوب
بالسيف فاصابت (ظبية طائفة)
من فروتية فقال القي الى ابنة اخي
يادبار فرمت بها اليه فجعلها على
منكبيه وذهب بها فكنت اعلم به
من اهل البيت مضيت الى اخت
لي ناكح في بني شيبان ابتغي الصحابة
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فبينا انا عنده ذات ليلة من الليالي
تحسب اني نائمة اذ جاء زوجها من
السامر فقال وابيك لقد وجدت
لقيلة صاحب صدق فقالت اختي
من هو قال هو حريب بن حسان
الشيباني (غاديا) ذا صباح وافد بكر بن

سینے اور مضطر ہوئی میں اوس کی طرف کہ خرابی
ہو تیری اب میں کیا کروں کہا کہ اپنے کپڑے الٹے
کر لے اور زمین پر لوٹ پوٹ۔ اور اپنے اونٹ کا تیرو
اُلٹا کر دے پھر اوتارا اوس نے اپنا قمیص پس اُلٹا
کر لیا اوسے پھر زمین پر لوٹی قیلہ کہتی ہیں پس کیا میں نے
جس کا اوس نے مجھے حکم دیا تھا پس اٹھا اونٹ اور
کھڑا ہوا۔ پھر لوٹ گیا۔ پس کہا صدیار نے پھر لوٹا اوسی
بات کو جو تیرے علم میں ہے پھر میں نے وہی کیا پھر
وہ دوڑنے لگا پس ناگہاں اثوب دوڑتا آتا تھا ہمارے
پیچھے ننگی تلوار سے پس پوشیدہ ہو گئیں وہ دونوں ایک بڑے
غار کی طرف۔ پس گھوما اوس غار کے گرد اور بٹھا دیا
اونٹ اوس کھوہ کے وسط میں اور اونٹ شائستہ تھا
پس گھس گئی میں غار کے اندر تو پالیا مجھے اثوب نے
تلوار کے ساتھ۔

پس کہا کہ دیدے مجھے میرے بھائی کی بیٹی
اے دیار۔ پس پھینکدیا میں نے اوسکو اوسکی طرف
پس اوس کو کندھے پر بٹھایا اور لیگیا پس میں زائد
جانتی تھی اوس کا حال اہل بیت میں سے پس گئی میں
میری بہن کے پاس جس کا نکاح ہوا تھا بنی شیبان
میں جانا چاہتی تھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں پس میں ایک رات ایسی لیٹی ہوئی تھی
کہ گویا میں سو رہی ہوں کہ آیا اوس کا خاوند جانوروں
کی چراگاہ سے۔ اور کہا قسم تیرے باپ کی پالیا میں نے
قیلہ کے لیے سچا دوست۔ میری بہن نے پوچھا وہ کون
ہے کہا وہ حریب بن حسان شیبانی ہے۔ جو اعلان
کے ساتھ جا رہا ہے۔

ایلچی بنکر قوم بکر بن وائل کا کہا میری بہن نے۔ قرابی ہو

وائل فقالت اختی الویل لی لا تخبر
بهذا اختی فیذهب معها الی بکر بن
وائل (من سمع الارض وبصرها)
لیس معها من قومها رجل قال لا اذکره
لها قالت وانا غیر ذاکرة لهذا فغدوت
فشددت علی جملی وسمعت قائلا
یقول - فتشددت عنه فوجدته
غیر بعید وسالته الصحبة فقال نعم
وکرامة (ورکابة مناخة) عنده فخرجنا
معه صاحب صدق حتی قدمنا علی
رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو
یصلی بالناس صلوة الغداة قد اقیمت
حین شق الفجر والنجوم شابکة فی
السماء والرجال لا تکاد تعارف مع
ظلمة اللیل فصففت مع الرجال
وانا امرأة حدیثة عهد بالجاهلیة
فقال لی الرجل الذی یلینی من
الصف امرأة انت ام رجل فقلت
لا بل امرأة فقال انك کدت
تفتننی فی الصلوة فصلی وراءك
فی النساء فاذا صف من النساء
قد حدث عند الحجرات لم اکن
رأیته حین دخلت فکنت معهن
فلما طلعت الشمس دنوت فکنت
اذا رأیت رجلا ذا رداء وذا قشر
طمح الیه بصری لاری رسول الله
صلی الله علیه وسلم فوق الناس فلما

میری مت خبر کرنا اس کی میری بہن کو پس چلی جاویگی
وہ اخی بکر بن وائل کے ساتھہ (قولہ من سمع الارض یعنی
اسکو مخفی رکھہ کہ زمین کے کان بھی نہ سنیں) نہیں ہوگا
اوس کی قوم میں سے کوئی کہا کہ نہیں ذکر کیا ہے مینے
اوس سے کہا میری بہن نے کہ اور میں بھی نہیں
ذکر کروں گی اسکا اوس سے پس صبح کی مَیں نے اور
کاٹھی کسی اپنے اونٹ پر اور سُنا مَیں نے ایک کہنے
والے کو جو کہہ رہا تہا پس تلاش کیا مَیں نے اسکو
پس پایا مَیں نے اوسکو قریب اور سوال کیا مَیں نے
اوس سے ہمراہی کا اقرار کیا اور کہا مرحبا (ساتھہ چلنا ساتھہ
ٹھہرنا مراد ہمراہی اپنے ساتھہ) پس ہم اوس سچے دوست
کے ہمراہ چلے یہانتک کہ آئے ہم رسول اللہ کے
پاس اور آپ لوگوں کو صبح کی نماز پڑہا رہے تھے اور
کہڑی ہوئی تہی نماز جبکہ صبح نکل چکی تہی اور ستارے
پہیلے ہوئے تھے آسمان میں اور لوگ پہچانتے نہیں جاتے
تھے رات کے اندھیرے کی وجہ سے. پس میں مردوں
کی صف میں کھڑی ہوگئی اور میں ایسی عورت تہی جو
جدید اسلام لائی تھی پس پوچھا مجھے اوس شخص نے
جو میرے برابر صف میں تہا کہ تو عورت ہے یا مرد
مینے کہا نہیں بلکہ عورت ہوں تو اوس نے کہا کہ تونے
میری نماز ہی خراب کی تہی نماز پڑھ اپنے پیچھے عورتوں
میں (رجب توجہ کی میں نے) تو پیدا ہوگئی تھی ایک صف
حجروں کے نزدیک جس کو مینے داخل ہوتے وقت
نہیں دیکھا تہا پس رہی میں ان عورتوں کے ساتھہ پس جب
طلوع ہوا شمس تو قریب ہوئی میں پس جب دیکھتی تہی میں کسی
شخص صاحب لباس کو تو جا تی تہی میری نظر اوسکی طرف
تاکہ دیکھوں میں رسول اللہ صلعم کو اور لوگوں سے اول پس

استقل الشمس جاء رجل فقال
السلام عليك يا رسول الله فقال
وعليك السلام ورحمة الله وعليه
اسمال مليتين قد كانتا بزعفران
وقد نفضتا وبيده عسيب نخلة قفر
غير خوصتين من اعلاه وهو
قاعد القرفصاء فلما رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم المتخشع في
الجلسة ارعدت من الفرق فقال
لي جليسه يا رسول الله ارعدت
المسكينة فقال بيده ولم ينظر
الي وانا عند ظهره يا مسكينة عليك
السكينة فلما قالها اذهب الله ما
كان في قلبي من الرعب وتقدم
صاحبي فبايعه على الاسلام وعلى
قومه ثم قال يا رسول الله اكتب
بيننا وبين تميم بالدهناء لا يجاوزها
علينا الا مسافر او مجاور فقال اكتب
له يا غلام بالدهناء فلما رأيته قد
امر له بها شخص بي وهي وطني و
داري فقلت يا رسول انه لم
يسالك السوية في الارض اذا
سألك انما هي الدهناء (مقيد
الجمل) ومرعى الغنم ونساء بني
تميم وابناءها وراء ذلك فقال
امسك يا غلام صدقت المسكينة
المسلم اخو المسلم يسعهما الماء

جب آفتاب بلند ہوا تو ایک آدمی آیا اور کہا السلام علیک
یا رسول اللہ پس فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور
آپ بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے تھے جو دو ازاریں
تہیں زعفرانی رنگ کی جنکا رنگ اوڑ گیا تہا۔ آپ کے
ہاتھ میں جنگل کی کہجور کی لکڑی تہی اوپر سے دو شاخی۔
اور آپ پنڈلیوں کے گرد ہاتھوں کا حلقہ کیے ہوئے
بیٹھے تہے۔ پس جبکہ دیکہا میں نے رسول اللہ کو اس
تخشع کے ساتھ جلسہ میں تو کانپ گئی میں خوف سے پس
کہا میری بابت اون کے ساتھی نے کہ یا رسول اللہ لرزدہ
ہوگئی مسکینہ پس اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اور نہیں
دیکہا میری طرف اور میں آپ کے پیٹھ کے پیچھے تہی
فرمایا اے مسکینہ تجہپر نازل ہو سکینہ۔ جب آپنے
یہ فرمایا تو کہو دیا اللہ نے وہ رعب جو میرے دل میں
تہا اور بڑہا میرا ساتھی پس بیعت کی آپ سے اسلام
پر اور اپنی قوم پر پھر کہا کہ اے رسول اللہ لکھیے
ہمارے اور بنی تمیم کے نزدیک دہنار نہ تجاوز کرے
ہم پر کوئی مگر مسافر یا گذرنے والا فرمایا آپ نے
لکہہ اوس کے لیئے اے لڑکے دہنار۔ پس جب
دیکہا میں نے کہ حکم دیدیا اوس کے لئے دہنار کا تو ناگوار
ہوا یہ مجھے کیونکہ وہ میرا گہر اور میرا وطن تہا پس
کہا میں نے یا رسول اللہ اس نے آپ سے نہیں
کا سوال کرنے میں انصاف کو ملحوظ نہیں رکہا۔ دہنار
اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ اور بکریوں کی چراگاہ ہے
اور نساء بنی تمیم اور اون کی اولاد اوس کے پاس
رہتی ہیں فرمایا آپ نے ٹہر جا او غلام۔ سچ بولا
مسکینہ نے۔ ہر مسلمان مسلمان کا بہائی ہے۔ شریک
ہیں وہ پانی اور شجر میں اور اعانت کریں ایک دوسرے

والشجر ويتعاونان على الفتان فلما رای حریب انہ قد حیل دون کتابہ ضرب بیدیہ احداھما علی الاخری فقال کنت انا وانت کما قالھا (حتفھا یحترصان بظلفھا) فقلت انا واللہ ماعلمت ان کنت لدلیلا فی الظلما (جواد ایدی الرجل) عفیفا عن الرفقۃ حتی قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن لا تلمنی ان اسال حظی اذا سالت حظک فقال وما حظک فی الدھناء لا ابا لک فقلت مقیدی جملی یسالہ یحمل امراتک فقال لا جرم انی اشھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا ازال لک اخا ما حییت (اذ اثنیت) علی ھذا عندہ فقلت اما اذ ابدأتھا فلن اضیعھا فقال صلی اللہ علیہ وسلم ایلام اھل ودان یفصل الحظۃ وینظر من وراء الحجرۃ قال فبکیت فقلت واللہ یا رسول اللہ لقد کنت (ولد احرامًا) فقاتل معک یوم الربذۃ ثم ذھب عیری من خیبر فاصابتہ حماھا فمات فقال والذی نفس محمد بیدہ لو لم تکونی مسکینۃ لجررناک علی وجھک (التغلب) احدا کن ان تصاحب صویحبتہ فی الدنیا معروفا فاذا حال بینہ و

کی فتنوں پر پس جب دیکھا حریب نے کہ حائل آگئی میں اوس کی تحریر میں اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا اور کہا کہ

یہانتک کہ آئے ہم رسول اللہ کی خدمت میں۔ لیکن مت ملامت کر تو مجھے اِس بات پر کہ مانگوں میں اپنا حصہ جبکہ مانگا تو نے اپنا حصہ کہا اوس نے کہ تیرا باپ مرے تیرا کیا حصہ ہے دہنا میں پس میں نے کہا کہ میرے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے پس کہا کہ گواہ کرتا ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تیرا بھائی رہوں گا جب تک کہ میں جیوں اگر تو اسے چھوڑ دے گی۔ میں نے کہا کہ جب تو نے اُسے شروع کیا ہے تو میں ہرگز اوسکو نہیں چھوڑوں گی۔ پس فرمایا رسول اللہ نے

پس فرمایا رسول اللہ نے قسم اوس ذات کی کہ محمد کا نفس اوس کے ہاتھہ میں ہے اگر نہ ہوتی تو مسکینہ تو ہم تجھے مونہ کے بل گھسیٹتے

بينة من هو اولى به استرجع ثم قال رب أنسني ما امضيت واعنى على ما ابقيت فوالذى نفس محمد بيده ان احدا كن لتبكى (فتستعيذ) اليه صويحبته فياعباد الله لا تعذبوا اخوانكم ثم كتب لها فى قطعة اديم احمر لقيلة والنسوة بنات قيلة بان لا يظلمن حقا ولا يكرهن على منكر وكل مومن مسلم لهن نصير احسن ولا تسئ هذا ما اخرجه ابن مندة بطوله وقد رواه ابوداؤد فى كتاب القطائع والترمذى فى كتاب الآداب من طريق عبد الله بن حسان طرفا منه واخرجه الامام احمد من طريق عاصم بن بهدلة عن ابى وائل عن الحارث بن حسان البكرى قال مررت بعجوز بالربذة الحديث بطوله (العجوز هى قيلة)

یا عباد اللہ مت ستاؤ اپنے بھائیوں کو۔ پھر لکھا قیلہ کے لئے سرخ ادھوڑی کے ٹکڑے میں کہ یہ تحریر ہے اقیلہ اور عورتوں کے لئے جو قیلہ کی لڑکیاں ہیں اس بات کی کہ نہیں ظلم کی جاویگی کسی حق کی بابتہ اور نہ مجبور کی جاویں بری بات پر اور ہر مومن مسلمان اونکا مددگار ہے۔ نیکی کر اور برائی نہ کر۔ اس مطول قصہ کی تخریج کی ہے ابن مندہ نے اور روایت کیا ہے اسکو ابوداؤد نے کتاب القطائع میں اور ترمذی نے کتاب الآداب میں اوس کا ایک ٹکڑا عبد اللہ بن حسان کے طریقہ سے تخریج کیا اور تخریج کیا اس کو امام احمد نے عاصم بن بہدلہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی وائل سے وہ حارث بن حسان بکری سے کہا کہ گذرا میں ایک بڑھیا پر ربذہ میں۔ الحدیث (وہ بڑھیا قیلہ تھیں)

غرائب ما فى هذا الحديث

قوله سبيج ـ هو تصغير سبيج كرغيف قميص بالفارسية وقيل ثوب صوف اسود ـ **قوله انتجت** معناه وثبت اى ظهرت ـ **قوله القصة** ـ القص تتبع الاثر منه قوله تعالى فقالت لاخته قصيه

وکانت العرب یتفاولون بالارنب فلذلک قالت القصۃ ای نتبع آثارھا سنح۔ ای ظھر۔ حلس۔ کساء علی ظھر البعیر تحت القتب۔ دیّار۔ الدیر خان النصاری و صاحبھا الدیار۔ کانہ سبتھا بتعبیرہ فی دینہ۔ السامر۔ یقال سمر الماشیۃ النبات ای رعتہ۔ قولہ ذا قشر۔ القشر بالکسر ما یلبس وجمعہ قشور۔ قولہ طمح الیہ بصری۔ یقال طمح بصرہ الیہ۔ ای ارتفع۔ اسمال۔ یقال سمل الثوب سمولا اخلق فھو ثوب اسمال۔ ملیتین۔ ملیۃ تصغیر ملاءۃ وھی الازار۔ قولہ قد نفضتا۔ ای نصالون صبغھما ولم یبق الا الاثر۔ قرفصاء۔ ھے جلسۃ المحتبی بیدیہ۔ قولہ تشخص بی۔ یقال شخص بہ کعنی ای اتاہ امر ازعجہ۔ اقول۔

ھذا کتاب اللہ فی تسمیۃ اھل الجنۃ واھل النار

یہ تحریر ہے اللہ کی جانب سے جسمیں تعین ہے نام بنام اہل جنت اور اہل نار کے

ذکر فی جامع الازھر وکنز العمال عن ابن عباس قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمع ناسا من اصحابہ یذکرون القدر فقال انکم قد اخذتم

ذکر کیا جامع ازہر اور کنز العمال میں ابن عباس رضہ سے روایت کرکے کہ کہا بر آمد ہوئے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس سنا لوگوں کو اپنے اصحاب میں سے کہ ذکر کرتے ہیں قدر کا تو فرمایا کہ اختیار کی ہیں تم نے

ان فيهما تين بعيد في الغور فيهما هلك
اهل الكتاب من قبلكم ولقد اخرج
يوما كتابا فقال وهو يقرأه-
هذا كتاب من الرحمن الرحيم فيه
تسمية اهل النار باسمائهم واسماء
آبائهم وقبائلهم وعشائرهم مجمل على
آخره لا ينقص منهم فريق في الجنة
وفريق في السعير-
ثم اخرج كتابا أخر فقص أعليهم-
كتاب من الرحمن الرحيم فيه تسمية
اهل الجنة باسمائهم واسماء أبائهم
وقبائلهم وعشائرهم مجمل على أخره
لا ينقص ونهم احد فريق في الجنة و
فريق في السعير-
واخرج الطبراني في الكبير عن ابي الدرداء
وواصلة وابي امامة قالوا اخرج علينا
النبي صلى الله عليه وسلم ونحن نتذاكر القدر
فقال مه مه اتقوا الله واديان عميقان
قعيران مظلمان لا تهيجوا على انفسكم
وهج النار-
بسم الله الرحمن الرحيم- هذا كتاب
من الله الرحمن الرحيم باسماء اهل
النار واسماء أبائهم وامهاتهم وعشائرهم
فرغ ربكم فرغ ربكم فرغ ربكم اعدت
ابلغت اني قد انذرت-
واخرج البزار عن ابن عمر- بسم الله
الرحمن الرحيم- هذا كتاب من الله الرحمن الرحيم

ایسی دو گھاٹیاں (یعنی قضا و قدر) جو بہت گہری ہیں
ہلاک ہوگئے انمیں تم سے اول اہل کتاب پھر نکالی ایک
روز ایک تحریر اور فرمایا اور آپ اوسکو پڑہتے جاتے تھے کہ
یہ تحریر ہے رحمن اور رحیم کی جانب سے جسمیں تعیین ہے
اہل نار کی اون کے نام اور اون کے باپ عشائر و قبائل
کے ناموں کے ساتہہ مہر کردیگئی ہے اس کے ختم پر
نہیں کم ہوگا اوسمیں سے ایک گروہ جنت میں ہے
اور ایک گروہ دوزخ ہیں-
پھر نکالی دوسری کتاب اور پڑہی اون پر کہ
تحریر ہے رحمن اور رحیم کی جانب سے جس میں تعیین
اہل جنت کی ہے اون کے ناموں اور اون کے باپ
اور قبائل اور عشائر کے ناموں کے ساتہہ مہر کردیگئی
ہے اس کے آخر میں نہیں کم ہوگا اوس سے کوئی ایک
گروہ جنت میں اور ایک گروہ دوزخ میں-
اور تخریج کی ہے طبرانی نے کبیر میں ابی درداء اور
واصلہ اور ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے کہا کہ آئے ہمارے
پاس رسول اللہ اور ہم ذکر کر رہے تھے قدر کا فرمایا
مہ مہ (کلمہ توبیخ) دو نالی ہیں گہری (یعنی قضا و قدر)
جنمیں نہ پانی ہے نہ سایہ اور تاریک نہ بھڑکاؤ اپنی جانوں
پر آگ کے شعلہ-
بسم اللہ الرحمن الرحیم- یہ تحریر ہے اللہ رحمن
رحیم کی جانب سے اہل نار اور اون کے والدین اور
اون کے قبائل کے ناموں کی- فارغ ہوگیا تمہارا رب
فارغ ہوگیا تمہارا رب- فارغ ہوگیا تمہارا رب-
بیان کردیا میں نے اور پہونچا دیا اور ڈرا دیا-
اور تخریج کی ہے بزار نے ابن عمر سے بسم اللہ
الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ رحمن اور رحیم کیجانب سے

فیہ اھل الجنۃ باعدادھم واسمائھم احسابھم مجمل علیھم الی یوم القیمۃ لاینقص منھم احد ولا یزاد فیھم احد وقد یسلك بالسعید طریق الشقاحتی یقال ھو منھم ما اشتبہ بھم ثم یزال الی سعادتہ قبل موتہ ولو بفواق ناقۃ ۔ العمل بخواتمہ ۔ قالہ ثلثا ۔ وفی اسنادہ عبد اللہ بن میمون القراح ضعیف وقال البزار ھو صالح الحدیث وبقیۃ رجالہ رجال الصحیح ۔

جنہیں اہل جنت میں گنتی وار اور اون کے نام اور اُن کے حسب مہر کر دیگئی ہے اون پر قیامت تک نہیں کم ہوگا اونمیں سے کوئی نہ زائد ہوگا اونمیں کوئی اور کبھی اختیار کرتا ہے نیک بخت (ازلی) طریقہ بدبختی کا یہانتک کہ کہا جاتا ہے کہ یہ اونمیں سے ہی ہے کس قدر مشابہ ہے اوسنے پھر مرنے سے پہلے اپنی (مقدر شدہ) سعادت کی طرف لوٹ آتا ہے اگرچہ عمل کا نتیجہ (انجام پر ہے ۔ فرمایا اسکو تین مرتبہ ۔ اور اس کی اسناد میں عبد اللہ بن میمون قراح ضعیف ہے اور کہا بزار نے وہ صالح ہے حدیث کے لئے اور باقی راوی اوس کے رجال صحیحین کے ہیں ؛

کتاب من اللہ لاھل الجنۃ

خدا کا فرمان جنتیوں کے لئے

عن انس لا یدخل الجنۃ احد الا بجواز ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ھذا کتاب من اللہ لفلان بن فلان ادخلوہ جنۃ عالیۃ قطوفھا دانیۃ ۔ التخریج اوردہ فی کنز العمال وقال اخرجہ عبد الرزاق وابن المنذر والشیرازی فی الالقاب واخرجہ الطبرانی وابن مردویہ والخطیب عن سلمان ۔

روایت ہے حضرت انس سے کہ نہیں داخل ہوگا کوئی جنت میں مگر ساتھ برکت اللہ کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ کی جانب سے فلان بن فلان کے لئے داخل کرو اس کو ایسی جنت میں جس کے پھلوں کے خوشہ قریب ہیں ۔ تخریج ۔ بیان کیا ہے اس کو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی عبد الرزاق اور ابن منذر نے اور شیرازی نے القاب میں اور تخریج کی ہے اس کی طبرانی اور مردویہ اور خطیب نے سلمان سے ۔

کتاب من اللہ فی لوح المحفوظ

خدا کا فرمان لوح محفوظ میں

عن ابی امامۃ ان اول شئ کتبہ اللہ

روایت ہے ابی امامہ سے کہ اللہ نے سب سے اول

في اللوح المحفوظ۔
بسم الله الرحمن الرحيم۔ اني انا الله لا
اله الا انا لا شريك لي انه من استسلم
لقضائي وصبر على بلائي ورضي بحكمي
كتبته صديقا وبعثته مع الصديقين
يوم القيمة۔
اورده في كنز العمال قال واخرجه
ابن النجار عن علي رضي الله عنه۔

لوح محفوظ میں لکھا تھا کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اللہ ہوں نہیں ہے کوئی
معبود مگر میں۔ نہیں ہے کوئی شریک میرا۔ جو کہ مطیع ہوا میرے
نوشتہ کا اور صبر کیا میری بلا پر اور راضی ہوا میرے حکم پر
لکھوں گا میں اوسکو صدیق اور اٹھاؤں گا اوسکو صدیقین
کے ساتھ قیامت کے دن۔
بیان کیا اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی
ابن النجار نے علی رضی اللہ عنہ سے۔

هذا مكتوبه صلى الله عليه وسلم الى كسرى ملك الفارس

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے کسریٰ بادشاہ فارس کو

ذكر المواهب لفظه فيما اخرجه الواقدي
وقال في مصباح المضي ان نسخته
عند ابن الجوزي هكذا۔
بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد
رسول الله الى كسرى عظيم فارس
سلام على من اتبع الهدى وامن
بالله ورسوله وشهد ان لا اله
الا الله وان محمدا عبده ورسوله
ادعوك بدعاية الاسلام فاني
رسول الله الى الناس كافة لانذر
من كان حيا ويحق القول على الكافرين
اسلم تسلم فان توليت فعليك اثم
المجوس۔ اخرج البخاري من حديث
ابن عباس انه صلى الله عليه وسلم
بعث بكتابه الى كسرى مع عبد الله
ابن حذافة السهمي وامره ان يدفعه

ذکر کیا ہے صاحب مواہب نے اوس کے الفاظ کا
بہ تخریج واقدی اور کہا مصباح المضی میں کہ نسخہ اوسکا ابن
الجوزی کے نزدیک اس طرح ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی
جانب سے کسریٰ بادشاہ فارس کی طرف۔ سلام ہو اوس
شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ
اور اوس کے رسول پر اور گواہی دے اس بات کی کہ
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ محمد اللہ
کے رسول ہیں۔ بلاتا ہوں میں تجھکو دعوت اسلام کی طرف
کیونکہ میں رسول ہوں اللہ کا تمام مخلوق کی طرف تاکہ
ڈراؤں میں اون لوگوں کو جو زندہ ہیں (یعنی زندہ ہے
دل اونکا مراد یہ کہ اصلاح پذیر اور قابل قبول اسلام
ہے) اور ثابت ہو جاوے حجت کافروں پر۔ اسلام لا
سلامت رہیگا تو اگر انکار کیا تو نے تو تجھی پر ہوگا گناہ مجوس کا
بھی تخریج کی ہے بخاری نے ابن عباس رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کسریٰ کے پاس اپنا فرمان لیکر عبداللہ بن حذافہ

الی عظیم البحرین فدفعه عظیم البحرین الی کسری فلما قرأه مزقه فدعا علیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یمزقوا کل ممزق وهکذا ذکره محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة عبد الله بن حذافة قال اخبرنا یعقوب بن ابراهیم بن سعد الزهری عن ابیه عن صالح بن کیسان قال قال ابن شهاب اخبرنی عبید الله بن عبد الله بن عتبة ان ابن عباس اخبره ان رسول الله صلعم بعث بکتابه الی کسری مع عبد الله بن حذافة السهمی وامره ان یدفعه الی عظیم البحرین فدفعه عظیم البحرین الی کسری فلما قرأه خرقه قال ابن شهاب فحسبت ان المسیب قال فدعا علیهم رسول الله صلعم ان یمزقوا کل ممزق + وقیل بعث الکتاب مع عمر بن الخطاب رض اخرجه ابن عدی بسند ضعیف عن ابن عباس رض قال الحافظ فان ثبت فلعله کتب الی ملك فارس مرتین - **اقول** - ویویده روایة الخطیب عن ابی معشر الذی اورده فی جمع الجوامع وفیه ذکر الکتاب بلفظ آخر من هذا فنسخته هکذا - بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد رسول الله الی کسری عظیم فارس

سہمی کو بھیجا اور حکم دیا اونکو وہ حاکم بحرین (منذر بن ساوے) کو دیدیں پس پہونچا دیا حاکم بحرین نے وہ فرمان کسری کی طرف. جب اوس نے نامہ مبارک پڑھا تو پھاڑ ڈالا پس بددعا کی آپ نے اوس کے لئے. یا بن لفظ کہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جاویں وہ اور اسیطرح ذکر کیا ہے محمد بن سعد نے طبقات میں عبد اللہ بن حذافہ کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں صالح بن کیسان سے کہا کہ کہا ابن شہاب نے کہ خبر دی مجھکو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہ ابن عباس رض نے خبر دی اونکو کہ رسول اللہ صلعم نے اپنا فرمان لیکر کسری کی طرف عبد اللہ بن حذافہ سہمی کو بھیجا اور حکم دیا اونکو کہ دیدیں وہ فرمان حاکم بحرین کو پس پہونچا دیا اوسکو حاکم بحرین نے کسری کے پاس پس جب کسری نے اوسکو پڑھا تو پھاڑ ڈالا. کہا ابن شہاب نے کہ میرا خیال ہے کہ مسیب نے کہا کہ بددعا کی رسول اللہ نے اون کے لئے کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جاویں.

اور بعض نے کہا ہے کہ بھیجا یہ فرمان عمر بن خطاب رض کے ہاتھ. تخریج کی ہے اس کی ابن عدی نے ضعیف سند کے ساتھ ابن عباس رض سے کہا حافظ نے اگر یہ ثابت ہو جائے تو شاید رسول اللہ نے لکھا فرمان شاہ فارس کو دو مرتبہ **کہتا ہوں** میں کہ تائید کرتی ہے اس قول کی روایت خطیب کی ابو معشر سے جسکو ذکر کیا ہے جمع الجوامع میں اور اوس میں ذکر فرمان کا ہی الفاظ کے تغیر کے ساتھ بہ نسبت اس نامہ کی اور نسخہ اوسکا اسطرح ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہی محمد رسول اللہ کی جانب سے کسری بادشاہ فارس کی طرف

ان اسلم نسلم من شهد شهادتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فله ذمة الله وذمة رسوله۔

وفی روایة عمرو بن شبة انه بعثه مع خنيس بن حذافة - اخو عبد الله وهو غلط فانه مات باحد و بعث الرسل فی سنة سبع انتهی قد ذكرت كتاب كسری الی باذان فی امره صلی الله علیه وسلم وقصته مضی فی امر باذان۔

یہ کہ اسلام سے اسلامت رہیگا تو جس شخص نے قبول کی ہماری شہادت (یعنی کلمہ توحید و اقرار رسالت) اور مونہ کیا ہمارے قبلہ کی طرف اور کہایا ہمارا ذبح کیا ہوا پس اوسکے واسطے پناہ اللہ کی ہے اور اُسکے رسول کی اور عمرو بن شبہ کی روایت میں ہے کہ بھیجا یہ فرمان خنیس بن حذافہ عبد اللہ کے بہائی کے ہمراہ اور یہ غلط ہے اسوجہ سے کہ اونہوں نے وفات پائی ہے احد میں اور قاصد بھیجے گئے سنہ ہجری میں انتہی - اور ذکر کردیا ہے مینے وہ نامہ جو کسری نے باذان کو لکھا تھا رسول اللہ کے بارہ میں اور اوسکے متعلق سب قصہ باذان کے نام میں

هذا ما كتبه صلعم الی ماعز بن ماعز البكائی

فرمان بنام ماعز بن ماعز بکائی

اخرجه ابن سعد فی الطبقات فقال اخبرنا موسی بن اسمعیل قال سمعت الجعد بن عبد الرحمن يقول ان عبد الله بن ماعز حدثه ان ماعزا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فكتب له كتابا - ان ماعز البكائی اسلم آخر قومه وانه لا يجنی علیه الا یده -

قال ابن الاثير فی الاسد روی حديثه احمد بن اسحق بن صالح عن ابی سلمة موسی بن اسمعیل عن الهنيد بن القاسم عن الجعيد ابن عبد الرحمن ان عبد الله بن ماعز حدثه ان ماعز اتی النبی صلعم - فذكر قال واخرجه ابن مندة وابو نعيم -

تخریج کی ہے ابن سعد نے طبقات میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو موسی بن اسمٰعیل نے کہا کہ سنا میں نے جعد بن عبد الرحمن سے کہتے تھے کہ عبد اللہ بن ماعز نے اونسے حدیث بیان کی کہ ماعز آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا آپنے اون کے لئے فرمان کہ ماعز بکائی اسلام لائے اپنی قوم کے آخر میں اور نہیں گناہ کرے گا اونپر مگر ادنکا ہاتھ (یعنی وہ صرف اپنے ہر قصور میں پکڑے جائینگے) کہا ابن اثیر نے اسد الغابہ میں کہ روایت کیا ہے اوس کی حدیث کو احمد بن اسحق بن صالح نے ابی سلمہ موسی ابن اسمٰعیل سے وہ روایت کرتے ہیں هنید بن القاسم سے اور وہ جعید بن عبد الرحمن سے کہ عبد اللہ بن ماعز نے حدیث بیان کی اونسے کہ ماعز آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس ذکر کیا کہا اور تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لمالك بن احمر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن احمر کو

بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا الکتاب من محمد رسول الله لمالك بن احمر ولمن تبعه من المسلمین امان لهم ما اقاموا الصلوة واتوا الزکوة واتبعوا المسلمین وجانبوا المشرکین وادوا الخمس من المغنم وسهم الغارمین وسهم کذا وسهم کذا فهم امنون بامان الله وامان محمد رسول الله

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مالک بن احمر اور اون لوگوں کے واسطے جو اوس مطیع ہیں مسلمان۔ امان ہے اون کے لئے جب تک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور اطاعت کریں مسلمانوں کی اور علحدہ رہیں مشرکین سے اور ادا کریں خمس مال غنیمت میں سے اور حصہ غارمین کا اور فلاں اور فلاں کا حصہ۔ پس وہ امن میں اللہ کے اور اُس کے رسول محمدؐ کے۔

ذکره فی جامع الزهر وقال اخرجه الطبرانی فی الاوسط وفیه سعید ابن منصور الخزامی لم اقف له علی ترجمة واخرجه ابن الاثیر قال اخبرنا ابو موسی اذنا قال اخبرنا الحسن بن احمد قال اخبرنا ابو نعیم قال اخبرنا سلیمان بن احمد فی الاوسط قال اخبرنا محمد بن هارون قال حدثنا صفوان بن صالح قال حدثنا ابو الولید بن مسلم قال حدثنا سعید بن منصور الخزامی عن جده مالك بن احمر انه لما بلغه قدوم رسول الله صلے الله علیه وسلم وفد الیه فقبل اسلامه وسأله ان یکتب له کتابا یدعوه الی الاسلام فکتب له فی رقعة من ادم ۔ فذکر

ذکر کیا اِس کو جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے اوسط میں اور اوس کی سند میں سعید بن منصور خزامی ہیں جن کے ترجمہ پر میں واقف نہیں ہوا اور تخریج کی ہے اِس کی ابن اثیر نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو موسیٰ نے سنا کر کہا خبر دی ہمکو حسن بن احمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو نعیم نے کہا کہ خبر دی ہمکو سلیمان بن احمد نے اوسط میں کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن ہارون نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے صفوان بن صالح نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور خزامی نے اپنے دادا مالک بن احمر سے روایت کر کے کہ جب انکو رسول اللہ کا تشریف لانا معلوم ہوا تو حاضر خدمت ہوئے قبول کیا آپ نے اونکا اسلام سوال کیا رسول اللہ سے کہ اونکو ایک فرمان لکھدیں۔ آپ نے ایک ادھوڑی کے ٹکڑے پر لکھدیا۔ پس ذکر کیے لفظ فرمان کے مثل مذکورہ بالا۔

الکتاب بلفظ المذکور وقال ایضاً
ورواہ یزید بن عبد ربہ اخا بن
عبد اللہ الحمصی عن الولید قال
حدثنی سعید بن منصور بن مخرز
بن مالک بن احمر العوفی ثم الجذامی
او الحزامی عن جدہ انہ لما بلغہ مقدم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تبوک فذکر الحدیث وقال اخرجہ
ابو عمر وابو موسی وقال الحافظ
اخرجہ ابن شاہین بطریق یزید بن
عبد ربہ لما بلغہم مقدم النبی صلی اللہ
علیہ وسلم تبوک وفد الیہ مالک
بن احمر فاسلم وسأل ان یکتب لہ
کتابا فکتب لہ فی رقعۃ من ادم قال
الولید فسألت سعید بن منصور
ان یقرأنی الکتاب فذکر کبرہ وضعف
بصرہ وقال ابو ایوب بن محرز بن
منصور بن محرز فسل عنہ فلقیتہ
فاخرج لی رقعۃ من ادم عرضہا
اربعۃ اصابع وطولہا قدر شبر قد
انماح ما فیہا فقرأ علی ابو ایوب ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا کتاب
من محمد رسول اللہ الی ابن عمر
ومن تبعہ من المسلمین ۔ فذکر
الکتاب مثل لفظ ابن اثیر قال و
کذا اخرجہ البغوی من طریق ہارون
بن عمرو المخزومی عن الولید وقال لا

اور ابن اثیر نے یہی کہا ہے کہ روایت کیا اسکو یزید بن
عبد اللہ بن عبد اللہ حمصی نے ولید سے روایت
کرکے کہا ولید نے کہ حدیث بیان کی مجھے سعید بن منصور
بن محرز بن مالک بن احمر عوفی نے اپنے دادا سے کہ
جب خبر پہونچی مالک کو رسول اللہ کے تبوک میں
تشریف لانے کی پس ذکر کیا حدیث کو۔ اور کہا کہ
تخریج کی ہے اس کی ابو عمر اور ابو موسیٰ نے۔ اور کہا
حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن شاہین نے یزید
بن عبد ربہ کے طریقہ سے کہ جبکہ خبر پہونچی اون کو
رسول اللہ کے تبوک میں آنے کی تو حاضر ہوئے
آپ کی خدمت میں مالک بن احمر پس اسلام لے
آئے اور خواہش کی رسول اللہ سے کہ لکھدیں
اون کے لئے ایک فرمان پس لکھا آپ نے ایک
ادہوڑی کے ٹکڑے میں۔ کہا ولید نے پس سوال
کیا مینے سعید بن منصور سے کہ سنائے مجھکو وہ فرمان تو
عذر کیا اپنے بڑہاپے اور بینائی کم ہونیکا۔ اور کہا کہ سوال
کر اسکا ابو ایوب بن محرز بن منصور بن محرز سے پس ملا
میں اونسے تو نکالا میرے لئے ایک ادہوڑی کا ٹکڑا
جسکا عرض چار انگل اور طول تقریباً ایک بالشت تہا۔
تحقیق مٹ گیا تہا اوس میں کا لکھا ہوا پس سنایا مجھکو
ابو ایوب نے۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی
جانب سے ابن عمر کے لئے اور اوس شخص کے لئے
جو پیروی کرے اوسکی مسلمانوں میں سے۔ پس ذکر
کیا فرمان بلفظ ابن اثیر۔ کہا اور اسیطرح تخریج کی ہے
اس کی بغوی نے ہارون بن عمرو مخزومی کے طریقہ سے وہ
روایت کرتے ہیں ولید سے۔ اور کہا کہ نہیں جانتا میں

اعلم هذا الاسناد غير هذا واخرجه
الطبراني في الاوسط من طريق صفوان
بن صالح عن الوليد وساقه كله مدرجا
غير مفصل كما فصله يزيد بن عبد
ربه **قلت** والتوفيق بين الروايتين
في اسم المكتوب اليه ان يقال يحتمل
ان يكون ابن عمر كنية لمالك بن احمر
والله اعلم۔

قوله وسهم الغارمين اصل الغرم
في اللغة ما يشق على النفس وسمي الدين
غرما لكونه شاقا على الانسان
والمراد بالغارمين المديون وهم
قسمان قسم ادانوا لانفسهم في غير
معصية فيعطون من مال الصدقات
بقدر ديونهم اذا لم يكن بهم مال يفي
بديونهم فان كان عندهم وفاء فلا
يعطون وقسم ادانوا في المعروف
واصلاح ذات البين فيعطون
من مال الصدقات ما يقضون به
ديونهم وان كانوا اغنياء لما روي عن
عطاء بن يسار ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال لا تحل الصدقة لغني
الا لخمسة لغازي في سبيل الله
او لعامل عليها او لغارم اولرجل
اسير اعانه ولرجل كان له جار
مسكين فتصدق على المسكين فاهدى
المسكين للغني اخرجه ابو داود مرسلا

اس سند سے سوائے اس فرمان کے۔ اور تخریج کی ہے
اسکی طبرانی نے اوسط میں صفوان بن صالح کے طریقہ سے
وہ روایت کرتے ہیں ولید سے اور بیان کیا اوس سب
کو مدرج غیر مفصل جیسے کہ بیان کیا ہے اسکو یزید بن عبد ربہ
نے کہتا ہوں میں کہ اور توفیق درفع تعارض کی دونو
روایتوں میں مکتوب الیہ کے نام کی بابت یہ کہ کہا جائے
کہ احتمال ہے کہ ابن عمر کنیت ہو مالک بن احمر کی
واللہ اعلم۔

قولہ وسہم الغارمین۔ اصل معنے غرم کے لغت میں وہ
ہیں جو شاق ہو نفس پر اور نام رکھا گیا قرض کا دین بوجہ
شاق ہونے اوس کے انسان پر اور مراد غارمین سے
قرضدار ہیں اور وہ دو قسم ہیں ایک قسم جو قرضدار ہو جاویں
اپنے نفس کے لئے معصیت میں صرف کیے بغیر پس دیئے
جاویں وہ مال زکوۃ سے اونکے قرضہ کے موافق جبکہ نہو
اونکے پاس اسقدر مال کہ کافی ہو اونکے قرضہ میں پس اگر
اونکے پاس اتنا ہو تو نہ دیا جائے۔ اور ایک قسم وہ ہے
کہ قرضدار ہو جاویں نیکی کے مصرفوں اور آپس کے صلاح
کرنے میں پس دیئے جاویں زکوۃ کے مال میں سے
اوسقدر کہ ادا کریں اوس سے قرض اپنا اگرچہ وہ غنی ہوں
بوجہ اوس حدیث کے جو مروی ہے عطاء بن یسار سے کہ
رسول اللہ نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے صدقہ غنی کو مگر پانچ
شخصوں کو۔ لڑنے والا اللہ کے راستے میں۔ یا عامل اوسپر
یا قرضدار۔ رہبنی فی سبیل اللہ یا قیدی کی اعانت کیجاوے
اوس کی۔ اور اوس شخص کو جسکا پڑوسی مسکین ہو پس صدقہ کرے
مسکین پر پس ہدیہ دے مسکین غنی کو۔ تخریج کی اسکی ابو داود
نے مرسل اس وجہ سے کہ عطاء نے نہیں پایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو اور روایت کیا اس کو معمر نے زید بن

لان عطاء لم یدرك النبی صلی الله علیه وسلم ورواه معمر عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم متصلا بمعناه اما من کان فی معصیة فلا یعط من الصدقات۔

اسلم سے وہ روایت کرتے ہیں عطاء بن یسار سے وہ ابو سعید خدری سے وہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل اسی معنی میں لیکن اگر قرض معصیت میں ہو تو چاہیے کہ نہ دے اوس کو صدقات میں سے۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لمالك بن عبید الخسحاس (بمهملات) الخشخاش (بمعجمات)

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن عبید حسحاس کو (بمهملات) الخشخاش (بمعجمات)

قال الحافظ وابن الاثیر اخرج ابو نعیم وابن منده من طریق الحصین بن ابی الحر عن ابیه مالك وعمیه قیس وعبید انهم اتوا النبی صلی الله علیه وسلم یشکوا الیه رجل من بنی فهم فکتب لهم النبی صلی الله علیه وسلم هذا کتاب من محمد رسول الله لمالك وعبید وقیس بنی الحسحاس انکم امنون مسلمون علی دمائکم واموالکم لا تواخذون بجریرة غیرکم ولا یجنی علیکم الا اید یکم۔

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہی ابو نعیم اور ابن منده نے حصین بن ابی حر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور اپنے چچاؤں سے جو قیس اور عبید ہیں کہ وہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کرتے تھے آپ سے بنی فہم کے ایک شخص کے پس لکھا اونکے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مالک اور عبید اور قیس بنی حسحاس کیلئے کہ وہ امن میں ہیں مسلمان ہیں دامن میں ہیں اپنی جانوں اور مالوں پر نہیں مواخذہ کیے جاوینگے دوسروں کے گناہوں پر اور نہ گناہ کرینگے تم پر مگر ہاتھ تمہارے۔

قال ابن حجر الخشخاش (بمعجمات) قال ورأیته فی نسخة معتمدة من کتاب ابن شاهین بالمهملات۔

کہا ابن حجر نے الخشخاش (بمعجمات) لکھا اور دیکھا میں نے ابن شاہین کی کتاب کے معتبر نسخہ میں (مہملات) کے ساتھ۔

قوله ولا تواخذون۔ هذا یدل علی ان الکافر الحربی یوخذ بجریرة غیره نحو ان جنی احد من الکفار علی المسلمین ثم اخذ غیره منهم واسر یواخذ هذا

قولہ ولا تواخذون۔ یہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ کافر حربی مواخذہ کیا جائے دوسرے کے گناہ میں جیسے کہ اگر گناہ کرے کوئی کافروں میں سے مسلمانوں پر پھر قید کر لیا جاوے اسکے سوا کوئی اور اونہیں سے مواخذہ کیا جاوے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمجاعة بن مرارة السلمى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو

اخرج ابو داؤد فی بیان مواضع قسم الخمس وسہم ذی القربی فقال حدثنا محمد بن عیسی قال حدثنا عنبسة بن عبد الواحد القرشی قال ابو جعفر ابن عیسی کنا نقول له من الابدال قبل ان نسمع ان الابدال من الموالی قال حدثنی دخیل بن ایاس بن نوح بن مجاعة عن هلال بن سراج بن مجاعة عن ابیه عن جده مجاعة انه اتی النبی صلی الله علیه وسلم یطلب دیة اخیه قتلته بنو سدوس من بنی ذهل فقال النبی صلی الله علیه وسلم لو کنت جاعلاً لمشرك دیة جعلت لاخیك ولکن ساعطیك منه عقبی فکتب له النبی صلی الله علیه وسلم بمائة من الابل من اول خمس یخرج من مشرکی بنی ذهل فاخذ طائفة منها واسلمت بنو ذهل فطلبها بعد مجاعة الی ابی بکر واتاه بکتاب النبی صلی الله علیه وسلم فکتب له ابو بکر باثنی عشر الف صاع من صدقة الیمامة اربعة آلاف

تخریج کی ہے ابو داؤد نے خمس غنیمت اور ذوی القربی کے حصوں کی تقسیم کے ذکر میں پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عیسی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عنبسہ بن عبد الواحد نے کہا ابو جعفر ابو عیسی نے کہ ہم اوسکو ابدال میں سے شمار کرتے تھے پہلے اس سے کہ سنا ہم نے کہ ابدال موالی میں سے ہوتے ہیں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے دخیل بن ایاس بن نوح بن مجاعہ نے ہلال بن سراج بن مجاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا مجاعہ سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں مانگتے تھے اپنے بھائی کی دیت جسکو مار ڈالا تھا بنو سدوس نے جو بنی ذہل میں سے ہیں پس کہا رسول اللہ نے اگر دیتا میں کسی مشرک کی دیت تو دیتا میں تیرے بھائی کی لیکن دونگا میں تجھکو اوسکا عوض پس لکھا رسول اللہ نے اوس کے لئے سو اونٹ اول اوس خمس کی غنیمت میں سے جو نکلے بنی ذہل کے مشرکین کے مال سے پس کچھ تو اوس میں سے وصول کیا اور اسلام لائے بنو ذہل۔ پس مانگا بعد میں مجاعہ نے ابی بکرؓ سے اور لائے اون کے پاس فرمان رسول اللہ کا پس لکھی اون کے لئے ابو بکر نے دو ہزار صاع یمامہ کے صدقہ میں سے چار ہزار صاع گیہوں اور چار ہزار جو اور چار ہزار صاع کھجوریں۔ اور تھا اوس فرمان میں کہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد نبی کا

بلاربعة آلاف شعير واربعة آلاف تمر وكان فى كتاب النبى صلے الله عليه وسلم۔

مجاعہ بن مرارہ کے لئے جو بنی سلمی میں سے ہے کر دیئے میں نے اوسکو سو اونٹ اول مال غنیمت سے جو نکلے بنی ذہل کے مشرکین کے مال میں سے عیوض میں اوس کے بہائی کے۔

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من محمد النبى لمجاعة بن مرارة من بنى سلمى انى اعطيته مائة من الابل من اول خمس يخرج من مشركى بنى ذهل عقبة من اخيه۔

قوله عقبة من اخيه - هذا يدل على انه يجوز للامام ان يعطى من الخمس عوض الدية اذا لم تكن الواقعة ما تحمل الدية وهذا كان النبى صلے الله عليه وسلم وعد به ولكن ماحان الوفاء فى عهده صلے الله عليه وسلم فوفى به ابو بكر رضى الله عنه من بيت المال۔

قولہ عقبة من اخیہ۔ یہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ امام کو جائز ہے کہ دے مال خمس میں سے عیوض دیت کا جبکہ ایسا واقعہ ہو جس میں دیت کسی پر نہ پڑ سکے۔ اور اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تہا اوسکا لیکن نہیں وقت آیا اوس کے پورا ہونے کا رسول اللہ کے زمانہ میں پس پورا کیا اوسکو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیت المال میں سے

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم ايضا لمجاعة بن مرارة السلمى

یہ فرمان بہی لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو

مکتوب ایضا لمجاعہ

قال الحافظ اخرج البغوى عن زياد بن ايوب عن عنبسة بن عبد الواحد عن الرجيل بن اياس عن عمه هلال بن سراج عن ابيه سراج بن مجاعة قال اعطى النبى صلے الله عليه وسلم لمجاعة ارضا باليمامة يقال له الغورة وكتب له بذلك كتابا من محمد رسول الله لمجاعة بن مرارة بن بنى سلمى

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے بغوی نے زیاد بن ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں عنبسہ بن عبد الواحد سے وہ رجیل بن ایاس سے وہ اپنے چچا ہلال بن سراج سے وہ اپنے باپ سراج بن مجاعہ سے کہا کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ کو زمین یمامہ میں جسکو غورہ کہتے تہے اور لکہا اِس بابتہ اون کے لیئے ایک فرمان۔ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے مجاعہ بن مرارہ سلمی کے لئے۔ دیا میتے

انی اعطیته الغوراة فمن حاجه فیها فلیأتنی وقال ایضا اخرجه الطبرانی وابن مندة ایضا من طریق هلال بن سراج بن مجاعة عن ابیه وذکر الحدیث وفیه انی اعطیتک ارض کذا وکذا وفیه - وکتبه یزید - قال الحافظ یحتمل ان یکون یزید بن سفیان فانه کان یکتب للنبی صلی الله علیه وسلم وذکر هذا ابن الاثیر وابن عبد البر ایضا -

اونکو غورہ پس جو جھگڑا کرے اونسے اس بارہ میں تو چاہیے کہ آئیں وہ ہمارے پاس اور یہی کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی اور ابن مندہ نے بھی ہلال بن سراج بن مجاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ذکر کیا حدیث کا اور اوس میں ہے کہ دی میں نے تجھکو فلاں اور فلاں زمین اور اوسیں ہے کہ اور لکھا اسکو یزید نے کہا حافظ نے کہ احتمال ہے کہ ہو وہ یزید بن سفیان اس وجہ سے کہ وہ کاتب تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا اسکو ابن اثیر اور ابن عبد البر نے بھی۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لمسیلمة الکذاب

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مسیلمہ کذاب کو

ذکر فی المواهب وزاد المعاد وسیرة المحمدیة نقلوا عن ابن اسحق ان وفد بنی حنیفة اتوا رسول الله صلی الله علیه وسلم وخلفوا مسیلمة فی رحالهم فلما اسلموا ذکروا له مکانه فقالوا یا رسول الله انا خلفنا صاحبنا فی رحالنا ورکابنا یحفظها لنا فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم بما امر به القوم وقال لهم انه لیس بشرکم مکانا یحفظ ضیعتکم ثم انصرفوا فلما قدموا الیمامة ارتد عدو الله دینا وقال انی شرکت معه فی الامر ثم جعل یسجع السجعات مضاهاتا للقران وکتب الی النبی صلی الله علیه وسلم

ذکر کیا مواہب اور زاد المعاد اور سیرۃ محمدیہ میں نقل کرکے ابن اسحق سے کہ وفد بنی حنیفہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں اور چھوڑ دیا مسیلمہ کو اپنے سامان میں — پس جب اسلام لائے تو ذکر کیا اونہوں نے اوسکا اور کہا اے رسول اللہ ہم نے چھوڑ دیا ہے اپنے ایک ساتھی کو اپنے سامان اور اونٹوں میں کہ حفاظت کر رہا ہے اونکی پس حکم دیا رسول اللہ نے اوس کے لیئے وہ جسکا حکم دیا تھا قوم کو اور فرمایا کہ نہیں ہے وہ تم میں سے برا حفاظت کر رہا ہے تمہارے سامان کی پھر لوٹ آئے وہ جب یمامہ میں پہونچے تو مرتد ہوگیا عدو اللہ دین سے اور کہا کہ میں شریک کر دیا گیا ہوں اون کے ساتھ امر نبوت میں پھر قافیہ بندی کرنے لگا قرآن کے مقابلہ کے لیئے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ۔

من مسيلمة رسول الله الى محمد رسول
الله اما بعد فانی اشركت معك في
الامر وان لنا نصف الامر ولقريش
نصف الامر ولكن قريشا قوما يعتدون
فكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم
اليه في جواب كتابه۔

جواب صلعم اليه

بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد
رسول الله الى مسيلمة الكذاب سلام
على من اتبع الهدى اما بعد فان
الارض لله يورثها من يشاء
من عباده والعاقبة للمتقين
قال في جمع الجوامع واخرجه الطبرانی
عن نعيم بن مسعود وذكر في مصباح
المضى انه قال ابن سعد وكتب
رسول الله اليه وكان فيه۔

لفظ الكتاب برواية ابن سعد

بلغنى كتابك الكذب والافك والافتراء
على الله۔

ورد في الصحيحين مكالمة صلى الله
عليه وسلم اياه **فان قيل**
كيف يجتمع خبر ابن اسحق مع هذا
الحديث الصحيح **فالجواب** ان المصير
الى ما في الصحيح اولى ويحتمل ان يكون
ان مسيلمة قدم مرتين الاولى كان
تابعا وكان راس بني حنيفة غيره و
لهذا اقام في حفظ رحالهم ومرة
متبوعا وفيها خاطبه النبي صلى الله عليه
وسلم او القصة واحدة وكانت اقامته

(خط ہے) مسیلمہ رسول اللہ کی جانب سے محمد رسول اللہ
کی جانب بعد اس کے (معلوم ہو کہ) شریک کر دیا گیا
ہوں میں تمہارے ساتھہ امر نبوت میں تحقیق واسطے ہمارے
نصف حکومت ہے اور نصف واسطے قریش کے لیکن
قریش ایسی قوم ہے جو حد سے تجاوز کرتی ہے پس اوس کے
جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی
جانب سے مسیلمہ کذاب کی طرف۔ سلام ہو اوس شخص پر
جو پیروی کرے ہدایت کی بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) زمین
اللہ کی ہے مالک کرے گا جسکو چاہیگا اپنے بندوں میں
سے اور انجام واسطے پرہیزگاروں کے ہے۔
کہا جمع الجوامع میں اور تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے
نعیم بن مسعود سے اور ذکر کیا ہے مصباح المضی میں
کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ نے اوسکی طرف
اور تھا اوس میں کہ
مجھے پہونچا تیرا خط جس میں جھوٹ اور تہمت اور
بہتان ہے اللہ پر۔
اور ذکر ہے صحیحین میں اوس کے ساتھہ رسول اللہ
کی گفتگو کرنے کا **پس** اگر کہا جائے کہ کیسے جمع ہوگی
خبر ابن اسحق کی اس حدیث صحیح کے ساتھہ **تو جواب**
یہ ہے کہ جو صحیح بخاری میں ہے اوسکا اختیار اولی ہے
اور احتمال ہے کہ آیا ہو مسیلمہ دو مرتبہ اول تو تابع ہو کر جبکہ
تھا سردار بنی حنیفہ کا کوئی اور اوس کے سوا۔ اور اسی
وجہ سے رہگیا تھا وہ اون کے سامان کی حفاظت کے
لئے اور ایک مرتبہ آیا تھا سردار بنکر اور اوسی دفعہ گفتگو
کی اوس سے رسول اللہ نے۔ یا قصہ ایک ہی ہے
اور تھا اوسکا سامان پر رہجانا عمداً بوجہ بڑا جاننے اِس

في رحالهم باختيار استكبارا ان يحضر مجلس النبي صلى الله عليه وسلم وعامله صلى الله عليه وسلم معاملة الكرام على عادته فاراد استيلافه بالقول حيث قال لبئس بشركم مكانا وبالفعل حيث اعطاه مثل ما اعطى قومه فلما لم يفد توجه بنفسه اليه ليقيم عليه الحجة - هذا قاله الحافظ ويستفاد من هذه القصة ان الامام ياتي بنفسه الى من قدم يريد لقاءه من الكفار اذا تعين ذلك طريقا لمصلحة المسلمين -

امر کے کہ آئے وہ رسول اللہ کی مجلس میں۔ اور معاملہ کیا رسول اللہ نے اوس کے ساتھہ معاملہ کرام کا اپنی عادت کے موافق پس ارادہ کیا اوس کی تالیف کا اپنے قول لبئس بشرکم مکاناً سے اور اپنے فعل سے بایں طور کہ دیا اوسکو جو کچھہ کہ دیا اوس کی قوم کو۔ پس جبکہ نہیں فائدہ دیا اس بات نے تو بہ نفس نفیس خود آپ اوس کے پاس تشریف لے گئے تاکہ اوسپر حجت قائم ہو۔ بیان کیا ہے اسکو حافظ نے اور معلوم ہوتا ہے اس قصہ سے یہہ کہ امام کو اون کفار کے پاس جو اوس سے ملنے آویں خود جانا چاہیے جبکہ اس کی ضرورت ہو بوجہ مسلمانوں کی کسی مصلحت کے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمصعب بن زبير

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مصعب بن زبیر کو

ذكر في سيرة المحمدية اخرج الدارقطني عن ابن عباس قال اذن النبي صلى الله عليه وسلم الجمعة قبل ان يهاجر ولم يستطع ان يجمع بمكة فكتب الى مصعب بن عمير - اما بعد فانظر اليوم الذي يجهر فيه اليهود بالزبور فاجمعوا نساءكم وابناءكم فاذا مال النهار عن شطره عند الزوال من يوم الجمعة فتقربوا الى الله بركعتين -

ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں کہ تخریج کی ہے دارقطنی نے ابن عباسؓ سے کہا کہ اجازت دیئے گئے رسول اللہ جمعہ کی ہجرت کرنے سے اول۔ اور قدرت نہیں تھی اس کی کہ جمعہ کریں مکہ میں بوجہ غلبہ کفار کے تو لکھا آپ نے مصعب بن عمیر کو کہ۔

بعد حمد کے پس خیال رکھو اوس دن کا جس میں زور سے پڑھتے ہیں یہود زبور۔ پس جمع کرو تم اپنی عورتوں اور بچوں کو۔ پس جبکہ دن ڈھل جاوے زوال کے وقت جمعہ کے دن تو تقرب حاصل کرو طرف اللہ کے دو رکعتوں سے۔

کتاب الی مصعب بن زبیر

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمطرف بن كاهن الباهلي

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا مطرف بن کاہن باہلی کو

قال الحافظ اخرج ابن شاهين فقال قال عمرو بن مالك قال اخبرنا المنذر قال حدثنا الحسين بن محمد بن علي قال حدثنا علي بن محمد المدائني عن ابي معشر عن يزيد بن رومان عن محمد بن اسحق عن شيوخه قالوا وفد مطرف بن الكاهن الباهلي احد بني قريظ على رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الفتح فقال يا رسول الله اسلمنا للاسلام وشهدنا دين الله في سمواته وانه لا اله الا هو وصدقناك وامنا بكل ما قلت فاكتب لنا كتابا فكتب له -

من محمد رسول الله لمطرف بن كاهن ولمن سكن بيته من باهلة ان من احيا ارضا مواتا فيها مراح الانعام فهي له وعليه في كل ثلاثين من البقر فارض وفي كل اربعين الغنم عتود وفي كل خمس من الابل مسنة - قال وذكره ابو احمد العسكري والرشاطي واورده ابن الاثير منسوبا الى ابي احمد العسكري - **اللغات**

مراح - بالضم مواضع تاوي اليه الماشية ليلا - **فارض** - المسنة

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن شاہین نے پس کہا کہ کہا عمرو بن مالک نے کہ خبر دی ہمکو منذر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن محمد بن علی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن محمد مدائنی نے ابی معشر سے اونہوں نے یزید بن رومان سے اونہوں نے محمد بن اسحق سے اونہوں نے اپنے شیوخ سے کہا اونہوں نے کہ مطرف بن کاہن باہلی جو بنی قریظہ میں سے تھے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے بعد پس کہا کہ اے رسول اللہ اسلام لائے ہم اور گواہی دی ہم نے اللہ کے دین کی جو اپنے آسمانوں میں ہے اور اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود اوس کے سوا اور تصدیق کی ہم نے آپ کی اور ہر اوس بات کی جو آپ نے فرمائی پس فرمان لکھد یجئے ہم کو۔ پس لکھا رسول اللہ نے اونکے لیے کہ (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے مطرف بن کاہن کے لئے اور اوس کے اہل بیت کے لئے جو قبیلہ باہلہ کے ہوں کہ جو شخص کاشت کرے پڑت زمین جسمیں ٹھیک ہو چوپایوں کی تو وہ اوسکو معاف ہے اور اوسپر زکوۃ کی ہر تیس بقر میں ایک فارض ہے اور ہر چالیس غنم میں ایک عتود اور ہر پانچ اونٹوں میں ایک مسنہ کہا اور ذکر کیا اسکو ابو احمد عسکری نے اور رشاطی نے اور بیان کیا اسکو ابن اثیر نے ابی احمد عسکری کی طرف منسوب کرکے **شرح لغات**۔ مراح۔ بالضم۔ وہ جگہ جہاں ٹھکانا پکڑیں جانور رات کو۔ **فارض**۔ مسنہ اونٹ کا۔

من الابل - عتود - هى الصغير من اولاد المعز - اذا قوى ورعى واتى عليه حول - مسنة - تقع على البقرة والشاة معناه طلوع سنها فى السنة الثالثة -

عتود چھوٹا بچہ بھیڑ کا۔ جبکہ قوی ہوجائے اور چرنے لگے اور اوسپر ایک سال گذر جائے۔ مسنہ اس کا اطلاق آتا ہے گائے بیل اور بکری پر معنی اس کے۔ وہ جو داخل ہوجائے تیسرے سال ہیں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے ماخوذ ہوتے ہیں

قوله من احيا ارضا - الارض الميتة هى التى لم تعمر - شبهت عمارتها بالحياة وتعطيلها بالموت والاحياء ان يعمل شخص الى ارض لم يتقدم ملك عليها لاحد فيحييها بالسقى او الزرع او الغرس او البناء فتصير بذلك ملكه والكتاب يدل عليه وهو قول الجمهور ولكن قال ابوحنيفة لابد من اذن الامام وقال مالك يحتاج الى اذن فيما قرب مما لاهل القرية اليه حاجة من مرعى ونحوه ويؤيده هذا الكتاب - قوله فى كل ثلثين هذا يدل على ان نصاب البقر ثلثون والغنم اربعون والابل خمس - اما نصاب الغنم والابل فلا خلاف فيه واما البقر فحكى عن ابن جرير الطبرى انه قال صح الاجماع المتيقن المقطوع به الذى لا اختلاف

قولہ من احیا ارضا۔ ارض میتہ وہ زمین جو آباد نہ ہو۔ تشبیہ دیگئی اوسکی آبادی زندگی سے اور اوس کا بیکار رہنا موت سے۔ اور احیاء یہ ہے کہ عمل کرے کوئی شخص ایسی زمین میں جو کسی کی ملک نہ ہو پس زندہ کرے اوسکو پانی پلا کر کھیتی کرے یا پیڑ لگا کر یا مکان بنا کر تو ہوجاوے گی اسوجہ سے وہ اوس کی ملک اور یہ فرمان دلالت کرتا ہے اسپر اور یہی قول ہے جمہور کا۔ لیکن کہا ابوحنیفہ نے کہ ضرور ہے اجازت امام کی اور کہا امام مالک نے کہ ضرور ہے اذن اہل یہ کی اجازت جنکو ضرورت ہو اس زمین کی چرائی وغیرہ کے لئے۔ اور تائید کرتا ہے اسکی یہ فرمان۔ قولہ فی کل ثلثین۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ نصاب بقر کا تیس راس ہیں اور غنم کے چالیس۔ اور اونٹ کے پانچ۔ بکری اور اونٹ کے نصاب میں تو اختلاف نہیں ہے۔ لیکن نصاب بقر کا۔ پس حکایت کی گئی ہے ابن جریر طبری سے کہ اوسنے کہا کہ اجماع صحیح اور متیقن ہوچکا ہے جس میں اختلاف نہیں ہے کہ ہر پچاس بقر پر زکوۃ (ایک بقر ہے اور اعتراض کیا ہے اسپر صاحب امام نے

فیہ ان فی کل خمسین بقرۃً بقرۃ
وتعقبہ صاحب الامام بحدیث عمرو
ابن حزم الطویل فی الدیات وغیرھا
فان فیہ فی کل ثلثین باقورۃ تبیع
جذع اوجذعۃ وحکی ایضا عن ابن
عبد البر انہ قال فی الاستذکار -
لاخلاف بین العلماء ان السنۃ فی
زکوۃ البقر ما فی حدیث معاذ قال
بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی الیمن وامرنی ان اخذ من کل
ثلثین من البقر تبیعۃ او تبیعا -
رواہ اصحاب الخمسۃ یعنی مسلم
واصحاب السنن - قال عبد الحق لیس
فی نصاب البقر حدیث متفق علی
صحتہ ولکن حدیث معاذ صححہ ابن
حبان والدار قطنی والحاکم وصححہ
ایضا من روایۃ ابی وائل عن مسروق
عن معاذ ویقال ان مسروقا لم یسمع
من معاذ وقد بالغ ابن حزم فی تقریر
ذلك وقال ابن القطان ھو علی
الاحتمال وینبغی ان یحکم لحدیثہ
بالاتصال علی رای الجمہور - و
قال ابن عبد البر فی التمہید اسنادہ
متصل صحیح ثابت ووھم عبد الحق
فقال ان مسروقا لم یلق معاذا وھذا
مما لا اعلم فیہ لاحد خلافا - فعلی ھذا
الصحیح فی نصاب البقر ثلثون +

عمرو بن حزم کی طویل حدیث سے جو دیات
وغیرہ میں ہے اور اوس میں ہے کہ ہر تیس بقر پر
ایک تبیع جذع خواہ نر ہو یا مادہ ۔ اور ابن عبد البر سے
بھی حکایت کی گئی ہے کہ اوس نے استذکار میں
کہا کہ علماء میں اِس بات میں خلاف نہیں ہے کہ
سنت زکوۃ بقر میں وہ ہے جو مذکور ہے حدیث
معاذ میں کہ بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یمن کی طرف اور حکم دیا مجھکو کہ لوں میں ہر
تیس بقر پر (زکوۃ) ایک تبیع (نر یا مادہ) روایت کیا
اسکو مسلم اور اصحاب سنن نے ۔
کہا عبد الحق نے کہ نصاب بقر کے بارہ میں ایسی
کوئی حدیث نہیں ہے جس کی صحت پر اتفاق
ہو۔ لیکن حدیث معاذ رض کی تصحیح کی ہے اِس کی
ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم نے اور بھی تصحیح
کی ہے روایت ابی وائل سے وہ روایت کرتے
ہیں مسروق سے وہ معاذ سے ۔ اور کہا جاتا ہے
مسروق نے نہیں سُنا معاذ سے اور ابن حزم نے
اس کے اثبات میں مبالغہ کیا ہے اور کہا ابن
قطان نے کہ یہ بات (سماع مسروق عن معاذ)
محتمل ہے اور لائق یہ ہے کہ حکم کیا جاوے اتصال
سند کا جمہور کی رائے کے موافق ۔ اور کہا ابن عبد البر
نے تمہید میں کہ اوس کی اسناد متصل سے
صحیح ہے ثابت ہے اور وہم ہوا ہے عبد الحق
کو پس کہا اوس نے کہ مسروق نہیں ملا معاذ سے
اور یہ اون امور سے ہے کہ نہیں معلوم مجھے اِس میں
خلاف کسی کا ۔ پس اِس بنا پر ثابت ہو گیا کہ نصاب
بقر کا تیس راس ہے +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمطرف بن بهصل الباهلي وقيل بالنون

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطرف بن بہصل کو

قال الحافظ اخرج البغوی وابن السکن وابن ابی عاصم من طریق الجنید بن امین بن ذروة بن نضلة بن طریف بن نهصل الحرمازی عن ابیه عن جده نضلة - وفی روایة البغوی حدثنی ابی امین قال حدثنی ابی ذروة عن ابی نضلة عن رجل منهم یقال له الاعشی واسمه عبد الله بن اعور کانت عنده امرأة منهم یقال لها معاذة - فخرج میّا لاهله من هجر فهربت امرأته من بعده ونشزت علیه وعاذت برجل منهم یقال له مطرف ابن بهصل فاتاه وقال یا ابن عم عندک امرأتی فادفعها الیّ قال لیست عندی ولو کانت عندی ما دفعتها الیک وکان مطرف اعز منه فخرج حتی اتی النبی صلی الله علیه وسلم فعاذ به وانشاء یقول -

اشعار

یا مالک الناس ودیان العرب
الیک اشکو ذربة من الذرب
کالظبیة الشغباء فی ظل السرب
خرجت ابغیها الطعام فی رجب
فنزعتنی بنزاع وهرب

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے بغوی نے اور ابن سکن اور ابن ابی عاصم نے جنید بن امین بن ذروہ بن نضلہ بن طریف بن نہصل حرمازی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا نضلہ سے۔ اور بغوی کی روایت میں ہے کہ حدیث بیان کی مجہہ سے میرے باپ امین نے کہا کہ حدیث بیان کی مجہہ سے میرے باپ ذروہ نے ابی نضلہ سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شخص سے جو اون ہی میں سے ہے کہا جاتا تہا اوسکو اعشی اور اوسکا نام عبد اللہ بن اعور تہا۔ اوس کی ایک عورت تہی جس کا نام معاذہ تہا۔ پس گیا وہ اپنے اہل وعیال کے لئے غلہ خریدنے ہجر سے پس بہاگ گئی اوس کی بیوی اوس کے بعد اور نافرمان ہوگئی اور پناہ پکڑی ایک شخص کی جسکا نام مطرف بن بہصل تہا پس آیا اعشی اوس کے پاس اور کہا اے میرے چچا کے بیٹے تیرے پاس میری بیوی ہے اوسکو میرے سپرد کر دے جواب دیا کہ میرے پاس نہیں ہے اور اگر ہوتی جب بہی تجہے نہیں دیتا۔ اور تہا مطرف زائد عزت دار بہ نسبت اعشی کے۔ پس نکلا اعشی یہانتک کہ حاضر ہوا رسول اللہ کی خدمت میں اور استغاثہ کیا آپ سے اور پڑہنے لگا اشعار

اے مالک لوگوں کے اور سب سے بڑا جزا دینے والے عرب کے، میں آپ سے شکایت کرتا ہوں ایک بدزبان عورت کی، جو مثل اوس ہرنی کے ہے جو شریر ہو ہرنوں کی ڈار میں، گیا میں کہانا لینے کو اوس کے رجب میں، پس لڑی مجہہ سے اور بہاگ گئی۔

اخلفت العهد ولطت بالذنب
وور دتني بين عصب ينتسب
وهن شر غالب لمن غلب
فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يتكرها
وهن شر غالب لمن غلب
فكتب النبي صلى الله عليه وسلم
الى مطرف بن نهصل -
انظر امرأة هذا معاذة - فادفعها اليه
فلما قرئ عليه الكتاب قال يا
معاذة هذا كتاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم فيك فانا
دافعك اليه فقالت خذ لي عليه
العهد والميثاق وذمة نبيه ان لا
يعاقبني فيما صنعت فاخذ لها و
دفعها مطرف اليه فقال في ذلك
شعرا
لعمرك ما حبي معاذة بالذي
يغيره الواشي ولا قدم العهد
ولا سوء ما جاءت به اذ ازالها
غواة رجال اذ ينادونها بعدي
قال الحافظ واخرجه احمد وابن ابي
خيثمة وابن شاهين وغيرهم
من طريق ابي معشر عن الصدقة
ابن طيسلة قال حدثني ابي والحي عن
اعشى بن مازن قال اتيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم - الحديث
وقال ايضا روى حديثه عبد الله

بد عہدی کی اور دم دبا کر بھاگ گئی - اور ہلاکت
میں ڈال دیا مجھکو درمیان شریف نسب کے
اور عورتیں بڑا غالب شر میں اوس شخص کے لیے جو
اون پر غلبہ چاہے پس رسول اللہ تکرار فرماتے
اس مصرعہ کی " وھن شر غالب لمن غلب "
پس لکھا رسول اللہ نے مطرف بن نہصل کی
طرف (فرمان) کہ
مہلت دو اس کی بیوی معاذہ کو پس سپرد کر دے
اوسکو اسکے - پس جبکہ پڑھا گیا اوسپر یہ فرمان تو کہا
کہ اے معاذہ یہ فرمان ہے رسول اللہ کا تیرے
بارہ میں اور اب میں دیدونگا تجھے اوسکو - پس جواب
دیا اوس نے کہ اوس سے عہد و میثاق اور
اوس کے نبی کا ذمہ لیلے کہ مجھے سزا نہ دے اس امر
کی جو میں نے کیا ہے پس عہد لے لیا اوس کے لیے
اور سپرد کر دیا مطرف نے اوسکو پس کہے اس
بارہ میں شعر
قسم تیری عمر کی نہیں ہے میری محبت معاذہ سے -
ایسی جسکو بدل دے کوئی عیب لگانیوالا یا قدامت عہد کی
اور نہ وہ برائی جو اوس نے کی ہے جبکہ بہکا دیں اوسکو -
بہکانے والے مرد جبکہ پکارتے ہیں اوسکو میرے بعد
کہا حافظ نے اور تخریج کی اس کی احمد اور ابن ابی خیثمہ
اور ابن شاہین وغیرہ نے ابی معشر کے طریقہ سے
جو روایت کرتے ہیں صدقہ بن طیسلہ سے کہا کہ
حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اور اہل
قبیلہ نے اعشی بن مازن سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ
کے پاس - الحدیث
اور یہی کہا کہ روایت کیا اوس کی حدیث کو عبداللہ

ابن احمد فی زیادات المسند
من طریق عوف بن کهمس بن الحسن
عن صدقة عن طیسلة قال
حدثنی معوذة بن ثعلبة المازنی
والحی بعده قالوا حدثنا الاعشی
قال اتیت رسول الله صلی الله علیه
وسلم۔ الحدیث۔ وروی عن صدقة
عن ثعلبة بن معوذة عن الاعشی و
عن صدقة عن بقیة عن ثعلبة
عن الاعشی وروی عنه طیسلة
ابن صدقة قال حدثنی ابی واخی
عن الاعشی واخرجه ابن الاثیر
فقال اخبرنا ابو الفضل المنصور بن
ابی عبد الله الطبری باسناده الی
ابی یعلی احمد بن علی بن المثنی
قال حدثنا المقدمی قال حدثنا
ابو معشر یوسف عن یزید قال
حدثنی صدقة بن طیسلة قال
حدثنی معوذة بن ثعلبة المازنی
قال حدثنی الاعشی المازنی قال
اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فذکر القصة
وهکذا سواء اخرجه محمد بن سعد فی
الطبقات فی ترجمة الاعشی قال
اخبرنا ابراهیم بن محمد بن عرعرة
ابن البرند القرشی قال اخبرنی یوسف
ابن یزید ابو معشر البراء قال حدثنی
طیسلة المازنی قال حدثنی ابی والحی

بن احمد نے زیادات مسند میں عوف بن کہمس بن
حسن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں صدقہ
سے وہ طیسلہ سے کہاکہ حدیث بیان کی مجھہ سے
معوذہ بن ثعلبہ مازنی نے اور اوس کے بعد اہل قبیلہ
نے کہا اونہوں نے کہ حدیث بیان کی ہم سے اعشی
نے کہاکہ آیا میں رسول اللہ کی خدمت میں الحدیث
اور روایت کی گئی ہے صدقہ سے وہ روایت کرتے
ہیں ثعلبہ بن معوذہ سے وہ اعشی سے اور روایت
ہے صدقہ سے وہ روایت کرتے ہیں بقیہ سے وہ
ثعلبہ سے وہ اعشی سے اور روایت کی اونسے طیسلہ
بن صدقہ نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے میرے باپ
اور بھائی نے اعشی سے روایت کرکے اور تخریج کی
اس کی ابن اثیر نے پس کہاکہ خبر دی ہمکو ابو الفضل منصور
بن ابی عبد اللہ طبری نے اپنی سند سے جو پہونچتی ہے
ابو یعلی احمد بن علی بن المثنی کی طرف کہاکہ حدیث بیان
کی مجھہ سے مقدمی نے کہاکہ حدیث بیان کی ہم سے
ابو معشر یوسف نے یزید سے کہاکہ حدیث بیان کی
مجھہ سے صدقہ بن طیسلہ نے کہاکہ حدیث بیان کی
مجھہ سے معوذہ بن ثعلبہ مازنی نے کہاکہ حدیث
بیان کی مجھہ سے اعشی مازنی نے کہاکہ آیا میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس ذکر کیا قصہ اور بالکل اسی طرح
تخریج کی ہے اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں اعشی
کے ترجمہ میں کہاکہ خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد بن عرعرہ
بن برند قرشی نے کہاکہ خبر دی مجھے یوسف بن یزید ابو معشر
براء نے کہاکہ حدیث بیان کی مجھہ سے طیسلہ مازنی نے
کہاکہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ اور قبیلہ والوں
نے اعشی بن مازن سے کہاکہ آیا میں رسول اللہ کی

عن اعشی بن مازن قال اتیت النبی صلعم۔ فذکر۔ ثم اسند فقال اخبرنا احمد بن محمد بن انس قال اخبرنا ابوحفص الصیرفی عمرو بن علی قال حدثنی عبید بن عبد الرحمن بن عبید الحنفی قال حدثنی الجنید بن امین بن ذراوة بن نضلة بن طریف بن بهصل الحرمازی عن ابیه عن جده نضلة ان رجلا منهم یقال له الاعشی۔ فذکر القصة بطوله۔

خدمت میں۔ پس ذکر کیا۔ پھر سند بیان کی اور کہا کہ خبر دی ہمکو احمد بن محمد بن انس نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابوحفص صیرفی عمرو بن علی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبید بن عبد الرحمن بن عبید حنفی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے جنید بن امین بن ذرۃ بن نضلہ بن طریف بن بہصل حرمازی نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا نضلہ سے کہ ایک شخص اون میں سے جس کا نام اعشی تہا۔ پس ذکر کیا پورا قصہ۔

هذا ما کتبه النبی صلی الله علیه وسلم لمعدیکرب بن ابرهة

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معدیکرب بن ابرہہ کو

ذکر فی مصباح المضئ ولم اجد فیما سواہ انه قال ابن سعد وکتب رسول الله صلی الله علیه وسلم لمعدیکرب بن ابرهة۔ ان له ما اسلم علیه ارض خولان **افاد** ان ارض الحربی یجوز للامام ان یتصرف فیه ویملکه غیره۔

ذکر کیا ہے مصباح المضئ میں اور نہیں پایا میں نے اوس کے سوا کہ کہا ابن سعد نے اور لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معدیکرب بن ابرہہ کو کہ واسطے اوسکے معاف ہے ارض خولان کی وہ زمین جسپر وہ اسلام لایا ہے۔ **فائدہ** دیا اس فرمان نے اِس امر کا کہ حربی کی زمین میں امام کو جائز ہے کہ تصرف کرے اوسمیں اور مالک کرے اور کسیکو

هذا ما کتبه النبی صلی الله علیه وسلم لمعاذ بن جبل رض

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی کو

قال الحافظ اخرجه ابن السکن والطبرانی من طریق سیف بن عمرو عن سهل بن یوسف بن سهل عن ابیه عن عبید بن صخر عن صخر وکان ممن بعثه النبی صلی الله علیه وسلم مع

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ابن سکن اور طبرانی نے سیف بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو سے وہ سہل بن یوسف بن سہل سے وہ اپنے باپ سے وہ عبید بن صخر سے وہ صخر سے اور تہے یہ اون لوگوں میں جنکو بہیجا تہا رسول اللہ نے عمال یمن کے ہمراہ کہ فرمان

عمال الیمن ان النبی صلی الله علیه وسلم
کتب الی معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه
انی عرفت بلاءك فی الدین والذی من
مالك حتی رکبك الدین وقد
طیبت لك الهدیة فان اهدی لك
شئ فاقبله ـ

قوله فاقبله ـ هذا یدل علی ان
ما اهدی له رضی الله عنه فکان له
حلالا ویرده ما رواه احمد والطبرانی
عن ابی حمید الساعدی قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم هدایا
العمال غلول ـ وما روی عن بریدة
مرفوعا من استعملناه علی عمل
فرزقناه رزقا فما اخذه بعد فهو
غلول ـ ولعل الحلة کانت خاصة
لمعاذ رضی الله عنه لمصلحة کانت
عنده صلی الله علیه وسلم فی امره
او الحکم عام لجمیع المسلمین و
یؤید هذا ما رواه ابو داؤد عن
عمر رضی الله عنه ـ رفعه ـ اذا
اعطیت شیئا من غیر ان تسئل
فکل وتصدق ـ ویمکن التوفیق
ان فی حدیث عمر رضی الله عنه
کانت عمالة للتی رزقها الامام
وقدرها للعاملین والاحادیث
التی فیها النهی محمولة علی الهدایا
والتحف والله اعلم ـ

لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ کی طرف کہ
پہچانا مینے یعنی جانتا ہوں میں مصیبت تیری دین کے
بارہ میں اور وہ جو کہ خرچ ہوا تیرا مال حتی کہ غالب آگیا تجہپر
تیرا دین اور حلال کردیا آپ نے تیرے لئے ہدیہ پس اگر
کوئی چیز تجھے ہدیہ دیجاوے تو قبول کر تو اوسکو۔

قولہ فاقبلہ یہ فرمان دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ جو
چیز ہدیہ دیجاوے حضرت معاذ کو تو حلال ہوگی اونکیں
اور رد کرتی ہے اسکو وہ حدیث جو مروی ہے احمد اور
طبرانی سے بروایت ابی حمید ساعدی کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہدیہ لینا عاملوں کا غلول ہے
(یعنی اوس کے حکم میں ہے) اور وہ حدیث جو مروی ہے
بریدہ سے مرفوع کہ جس شخص کو کہ ہم عامل بنادیں اور
اوسکا روزینہ مقرر کریں تو اس کے بعد جو کچھ لیگا وہ غلول
ہے (یعنی اوس کے حکم میں) اور شاید حلت خاص ہو
معاذ رضی اللہ عنہ کے لئے بوجہ کسی مصلحت کے جو
رسول اللہ کے ذہن میں تھی۔ اونکی بابتہ یا حکم حلت کا
عام ہے جمیع مؤمنین کے لئے اور تائید اسکی کی
وہ حدیث ہے جو مروی ہے عمر رض سے۔ مرفوع۔
جبکہ دیا جاوے تو کوئی چیز بے مانگے تو کہا اور صدقہ
کر اور ممکن ہے توفیق اس طور سے کہ حدیث
عمر رض کی تو محمول ہو اوس روزینہ پر جو مقرر کرے
امام عاملوں کے لئے۔
اور وہ حدیثیں جس میں وارد ہے نہی محمول ہوں تحفوں
اور ہدیوں پر واللہ اعلم۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا لمعاذ بن جبل رض حين توفى ابنه

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو جبکہ اونکا بیٹا مر گیا تھا

۹۰ کتاب ایضا الی معاذ بن جبل رض

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى معاذ بن جبل سلام
عليك فانى احمد اليك الله الذى
لا اله الا هو - اما بعد فاعظم الله لك
الاجر والهمك الصبر ورزقنا واياك
الشكر فان انفسنا واموالنا واهلنا
من مواهب الله وعواريه المستودعة
متع الله به فى غبطة وسرور وقبضه
منك باجر كثير - الصلوة والرحمة
والهدى - فان احتسبته فاصبر
ويحبط جزعك اجرك فتندم واعلم
ان الجزع لا يرد ميتا ولا يدفع حزنا
وماهو نازل فكان قد والسلام -
ذكره فى جامع الازهر وقال اخرجه
الطبرانى فى الكبير والاوسط - واخرجه
الحاكم فى المستدرك فقال حدثنا
ابو على الحسين بن على الحافظ
قال اخبرنا الحسين بن عبد الله
ابن يزيد القطان قال حدثنا عمرو
ابن بكر السكسكى قال حدثنا مجاشع
ابن عمرو الاسدى قال حدثنا
الليث بن سعد عن عاصم بن عمر بن
قتادة عن محمود بن لبيد عن معاذ
ابن جبل - فذكر الحديث - وقال

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے (تعزیت نامہ)
محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف
سلام ہو تجھپر پس حمد بیان کرتا ہوں میں طرف تیرے
اوسے اللہ کی کہ اوس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے
بعد حمد کے معلوم کر کہ اللہ تیرا اجر بڑہائے اور تیرے
دل میں صبر ڈالے۔ اور توفیق دے ہمکو اور تجھکو شکر
کی پس تحقیق ہماری جانیں اور مال اور اہل اللہ کے عطیات
میں سے ہیں اور اوس کی مستعار امانتیں ہیں فائدہ مند کیا
اللہ نے ہم کو اوس کے ساتھ بحالت سرور و غبطہ (یعنی
ایسی حالت میں کہ لوگ ہم پر اوسکی وجہ سے رشک کریں)
اور لیلیا اوسکو تجھ سے اجر کثیر کے عوض (اختیار کر تو) نماز
اور رحمت اور ہدایت۔ پس اگر لیلیا ہے تجھسے اوسکو تو
صبر کر اور گھیر لیگا تیرا رنج و غم تیرے ثواب کو پس نادم ہوگا
تو اور جان لے تو کہ رونا دھونا نہیں لوٹائیگا مردہ کو اور نہ دفع
کریگا غم کو اور جو کچھ کہ ہونیوالا ہے وہ ضرور ہوگا والسلام
ذکر کیا اسکو جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی
نے کبیر اور اوسط میں۔ اور تخریج کی ہے اس کی حاکم نے
مستدرک میں اور کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو علی حسین بن علی
حافظ نے کہا کہ خبر دی ہمکو حسین بن عبد اللہ بن یزید قطان
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن بکر سکسکی نے کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے مجاشع بن عمرو اسدی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم
سے لیث بن سعد نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت
کر کے وہ روایت کرتے ہیں محمود بن لبید سے وہ معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ سے پس ذکر کیا حدیث کو اور کہا کہ غریب ہے

نقل الکتاب عن الجامع الازہر والحاکم والطبرانی وغیرہ

غريب حسن الا ان مجاشع بن عمرو
ليس من شرط هذا الكتاب واخرجه
ابو نعيم فی الحلية باختلاف يسير
فقال حدثنا ابو علی محمد احمد بن
الحسن قال قال احمد بن محمد بن
الجعد حدثنا حفص بن عمرو المقری
قال حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن
القرشی عن محمد بن سعيد عن
عبادة بن نسی عن عبد الرحمن بن
الغنم قال شهدت مع معاذ بن جبل
حين اصيب ولده ووجده عليه
فبلغ ذلك النبی صلے الله عليه وسلم
فكتب اليه۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد
رسول الله الی معاذ بن جبل سلام
عليك فانی احمد اليك الله الذی لا اله الا هو
اما بعد فاعظم الله لك الاجر والهمك
الصبر ورزقنا واياك الشكر۔
ان انفسنا واهلينا واموالنا واولادنا
من مواهب الله عز وجل الهنية
وعواريه المستودعة يمتع بها الی
اجل معلوم ويقبض لوقت معلوم
ثم افترض علينا الشكر اذا اعطے والصبر
اذا ابتلے فكان ابنك من مواهب
الله الهنية وعواريه المستودعة متعك
به من غبطة وسرور وقبضه منك
باجر كثير۔ الصلاة والرحمة ان

حسن ہے مگر مجاشع بن عمرو نہیں ہیں اِس کتاب کی شرط
کے موافق اور تخریج کی اِس کی ابونعیم نے حلیہ میں تھوڑے
اختلاف سے پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو علی محمد احمد
بن حسن نے کہا کہ کہا احمد بن محمد بن جعد نے کہ حدیث بیان کی
ہم سے حفص بن عمرو مقری نے کہا کہ حدیث بیان
کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن قریشی نے محمد بن
سعید سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ
بن نسی سے وہ عبد الرحمٰن بن غنم سے کہ تہا میں معاذ
بن جبل کے ہمراہ جبکہ وفات ہوئی اون کے بیٹے
کی اور وہ اوس کے غم میں تہے پس خبر پہونچی
اِس بات کی رسول اللہ کو پس لکھا آپ نے اون
کی طرف کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (تعزیت نامہ ہے) محمد رسول اللہ
کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجھپر میں حمد کرتا ہوں
تیری طرف ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی
بعد حمد کے پس بڑہائے اللہ تیرا اجر اور ڈالے تیرے
دِل میں صبر اور توفیق دے ہمکو اور تجھکو شکر کی
پس تحقیق ہماری جانیں اور مال اور اہل و اولاد اللہ کے
عمدہ عطیات میں سے ہیں اور اوس کی مستعار امانتیں
ہیں۔ فائدہ مند کرتا ہے اوس کے ساتھ وقت مقررہ
تک اور لے لیتا ہے وقت معین پر پھر فرض کی ہم پر شکر
کرنا جبکہ عطا کرے اور صبر کرنا جبکہ مبتلا کرے۔
(مصیبت میں) اور تہا تیرا بیٹا اللہ کی عمدہ عطیات اور
اوس کی مستعار امانتوں میں سے۔ فائدہ مند کیا تجھکو
اوس کے ساتھ بحالت سرور و غبطہ۔ اور لیلیا اوسکو
تجھ سے اجر کثیر کے عوض۔ لازم کر تو اپنے پر صلوۃ اور
رحمت۔ اگر صبر کرے تو اور طلب ثواب کرے تو تونہ

کتاب معاذ خرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ ۱۲

صبرت واحتسبت فلا تجمعن
عليك يامعاذ خصلتين فتحبط لك
اجرك فتندم على ما فاتك فلو قدمت
على ثواب مصيبتك علمت ان المصيبة
قد قصرت في جنب الثواب فينجز
من الله موعده ويذهب اسفك
ماهو نازل فكان قد والسلام۔
وقال ايضا حدثنا مجاشع بن عمرو بن
حسان قال حدثنا الليث بن سعد
عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود
ابن لبيد عن معاذ بن جبل انه مات
ابن له فكتب اليه رسول الله صلى
الله عليه وسلم يعزيه بابنه - فكتب له
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى معاذ بن جبل فذكر
مثل حديث محمد بن سعيد عن عبادة
وروى من حديث ابن جريج عن
ابى الزبير عن جابر نحوه وكل هذه
الروايات ضعيفة لا تثبت فان وفات
ابن معاذ كانت بعد وفات النبى صلى
الله عليه وسلم بسنين وانما كتب اليه
بعض الصحابة فوهم الراوى فنسبها
اليه صلى الله عليه وسلم وكان معاذ
اعظم واجل ان يجزع ويغلبه الجزع
عن الاستسلام بل الصحيح ما رواه
الحارث بن عميرة وابو منيب الجرشى
من الاستسلام واصطبار عند

جمع کر تو اے معاذ اپنے پر دو خصلتین (یعنی جزع فزع اور عدم
صبر) پس کھو دیگا تو اپنے اجر کو پھر نادم ہوگا اوسپر
جسکو تو نے فوت کر دیا پس اگر تو مطلع ہوجائے اپنی مصیبت
کے ثواب پر تو جان لیگا اس بات کو کہ مصیبت کم ہے
ثواب کے مقابلہ میں۔ پس پورا پائیگا تو اللہ کا وعدہ اور چلا
جاتا ہے تیرا غم اور جو کچھ کہ ہونیوالا ہے وہ تو ضرور
ہوگا۔ والسلام۔
اور یہی کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مجاشع بن عمر بن حسان
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے عاصم
بن عمر بن قتادہ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے
ہیں محمود بن لبید سے وہ معاذ بن جبل سے کہ اونکا ایک
بیٹا مرگیا پس لکھا رسول اللہ نے اونکو نامہ جس میں تعزیت
کرتے تھے اون کے بیٹے کی۔ پس لکھا رسول اللہ نے اون کے لئے
بسم اللہ الرحمن الرحیم (تعزیت نامہ ہے) محمد رسول اللہ
کی طرف سے معاذ بن جبل کی طرف۔ پس ذکر کی مثل حدیث
محمد بن سعید کے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ سے اور
روایت کی حدیث ابن جریج سے وہ روایت کرتے ہیں
ابی زبیر سے وہ جابر سے مثل اس کے اور یہ سب روایتیں
ضعیف ہیں ثابت نہیں ہیں۔ اس وجہ سے کہ وفات
ابن معاذ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند سالوں
بعد ہوئی ہے۔ ولکھا اوس کی طرف بعض صحابہ نے پس
وہم کیا راوی نے اور نسبت کر دی اوس کی رسول اللہ
کی طرف اور تھے معاذ اعظم اور اجل اس امر سے
کہ جزع فزع کرتے اور اون کے اسلام پر غالب
ہوجاتی جزع فزع۔ بل صحیح وہ ہے جسکو روایت کیا
ہے حارث بن عمیرہ نے اور ابو منیب جرشی نے اون
کا اسلام اور اونکا صبر اون کے بیٹے کے مرتے وقت

وفات ابنه ولا يعلم لمعاذ غيبة في
حياته صلى الله عليه وسلم الا الى
اليمن فقدم بعد وفاته صلى الله عليه
وسلم۔ وليس محمد بن سعيد ولا
مجاشع ممن يعتمد روايتهما ومفاريدهما
انتهى كلام ابو نعيم۔ وذكره ابن الجوزي
في الموضوعات في باب التعزية فقال
اخبرنا ابو غالب محمد بن الحسن الماوردي
وابو سعد احمد بن محمد البغدادي
قالا اخبرنا المطهر بن عبد الواحد قال
اخبرنا ابو جعفر بن المرزبان قال اخبرنا
محمد بن ابراهيم الحروري قال حدثنا
عبد الله بن عبد الرحمن بن غنم قال
اصيب معاذ بولده فذكر مثل حديث
ابو نعيم بلفظه۔ وقال هذا حديث
موضوع ومحمد سعيد هو الكذاب
الوضاع الذي صلب في الزندقة وقد
ذكرت القدح فيه في مواضع۔ وقد
روى هذا الحديث المجاشع عن عمر
عن عمرو بن حسان عن الليث عن
عاصم بن محمد عن محمود بن لبيد
عن معاذ مثله۔ قال ابن حبان يضع
الحديث لا يحل ذكره الا بالقدح وقد
رواه اسحق من بخيب عن عطاء عن
ابن عباس قال كتب رسول الله الى
معاذ وهو باليمن۔ من محمد رسول
الله الى معاذ فذكر نحوه مختصرا۔ وقال

اور نہیں معلوم ہوتا معاذ کا علیحدہ رہنا رسول اللہ کی
زندگی میں آپ کی خدمت سے مگر یمن کی طرف پس آئے
وہاں سے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے۔ اور محمد بن سعید اور مجاشع اون لوگوں میں نہیں ہیں
جن کی روایتیں اور مفارید قابل اعتماد ہوں۔ ختم ہوا
کلام ابو نعیم کا۔ اور ذکر کیا اسکو ابن جوزی نے موضوعات
میں باب تعزیۃ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو غالب محمد بن
حسن ماوردی اور ابو سعد احمد بن محمد بغدادی نے کہا اون
دونوں نے کہ خبر دی ہمکو مطہر بن عبد الواحد نے کہا کہ خبر
دی ہمکو ابو جعفر بن مرزبان نے کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن
ابراہیم حروری نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
عبد اللہ بن عبد الرحمن بن غنم نے کہا کہ وفات ہوئی
حضرت معاذ کے بیٹے کی۔ پس ذکر کیا حدیث کو مثل
لفظ ابو نعیم کے۔ اور کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے
اور محمد سعید کذاب وضاع ہے جو سولی دیا گیا ہے
زندیق ہونے کی وجہ سے اور ذکر کیا ہے میں نے
اس میں اعتراض چند جگہ۔ اور روایت کیا اس
حدیث کو مجاشع نے عمر سے وہ روایت کرتے ہیں
عمرو بن حسان سے وہ لیث سے وہ عاصم بن محمد سے
وہ محمود بن لبید سے وہ معاذ سے مثل اس کے۔
کہا ابن حبان نے کہ وضع کرتا ہے حدیث کو نہیں جائز
ہے اوسکا ذکر مگر اعتراض کے ساتھ۔ اور روایت
کیا ہے اسکو اسحق نے بخیب سے وہ روایت کرتے
ہیں عطا سے وہ ابن عباس سے کہا کہ لکھا رسول اللہ
نے نامہ معاذ کی طرف اور وہ یمن میں تھے۔ محمد رسول اللہ
کی جانب سے معاذ کی طرف پس ذکر کیا مثل اوس
کے مختصر اور کہا کہ اسحق معروف ہے کذب اور حدیث

اسحٰق معروف بالکذب و وضع الحدیث وکل هذه الروایات باطلة انما کانت وفاة ابن معاذ فی سنة الطاعون سنة ثمانی عشر بعد موت رسول الله بسبع سنین وانما کتب الیه بعض الصحابة تعزیة - انتهیٰ کلام ابن الجوزی وذکر فی لآلی المصنوعة - اخرج الخطیب قال اخبرنا ابو القاسم طلحة بن علی بن الصقر الکنانی قال حدثنا ابو سلیمان محمد بن الحسین بن علی الحرانی قال حدثنا النعمان ابن مدرك قال حدثنا محمد بن بشیر البغدادی قال حدثنا اسحٰق بن نجیب عن عطاء عن ابن عباس قال کتب النبی صلی الله علیه وسلم الی معاذ بن جبل وهو والی بالیمن -

من محمد رسول الله الی معاذ بن جبل سلام علیك فانی احمد الیك الله الذی لا اله الا هو - اما بعد فان ابنك فلانا قد توفی فی یوم کذا وکذا فاعظم الله لك الاجر والهمك الصبر ورزقك الصبر عند البلاء والشکر عند الرخاء - انفسنا واموالنا واهلونا من مواهب الله الهنیئة وعواریه المستودعة یمتعنا بها الی اجل معدود ویقبضها لوقت معلوم وحقه علینا هنالك اذا ابلانا الصبر فعلیك بتقوی الله وحسن العزاء فان الحزن لا یرد میتا ولا یوخر

وضع کرنے میں۔ اور یہ سب روایتیں باطل ہیں کیونکہ ابن معاذ کی وفات ہوئی ہے سن طاعون میں جو ۱۸ ہجری میں رسول اللہ کی وفات کے سات برس بعد ہے اور لکھا تھا یہ اون کو بعض صحابہ نے بغرض تعزیت۔ ختم ہوا کلام ابن جوزی کا۔ اور ذکر کیا ہے لآلی مصنوعہ میں کہ تخریج کی ہے خطیب نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو قاسم طلحہ بن علی بن صقر کنانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو سلیمان محمد بن حسین بن علی حرانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے نعمان بن مدرک نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشیر بغدادی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اسحٰق بن نجیب نے عطار سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کی طرف (تعزیت نامہ) اور وہ والی تھے یمن کے۔

(تعزیت نامہ ہے) محمد رسول اللہ کیجانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجھپر پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد حمد کے پس تحقیق تیرا فلاں لڑکا فلاں روز مرگیا پس بڑہائے اللہ تیرا اجر اور تیرے دل میں صبر ڈالے اور توفیق دے تجھکو بلا ہونے کیوقت صبر کرنے کی اور آسائش کے وقت شکر کرنے کی۔ ہماری جانیں اور ہمارے مال اور اہل اللہ کی عمدہ عطیات اور اوس کی مستعار امانتوں میں سے ہیں نفع حاصل کراتا ہے اللہ اونسے ہم کو ایک خاص وقت تک اور لے لیتا ہے وقت معین پر۔ اور حق اوسکا ہم پر جبکہ مبتلا کرے ہمکو مصیبتیں میں صبر کرنا ہے پس لازم کر تو اپنے پہ اللہ کا خوف اور اچھی تعزیت اسوجہ سے

اجلہ وان الاسف لایرد ما ھو نازل
بالعباد قال موضوع واسحٰق بن نجیح
کذاب انتھے ما قالہ الخطیب فی وقد
اخرج ھذا الحدیث الامام محمد بن
ابی داؤد الاصبہانی (ھو ابو داؤد الظاہری)
فی کتاب الزہرۃ قال حدثنا القاضی
ابراھیم بن العاصم قال حدثنا سلیمان
ابن عمرو - ابو داؤد النخعی عن مھاجر بن
ابی الحسن الشامی عن عبد الرحمن بن
تمیم عن معاذ بن جبل - الحدیث واخرج
الفقیہ ابو اللیث فی تنبیہ الغافلین
اسنادہ من طریق سلیمان بن عمرو عن
مجاھد بن الحسن عن عبد الرحمن بن
غنم عن معاذ بن جبل قال مات ابن
لی فکتب الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل
وساق الحدیث بلفظ ابی نعیم واخرج
الوکیع فی کتاب الغرا قال حدثنی ابو
اسمعیل بن ابراھیم بن الحسن بن علی
ابن ابی طالب قال حدثنی عمی قال
حدثنی اسحٰق بن جعفر بن محمد (ھو
الامام الباقر محمد بن علی بن الحسین) عن
ابیہ عن جدہ ان ابنا لمعاذ بن جبل
ھلک فجزع علیہ جزعا شدیدا فکتب
الیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم -
اما بعد فان انفسنا واموالنا واھلنا و
اولادنا من مواھب اللہ الحسنۃ وعواریہ

کہ غم نہیں لوٹائیگا مردہ کو اور نہ موخر کرے گا موت کو اور
افسوس کرنا نہیں رد کرے گا اوس چیز کو جو ہونیوالی ہے
بندوں کے ساتھ کہا موضوع ہے اور اسحٰق بن نجیح کذاب
ہے ختم ہوا قول خطیب. اور تخریج کی ہے اِس کی امام محمد
بن ابوداؤد اصبہانی نے (یعنی ابوداؤد ظاہری) کتاب
الزہرہ میں کہا حدیث بیان کی ہم سے قاضی ابراہیم
بن عاصم نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن عمرو
ابوداؤد نخعی نے مہاجر بن ابی حسن شامی سے روایت کرکے
وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمٰن بن تمیم سے وہ معاذ
بن جبل سے. الحدیث. اور تخریج کی ہے فقیہ ابو اللیث
نے تنبیہ الغافلین میں سند بیان کی ہے اس کی سلیمان
بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں مجاہد بن
حسن سے وہ عبد الرحمٰن بن غنم سے وہ معاذ بن جبل سے
کہا کہ مرگیا میرا بیٹا پس لکھا (نامہ) میری طرف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد رسول اللہ کی جانب سے
معاذ بن جبل کی طرف. اور بیان کی حدیث بلفظ ابونعیم.
اور تخریج کی ہے وکیع نے کتاب الغرا میں کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے ابو اسمٰعیل بن ابراہیم بن حسن بن علی
بن ابی طالب نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے
چچا نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے اسحٰق بن جعفر بن محمد
نے (یہ محمد امام باقر محمد بن علی بن حسین ہیں) اپنے باپ سے
روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ
معاذ بن جبل رض کا ایک لڑکا مرگیا جسپر آپ نے بہت غم
کیا پس لکھا اونکی طرف (تعزیت نامہ) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بعد حمد کے پس تحقیق ہماری جانیں اور
ہمارے مال اور اہل اور اولاد اللہ کی عمدہ عطیات اور
اوس کی مستعار امانتوں میں سے ہیں۔ الحدیث۔

المستودعة - الحدیث **تفصیل الکلام والحاصل** - ان هذا الحدیث مروی
عن عدة من الصحابة منهم معاذ بن جبل
وابن عباس وجابر وعبد الرحمن بن غنم
رضی الله عنهم - فاما روایة معاذ فمن
طریق مجاشع عن اللیث عن عاصم عن
محمود بن لبید عن معاذ - وهذا عند
ابی نعیم والحاکم - ومن طریق سلیمان
ابن عمرو النخعی عن مجاهد عن عبد الرحمن
ابن غنم عن معاذ بن جبل عند ابی اللیث
السمرقندی - واما روایة ابن عباس
فمن طریق اسحق بن نجیح عن عطاء عن
ابن عباس عند الخطیب واما روایة
جابر فمن طریق ابن جریج عن ابی الزبیر
عن جابر عند ابی نعیم - واما روایة عبد
الرحمن بن غنم فمن طریق محمد بن
سعید عن عبادة بن نسی عن عبد
الرحمن بن غنم - فروایة معاذ قال ابن
الجوزی موضوع لکون راویه محمد بن
سعید وضاعا وروایة ابن عباس قال
ایضا موضوع لکون راویه اسحق وضاعا
وروایة جابر فضعفه ایضا ابن الجوزی
وابو نعیم لکون وفات ابن معاذ بعد
وفات النبی صلی الله علیه وسلم و
روایة ابن غنم فلکونه من روایة محمد
ابن سعید الوضاع - **اقول** - له شاهد
حسن وهو طریق اهل البیت عند

تفصیل کلام اور خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ یہ حدیث
مروی ہے چند صحابہ سے جن میں سے معاذ بن جبل
اور ابن عباس اور جابر اور عبد الرحمن بن غنم ہیں۔
لیکن روایت حضرت معاذ کی پس مروی ہے بطریق
مجاشع وہ روایت کرتے ہیں لیث سے وہ عاصم سے
وہ محمود بن لبید سے وہ معاذ سے۔ اور یہ سند ہے
ابی نعیم اور حاکم کے نزدیک۔ اور مروی ہے ابطریق
سلیمان بن عمرو النخعی وہ روایت کرتے ہیں مجاہد سے وہ
عبد الرحمن بن غنم سے وہ معاذ بن جبل سے یہ سند ہے
ابو لیث سمرقندی کے نزدیک۔
لیکن روایت ابن عباس کی پس مروی ہے بطریق اسحق
بن نجیح وہ روایت کرتے ہیں عطار سے وہ ابن عباس سے
خطیب کے نزدیک لیکن روایت جابر پس ابی نعیم کے
نزدیک مروی ہے بطریق ابن جریج وہ روایت کرتے
ہیں ابی زبیر سے وہ جابر سے لیکن روایت عبد الرحمن
بن غنم کی پس مروی ہے بطریق محمد بن سعید وہ روایت کرتے
ہیں عبادہ بن نسی سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے پس روایت
حضرت معاذ کی تو کہا ابن جوزی نے کہ موضوع ہے
بوجہ ہونے اون کے راوی محمد بن سعید کے واضع۔ اور
روایت ابن عباس کی بھی موضوع ہے بوجہ ہونے
اوس کے راوی اسحق کے واضع الحدیث اور روایت حضرت
جابر کی پس تضعیف کی ہے اوس کی بھی ابن جوزی۔ اور
ابونعیم نے اس وجہ سے کہ حضرت معاذ کے بیٹے کی وفات
رسول اللہ کی وفات کے بعد ہوئی ہے اور روایت
عبد الرحمن بن غنم کی ضعیف ہے بوجہ ہونے اون کے
راوی محمد بن سعید کے واضع کہتا ہوں میں کہ اس
حدیث کے لئے شاہد ہے حسن اور وہ طریقہ اہل بیت کا

كما روينا وقد افاد ان للحديث اصلا لان الامام باقر ثقة مكثر في رواية الحديث تابعي يروي عن جابر وابن عمر وابي سعيد وغيرهم من الصحابة وزمانه مقدم على عهد الوضاعين المذكورين فروايته يدل على ان الحديث قد وجد قبل زمان الوضاعين واما ما قال ابن الجوزي وابو نعيم ان وفات ابن معاذ انما كان بعد النبي صلى الله عليه وسلم فيمكن ان ابن معاذ الذي توفي بعد النبي صلى الله عليه وسلم كان غير ابن معاذ الذي عزى فيه النبي صلى الله عليه وسلم فانه لم يسم في حديث التعزية ذلك الابن المسمى وقد صرح فيما سبق من الروايات ان ذلك وقع حين كون معاذ باليمن في عهده صلى الله عليه وسلم واما الذي توفي بعد النبي صلى الله عليه وسلم فهو عبد الرحمن ابن معاذ توفي مطعونا مع معاذ والله اعلم

وکیع کے نزدیک جیسیکہ ہم نے روایت کیا اور فائدہ دیا اوس نے اِس امر کا کہ اِس حدیث کی اصل ضرور ہے اِس لئے کہ امام باقر ثقہ ہیں کثرت سے حدیث کی روایت کرتے ہیں تابعی ہیں روایت کرتے ہیں حضرت جابر، ابن عمر اور ابی سعید وغیرہ سے اور اون کا زمانہ اون واضعین حدیث کے زمانہ سے متقدم ہے جنکا ذکر کیا گیا پس اون کی روایت دلالت کرتی ہے اِس بات پر کہ اِس حدیث کا وجود وضاعین کے زمانہ سے اول ہی تہا لیکن جو کچھہ کہ کہا ہی ابن جوزی اور ابونعیم نے کہ وفات ابن معاذ کی بعد وفات رسول اللہ کے ہوئی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ وہ معاذ کے بیٹے جو رسول اللہ کے بعد مرے ہیں دوسرے ہوں اونسے جن کے بارہ میں رسول اللہ نے تعزیت لکہی کیونکہ حدیث تعزیت میں آپ نے اونکا نام نہیں لیا ہے اور مذکورہ روایات میں تصریح کر دیگئی ہے کہ یہ قصہ اوس وقت کا ہے جبکہ رسول اللہ کے زمانہ میں حضرت معاذ یمن میں تہے لیکن آپ کے وہ صاحبزادے جنکا انتقال رسول اللہ کے بعد ہوا ہے اونکا نام عبد الرحمن بن معاذ ہے جو طاعون زدہ ہوکر حضرت معاذ کے ساتہہ مرے ہیں۔ واللہ اعلم۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم المقوقس عظيم القبط صاحب مصر

وہ فرمان جو رسول اللہ نے لکہا مقوقس سردار قبط حاکم مصر کو

ذكر صاحب مصباح المضي ناقلا عن كتاب فتوح المصر والمغرب لابي القاسم عبد الرحمن بن عبد الله القرشي المصري صاحب الشافعي قال لما كانت سنة ست من مهاجر رسول الله ورجع من

صاحب مصباح المضی نے کتاب فتوح المصر والشام سے جو ابوالقاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ قرشی مصری شاگرد امام شافعی کی تصنیف ہے نقل کرکے لکہا ہے کہ جبکہ سنہ ۶ ہجری شروع ہوا اور رسول اللہ حدیبیہ سے لوٹے تو آپ نے قاصد بہیجے بادشاہوں کی طرف پہر کہاہی

الحدیبیۃ بعث الی الملوک ثم قال حدثنا
ابن مردویہ قال حدثنا عبد اللہ بن
وھب قال اخبرنی یونس بن یزید عن
ابن شھاب قال حدثنی عبد الرحمن بن
عبد القاری ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قام ذات یوم علی المنبر
فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد
فانی ارید ان ابعث بعضکم الی ملوک
العجم فلا تختلفوا علی کما اختلفت بنو
اسرائیل علی عیسیٰ قال المھاجرون
یا رسول اللہ واللہ لا نختلف علیک
فی شیء ابدا امرنا وابعثنا فبعث حاطب
ابن ابی بلتعۃ الی مقوقس بکتابہ قال
الحافظ اسم المقوقس جریج (مصغرا)
ابن مینا - ونسخۃ الکتاب ھکذا -
من محمد رسول اللہ وفی روایۃ عبد اللہ
ورسولہ الی المقوقس عظیم القبط سلام
علی من اتبع الھدی اما بعد فانی ادعوک
بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یؤتیک اللہ
اجرک مرتین فان تولیت فعلیک اثم
القبط - یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ
سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ
وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ - فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا
اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ -
فمضی حاطب بکتابہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولما انتھی الی اسکندریۃ وجد المقوقس

کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مردویہ نے کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا کہ خبر دی مجھکو
یونس بن یزید نے ابن شہاب سے روایت کرکے کہا کہ حدیث
بیان کی مجھہ سے عبد الرحمن بن عبد القاری نے کہ رسول اللہ
ایک روز ممبر پر کھڑے ہوئے پس اللہ کی حمد وثنا بیان
کی پھر فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ تم میں سے بعض کو ملوک
عجم کی طرف بھیجوں پس مت اختلاف کرنا مجھپر جیسے کہ
اختلاف کیا بنی اسرائیل نے عیسیٰ پر کہا مہاجرین نے
کہ یا رسول اللہ قسم اللہ کی کہ نہیں اختلاف کرینگے ہم
آپ پر کسی امر میں کبھی پس حکم دیجئے ہم کو اور
بھیجئے ہم کو پس بھیجا حاطب بن ابی بلتعہ کو مقوقس کی
طرف اپنا فرمان لیکر۔

کہا حافظ نے کہ مقوقس کا نام جریج (بوزن تصغیر) ابن
مینا تھا۔ اور نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ۔

(فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے اور ایک روایت
میں ہے کہ اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول کی جانب
سے مقوقس سردار قبط کی جانب۔ سلام ہو اوس شخص پر جو
پیروی کرے ہدایت کی بعد حمد پس تحقیق بلاتا ہوں میں
تجھکو دعوت اسلام کی طرف اسلام لے آ سلامت رہیگا
دیگا تجھکو اللہ دوہرا ثواب پس اگر انکار کرے گا تو تجھی پر
ہوگا گناہ گروہ قبط کا۔ اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی
طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں کہ نہیں عبادت کریں
ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک کریں اوس کے ساتھہ کسی کو
اور نہ بناویں آپس میں بعض بعض کو صاحب اللہ کے سوا پس
اگر اعراض کریں وہ تو کہدو تم کہ گواہ رہو اسبات پر کہ ہم مسلمان ہیں
پس گئے حاطب رسول اللہ کا فرمان لیکر اور جب اسکندریہ
پہونچے تو پایا مقوقس کو ایک جھروکے میں جو دریا کے رخ

فی مجلس مشرف علی البحر فرکب
سفينةً وحاذی مجلسه واشار بالکتاب
اليه فامر باحضاره بين يديه فلما جيئ
به دفع اليه الکتاب فقرأه وقال ما
منعه ان کان نبيا ان يدعو علی
من خالفه فيسلط عليه فقال حاطب
ما منع عيسی ان يدعو علی من خالفه
ان يسلط عليه فسکت فقال حاطب
انه کان قبلك رجل يزعم انه رب
الاعلی فاخذه الله نکال الآخرة والاولی
فاعتبر بغيرك ولا يعتبر غيرك بك۔
قال ان لنا دينا لن ندعه الا لما هو خير
منه فقال حاطب ندعوك الی دين
الله وهو الاسلام الکافی به الله فان هذا
النبی دعا الناس فکان اشدهم قريش
واعداهم له يهود واقربهم منه النصاری
ولعمری ما بشارة موسی بعيسی الا کبشارة
عيسی بمحمد وما دعاءنا اياك الی القرآن
الا کدعائك اهل التوراة الی الانجيل
وکل نبی ادرك قوما فهم من امته عليهم
ان يطيعوه وانت ممن ادرك هذا
النبی ولسنا ننهاك من دين المسيح ولکن
نامرك به فقال المقوقس انی نظرت
فی امر هذا النبی فوجدته لا يامر بمزهود
فيه ولا ينهی عن مرغوب فيه ولم اجده
بالساحر الضال ولا الکاهن الکاذب
ووجدت معه آية النبوة باخراج الخباء

پر تہا پس سوار ہوئے کشتی میں اور اوس کے مقابل
ہوئے اور اشارہ کیا اوس کی طرف نامۂ مبارک کا پس
حکم دیا ان کے حاضر کرنے کا پس جبکہ یہ وہاں لیجائے
گئے تو دیا اوسکو فرمان پس پڑہا اوسکو اور کہا کہ اگر وہ
نبی ہیں تو کونسی بات منع کرتی ہے اونکو کہ اپنے مخالفوں کے
لئے بد دعا کریں پس مسلط ہوجائیں اونپر تو کہا حاطب نے
کہ کس چیز نے منع کیا تہا عیسیٰ علیہ السلام کو کہ بد دعا کرتے
آپ اپنے مخالفوں پر پس مسلط ہوجاتے اونپر پس چپ
ہوگیا تو کہا حاطب نے کہ تجھسے پہلے ایک شخص تہا جو
گمان کرتا تہا کہ وہ معبود اعلیٰ ہے پس پکڑ لیا اوسکو اللہ
نے آخرت کے عذاب میں پس عبرت حاصل کر تو غیر سے
اور موقع مت دے اس بات کا کہ کوئی اور عبرت
حاصل کرے تجہ سے۔ کہا کہ ہمارا دین ہے جسکو ہم نہیں
چہوڑینگے مگر اوس سے بہتر کے عوض تو کہا حاطب نے
کہ بلاتے ہیں ہم تجھکو اللہ کے دین کی طرف جو اسلام ہی
مددگار ہے اوسکا اللہ پس تحقیق اس نبی نے بلایا لوگوں
کو پس تہے سب سے زائد سخت قریش اور اوس کے سب سے
زائد دشمن یہود اور سب سے زائد مائل اون کی طرف نصاریٰ
اور قسم میری عمر کی کہ نہیں ہے بشارت دینا موسیٰ کا عیسیٰ
کی بابت مگر کہ مثل بشارت عیسیٰ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
لئے اور دعوت ہماری تجھکو قرآن کی طرف ایسی ہی ہے جیسی کہ
دعوت تیری اہل تورات کو انجیل کی طرف اور جو نبی کہ پالے
زمانہ کسی قوم کا پس وہ اوس کی امت میں ہوتی ہے واجب
ہے اونپر اطاعت اوس کی اور تو اون لوگوں میں ہے
جنہوں نے کہ پالیا ہے زمانہ اس نبی کا اور نہیں منع کرتے
ہم تجھکو مسیح کے دین سے بلکہ حکم دیتے ہیں اُسکا پس کہا
مقوقس نے کہ غور کیا میں نے اس نبی کے امر میں پس پایا

والاخبار بالمجوسی وسانظر الی الاخبار
الواردة علیه بالنبوة واخذ کتاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعله فی حقة
من عاج ودفعه لجاریة له ثم دعا کاتبا
له یکتب بالعربیة فکتب جوابه نسخته

کتاب المقوقس الیه صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لمحمد بن
عبد اللہ من المقوقس عظیم القبط
سلام علیک اما بعد فقد قرأت کتابك
وفہمت ماذکرت فیه وماتدعو الیه
وقد علمت ان نبیا قد بقی وکنت اظن
ان یخرج من الشام وقد اکرمت رسولك
وبعثت الیك بجاریتین لهما مکان
من القبط عظیم وکسوة واهدیت
الیك بغلة لترکبها والسلام۔
ھکذا نقله فی زاد المعاد وسیرة
المحمدیة وذکره صاحب المواهب
ایضًا۔ وذکر ایضا صاحب المصباح
بلفظ اٰخر فقال روی الواقدی بسنده
عن حمید الطویل یرفعه الی ابن
اسحق قال لما هاجر رسول اللہ الی
المدینة کتب الی ملوك الارض منهم
المقوقس ملك المصر وکتبه ابوبکر نسخته

کتاب الی صاحب مصر بروایت الواقدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد
رسول اللہ الی صاحب مصر اما بعد
فان اللہ ارسلنی رسولا وانزل علی
قرآنا وامرنی بالاعذار والانذار و
مقاتلة الکفار حتی یدینوا بدینی ویدخل

میںنے کہ نہیں حکم کرتا وہ بُری باتوں کا اور نہیں منع کرتا پسندیدہ
کاموں سے اور نہیں پایا مینے اوسکو ساحر گمراہ اور نہ
کاہن جھوٹا اور دیکھا پایا میں نے اوسکے پاس علامت نبوت بذریعہ اخبار
اور پھر غور کرونگا میں یعنی اون خبروں پر جو وارد ہوئی
ہیں اونکی نبوت کے بارہ میں اور لیلیا فرمان رسول اللہ
کا اور اوسکو ایک ہاتھی دانت کے ڈبہ میں بند کرکے اپنی
چھوکری کو دیدیا پھر اپنے عربی لکھنے والے منشی کو بلایا پس
لکھا اوسکا جواب۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ خط ہے) محمد بن عبد اللہ کے
لئے مقوقس سردار قبط کیجانب سے سلام ہو آپ پر بعد اس کے
پس پڑھا مینے آپ کا خط اور سمجھا مینے اوسکو جسکا آپنے اوسمیں ذکر
کیا ہے اور جسکی طرف آپنے دعوت کی ہے اور میں جانتا ہوں
کہ ایک نبی باقی رہگیا ہے مجھے خیال تہا کہ وہ شام میں پیدا
ہوگا اور اکرام کیا مینے آپکے قاصد کا اور بھیجتا ہوں میں آپکو دو
چھوکریاں جنکا بڑا مرتبہ ہے قبط میں اور لباس اور ہدیہ دیا مینے آپکو
ایک خچر تاکہ آپ اوسپہ سوار ہوں۔ والسلام۔
اِسی طرح نقل کیا ہے اوسکو زاد المعاد اور سیرة محمدیہ میں اور
ذکر کیا ہے اسکو صاحب مواہب نے بھی۔ اور ذکر کیا ہے اسکو
صاحب المصباح نے دوسرے لفظوں کے ساتھ پس کہا
کہ روایت کی ہے واقدی نے اپنی سند سے حمید طویل سے مرفوع
کرتے ہیں وہ ابن اسحق کیطرف کہا کہ جبکہ ہجرت کی رسول اللہ نے
مدینہ کیطرف تو فرمان لکھے بادشاہوں کیطرف اونمیں سے
مقوقس بادشاہ مصر ہے اور لکہا تہا اسکو ابوبکر نے نسخہ اوسکا یہ ہے
کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کیجانب
سے حاکم مصر کیجانب۔ بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) تحقیق اللہ نے
بھیجا ہے مجھے رسول بناکر اور اتارا ہے مجھپر قرآن اور حکم دیا ہے مجھے
حجت تمام کرنے اور ڈرانیکا اور کفار سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ میرے دین کو قبول کریں

الناس فی ملتی وقد دعوتك الی
الاقرار بوحدانیته فان فعلت
سعدت وان ابیت شقیت والسلام
یدل کتاب المقوقس علی ان
یجوز قبول الهدیة من الکافر لان
النبی صلی الله علیه وسلم قبله وقد
ورد ذلك فی احادیث الکثیرة الصحیحة
الشهیرة ویعارضها ماروی عن
عیاض بن حمار انه اهدی للنبی
صلی الله علیه وسلم هدیة اوناقة
فقال صلی الله علیه وسلم اسلمت
قال لا قال انی نهیت عن زبد المشرکین
وکذا ماروی ان عامر بن مالك الذی
یدعی ملاعب الاسنة قدم علی رسول
الله صلی الله علیه وسلم وهو مشرك
فاهدی له فقال انی لا اقبل هدیة
مشرك رواه موسی بن عقبة فی
المغازی قال الخطابی یشبه ان یکون
هذا منسوخا لانه صلی الله علیه وسلم
قبل هدیة غیر واحد من المشرکین
وقیل انما ردها لیغیظه فیحمله ذلك علی
الاسلام وقیل ردها لان الهدیة
موضعا من القلب ولا یجوز ان یمیل
الیه بقلبه فردها قطعا لسبب المیل
ولیس هذا منافیا بقبول هدیة النجاشی
واکیدر دومة والمقوقس لانهم اهل
کتاب کذا فی النهایة وجمع الطبری

کریں اور داخل ہوں لوگ میرے مذہب میں اور بلاتا
ہوں میں تجھے اللہ کی وحدانیت کے اقرار کی طرف پس اگر
قبول کیا تو نے سعادت حاصل کریگا تو اور اگر انکار کیا تو نے
تو شقی ہوگا والسلام ۔ اور دلالت کرتا ہے یہ نامہ
اس امر پر کہ جائز ہے کافر کا ہدیہ قبول کرنا اس وجہ سے
کہ رسول اللہ نے اوسکو قبول کیا اور آیا ہے یہ بہت
سی صحیح حدیثوں میں ۔
اور مخالف ہے اس کے وہ جو روایت ہے عیاض بن حمار
سے کہ اونہوں نے ہدیہ دیا رسول اللہ کو پس فرمایا
رسول اللہ نے کہ تو اسلام سے آیا ہے جواب دیا
کہ نہیں تو فرمایا کہ میں منع کیا گیا ہوں کفار کے ہدیوں
سے اور اسیطرح ہے وہ جو روایت کی گئی ہے کہ عامر
بن مالک جنکو ملاعب الاسنہ بھی کہا جاتا تھا رسول اللہ
کے پاس آئے وہ مشرک تھے پس ہدیہ دیا آپ کو آپ
نے فرمایا کہ نہیں قبول کرتا میں ہدیہ مشرک کا روایت
کیا اسکو موسیٰ بن عقبہ نے مغازی میں کہا خطابی نے
کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ منسوخ ہے کیونکہ قبول کیا ہے
رسول اللہ نے بہت سے مشرکین کا ہدیہ اور بعض
نے کہا کہ رد کیا اوسکو تاکہ اس سے وہ اپنی نفس پر غصہ
کہا سے پس برانگیختہ کرے یہ بات اوسکو اسلام لانے
پر اور بعض نے کہا کہ اوسکو اس وجہ سے رد کیا کہ ہدیہ کی
جگہ دل میں ہوتی ہے اور نہیں جائز ہے کہ مائل ہو کافر
کی طرف اپنے دل سے پس رد کر دیا اوسکو تاکہ قطع
ہو جائے سبب مائل ہونے کا اور یہ منافی نہیں ہے
نجاشی اکیدر اور مقوقس وغیرہ کے ہدیہ کو قبول کرنیکے
کیونکہ وہ اہل کتاب تھے اسیطرح مذکور ہے نہایہ
میں اور جمع کیا ہے طبری نے احادیث کے درمیان

بين الاحاديث فقال الامتناع فيما اهدى له خاصة والقبول فيما اهدى للمسلمين وفيه نظر لان من جملة ادلة الجواز السابقة ما وقعت الهدية فيه للنبي صلى الله عليه وسلم خاصة وجمع غيره بان الامتناع فى حق من يريد بهديته التودد والموالاة والقبول فى حق من يرجى بذلك تانيسه وتاليفه على الاسلام۔ قال الحافظ وهذا اقوى من الذى قبله وقيل يمتنع ذلك لغيره من الامراء ويجوز له خاصة وقال بعضهم ان احاديث الجواز منسوخة بحديث العياض عكس ما قال الخطابى ولا يخفى ان النسخ لا يثبت بمجرد الاحتمال وكذلك الاختصاص وقد اورد البخارى فى صحيحه حديثا استنبط منه جواز قبول هدية الوثنى ذكره فى باب قبول الهدية من المشركين من كتاب الهبة والهدية قال الحافظ فى الفتح وفيه فساد قول من حمل رد الهدية على الوثنى دون الكتابى وذلك لان الواهب المذكور فى ذلك الحديث وثنى ✦

میں بانیطور کہ واپس کرنا تو اون ہدیوں میں تہا جو خاص آپ کے واسطے ہوتے تہے اور قبول اونمیں تہا جو عام مسلمانوں کے لئے تھے اور اس میں اعتراض ہے کیونکہ مذکورہ اولہ جواز میں وہ صورتیں بہی ہیں کہ ہدیہ دیا گیا ہے خاص رسول اللہ کو اور وہ قبول ہوا اور جمع کیا ہے غیر طبری نے اس طور سے کہ عدم قبول اوس شخص کے حق میں ہے جو ارادہ کرے اپنے ہدیہ سے دوستی اور محبت کا اور قبول اوس شخص کے حق میں ہے کہ اُمید کی جاوے اس سے اوس کی تالیف اور موانست اسلام۔ کہا حافظ نے کہ یہ تاویل قوی ہے بہ نسبت سابق کے اور بعض نے کہا کہ منع ہے قبول ہدیہ آپ کے سوا اور امرا کو اور جائز ہے آپکو بالخصوص اور کہا بعض نے کہ جواز کی حدیثیں منسوخ ہیں حضرت عیاض والی حدیث سے برعکس قول خطابی کے اور نہیں پوشیدہ ہے یہ بات کہ نسخ مجرد احتمال سے نہیں ثابت ہوتا اور اسیطرح خصوصیت اور بیان کی ہے بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں ایک حدیث جس سے استنباط کیا ہے بت پرست کے ہدیہ قبول کرنیکا جواز ذکر کیا ہے اوسکو کتاب الہبہ والہدیہ کے باب قبول ہدیۃ المشرکین میں کہا حافظ نے کہ اس میں جواب ہے اوس شخص کے قول کا جس نے محمول کیا ہے رد ہدیہ کو بت پرست کے ہدیہ پر نہ کتابی کے ہدیہ پر کیونکہ ہدیہ دینے والا اِس حدیث میں بت پرست ہے ✦

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم للمنذر بن ساوى ملك بحرين

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے منذر بن ساوی بادشاہ بحرین کو

ذكر صاحب المواهب انه قال الواقدى

ذکر کیا صاحب مواہب نے کہ کہا واقدی نے اپنی

باسناده عن عكرمة وذكره صاحب
مصباح المضي فقال روى صاحب
الهدى المحمدي باسناده عن عكرمة
انه قال وجدت كتابا في كتب ابن
عباس بعد موته فاذا فيه - بعث
رسول الله صلى الله عليه وسلم
العلاء الحضرمي الى المنذر بن
ساوي وكتب اليه كتابا يدعوه
فيه الى الاسلام روانى مع تفحصى
في عدة كتب ما وجدت هذا الكتاب
بلفظه وهكذا بغير لفظ ذكره محمد
ابن سعد في الطبقات في ترجمة العلاء
قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثني
ابوبكر بن عبد الله بن ابي سبرة عن
محمد بن يوسف عن السائب بن
يزيد عن العلاء الحضرمي ان رسول
الله صلعم بعثه منصرفه من الجعرانة
الى المنذر بن ساوي معه كتابا
يدعوه فيه الى الاسلام - انتهى

سند سے بروایت عکرمہ اور ذکر کیا اسکو صاحب مصباح المضی
نے پس کہا کہ روایت کی صاحب ہدی محمدی نے اپنی سند
سے عکرمہ سے کہ کہا عکرمہ نے کہ پائی مینے ایک تحریر کتب
ابن عباس میں آپ کی وفات کے بعد جس میں لکھا ہوا تھا کہ
بھیجا رسول اللہ نے علا حضرمی کو منذر بن ساوی کی
طرف اور لکھا اوس کی طرف فرمان کہ بلاتے تھے آپ
اوسکو اسلام کی طرف اور باوجود چند کتابوں میں
تلاش کرنے کے مجھے اِس فرمان کے لفظ نہیں
ملے

کتاب منذر بن ساوی بسوی رسول اللہ

فلما وصله الكتاب امن وكتب اليه
صلى الله عليه وسلم كتابا نسخته -
اما بعد يا رسول الله فاني قرأت
كتابك على اهل البحرين فمنهم من
احب الاسلام واعجبه ودخل فيه
ومنهم من كرهه وبارضي يهود
ومجوس فاحدث الي في ذلك امرك
فكتب اليه رسول الله صلى الله عليه

پس جبکہ پہونچا اونکو یہ خط تو ایمان لے آئے اور
لکھا رسول اللہ کو خط نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بعد حمد کے
یا رسول اللہ مینے سنایا آپ کا فرمان اہل بحرین کو اور
بعض نے اون میں سے دوست رکھا اسلام کو اور
پسند کیا اور داخل ہوگئے اوس میں اور بعض نے
مکروہ جانا۔ اور میرے ملک میں یہود اور مجوس ہیں
پس اون کی بابت مجھے اپنا حکم بھیجئے۔
پس لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان اس کے

وسلم کتابا فی جواب ذلك -

بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد رسول الله الی المنذر بن ساوی سلام علیك فانی احمد الیك الله الذی لا اله الا هو واشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله اما بعد فانی اذکرك الله عز وجل فانه من ینصح فانما ینصح لنفسه وانه من یطع رسلی ویتبع امرهم فقد اطاعنی ومن نصح لهم فقد نصح لی وان رسلی قد اثنوا علیك خیرا وانی قد شفعتك فی قومك فاترك للمسلمین ما اسلموا علیه وعفوت عن اهل الذنوب فاقبل منهم وانك مهما تصلح فلن نعزلك عن عملك ومن اقام علی یهودیة او مجوسیة فعلیه الجزیة -

هکذا بهذا اللفظ فی زاد المعاد وفی سیرة المحمدیة -

جواب میں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے منذر بن ساوے کی طرف سلام ہو تم پہ پس میں حمد کرتا ہوں طرف تمہارے ایسے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی محمد اللہ کے رسول ہیں بعد اس کے پس یاد دلاتا ہوں میں تجھے اللہ کو کیونکہ جو خیر خواہی کرے پس وہ خیر خواہی کرتا ہے اپنے نفس کی اور تحقیق جو تابعداری کرے میرے قاصدوں کی اور اطاعت کرے اون کے حکم کی پس تحقیق اوس نے اطاعت کی میری اور جس نے خیر خواہی کی اون کی پس اوس نے خیر خواہی کی میری۔ اور میرے قاصدوں نے تیرے اچھے ہونیکی تعریف کی ہے اور مینے تیری قوم کی بابتہ تیری سفارش کو قبول کیا پس چھوڑ دے مسلمانوں کے قبضہ میں وہ جسپر کہ وہ اسلام لائے ہیں اور معاف کیا مینے خطاکاروں کو پس قبول کر تو اونسے اسلام یا عذر گناہ، اور جبتک کہ تو صلاحیت پر رہیگا تو ہم نہیں معزول کرینگے ہم تجھے تیری حکومت سے اور جو شخص کہ قائم رہیگا اپنی یہودیت یا مجوسیت پر تو اوسپر جزیہ ہے۔ اسیطرح ان ہی لفظوں کے ساتھ زاد المعاد میں اور سیرۃ محمدیہ میں ہے

هذا ایضا للمنذر

یہ بھی فرمان ہے بنام منذر

ذکر الزرقانی بتخریج ابن منده عن زید بن اسلم عن المنذر بن ساوی ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب الیه - ان افرض علی کل رجل لیس له ارض اربعة دراهم وعباءة

ذکر کیا زرقانی نے ابن مندہ کی تخریج سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن اسلم سے وہ منذر بن ساوے سے کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا اون کی طرف۔ کہ مقرر کرتا ہوں میں ہر اوس شخص پر جس کی زمین نہ ہو چار درہم اور عبا بطور جزیہ۔

هکذا ذکرہ الحافظ فی الاصابۃ۔

اسی طرح ذکر کیا ہے حافظ نے اصابہ میں۔

ھذا ایضا ما کتب لمنذر فی مجوس ھجر

یہ فرمان بھی لکھا گیا ہے منذر کو مجوس ہجر کے بارہ میں

قال ابن مندۃ وکان منذر عامل رسول اللہ علی ھجر ذکرہ الحافظ فی ترجمتہ فروی انہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الیہ لمجوس ھجر۔ اعرض علیھم الاسلام فان ابوا اخذت منھم الجزیۃ بان لا تنکح نساءھم ولا توکل ذبائحھم۔ ھکذا ذکرہ الزرقانی۔

کہا ابن مندہ نے اور تھے منذر عامل رسول اللہ کے ہجر پر ذکر کیا اسکو حافظ نے اون کے نام کے ذیل میں پس روایت کی کہ فرمان لکھا اونکو رسول اللہ نے مجوس ہجر کے بارہ میں کہ پیش کر تو اونپر اسلام پس اگر انکار کریں تو لے تو اونسے جزیہ بائیطور کہ نکاح کیجاویں اون کی عورتیں اور نہ کھائی جاویں اون کے ذبح کردہ جانور اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زرقانی نے۔

ھذا ایضا الی المنذر

یہ فرمان بھی منذر کے نام ہے

ذکر الحافظ وابن الاثیر انہ اخرج الطبرانی من طریق ابی مجلز عن ابی عبیدۃ بن عبد اللہ بن مسعود رض عن ابیہ قال کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المنذر بن ساوی۔ من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلکم المسلم لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ۔ قال ابن الاثیر اخرجہ ابن مندۃ وابو نعیم وذکرہ فی المواھب ایضا ھکذا۔ **اقول** قد حررت فی اول کتاب الذی ذکرت باسمائی ما وجدت کتابا الذی کتبہ رسول

ذکر کیا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے ابی مجلز کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود رض سے وہ اپنے باپ سے کہ کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان منذر بن ساوے کی طرف۔

جس شخص نے کہ ہماری نماز جیسی نماز پڑہی اور ہمارے قبلہ کی طرف موں٘ہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا پس وہ تم سے مسلمان ہے اوس کے لیے ذمہ ہے اللہ اور اوس کے رسول کا۔ کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ اور ابو نعیم نے اور ذکر کیا ہے اسکو مواہب میں بھی اسیطرح کہتا ہوں میں کہ منذر کے نام والے اول فرمان میں میں لکھہ آیا ہوں کہ نہیں پایا مینے اوس فرمان کے الفاظ کو جو رسول اللہ نے اونکو دعوت اسلام

الله صلعم اليه يدعوه فيه الى الاسلام فيحتمل ان يكون هو هذا ويؤيد هذا القول الفاظ كتابه صلى الله عليه وسلم الذى سبق باسم كسرى برواية الخطيب فهو ايضا الدعوة الاسلام ولفظه يشبه بهذا الكتاب والله اعلم۔

کی بابتہ لکہا تہا پس ممکن ہے کہ یہ فرمان وہی ہو اور تائید اِس قول کی رسول اللہ کے اِس فرمان کے الفاظ سے ہوتی ہے جو کسریٰ شاہ ایران کے نام بروایت خطیب اوپر گذر چکا کیونکہ وہ بہی دعوت اسلام کی ہی بابتہ ہے اور اوس کے الفاظ مشابہ ہیں اس فرمان کے واللہ اعلم۔

هذا ايضا لمنذر بن ساوى

یہ فرمان بہی لکہا ہے منذر بن ساوی کے نام

ذكر فى مصباح المضى منه صلى الله عليه وسلم كتابا الى منذر لم يسنده ولم نره فيما سواه من الكتب نسخته اما بعد فانى بعثت اليك قدامة وابا هريرة فادفع اليهما ما اجتمع عندك من جزية ارضك والسلام وكتبه أُبىّ۔

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں ایک فرمان کا رسول اللہ کی جانب سے بنام منذر جس کی سند نہیں بیان کی اور نہ مینے اسکو اوس کے سوا اور کسی کتاب میں دیکہا۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بعد حمد کے پس بہیجا ہے مینے تمہاری طرف قدامہ اور ابوہریرہ کو پس دیدان دونو کو وہ مال جو تمہارے ملک کے جزیہ کا جمع ہو والسلام اللہ لکہا اُسکو اُبی نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمهاجر بن امية فى وائل بن حجر

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجر بن امیہ کو وائل بن حجر کے بارہ میں

قال الحافظ اخرج الطبرانى من طريق محمد بن حجر بن عبد الجبار بن وائل بن حجر عن عمه سعيد بن عبد الجبار عن ابيه عن امه ام يحيى عن وائل بن حجر قال وفدت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فرحب بى وادنى مجلسى فلما اردت الرجوع كتب ثلث كتب كتاب خاص

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے محمد بن حجر بن عبد الجبار بن وائل بن حجر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا سعید بن عبد الجبار سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنی ماں ام یحییٰ سے وہ وائل بن حجر سے کہ کہا گیا میں رسول اللہ کی خدمت میں پس خوشی ظاہر کی آپنے اور مجہے اپنے پاس بٹہایا پس جب مینے واپسی کا ارادہ کیا تو مجہے تین فرمان لکہدیے ایک فرمان خاص میری بابتہ تہا جس میں کہ فضیلت دی تہی مجہے میری قوم پر

بی فضلنی فیہ علی قومی - اقول و منہا ھذا الکتاب -

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی المھاجر بن امیۃ ان وائلا یستسعی (سیستسعی) ونوفل علی الاقیال حیث کانوا من حضرموت - الحدیث - ھکذا ذکرہ ولم اجدہ فیما سواہ وھکذا ذکرہ صاحب سیرۃ المحمدیۃ بغیر سند -

کہتا ہوں میں کہ اونہی میں سے یہ فرمان ہے۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے مہاجر بن امیہ کی طرف (بایں مضمون کہ) وائل کوشش کرے گا (یعنی اسلام میں) (یا وائل نے میری تابعداری کرلی) اور نوفل سردار ہے اقیال حضرموت پر جہاں وہ ہوں۔ الحدیث۔
اسی طرح ذکر کیا ہے اوسکو اور نہیں پایا میں نے اوسکو اس کے سوا اور اسیطرح ذکر کیا ہے اوسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے بے سند۔

ھذا ما کتب صلی اللہ علیہ وسلم لمھری بن ابیض

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مہری بن ابیض کو

ذکر فی سیرۃ الشامیۃ انہ قال ابن سعد انہ قدم وفد مھرۃ علیھم مھری بن ابیض علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعرض رسول اللہ صلعم علیھم الاسلام فاسلموا و کتب لھم کتابا نسختہ -

بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا کتاب من محمد رسول اللہ لمھری بن الابیض علی من آمن بہ من بنی مھرۃ لا یؤکلوا ولا یعرکوا وعلیھم اقامۃ شرائع الاسلام فمن بدل بعد حارب اللہ ومن آمن بہ فلہ ذمۃ اللہ و ذمۃ رسولہ - اللقطۃ مزادۃ والسارحۃ معداۃ والنعث الشیبۃ والرفث الفسق وکتب محمد بن مسلمۃ الانصاری

ذکر کیا سیرت شامی میں کہ کہا ابن سعد نے کہ آئے قبیلۂ مہرہ کے ایلچی رسول اللہ کے پاس جن کے امیر مہری بن ابیض تھے پس پیش کیا اونپر رسول اللہ نے اسلام پس وہ اسلام لے آئے اور لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان۔ جسکا نسخہ یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مہری بن ابیض کے لئے (بایں مضمون کہ) جو ایمان لے آویں بنی مہرہ میں سے وہ مواکلت نہ کریں اور نہ اونسے لڑائی کیجا وے۔ اور واجب ہے اونپر قائم رکھنا شرائع اسلام کا پس جس شخص نے کہ بدلا اس کے بعد پس لڑائی کی اوس نے اللہ سے اور جو شخص کہ ایمان لایا اسپر اوس کے لیے ذمۃ اللہ کا ہے اور اوس کے رسول کا۔ لقطہ توشہ ہے۔ وراستہ چلنے والے کے لئے) اور چرنے والے جانور معاف ہیں۔ اور لکھا اسکو محمد بن مسلمہ انصاری نے۔

غرائب ما في هذا الكتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

لا يواكلوا - نهي عن المواكلة وهو ان يكون لاحد دين على آخر فيهدي اليه شيئا ليوخره فكان كل منهما يوكل صاحبه - لا يعركوا - من العرك اي لا يقاتلوا ومنه المعركة - المزادة والمزودة - ما يجعل فيه الزاد للسفر والمراد هنا الزاد - السارحة والسارح والسرح سواء الماشية - معداة - يقال عداه عنه اي تجاوز والمراد انها عفو يعني ان مواشيكم اللتي ترعى في المسارح لا يوخذ عنها الزكوة - قوله النفث الشيبة والرفث لفسوق الشيبة هو سن الشيخوخة من عمر الانسان والنفث هو كالنفخ وفي الحديث ان روح القدس نفث في روعي اي اوحي جبرئيل والقى من النفث ما بفم وهو شبيه بالنفخ وهو اقل من التفل لان مع التفل شيئا من الريق ومنه اعوذ بالله من نفخه ونفثه وفسر بالشعر المذموم وفي الكتاب فسر النفث بالشيبة كانه اشارة الى ما ورد في حديث الاستعاذة من النفث ان المراد به هو السن الذي يعرض فيه زوال العقل وسقوط

لا يواكلوا منع کیا گیا ہے مواکلت سے اور وہ یہ ہے کہ مثلاً کسی کا کسی پر قرض ہو پس وہ یہ بھیجے مقروض قرض خواہ کو تاکہ کچھ مدت بڑھا دے پس ہر ایک اون میں سے کھلاتا ہے اپنے صاحب کو لا یعرکوا مشتق ہے عرک سے یعنی نہ لڑیں اور اسی سے ہے معرکہ المزادة۔ والمزودة۔ وہ برتن جس میں سفر کے لئے توشہ رکھیں اور مراد یہاں توشہ ہے۔ السارحة اور السارح اور السرح سب یکساں ہیں یعنی چوپایہ معداة بولا جاتا ہے عدی عنہ یعنی تجاوز کیا اوس سے اور مراد یہ ہے کہ وہ معاف ہیں یعنی تمہارے وہ مویشی جو بیرون چرتے ہیں اون کی زکوة نہیں لیجاویگی۔ قوله النفث الشيبة والرفث الفسق۔ شیبہ بڑھاپے کا زمانہ ہے انسان کی عمر میں سے اور نفث مانند معنی نفخ کے ہے حدیث شریف میں ہے کہ ان روح القدس نفث في روعي یعنی وحی کی جبرئیل علیہ السلام نے میرے نفس میں اور موُنہ سے پھونک ڈالی اور نفث مشابہ ہے معنی میں نفخ کے اور وہ تفل سے کم ہے اِس وجہ سے کہ تفل میں کچھ تھوک بھی آتا ہے یعنے تھکارنا اور اِسی سے ہے حدیث اعوذ بالله من نفخه ونفثه۔ اور نفث شعر مذموم کے ساتھ بھی تفسیر کئے گئے ہیں اور نامہ مبارک میں نفث کی تفسیر بڑھاپے سے کی گئی گویا اشارہ ہے اوس حدیث استعاذہ کی طرف جس میں نفث کا حکم وارد ہے کہ مراد اس سے وہ عمر ہے جس میں عقل زائل ہوجائے اور قویٰ بالکل ساقط ہوجاویں دانشِ چاہیں رسکے اوس سے اور لفظ شیبہ

الفحش او هو تصحيف الشعر - والرفث
قال الازهري هو كل ما يريده
الرجل من المرأة وفي الحديث فلا
يرفث اي لا يفحش في الكلام فلهذا
فسر بالفسق +

غلطی کتابت کی ہے یا وہ لفظ شعر کا ہے اور رفث
کے معنے ازہری نے کہے ہیں کہ ہر وہ چیز
جو مرد کی مراد عورت سے ہوتی ہے حدیث
میں ہے فلا یرفث یعنی فاحش کلام نہ بولے اسی وجہ
سے اسکی تفسیر فسق سے کی گئی۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى النجاشي ملك الحبشة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے نجاشی بادشاہ حبشہ کی طرف

وكتب النبي صلى الله عليه وسلم الى
النجاشي ذكره في المواهب وقال
الزرقاني اخرج الواقدي وروى البيهقي
عن ابن اسحق ان لفظه هكذا -
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى النجاشي ملك الحبشة
اما بعد فاني احمد اليك الله الذي
لا اله الا هو الملك القدوس المؤمن
المهيمن واشهد ان عيسى بن مريم
روح الله وكلمته القاها الى مريم
البتول الطيبة الحصينة فحملت بعيسى
فخلقه من روحه ونفخه كما خلق آدم
بيده واني ادعوك الى الله وحده
لا شريك له والموالاة على طاعته
وان تتبعني وتؤمن بالذي جاءني
فاني رسول الله واني ادعوك
وجنودك الى الله تعالى وقد بلغت
ونصحت فاقبلوا نصيحتي وقد
بعثت اليكم ابن عمي جعفرا ومعه

اور فرمان لکھا رسول اللہ نے نجاشی کی طرف ذکر کیا
اسکو مواہب میں اور کہا زرقانی نے کہ تخریج
کی ہے واقدی نے اور روایت کی ہے بیہقی نے ابن
اسحق سے کہ لفظ اوس کے اس طرح ہیں کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ
کی جانب سے نجاشی بادشاہ حبشہ کی جانب بعد حمد کے
پس تحقیق میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے
اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی جو بادشاہ ہے
بہت پاک امن دینے والا نگہبان اور گواہی دیتا ہوں میں کہ عیسیٰ
بن مریم روح ہیں اللہ کے اور کلمہ ہیں اوسکا کہ ڈالا اوسکو
طرف مریم کے جو ممتاز ہیں سب عورتوں سے بے خبر ہیں
مردوں سے پس حاملہ ہوئیں وہ عیسیٰ سے پس پیدا کیا انکو
اپنی روح سے اور اپنی پھونک جیسے کہ پیدا کیا آدم کو اپنے ہاتھ
سے اور بلاتا ہوں میں تجھے اللہ کیطرف جسکا کوئی شریک
نہیں ہے اور اوسکی اطاعت کی طرف اور اس بات کی
طرف کہ اطاعت کرے تو میری اور ایمان لائے اوس ذات
پر جسنے مجھے بھیجا ہے پس تحقیق میں رسول ہوں اللہ کا اور
میں بلاتا ہوں تجھے اور تیرے لشکر کو اللہ کیطرف اور تحقیق
پہونچا دیا میں نے تجھے اور نصیحت کر دی میں نے تجھے پس قبول کرو

نفر من المسلمين والسلام على من اتبع الهدى
وبعث رسول الله صلے الله عليه وسلم
هذا الكتاب مع عمرو بن امية الضمري
فقال النجاشي له عند ما قرأ الكتاب
اشهد بالله انه النبي الامي الذي
ينتظره اهل الكتاب وان بشارة
موسى براكب الحمار (عيسےٰ) كبشارة
عيسےٰ براكب الجمل (محمد صلے الله
عليه وسلم) وان العيان ليس
باشفى من الخبر عنه و لكن عواني من
الجيش قليل فانظرني حتى اكثر الاعوان
والين القلوب ثم كتب الى النبي صلے الله
عليه وسلم بجواب كتابه -

کتاب النجاشی الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم - الى محمد رسول
الله من النجاشي اصحمة سلام عليك
يا رسول الله ورحمته وبركات الله
الذي لا اله الا هو الذي هداني
للاسلام اما بعد فقد بلغني كتابك
يا رسول الله فما ذكرت في امر عيسے
فورب السماء والارض ان عيسے
عليه الصلوٰة والسلام لا يزيد على
ما ذكرت ثفروقا (بضم المثلثة والراء
المهملة ما بين النواة والقشر) انه كما
ذكرت وقد عرفنا ما بعثت به الينا
فاشهد انك رسول الله صادقا مصدقا
وقد بايعتك و بايعت ابن عمك
واسلمت لله رب العلمين وقد بعثت

تم میری نصیحت کو اور بھیجا ہے میں نے تمہاری طرف اپنے
چچا کے بیٹے جعفر کو اور اونکے ہمراہ چند مسلمان اور
سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور بھیجا
رسول اللہ نے یہ فرمان عمرو بن امیہ ضمری کے ہمراہ
پس کہا اوسنے نجاشی نے جبکہ پڑھا اس فرمان کو کہ گواہ
کرتا ہوں میں اللہ کو کہ یہ وہی نبی امی ہیں جنکا انتظار کرتے
تھے اہل کتاب - اور بشارت موسیٰ علیہ السلام کی
راکب الحمار کے ساتھ مثل بشارت عیسیٰ علیہ السلام کے ہے
راکب الجمل کے ساتھ اور مشاہدہ اوس خبر سے زائد
شافی وکافی نہیں ہے لیکن میرا مددگار لشکر تھوڑا ہے
پس مجھے مہلت دو کہ میں مددگار بڑھالوں اور لوگوں
کے دل نرم کر لوں پھر لکھا رسول اللہ کو آپکے فرمان کا
جواب ❖
بسم اللہ الرحمن الرحیم خط ہے محمد رسول اللہ کی
جانب نجاشی اصحمہ کی طرف سے سلام ہو آپ پر یا رسول اللہ
اور رحمت اور برکتیں ایسے اللہ کی کہ نہیں کوئی معبود مگر
وہی جس نے ہدایت کی مجھے اسلام کی - بعد حمد کے پس
پہونچا میرے پاس آپ کا فرمان یا رسول اللہ پس جو کچھ
کہ ذکر کیا آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں پس قسم
رب سموات والارض کی کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں
زائد کرتے تھے اوس پر مقدار ثفروق کی بھی (ثفروق بضم ثاء
مثلثہ و راء مہملہ وہ جھلی جو گٹھلی اور چھال کے درمیان ہوتی ہے)
وہ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے بیان کیا اور پہچانا ہم نے
اون امور کو جو آپ نے ہماری طرف بھیجے پس گواہی دیتا
ہوں میں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں سچے اور تصدیق
کیے گئے - اور بیعت کی میں نے آپسے اور آپکے چچا کے بیٹے
سے اور اسلام لایا میں اللہ کیواسطے جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا

اليك بابنى وان شئت اتيتك بنفسى فعلت فانى اشهد ان ماتقوله حق والسلام عليك ورحمة الله وبركاته وهذا هو اصحمة الذى هاجر اليه المسلمون فى رجب سنة خمس من الهجرة وبعث صلے الله عليه وسلم اليه عمرو بن امية بهذا الكتاب فاسلم كما صرحت سنة ست علے يد جعفر و توفى فى رجب سنة تسع من الهجرة ونعاه النبى صلے الله عليه وسلم يوم توفى وصلے عليه بالمدينة۔

کا اور بہیجا ہے مَیں نے آپ کی طرف اپنے بیٹے کو اور اگر آپ چاہیں گے تو مَیں خود آؤں گا اِس وجہ سے کہ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ جو کچہہ آپ کہتے ہیں وہ سچ ہے اور سلام ہو آپ پر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوس کی۔ اور یہ وہ اصحمہ ہے جس کی طرف ہجرت کی مسلمانوں نے رجب ۵ سنہ ہجری میں اور بہیجا رسول اللہ نے اون کی طرف عمرو بن امیہ کو یہ فرمان لیکر پس اسلام لایا۔ وہ جیسیکہ صراحت کی میں نے ۶ سنہ میں حضرت جعفر کے ہاتہہ پر اور وفات پائی رجب ۹ سنہ ہجری میں اور رسول اللہ نے انکی موت کی خبر دی جس روز کہ انکا انتقال ہوا اور نماز جنازہ پڑہی انپر مدینہ میں +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى النجاشي (هذا غير النجاشي الذي ذكرت)

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ نے نجاشی کی طرف دیا وہ سے علاوہ دوسرا نجاشی ہے جسکا ذکر کیا گیا

روى البيهقى عن ابن اسحق انه قال هذا الكتاب من النبى صلے الله عليه وسلم الى النجاشى الاصحم عظيم الحبشة سلام على من اتبع الهدى وامن بالله ورسوله وشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له لم يتخذ صاحبة ولا ولدا وان محمدا عبده ورسوله وادعوك بدعاية الله فانى انا رسوله فاسلم تسلم يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

روایت کی ہے بیہقی نے ابن اسحق سے کہ اونہوں نے کہا کہ یہ فرمان ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نجاشی اصحم سردار حبشہ کی جانب۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ اور اوس کے رسول پر اور گواہی دی اِس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے نہ اوس نے کسی کو بیوی بنایا اور نہ اوسکا کوئی بیٹا ہے اور گواہی دی اِس بات کی کہ محمد اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول ہیں۔ بلاتا ہوں میں تجہے دعوت اللہ کی جانب پس تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں اسلام لے آ تو سلامت رہیگا اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کیطرف جو برابر ہے ہمارے اور تمہارے درمیان یہ کہ نہیں عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک کریں ہم اوس کے ساتہہ کسیکو اور نہ بنائے ہم میں سے بعض بعض کو سوا اللہ کے

فان ابیت فعلیك اثم النصارىٰ من قومك
تنبیه ـ ماورد فی الکتاب من اسم
النجاشی هذا الاصحم فقال ابن کثیر
لعله مقحم من الراوی بحسب ما فهمه
انتهی اقول هذا هو الصحیح فان
النجاشی الذی کتب الیه النبی صلی الله
علیه وسلم واسلم وصلی علیه النبی صلی الله
علیه وسلم یوم توفی هو غیر النجاشی
هذا الذی لم یسلم لما روی فی صحیح
مسلم عن انس رضی الله عنه ان النبی
صلی الله علیه وسلم کتب الی کسریٰ
والی قیصر والی النجاشی والی کل جبار
عنید ـ یدعوهم الی الله ولیس بالنجاشی
الذی صلی علیه ـ وکذا ما قال الزهری
کانت کتبه صلی الله علیه وسلم (الی
النجاشی) واحدة وکلها فیها هذه
الآیة وهی مدنیة بلا خلاف انتهی
قال الزرقانی ومراد الزهری کتبه الی
اهل الکتاب وهم النجاشیان وهرقل
والمقوقس انتهی اقول قد روینا انه
کتابه صلی الله علیه وسلم الی النجاشی
اصحمة لیس فیه تلك الآیة فهذا یدل
علی ان الکتاب الاول کان قبل ذلك
الکتاب فی مبدأ الاسلام عند
الهجرة الاولی ـ قال فی المواهب و
قد خلط بعضهم ولم یمیز بینهما
فظنهما واحدا فهذا کما تریٰ وقد

سواپس اگر اعراض کریں وہ تو کہدو تم اے مسلمانو دونے کر
گواہ رہو تم اسبات پر کہ ہم مسلمان ہیں پس اگر انکار کریگا تو تجھی
پر ہوگا تیری قوم نصاریٰ کا گناہ بھی **تنبیہ** اس فرمان میں
جو نجاشی کے نام کے ساتھ لفظ اصحم آیا ہے تو کہا ابن کثیر نے
کہ شاید وہ زیادتی ہے راوی کی جانب سے جسطرح وہ سمجھا ہے
انتہی **کہتا ہوں** میں کہ یہی صحیح ہے کیونکہ وہ نجاشی جس
کی طرف لکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ اسلام لایا
اور نماز جنازہ پڑہی اوسپر رسول اللہ نے جسدن کہ اونکا
اِنتقال ہوا وہ غیر ہیں اِس نجاشی سے جو اسلام نہیں
لایا۔ جیسیکہ روایت ہے صحیح مسلم میں انس رضؓ سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمان) لکھا کسری اور قیصر او نجاشی
اور ہر جبار سرکش کی طرف بلاتے تھے آپ اونکو اللہ کی
طرف اور یہ نہیں ہیں وہ نجاشی جن کی نماز جنازہ پڑھی
رسول اللہ نے۔ اوسا اسیطرح (رد ہے) وہ قول جو
کہا زہری نے کہ لکھا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
(نجاشی کی طرف) ایک ہی مرتبہ اور اون سب ناموں میں
یہ آیت تھی (یعنی یا اہل الکتاب تعالوا) الخ یہ آیت مدنی ہے
بلا خلاف انتہی قول الزہری۔ کہا زرقانی نے اور مراد زہری
کی انسے رسول اللہ کے وہ فرمان ہیں جو اہل کتاب کیطرف تھے
اور وہ دونو نجاشی اور ہرقل اور مقوقس ہیں انتہی قول الزرقانی
کہتا ہوں میں کہ ہم نے اوپر بیان کر دیا ہے کہ رسول اللہ
کا وہ فرمان جو نجاشی اصحمہ کیجانب تہا اوس میں یہ آیت نہیں
ہے پس یہ بات دلالت کرتی ہے اِس بات پر کہ وہ اول
والا فرمان اِس سے اول ابتدا اسلام .. پہلی ہجرت کے
وقت لکھا گیا تہا کہا مواہب میں کہ خلط کر دیا ہے بعض
نے اور نہیں تمیز کیا ان دونو میں پس گمان کیا دونو کو ایک
ہی اور یہ باطل ہے جیسیکہ تو دیکھتا ہے اور روایت کی ہے

روى الطبرانى عن المسور قال خرج صلى الله عليه وسلم الى اصحابه فقال ان الله بعثنى للناس كافة فادوا عنى ولا تختلفوا على فبعث عبد الله بن حذافة الى كسرى وسليطا الى هوذة واليمامة والعلاء الى المنذر بهجر وعمرو بن العاصى الى جيفر وعباد ابنى الجلندى بعمان ودحية الى قيصر وشجاع ابن وهب الى ابن ابى شمر وعمرو بن امية الى النجاشى فرجعوا جميعا قبل وفاته صلى الله عليه وسلم غير عمرو بن العاصى - اقول عرف هذا ان عمرو بن امية هو المبعوث الى النجاشيين وان الاول قد اسلم كما ثبت من صلوته صلى الله عليه وسلم عليه بعد وفاته وان الثانى هذا لم يسلم لما ثبت عن انس فى صحيح مسلم والله اعلم -

طبرانی نے مسور سے کہا نکلے رسول اللہ ایک روز اصحاب کی طرف اور فرمایا کہ اللہ نے بہیجا ہے مجہے تمام مخلوقات کی طرف پس پہونچاؤ مجہہ سے اور مت اختلاف کرو مجہپر پس بہیجا عبد اللہ بن حذافہ کو کسریٰ کیطرف اور سلیط کو ہوذہ اور یمامہ کی جانب اور علاء کو منذر کی طرف ہجر میں اور عمرو بن العاصی کو جیفر وعباد کی طرف جو بیٹے ہیں جلندی کے عمان میں اور دحیہ کو قیصر کی طرف اور شجاع بن وہب کو ابن ابی شمر کی جانب اور عمرو بن امیہ کو نجاشی کی طرف پس لوٹ آئے وہ سب رسول اللہ کی وفات سے اول سوائے عمرو بن العاصی کے۔

کہتا ہوں میں کہ معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ عمرو بن امیہ ہی بہیجے گئے ہیں دونوں نجاشیوں کی جانب اور یہ کہ نجاشی اول اسلام لے آئے جیسے کہ ثابت ہے رسول اللہ کا اون پر بعد وفات نماز جنازہ پڑہنا اور یہ دوسرا اسلام نہیں لایا جیسے کہ ثابت ہے حضرت انس سے صحیح مسلم میں واللہ اعلم ؛

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لنهشل بن مالك الوائلى

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہشل بن مالک وائلی کی جانب

قال ابن الاثير ذكره يوسف بن عمرو ابن موسى بن سعيد بن سلم بن قتيبة ابن مسلم بن عمرو الحصين الوائلى عن ابيه عن سلم بن قتيبة انه بلغه ان النبى صلى الله عليه وسلم كتب لنهشل كتابا - وذكر الحديث

کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو یوسف بن عمرو بن موسیٰ بن سعید بن سلم بن قتیبہ بن مسلم بن عمرو الحصین الوائلی نے اپنے باپ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سلم بن قتیبہ سے کہ پہونچی اونکو یہ بات کہ رسول اللہ نے فرمان لکہا نہشل کی جانب اور ذکر کیا حدیث کو اور کہا کہ تخریج کی اس کی ابن مندہ نے لیکن نہیں ذکر کیے

وقال اخرجه ابن مندة لكن لم يذكر لفظ الكتاب فذكره صاحب مصباح المضيء فقال قال ابن سعد وكتب النبي صلعم كتابا لنهشل بن مالك الوائلي من باهلة نسخته هكذا

باسمك اللهم - هذا الكتاب من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لنهشل بن مالك ومن معه من بني وائل لمن اسلم واقام الصلوٰة وأتى الزكوٰة واطاع الله ورسوله واعطى من المغنم خمس الله وسهم النبي صلى الله عليه وسلم واشهد على اسلامه وفارق المشركين فانه آمن بامان الله وبرئ اليه محمد صلى الله عليه وسلم من الظلم كله وان لهم ان لا يحشروا ولا يعشروا وعاملهم من انفسهم وكتب عثمان بن عفان رضؓ

لفظ فرمان کے پس ذکر کیا اسکو صاحب مصباح المضئ نے پس کہا کہ ابن سعد نے اور لکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان نہشل بن مالک وائلی کو جو قبیلہ باہلہ سے تھا نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

باسمک اللھم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے نہشل بن مالک اور اوس کے ساتھ والے بنی وائل کے لئے۔ جو شخص کہ اسلام لایا اور نماز پڑھی اور زکوٰۃ دی اور اطاعت کی اللہ اور اوس کے رسول کی اور دیا مال غنیمت سے خمس حصہ اللہ کا اور حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور گواہ بنالیا اپنے اسلام پر اور علیحدہ ہوا مشرکین سے پس وہ اللہ کی امن میں ہے اور بری ہیں رسول اللہ اوسپر ظلم کرنے سے بالکل اور درعایت ہے اون کے لئے یہ کہ نہ جمع کیے جاوینگے وہ لشکر بنانے کو اور نہ اونسے عشر لیا جاوے گا اور حاکم اون پر اون ہی میں سے ہوگا اور لکھا اسکو عثمان بن عفان رضؓ نے *

ھذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوائل بن حجر رضؓ

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وائل بن حجرؓ کیلیے

ذكر في مصباح المضيء بتخريج ابن سعد في الطبقات - قال وائل بن حجر يا رسول الله اكتب لي بارضي التي كانت لي في الجاهلية وشهد له اقيال حمير واقيال حضرموت - قال وكان الاشعث وغيره من كندة نازعوا وائل بن حجر في وادي لحضرموت

ذکر کیا ہے مصباح المضئ میں ابن سعد کی تخریج سے جو طبقات میں ہے۔ کہ کہا وائل بن حجر نے یا رسول اللہ فرمان لکھدیجیے میری اوس زمین کی بابتہ جو میرے قبضہ میں تھی بزمانہ جاہلیت اور گواہی دی اون کے لئے سرداران حمیر اور سرداران حضرموت نے کہا اور اشعث وغیرہ نے جو بنی کندہ میں سے تھے جھگڑا کیا تھا وائل بن حجر سے اوس وادی کے بارہ میں

فاد عوه عند رسول الله صلے الله علیه وسلم فکتب بہ رسول الله لوائل بن حجر - وکان کتابہ هذا کتاب من محمد رسول الله لوائل بن حجر قیل حضرموت و ذلك انك اسلمت وجعلت لك مافی یدیك من الارضین والحصون وانه یوخذ منك من کل عشرة واحد ینظر فی ذلك ذوا عدل وجعلت لك ان لا تظلم فیها ما قام الدین والنبی والمؤمنون علیه انصار -

جو حضرموت میں تہی پس دعویٰ بردع کیا اونہوں نے رسول اللہ کے پاس پس لکہا اُس کی بابتہ آپ نے وائل بن حجر کے لئے۔ اور تہا آپ کے فرمان میں کہ۔
یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے وائل بن حجر سردار حضرموت کے لئے۔ اور یہ اسلئے کہ اسلام لایا تو اور بدستور تیرے قبضہ میں رکہا ہے وہ جو اول تیرے قبضہ میں تہا زمین اور قلعہ اور تحقیق لیا جاوے گا تجہہ ایک عشر کریں گے اِس میں بصر صاحب عدل اور لازم کیا میں نے کہ نہ ظلم کیے جاؤ تم اوس میں جب تک کہ قائم رکہو تم دین کو۔
اور نبی اور سب مسلمان اوسپر مددگار ہیں۔

هذا ماکتبہ صلے الله علیہ وسلم ایضا لوائل بن حجر

یہ فرمان بہی لکہا رسول اللہ نے وائل بن حجر کے لئے

قد ذکرت فی حرف المیم فی اسم مهاجر بن امیة قال وائل انه کتب لی ثلث کتب کتاب فضلنی فیه علی قومی فهی هذا الکتاب کما ستطلع - قال صاحب مصباح المضی قصة اسلامه وقدومه علی رسول الله کما قال ابن الظفر فی کتاب البشر روی ان وائل بن حجر وکان ملکا مطاعا وکان له صنم من العقیق یعبده ویحبه ولم یکن یکلمه الا انه کان یرجی کلامه وکان یکثر السجود ویذبح له الذبائح یستقرب الیه فبینما

ذکر کیا میں نے حرف میم میں مہاجر بن امیہ کے نام میں کہ کہا وائل نے کہ لکہیں میرے واسطے تین کتابیں جن میں سے ایک میں فضیلت دی تہی مجھے میری قوم پر اور وہ یہی فرمان ہے جیسکہ ابہی تجہے معلوم ہوگا بیان کیا ہے صاحب مصباح المضی نے رسول اللہ کے پاس اونکے آنے اور اسلام لانیکا قصہ بروایت ابن ظفر فی کتاب البشر بایں طور اکہ روایت ہے کہ وائل بن حجر جو بادشاہ اور اپنی قوم کے سردار تہے اونکا ایک بت تہا عقیق جس کی وہ عبادت کرتے اور دوست رکہتے تہے وہ کلام نہیں کرتا تہا لیکن اونکو اُمید تہی اوس کے بولنے کی۔ اوس کے سامنے بہت سجدہ کرتے اور قربانیاں کیا کرتے تہے تاکہ اوسکا تقرب حاصل کریں

هو نائم في الظهيرة ايقظه صوت
منكر من الجذع الذي فيه الصنم
فقام و سجد بين يديه واذا قائل يقول

شعر

واعجبا من وائل بن حجر +
يخال يدري وهو ليس يدري +
ماذا ترجي من نجيت صخر +
ليس بذي عرف ولا ذي فكر +
ولا بذي نفع ولا ضر +
ولو كان ذا حجر اطاع امري +

قال فرفعت راسي ثم استويت جالسا
ثم قلت لقد سمعت فماذا تامرني
به فقال -

شعر

ارحل الى يثرب ذات النخل +
وسر اليها سير المستقل +
فدن بدين الصائم المصلي +
محمد الرسول خير الرسل +

ثم خر الصنم بوجهه فاندقت
عنقه ثم سرت اليه حتى اتيت
المدينة فلما راني رسول الله
ادناني وبسط لي رداءه وصعد المنبر
واقامني بين يديه ثم قال ايها الناس
هذا وائل بن حجر اتاكم من ارض
بعيدة من حضرموت راغبا في
الاسلام فقلت يا رسول الله بلغني
ظهورك وانا في ملك عظيم فمنّ الله

ایک روز دوپہر کو وہ سو رہے تھے کہ ایک ہولناک آواز
سنکر جاگے جو اوس حجرہ میں سے آتی تھی جسمیں بت تھا.
پس یہ اُٹھے اور اوسکو سجدہ کیا تو سُنا کہ ایک کہنے والا
یہ کہہ رہا تہا کہ شعر

تعجب ہے وائل بن حجر سے. اوسکا گمان ہے کہ
وہ سمجھتا ہے حالانکہ وہ کچھ نہیں سمجھتا. کیا امید رکھتا ہے
ایک تراشے ہوئے پتھر سے. جس میں عقل ہے
نہ سمجھ. اور جو نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان.
کاش کہ وائل بن حجر اطاعت کرتا میرے
حکم کی.

کہا وائل نے پس اُٹھایا مینے اپنا سر پھر بیٹھ گیا میں
اور کہا مینے کہ سُن لیا مینے پس کیا حکم کرتا ہے تو
مجھے تو کہا کہ.

شعر

جا مدینہ کی طرف جو کھجوروں والا ہے.
منتقل ہوکر. پس اختیار کر دین روزہ دار اور
نمازی کا. جو محمد ہیں بہترین رسل.

پھر وہ بُت اوندھا گر گیا پس مَیں نے اوس کی
گردن توڑی پھر روانہ ہوا میں یہاں تک کہ آیا میں
مدینہ میں پس جبکہ دیکھا مجھے رسول اللہ نے تو قریب
کیا مجھے اپنے اور میرے لیے چادر مبارک بچھادی
اور منبر پر چڑھے آپ اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر لیا
پھر فرمایا کہ اے لوگو یہ وائل بن حجر ہے جو بہت دور سے
تمہارے پاس آیا ہے اسلام کی طرف راغب ہوکر پس
مینے کہا یا رسول اللہ مجھے آپکے ظہور کی خبر پہونچی اور میں
بڑی حکومت میں تہا پس احسان کیا اللہ نے مجھ پر کہ
چھوڑ دیا مینے وہ سب اور اختیار کر لیا اللہ کا دین

علی ان رفضت ذلك كله واثرت
دين الله قال صدقت اللهم بارك
في وائل بن حجر وولده وولد
ولده انتهى وقال ابن عبد البر
قدم وائل ويكنى ابا هنيدة وكان
قيلا من اقيال حضرموت فلما
دخل عليه صلى الله عليه رحب
به وادناه من نفسه ودعى له فقال
اللهم بارك في وائل وولده وولد
ولده - واستعمل على الاقيال
من حضرموت وكتب معه ثلث
كتب - منها هذا الكتاب الى
الاقيال العباهلة - نسخته هكذا
الى الاقيال العباهلة والارواع
المشابيب في التيعة شاة لا مقورة
الالياط ولا ضناك وانطوا الثبجة
وفي السيوب الخمس ومن زنى مم
بكر فاصقعوه مائة واستوفضوه
عاما ومن زنى مم ثيب فضرجوه
بالاضاميم ولا توصيم في الدين
ولا غمة في فرائض الله وكل مسكر
حرام ووائل بن حجر يترفل على
الاقيال -

فرمایا کہ سچا ہے تو اے اللہ برکت دے وائل بن حجر
اور اوس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں انتہی
اور کہا ابن عبد البر نے کہ آئے وائل اور کنیت اونکی
ابا ہنیدہ تھی اور وہ ایک سردار تھے سرداران حضر موت میں سے
پس جب پہونچے رسول اللہ کے پاس تو آپ نے
خوشی ظاہر فرمائی اور اپنے قریب کیا اور دعا کی اون
کے لئے پس فرمایا کہ اے اللہ برکت دے وائل اور
اوس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں - اور عامل بنایا
اونکو اقیال حضرموت پر اور لکھے اون کے لئے
تین فرمان -
اون میں ہی سے یہ فرمان ہے مستقل سرداروں کی
طرف - نسخہ اوسکا یہ ہے کہ
(فرمان ہے) اپنے ملک میں رہنے والے رئیسوں اور
ذی وقار اور خوش رو سرداروں کی طرف کہ (زکوۃ کی) ہر
چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے نہ ایسی دبلی جس کی
کھال بدن سے لگی ہو اور نہ موٹی - اور دو تم زکوۃ میں اوسط
مال اور معدن میں پانچواں حصہ -
اور جو شخص کہ زنا کرے کنواری سے تو مارو اوسکو سو
کوڑے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کر دو اور جو
زنا کرے نکاح شدہ سے تو رجم کرو اوسکو پتھروں سے
اور نہیں جائز ہے سستی اور شرم اللہ کے فرائض میں
اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور وائل بن حجر سردار ہیں
سب سرداروں پر -

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئے ہیں

العباهلة - بباء موحدة مفتوحة

العباہلہ بائے موحدہ مفتوحہ وہ پادشاہ جو برقرار ہیں

ملوك الذين اقروا على ملكهم لا
يزالون عنه يقال عهلت الناقة اذا
اطلقته لترعى متى شاءت - اروع
بفتح الهمزة وسكون المهملة واخره
عين مهملة السادات وقيل هو
الذي يعجبك حسنه يقال امرأة
روعاء اى حسن الوجه - **مشابيب**
بفتح الميم والشين المعجمة - وكسر
الموحدة ثم التحتانية الساكنة ثم
الموحدة - الرجال الذين الوانهم
بيض وشعورهم سود وقيل لاذكياء
وقيل الروساء والسادات - **التيعة**
قال فى النهاية اسم لادنى ما تجب
فيه الزكوة من الحيوان كالخمس
من الابل والاربعين من الغنم
وقيل الاربعون من الغنم قاله
فى الزبدة شرح الشفاء - **مقورة
الالياط** - الاقورار الاسترخاء
فى الجلود والالياط جمع ليط بكسر
اللام والتحتانية قشر العود شبه
به الجلد لالتزاقه باللحم المراد غير
مسترخية الجلود لهزالها - **ضناك**
بالكسر السمينة - انطوا بالطاء المهملة
اى اعطوا ومنه فى القرأة الشاذة
انا انطيناك الكوثر - **الثبجة** - الثاء
المثلثة ثم الموحدة ثم الجيم اى
اعطوا الوسط فى الصدقة لا من

اپنے ملک پر نہ ہٹائے جاویں اوس سے بولا جاتا ہے
عہلت الناقۃ جبکہ چھوڑ دے تو اسکو تاکہ چرتی پھرے
جہاں چاہے **اروع** بفتح ہمزہ وسکون راء مہملہ
اور آخر میں عین مہملہ سردار و بعض نے کہا کہ وہ جس کا
حسن تجھے پسند آئے بولا جاتا ہے امرأۃ اروعا یعنی
خوبصورت چہرہ والی عورت۔

مشابیب بفتح میم وشین معجمہ اور کسر باء موحدہ
پھر یاء تحتانیہ ساکنہ پھر باء موحدہ۔ وہ آدمی جن کے
رنگ سپید ہوں اور بال سیاہ۔ اور بعض نے کہا
ہے کہ اذکیاء۔ ذی شعور۔ اور بعض نے کہا کہ سادات
اور رؤسا۔

التیعہ کہا نہایہ میں اقل درجہ حیوانوں میں وجوب
زکوۃ کی تعداد کا جیسے کہ پانچ اونٹوں میں اور چالیس
بکریوں میں اور بعض نے کہا کہ اس کے معنی ہیں چالیس
بکریاں۔ بیان کیا ہے اسکو زبدہ شرح شفاء میں۔

مقورۃ الالیاط۔ الاقورار کہال کا ڈھیلا ہونا اور
لٹک جانا اور الیاط جمع ہے لیط کی بکسر لام وسکون
تحتانیہ۔ لکڑی کا چھلکہ (چھال) تشبیہ دیگئی کہال کے
ساتھہ بوجہ اوس کے التزام کے گوشت سے مراد
یہ ہے کہ دبلے پن کی وجہ سے اون کی کہالیں لٹکی
ہوئی نہ ہوں۔

ضناک۔ بالکسر موٹی۔ **انطوا**۔ طاء مہملہ یعنے
دو تم۔ اور اسی سے ہے قرأۃ شاذہ میں۔ انا انطیناک الکوثر
(بجائے انا اعطیناک کے) **الثبجہ** ثاء مثلثہ ثم باء
موحدہ پہر جیم یعنی دو تم مال متوسط زکوۃ میں نہ بہت
عمدہ مال اور نہ بالکل برا۔

السیھوب سین مہملہ اور یاء تحتانیہ اور باء موحدہ۔

خیار المال ولا من رذالتہ - السیوب
بالسین المہملۃ والتحتانیۃ والموحدۃ
الرکاز - قولہ مم بکر فاصقعوہ
فی لغۃ الیمن یبدلون لام التعریف
میما فتکون راء بکر مکسورۃ بلا تنوین
لان اصلہ من البکر فلما ابدل اللام
میما بقیت الحرکۃ بحالہا - فاصقعوہ
ای اضربوہ واصل الصقع الضرب
علی الراس وقیل الضرب ببطن الکف
واستوفضوہ - ای غربوہ
واطردوہ من وفضت الابل اذا
تفرقت - ضرجوہ بالاضامیم
ای ادموہ وارجموہ بالحجارۃ فہو
جمع اضامۃ - لا توصیم فی
الدین - ای صم الفترۃ والوہن
ای لا تفتروا فی اقامۃ الحدود ولا
تحابوا فیہا - لا غمۃ فی فرائض
اللہ - ای لا تستروا ولا تخفوا فرائضہ
دفعا للتہمۃ - یترفل - ای یتسود
ویترأس استعارۃ من ترفیل الثوب
وہو اسباغہ واسبالہ - قولہ
من زنی مم بکر فاصقعوہ
مائۃ واستوفضوہ عاما و
من زنی مم ثیب فضرجوہ
بالاضامیم - ای اضربوا ان
بکرا مائۃ وغربوہ عاما وارجموا
زانی ثیب - فاعلم ان التغریب ہو

رکاز - معدن -
قولہ مم بکر فاصقعوہ - لغت یمن مین بدلتے ہیں لام معرفہ
کو میم سے پس ہوگی را بکر کی مکسور بلا تنوین کے کیونکہ
اوس کی اصل من البکر ہے پس جب بدلا لام میم سے تو
باقی رہگئی حرکت اپنے حال پر - فاصقعوہ - اے مارو تم
اوسکو - اصل میں صقع سر پر مارنے کو کہتے ہیں - اور
بعض نے کہا کہ مارنا ہتیلی سے (یعنی تھپڑ مارنا)
واستوفضوہ - یعنی جلاوطن کردو اوسکو اور
بھگا دو - ماخوذ ہے وفضت الناقۃ سے بولا جاتا ہے
جبکہ وہ علیحدہ ہوجائے -
ضرجوہ بالاضامیم - یعنی خون آلود کردو اوسکو اور رجم
کرو تپھروں سے پس وہ جمع ہے اضامۃ کی -
لا توصیم فی الدین - وصم سستی اور کاہلی یعنی نہ سستی
کرو اللہ کے حدود قائم کرنے میں اور نہ محبت کا
خیال کرو -
لا غمۃ فی فرائض اللہ - یعنی مت چھپاؤ فرائض
اللہ کو تہمت دفع کرنے کے لیے -
یترفل یعنی سردار ہے اور رئیس ہے - مشتق ہے
ترفیل الثوب سے جس کے معنے ہیں کپڑے کا لٹکانا
اور گھسیٹنا - دیکھو نکہ یہ علامت ہے سرداری کی)
قولہ من زنی یعنی جو کہ زنا کرے کنواری سے تو مارو
اوسے سو کوڑے اور جلاوطن کرو ایک سال اور جو
زنا کرے نکاح شدہ سے اوسکو رجم کرو تپھروں
سے - یعنی مارو کنواری سے زنا کرنے والے کے
سو کوڑے اور جلاوطن کردو اوسکو ایک سال اور
رجم کرو منکوحہ کے زانی کو - پس جان تو کہ تغریب کے
معنی ہیں نکال دینا زانی کو اپنی جگہ سے ایک سال کے

نفي الزاني عن محله سنة واليه ذهب
الشافعي ومالك وغيرهما واقل
ما يطلق عليه اسم الغربة قيل
هو مسافة قصر - وحكى في البحر
عن علي وزيد بن علي والصادق
والناصر في احد قوليه ان التغريب
هو حبس سنة واجيب عنه بانه
مخالف لوضع التغريب - كيف وقد
شهر الاول من الصحابة الذين هم
اعرف لمقاصد الشارع فقد غرب
عمر رض من المدينة الى الشام و
غرب عثمان الى مصر وابن عمر امته
الى فدك - واختلف العلماء في
وجوب نفي الزاني البكر وعدم وجوبه
فادعى محمد بن نصر في كتاب
الاجماع الاتفاق على وجوب نفي
الزاني البكر الا عند الكوفيين قال
ابن منذر قسم رسول الله صلى الله
عليه وسلم في قصة العسيف انه
يقضي بكتاب الله تع ثم قال انه
عليه جلد مائة وتغريب عام وهو
المبين لكتاب الله تع وخطب
عمر بذلك على رؤس المنابر
وعمل به الخلفاء الراشدون ولم
ينكره احد فكان اجماعا وقد حكى
القول بذلك صاحب البحر عن
الخلفاء الاربعة وزيد بن علي

سے گے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک
وغیرہ کا اور اقل مدت جسپر غربت کا اطلاق آسکتا ہے
کہا گیا ہے کہ وہ اوسقدر مسافت ہے جسمیں نماز
قصر پڑہی جاوے۔ اور نقل کیا ہے بحر میں علی اور
زید بن علی اور صادق نے اور ناصر کے ایک قول
کی روسے کہ تغریب کے معنی ہیں قید کرنا ایک سال
اور جواب دیا گیا ہے اس کا اس طورسے کہ یہ
مخالف ہے وضع تغریب کے اور کیسے صحیح ہو یہ قول
جبکہ قول اول مشہور ہے صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو
زائد سمجھتے تھے مقاصد رسول اللہ کے اور شہر بدر کیا
ہے حضرت عمرؓ نے مدینہ سے شام کی طرف اور حضرت
عثمان نے مصر کی طرف اور ابن عمرؓ نے اپنی چھوکری
کو فدک کی طرف اور اختلاف کیا علماء نے کنواری کے
زانی کو شہر بدر کرنے کے وجوب اور عدم وجوب میں
پس دعوی کیا ہے محمد بن نصر نے کتاب الاجماع
میں زانی بکر کے شہر بدر کرنے پر اتفاق علماء کا مگر کوفیین
کے نزدیک کہا ابن منذر نے کہ قسم کہائی تھی رسول اللہ
نے قصہ عسیف میں کہ آپ حکم کرینگے کتاب اللہ کے
موافق۔ پھر فرمایا کہ اسپر سو کوڑے ہیں اور ایک
سال کے لئے جلاوطنی اور یہی ظاہر ہے کتاب اللہ
سے اور خطبہ پڑہا اسپر حضرت عمر نے برسر ممبر اور
عمل کیا اسپر خلفاء راشدین نے اور نہیں انکار
کیا اوسکا کسی نے پس ہوگیا اجماع اور اسی قول کو
حکایت کیا ہے صاحب بحر نے خلفاء اربعہ اور زید
بن علی اور صادق اور ابن ابی لیلے اور ثوری اور
امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحق
اور امام یحیی وغیرہ کا اور ایک قول کی روسے یہی

والصادق وابن ابی یعلی والثوری و
مالك والشافعی واحمد واسحق
والامام یحیی واحد قولی الناصر
وحکی عن القاسمیة وابی حنیفة
وحماد ان التغریب والحبس غیر
واجبین واستدل لهم بقوله اذ لم
یذکرا فی آیة الجلد وبقوله صلی الله
علیه وسلم اذا زنت امة احدکم
فلیجلدها - الحدیث وظاهر الاحادیث
التغریب انه ثابت فی الذکر والانثی
والیه ذهب الشافعی وقال مالك
والاوزاعی لا تغریب علی المرأة
لانها عورة وهو مروی عن امیر
المؤمنین علی رض وظاهرها انه لا
فرق بین الحر والعبد والیه ذهب
الثوری وداؤد والطبری والشافعی
فی قول له والامام یحیی - وقد ذهب
بعضهم الی انه ینصف فی حق الامة
والعبد قیاسا علی الحد وهو قیاس
صحیح وفی قول للشافعی انه لا ینصف
فیهما وذهب مالك واحمد بن حنبل
واسحق والشافعی فی قول له وهو
مروی عن الحسن الی انه لا تغریب
للرق واستدلوا بحدیث اذا زنت امة
احدکم المتقدم - واما الزانی
الثیب فالرجم مجمع علیه وحکی
فی البحر عن الخوارج انه غیر واجب

مذہب ہے ناصر کا اور حکایت کی گئی قاسمیہ اور امام
ابوحنیفہ اور حماد سے یہ کہ جلاوطنی اور حبس دونو غیر واجب
ہیں اور استدلال اونکا قول اللہ کا ہے آیۃ جلد میں
کہ اذ لم یذکرا۔ اور قول رسول اللہ کا اذا زنت الخ یعنی
جب زنا کرے تم میں سے کسی کی چھوکری تو چاہیئے کہ
کوڑے مارے اوسے الحدیث۔
اور ظاہر اُن سب احادیث کا جو جلاوطنی کی بابتہ ہیں
دال ہے اِس امر پر کہ وہ ثابت ہے ہر مرد و عورت سب
کے حق میں اور یہ مذہب ہے امام شافعی کا اور کہا
امام مالک اور اوزاعی نے کہ نہیں ہے جلاوطنی عورت
کے لئے کیونکہ اوس کے لئے ستر ضروری ہے اور
یہی مروی ہے امیر المومنین علی رض سے۔ اور نیز ظاہر احادیث
مذکورہ دال ہے اِس امر پر کہ کوئی فرق نہیں اِس
حکم میں حر اور عبد کا اور یہی مذہب ہے ثوری اور داؤد
اور طبری اور امام شافعی کا ایک قول کی رو سے اور
امام یحیی کا۔
اور بعض کا مذہب ہے کہ تنصیف کیا جاوے
چھوکری اور غلام کے حق میں۔ قیاس کیا ہے حدود
پر اور یہ قیاس صحیح ہے اور امام شافعی کا ایک قول
ہے کہ اِن دونو کے حق میں بھی تنصیف نہ کی جاوے
اور گئے ہیں امام مالک اور امام احمد اور اسحق اور
امام شافعی ایک قول میں اور یہی مروی ہے حسن بصری
سے کہ غلام کیلئے جلاوطنی نہیں ہے۔ اور استدلال
لائے ہیں حدیث اِذا زنت سے جو اوپر گذر گئی -
لیکن زانی منکوحہ کے بارہ میں پس رجم ہے
باتفاق علماء اور نقل کیا ہے بحر میں خوارج سے
کہ وہ غیر واجب ہے۔ اور اسیطرح نقل کیا ہے

وكذلك حكاه عنهم ايضا ابن العربي
وحكاه ايضا عن بعض المعتزلة
كالنظام واصحابه ولا مستند لهم
الا انه لم يذكر في القرآن وهذا باطل
فانه قد ثبت بالسنة المتواترة المجمع
عليها وايضا هو ثابت بنص القرآن
لحديث عمر عند الجماعة انه قال
كان مما انزل على رسول الله صلى
الله عليه وسلم آية الرجم فقرأناها
ووعيناها ورجم رسول الله صلى الله
عليه وسلم ورجمنا بعده ونسخ
التلاوة لا يستلزم نسخ الحكم كما
اخرجه ابوداؤد من حديث ابن
عباس وقد اخرج احمد والطبراني
في الكبير من حديث ابي امامة بن
سهل عن خالته العجماء ان فيما
انزل الله من القرآن - ان الشيخ
والشيخة اذا زنيا فارجموهما
البتة بما قضيا من اللذة واخرجه
ابن حبان في صحيحه من حديث
ابي بن كعب بلفظ كانت سورة
الاحزاب توازي سورة البقرة
وكان فيها آية الرجم - الشيخ والشيخة
الحديث وقيل يجمع الجلد مع الرجم
ذهب اليه جماعة من العلماء منهم
العترة واحمد واسحق وداؤد
الظاهري وابن المنذر وذهب مالك

اور نقل کیا ابن عربی نے بھی اور یہی منقول ہے بعض
معتزلہ سے جیسے نظام اور اوس کے اصحاب اور کوئی سند
نہیں ہے اونکی مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا گیا اسکا قرآن میں
اور یہ باطل ہے کیونکہ وہ ثابت ہے سنت متواترہ سے
جسپر اتفاق ہے علماء کا۔ اور بھی یہ ثابت ہے نص
قرآن سے بوجہ حدیث عمرؓ کے جس کی تخریج
کی ہے سب اصحاب سنن نے کہ اونہوں نے کہا
کہ آیت رجم اون آیتوں میں سے ہے جو اُتریں رسول اللہ
پر پس پڑھا ہم نے اوسکو اور یاد رکھا ہم نے اوسکو اور
رجم کیا رسول اللہ نے اور رجم کیا ہم نے آپ کے
بعد اور نسخ تلاوت کا نہیں لازم ہے نسخ حکم کو جیسے کہ
تخریج کی ابو داؤد نے حدیث ابن عباس سے اور
تخریج کی ہے امام احمد اور طبرانی نے کبیر میں حدیث
ابی امامہ بن سہل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی خالہ
عجماء سے کہ اللہ نے جو قرآن اتارا ہے اوسی میں
سے ہے یہ آیت کہ اِنَّ الشَّیْخَ وَالشَّیْخَۃُ الخ کہ بوڑھا اور
بوڑھیا جبکہ زنا کریں تو رجم کرو دونوں کو ضرور اوس کے
عوض میں جو حاصل کی تھی اونہوں نے لذت اور تخریج
کی ہے اس کی ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابی بن
کعب کی حدیث سے کہ سورہ احزاب برابر تھی سورۂ
بقرہ کے اور تھی اوس میں آیت رجم کی کہ الشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ
الحدیث۔

اور بعض نے کہا ہے کہ جمع کیا جاوے کوڑے مارنا
بھی رجم کے ساتھ گئی ہے اس کی طرف ایک جماعت
علماء کی اون ہی میں سے عترت ہیں اور امام احمد اور
اسحق اور داؤد ظاہری اور ابن منذر اور گئے ہیں امام
مالک اور حنفیہ اور شافعیہ اور جمہور علماء اس بات کی

والحنفية والشافعية وجمهور العلماء
الى انه لا يجلد بل يرجم فقط وهو
مروي عن احمد بن حنبل وتمسكوا
بحديث سمرة في انه صلى الله عليه
وسلم لم يجلد ماعزا بل اقتصر على
رجمه قالوا وهو متاخر عن احاديث
الجلد فيكون ناسخا۔

طرف کہ کوڑے نہیں مارے جاویں بلکہ صرف رجم
کی جاوے فقط اور یہی مروی ہے امام احمد بن حنبل
سے اور استدلال لائے ہیں وہ سمرہ کی حدیث سے
کہ رسول اللہ نے نہیں کوڑے مارے ماعز کو بلکہ
اقتصار کیا اوس کے رجم پر کہا علمائنے اور یہ قصہ
متاخر ہے احادیث جلد سے کہ کوڑے مارنا پس ہوگا
یہ ناسخ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوفد غامد وهم عشرة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وفد غامد کو اور وہ دس آدمی تھے

قال في زاد المعاد قال الواقدي
وقدم على رسول الله صلى الله
عليه وسلم وفد غامد سنة عشر
وهم عشرة فنزلوا ببقيع الغرقد
وهو يومئذ اثل ثم انطلقوا الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
وخلفوا عند رحالهم احدثهم سنا
فنام عنه واتى سارق فسرق عيبة
لاحدهم فيها اثواب له وانتهى القوم
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فسلموا عليه واقروا له بالاسلام
وكتب لهم كتابا فلم يذكر لفظه وقال
لهم من خلفتم في رحالكم قالوا احدثنا
سنا يا رسول الله قال فانه قد نام
عن متاعكم حتى اتي فاخذ عيبة
احدكم فقال رجل من القوم ما لاحد
من القوم عيبة غيري فقال صلى

ذکر کیا زاد المعاد میں کہ کہا واقدی نے کہ آئے
رسول اللہ کے پاس سنہ ۱۰ ہجری میں قبیلہ غامد کے
ایلچی اور وہ دس آدمی تھے پس اترے وہ بقیع غرقد
میں اور وہاں آجکل جھاؤ کی جھاڑی ہے۔ پھر گئے وہ
رسول اللہ کی خدمت میں اور چھوڑ دیا اپنے سامان
میں اپنوں میں سے سب چھوٹی عمر والے کو پس سو گیا
وہ اور آیا چور پس چرا لی اون میں سے ایک کی گٹھڑی
جس میں اوس کے کپڑے تھے اور پہونچے وہ سب
رسول اللہ کے پاس پس سلام کیا آپ کو اور اقرار
کیا اسلام کا اور لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے
فرمان پس نہیں ذکر کیے اُس کے لفظ۔
اور پوچھا اونسے رسول اللہ نے کس کو چھوڑا ہے
تم نے اپنے سامان میں کہا ہم میں سے چھوٹی عمر
والے کو یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ وہ سو گیا تمہارے
سامان سے اور ایک چور آیا جو تم میں سے ایک شخص
کی گٹھڑی لے گیا اون میں سے ایک شخص نے کہا کہ
میرے سوا کسی کی گٹھڑی نہیں ہے پس فرمایا

الله علیه وسلم قد اخذت وردت
الی موضعها فرجع القوم سراعا
حتی اتوا راحلهم فسالوا عن صاحبهم
الخبر قال فرغت من نومی ففقدت
العیبة فقمت فی طلبها فاذا رجل قد
کان قاعدا فلما رآنی صار یعدو
منی فلما انتهیت الی حیث انتهی
فاذا اثر حفر واذا هو قد غیب
العیبة فاستخرجتها قالوا نشهد انه
رسول الله قد اخبرنا باخذها وانها
قد ردت فرجعوا الیه صلی الله علیه
وسلم واخبروه وجاء الغلام الذی
خلفوه فاسلم وامر النبی صلی الله
علیه وسلم ابی بن کعب فعلمهم
قرآنا واجازهم کما یجیز الوفود وانصرفوا
قال ابن الاثیر فی ترجمة عمیر
ابن الحارث الازدی انه روی
ابن شاهین باسناده عن اسمعیل
ابن خالد الازدی عن ابیه عن
حضیرة بن عبد الله عن ابی لظبیان
عمیر بن الحارث الازدی انه اتی النبی
صلی الله علیه وسلم فی نفر من قومه
منهم حجر بن المرقع ـ ابو سبرة و
مخنف وعبد الله ابنا سلیم وعبد
شمس بن عفیف سماه النبی صلی الله
علیه وسلم عبد الله وجندب بن زهیر
وجندب بن کعب والحارث بن الحارث

رسول اللہ نے لیلی گئی وہ گٹھڑی اور اپنی جگہ واپس
لائی گئی پس لوٹے وہ سب جلدی سے یہانتک کہ پہونچے
اپنے مقام پر پس پوچھا اپنے ساتھی سے حال کہا کہ
جب میں اپنی نیند سے جاگا تو گٹھڑی کو گما ہوا پایا
میں اوسے ڈہونڈنے چلا تو ایک شخص بیٹھا ہوا تھا
جب اوس نے مجھے دیکھا تو بہاگ گیا۔ جب میں وہاں
پہونچا جہاں وہ بیٹھا تھا تو مینے گٹھڑی کا نشان دیکھا
جہاں اوس نے وہ گٹھڑی چھپا دی تھی پس نکالا مینے
اوسکو کہا اون سب نے کہ گواہی دیتے ہیں ہم کہ وہ
رسول ہیں اللہ کے۔ خبر دی تھی اونہوں نے اوس
کے لیئے جانے کی اور یہ کہ وہ لوٹا لیگئی پس لوٹے وہ
سب رسول اللہ کی طرف اور خبر دی اونکو اور آیا وہ
لڑکا جسکو اونہوں نے پیچھے چھوڑ دیا تھا پس اسلام
لایا وہ اور حکم دیا رسول اللہ نے ابی بن کعب رضؓ کو پس
سکھایا اونکو قرآن اور انعام دیا آپ نے اونکو جیسکہ دیا
کرتے تھے قاصدوں کو اور لوٹ گئے وہ سب کہا ابن
اثیر نے عمیر بن حارث ازدی کے ترجمہ میں کہ روایت
کی ہے ابن شاہین نے اپنی سند سے اسمعیل بن خالد
ازدی سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے وہ حضیرہ بن عبد اللہ سے وہ ابی الظبیان
عمیر بن حارث ازدی سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی
خدمت میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ اون
میں سے حجر بن مرقع تھے اور ابو سبرہ اور مخنف اور
عبد اللہ بن سلیم اور عبد شمس بن عفیف جن کا نام
رکھا رسول اللہ نے عبد اللہ اور جندب بن زہیر
اور جندب بن کعب اور حارث بن حارث اور زہیر
بن محشی اور حارث بن عامر پس کہا رسول اللہ نے

بن الحارث وشُفَيّ بن الحصين والحارث
بن عامر فكتب النبي صلى الله عليه وسلم
لهم كتابا۔

اما بعد فمن اسلم من غامد فله
ما للمسلم حرم ماله ودمه ولا
يحشر ولا يعشر۔ واخرج ابو موسى
لا يحشروا ولا يعشروا وله ما اسلم
من ارضه۔ **اقول** هذا هو
الكتاب الذي ذكر قصته في زاد
المعاد ولم يذكر لفظه لانه صلى الله
عليه وسلم سمى في كتابه هذا قبيلة
غامد وعادتهم ان يفدون عليه مرة
واحدة وايضا اصحاب الوفد ههنا
عشرة كما قاله صاحب زاد المعاد
والله اعلم۔

اون کے لیے فرمان۔
بعد حمد کے پس جو اسلام لائے قبیلہ غامد میں سے
پس اوس کے لیے ہیں وہ منافع جو مسلمان کے لیے ہیں حرام
ہے اوسکا مال اور اوس کی جان نہ عشر لیا جائے اور نہ جمع
کیا جائے لشکر بنانے کو اور تخریج کی ابو موسی نے۔ لا یحشروا
رنخ بلفظ جمع اور معاف ہے اوس کو وہ زمین جو اسلام
لانے وقت اوس کے قبضہ میں تھی۔
کہتا ہوں میں کہ یہ وہی فرمان ہے جسکا قصہ زاد المعاد
میں مذکور ہے لیکن اوس کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے کیونکہ
رسول اللہ نے نام لیا ہے اپنے فرمان میں قبیلۂ غامد کا
اور عادت عرب کی یہ تھی کہ ایک قبیلہ کے ایک
ہی مرتبہ آتے تھے اور نیز اصحاب وفد اس قصہ
میں بھی دس ہی ہیں۔
جیسے کہ کہا ہے صاحب زاد المعاد نے واللہ اعلم۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوفد ثقيف

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وفد ثقیف کو

ذكر في المواهب وقدم عليه صلى الله
عليه وسلم وفد ثقيف بعد قدومه
من تبوك وكان من امرهم انه صلى
الله عليه وسلم لما انصرف من
الطائف قيل له يا رسول الله ادع
على ثقيف فقال اللهم اهد ثقيفا
وائت بهم ولما انصرف عنهم اتبع
اثره عروة بن مسعود حتى ادركه
فاسلم وسأله ان يرجع الى قومه

ذکر کیا مواہب میں کہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں وفد
ثقیف آپ کے تبوک سے واپسی کے بعد اور اون کا
قصہ اس طرح ہے کہ جب رسول اللہ لوٹے طائف سے
تو آپ سے عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ بد دعا کیجے ثقیف
کے لیے پس کہا کہ اے اللہ ہدایت کر قبیلۂ ثقیف کو
اور لا اونکو یعنی اسلام لانے کی غرض سے اپس جبکہ
لوٹے وہاں سے تو آپ کے پیچھے چلے عروہ بن مسعود یہاں تک آپ
کو پایا پس اسلام لائے اور پوچھا آپ سے کہ لوٹ جاویں
اپنی قوم کی طرف اسلام سے کہ پس جب اونپر ظاہر ہوئے

بالاسلام فلما اشرف لهم على
علية وقد دعاهم الى الاسلام
واظهر لهم دينه رموه بالنبل
من كل وجه فاصابه سهم فقتله ثم
اقام ثقيف بعد قتله اشهرا ثم انهم
استمروا فيما بينهم وروا انهم لاطاقة
لهم بحرب من حولهم من العرب وقد
بايعوا واسلموا فاجمعوا ان يرسلوا
اليه صلى الله عليه وسلم فبعثوا
عبد ياليل بن عمرو بن عمير ومعه
اثنان من الاحلاف الحكم بن عمرو
وشرحبيل بن غيلان وثلثة من
بني مالك عثمان بن ابي العاص
واوس بن عوف ونمير بن جرشة
فلما قدموا ضرب عليهم قبة من
ناحية المسجد وكان خالد بن سعيد
بن العاص هو الذي يمشي بينهم
وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى اسلموا واكتتبوا كتابهم وكان
خالد هو الذي كتبه وكان فيما
سئلوا رسول الله ان يدع لهم الطاغية
وهي اللات لايهدمها ثلث سنين
فابى صلى الله عليه وسلم عليهم الا
ان يبعث ابا سفيان بن حرب والمغيرة
ابن شعبة يهدمانها وكان فيما سألوا
ان يعفيهم من الصلوة فقال صلى
الله عليه وسلم لاخير في دين لاصلوة

ایک جھروکے سے اور بلایا اونکو اسلام کی طرف اور
ظاہر کیا اونپر اپنا دین تو اونہوں نے تیر مارے یہانتک
کہ انکو ایک تیر لگا جس سے وفات ہوئی۔ پھر چند ماہ ان
کے قتل کے بعد ثقیف بدستور اپنی حالت پر رہے
پھر جب اونہوں نے دیکھا کہ اون کے گرداگرد جو عرب
کہ ہیں اور جو اسلام لے آئے ہیں اور جنہوں نے کہ
بیعت کرلی ہے اون سے لڑنے کی ان میں طاقت
نہیں ہے تو اتفاق کیا اس بات پر کہ بھیجیں قاصد
رسول اللہ کی طرف پس بھیجا عبد یالیل بن عمرو بن عمیر
کو اور اون کے ساتھ دو آدمی اپنے حلیفوں میں سے
حکم بن عمرو اور شرحبیل بن غیلان اور تین آدمی قبیلہ
بنی مالک سے عثمان بن ابی العاص اور اوس بن عوف
اور نمیر بن جرشہ۔ پس جب یہ آئے تو ان کے لئے
مسجد میں خیمہ کھڑا کیا گیا اور تھے خالد بن العاص جو
درمیانی تھے گفتگو میں رسول اللہ اور اون کے
درمیان۔ یہانتک کہ وہ اسلام لائے اور فرمان لکھوانا
چاہا اور خالد نے ہی یہ فرمان لکھا تھا۔ اور اونہوں نے
جو رسول اللہ سے چاہا تھا اون میں سے یہ بھی تھا کہ اونکا
بت لات تین سال تک اون کے لیے رہنے دیں
اور اوسکو توڑیں نہیں پس انکار کیا رسول اللہ نے
مگر یہ کہ بھیجیں ابو سفیان بن حرب اور مغیرہ بن شعبہ کو
اوس کے توڑنے کے لیے اور یہ خواہش کی تھی کہ
نماز اونکو معاف کردیں پس فرمایا رسول اللہ نے
نہیں ہے بھلائی اوس دین میں جس میں نماز نہیں ہے
پس جب وہ اسلام لائے اور اون کے لیے فرمان
لکھا گیا تو امیر بنایا اوسپر عثمان بن ابی العاص کو جو سب
سے چھوٹے تھے لیکن قرآن سیکھنے اور اسلام کی

فيه فلما اسلموا وكتب لهم الكتاب امر عليهم عثمان بن ابى العاص وكان من احدثهم سنا لكنه كان من احرصهم على التفقه فى الاسلام و تعلم القران فرجعوا الى بلادهم ومعهم ابو سفيان بن حرب والمغيرة بن شعبة لهدم الطاغية فلما دخل المغيرة عليها علاها يضربها بالمعول وخرج نساء ثقيف حسرا ايبكين عليها واخذ المغيرة بعد ان كسرها مالها وحليها وكان كتاب رسول الله صلعم۔

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المؤمنين ان عضاه وج وصيده حرام۔ لا يعضد من وجد يفعل شيئا من ذلك فانه يجلد وتنزع ثيابه فان تعدى ذلك فانه يوخذ فيبلغ النبى محمدا صلى الله عليه وسلم وهذا امر النبى محمد رسول الله وكتب خالد بن سعيد بامر محمد بن عبد الله فلا يتعداه احد فيظلم نفسه فيما امر به محمد رسول الله۔

هكذا ذكره شيخ الدحلان فى سيرته وغير واحد من اصحاب السير هكذا وله ذكر فى طبقات محمد بن سعد فى ترجمة[۳] خالد بن سعيد بن العاص

معلومات حاصل کرنے میں سب سے زائد حریص تھے پس واپس ہوئے وہ لوگ اون کے ہمراہ ابو سفیان بن حرب اور مغیرہ بن شعبہ تھے بت توڑنے کے لیے پس جب مغیرہ وہاں گئے تو مارا اوسکو تیر اور ثقیف کی عورتیں اوسپر افسوس کرکے روتی تھیں اور مغیرہ نے اوس کو توڑنے کے بعد اوس کا مال اور زیور لیلیا اور تھا رسول اللہ کے فرمان میں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤمنین کی طرف۔ خاردار درخت وادی وج کے اور وہاں کا شکار حرام ہے نہ کاٹا جائے کچھ۔ جو شخص کہ ان امور منہی عنہ کا مرتکب پایا جائے تو چاہیے کہ اوسے کوڑے مارے جاویں اور چھین لیے جائیں اوس کے کپڑے اور جو حجت کرے اس بارہ میں پس اوس کو پکڑ لیا جائے اور پہونچایا جائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔ یہ حکم ہے محمد رسول اللہ کا۔ اور لکھا ہے اسکو خالد بن سعید نے محمد بن عبد اللہ کے حکم سے۔ پس چاہیے کہ نہ ظلم کرے کوئی اپنے نفس پر اوس چیز میں جس کی بابت حکم کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو شیخ الدحلان نے اپنی سیرت میں اور بہت سے اصحاب سیر نے بھی اسیطرح ذکر کیا ہے۔ اور اس کا ذکر ہے محمد بن سعد کے طبقات میں عثمان بن ابی العاص کے ترجمہ میں جن کو اونپر امیر بنایا تھا اور وہ سب سے چھوٹے تھے اور خالد بن سعید بن العاص کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن عمر نے کہا کہ

حدیث بیان کی مجھ سے جعفر بن محمد بن خالد نے

[۳] عثمان بن ابى العاص وقد امر عليهم وكان احدثهم سنا

فقال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنی جعفر بن محمد بن خالد عن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان قال اقام خالد بعد ان قدم من ارض الحبشة مع رسول اللہ صلعم بالمدینة وکان یکتب لہ وھو الذی کتب کتابا لوفد الثقیف وھو الذی مشی فی الصلح بینھم وبین رسول اللہ صلعم۔

عضاہ۔ بمہملة مکسورة ثم معجمة وآخرہ ھاء لا تاء شجر ذی شوک۔

وج بفتح الواو وشد الجیم واد بالطائف لا بلد بہ وغلط الجوھری حیث قالہ بلد کذا فی القاموس۔

نے محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان سے روایت کرکے کہا کہ خالد حبشہ کی واپسی کے بعد رسول اللہ کے پاس ٹھہرے مدینہ میں اور وہ آپ کے کاتب تھے۔

اور وہی ہیں جنہوں نے وفد ثقیف کا فرمان لکھا اور یہی اون کے اور رسول اللہ کے درمیان ثالث تھے صلح کی گفتگو میں۔

عضاہ۔ عین مہملہ مکسورہ پھر ضاد معجمہ اور آخر میں ہاء ہوز نہ تاء فوقانیہ۔ ایک درخت کانٹوں دار۔

وج۔ بفتح واؤ اور تشدید جیم ایک طائف کے جنگل کا نام ہے نہ شہر کا اور غلطی کھائی ہے جوہری نے کہ کہا ہے اوسکو شہر۔ اسی طرح ہے قاموس میں۔

المسائل

مسائل

قولہ وضرب علیھم قبة فی المسجد۔ یفید جواز انزال المشرك فی المسجد لا سیما اذا کان یرجو اسلامہ وتمکینہ من سماع القرآن ومشاھدة اھل الاسلام وعبادتھم قولہ امّر علیھم یستفاد منہ ان المستحق لامارة القوم وامامتھم افضلھم واعلمھم بکتاب اللہ وافقھھم واحرصھم فی دینہ ولو کان من احد ثھم سنا۔ قولہ الا ان یبعث ابا سفیان

قولہ وضرب علیھم قبة فی المسجد۔ فائدہ دیا اس قول نے اس بات کا کہ جائز ہے مشرک کا اوتارنا مسجد میں خاصکر جبکہ اُمید ہو اوس کے اسلام لانے کی اور اس بات کی کہ جگہ پکڑے گا اسلام اوس کے دل میں قرآن کے سننے اور اہل اسلام اور اون کی عبادات کے دیکھنے سے۔ قولہ امّر علیھم معلوم ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ مستحق امارت قوم کے لئے وہ ہے جو اون میں سب سے زائد جاننے والا اور سمجھنے والا ہو کتاب اللہ کو اور حریص ہو دین میں۔ اگرچہ عمر میں سب سے چھوٹا ہو۔

قولہ الا ان یبعث ابا سفیان۔ فائدہ دیا اس نے مواضع الشرک کے گرائے جانے کے جواز کا۔ وہ جو بنائے

يقينا جوانما هدم مواضع الشرك
التي تتخذ بيوتا للطواغيت وهدمها
احب الى الله ورسوله وانفع للاسلام
والمسلمين وهذا حال المشاهد المبنية
على القبور التي تعبد من دون الله
ويشرك بارباها مع الله لا يحل ابقاءها
في الاسلام ويجب هدمها ولا يصح
وقفها والوقف عليها وللامام ان
يقطعها واوقافها لجنود الاسلام
ويستعين بها على مصالح المسلمين
كما اخذ النبي صلى الله عليه وسلم
اموال بيوت هذه الطواغيت
وصرفها في مصالح الاسلام وكان
يفعل عندها ما يفعل عند هذه
المشاهد سواء من النذور لها
والتبرك بها والتمسح بها وتقبيلها
واستلامها وهذا كان شرك
القوم بها ولم يكونوا يعتقدون
انها خلقت السموات والارض
بل كان شركهم بها كشرك اهل
الشرك من ارباب المشاهد في
زماننا بعينه - اعاذنا الله منه -

قوله عضاه وج وصيده حرام - اختلف فيه هل هو حرم
يحرم صيده وقطع شجره فالجمهور
على انه لا يحرم ذلك لانه ليس في
البقاع حرم الا حرم مكة والمدينة

جاتے ہیں گھر بتوں کے لئے مندر، اور اوس کا گرانا
بہت محبوب ہے اللہ اور اوس کے رسول کو اور نافع
ہے اسلام اور مسلمانوں کے لئے۔ اور یہی حال ہے
اور عمارات کا جو بنائی جاتی ہیں قبروں پر جو پوجے جاتے
ہیں اللہ کے سوا اور شریک کیا جاتا ہے قبروں والوں
کو اللہ کے ساتھ۔ نہیں جائز ہے اوسکا باقی رکھنا
اسلام میں اور واجب ہے اونکا گرانا اور نہیں صحیح ہے
اونکا وقف اور نہ اونپر وقف۔ اور امام کو چاہیے کہ
جاگیر میں دیدیں وہ اور اون کے اوقاف مسلمان لشکر
کو اور صرف کریں اوسکو مصالح مسلمین پر جیسے کہ
لیلیا رسول اللہ نے ان مندروں کا مال اور خرچ کیا
اوسکو مصالح مومنین میں۔

اور اون مندروں میں بھی یہی ہوتا تھا جو ہوتا ہے ان
زیارت گاہوں پر یعنی اونپر نذریں چڑھانا اور اونسے تبرک
حاصل کرنا اونکو چھونا اور چومنا چاٹنا۔

اور یہی تھا شرک اون کفار کا اون بتوں کے ساتھ
نہ یہ کہ وہ اعتقاد رکھتے تھے اس بات کا کہ ان بتوں نے
پیدا کیا ہے آسمان زمین بلکہ اونکا شرک بالکل ہمارے
زمانہ کے زیارت گاہوں پر جانے والوں کے شرک
کی طرح تھا۔ اللہ اس سے ہم کو بچائے

قولہ عضاہ وج وصیدہ حرام۔ اختلاف ہے اس میں
کہ کیا وادی وج حرم ہے اور حرام ہے اوسکا شکار اور وہاں
کے درخت کاٹنا پس جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وہ حرم
نہیں ہے کیونکہ دنیا میں مکہ اور مدینہ کے سوا اور کوئی
حرم نہیں ہے۔ اور مخالفت کی ہے اون کی حرم مدینہ
کی بابت پس حلال کیا وہاں کا شکار اور وہاں کے
درختوں کا کاٹنا اور اسکے حرم ہونے پر حجت ہیں

وخالفهم ابو حنيفة فى حرم المدينة فابلم صيده وقطع شجره وهو محجوج بالاحاديث الصحيحة فى البخارى وغيره وقال الشافعى فى احد قوليه وج حرم يحرم صيده وشجره وهذا هو القول الجديد عنه واحتج لهذا القول بحديثين احدهما هذا الكتاب واجاب عنه الجمهور بضعفه اذ ذكره ابن اسحق بلا سند والثانى حديث عروة بن الزبير عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم قال ان صيد وج وعضاهه حرم محرم لله رواه الامام احمد وابو داؤد ولكن فى سماع عروة عن ابيه نظر وان كان قد رآه فاصحاب الحديث نفوا سماعه منه

احادیث صحیحہ جو بخاری وغیرہ میں ہیں اورگہا امام شافعی نے اپنے ایک قول میں کہ وج حرم ہے حرام ہے وہاں کا شکار اور وہاں کے درخت اور یہ قول جدید ہے اونکا اور حجت اس قول کی دو حدیثیں ہیں اول یہ حدیث فرمان کی اور جواب دیا ہے جمہور نے اسکا کہ یہ ضعیف ہے کیونکہ ذکر کیا ہے اسکو ابن اسحق نے بلا سند۔

اور دوسری حدیث عروہ بن زبیر کی وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ وادی وج کا شکار اور وہاں کے خار دار درخت حرم ہیں حرام بکیے ہوئے اللہ کے روایت کیا اس کو امام احمد اور ابو داؤد نے ولیکن اس میں کلام ہے کہ عروہ نے اپنے باپ سے حدیث سنی یا نہیں اگرچہ اونہوں نے دیکھا ہو اپنے باپ کو پس اصحاب صحیح نے انکار کیا ہے اون کے سماع کا اون کے والد سے۔

هذا وصية من آدم ابو البشر الى جميع ذريته

یہ وصیت ہے آدم ابو البشر کی جانب سے اپنے تمام اولاد کی جانب

قال الحافظ يروى عن سليمان الاشجع صاحب كعب الاحبار عن كعب الاحبار ان الخضر كان وزير ذى القرنين وانه واقف معه على جبل الهند فرأى ورقة مكتوب فيها۔

کہا حافظ نے کہ روایت ہے سلیمان اشجع سے جو شاگرد ہیں کعب الاحبار کے وہ روایت کرتے ہیں کعب الاحبار سے کہ خضر جو وزیر تھے ذوالقرنین کے وہ کھڑے ہوئے تھے اون کے ساتھ ہند کے پہاڑ پر دفعاً کو سراندیپ پس دیکھا ایک ورق جس میں لکھا ہوا تھا کہ

بسم الله الرحمن الرحيم من آدم ابى البشر الى ذريته ـ اوصيكم

بسم اللہ الرحمن الرحیم وصیت ہے آدم ابو البشر کی جانب سے اونکی اولاد کے نام وصیت کرتا ہوں

وصیت نامہ آدم علیہ السلام

یتقوی الله واحذرکم من کید عدوی وعدوکم ابلیس فانه انزلنی هنا۔

میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور ڈراتا ہوں تم کو میرے اور تمہارے دشمن کے مکر سے جو ابلیس ہے کیونکہ اوسی نے مجھے یہاں اُتارا ہے۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی هرقل ملک الروم

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے ہرقل پادشاہ روم کی طرف

وکتب صلی الله علیه وسلم الی قیصر المدعو بهرقل ثم قال بعد تمام الکتاب من ینطلق بکتابی هذا الی هرقل وله الجنة فقالوا وان لم یصل یا رسول الله قال وان لم یصل فاخذه دحیة بن خلیفة الکلبی وتوجه به الی مکان فیه هرقل وهو بیت المقدس کما هو الصحیح۔ ونسخة الکتاب۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول الله۔ عبد الله ورسوله الی قیصر صاحب الروم السلام علی من اتبع الهدی اما بعد فانی ادعوک بداعیة الاسلام اسلم تسلم یوتک الله اجرک مرتین فان تولیت فعلیک اثم الاریسین وَیَااَهْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَنْ لَا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِکَ بِهٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا

اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کی طرف فرمان جسکا نام ہرقل تھا پھر فرمان ختم ہونے کے بعد فرمایا کہ کون لیجاتا ہے یہ میرا خط ہرقل کی طرف اور بعوض اوس کے اوس کے لیے جنت ہے صحابہ نے پوچھا اور اگرچہ وہاں نہ پہونچے یا رسول اللہ فرمایا ہاں اگرچہ نہ پہونچے پس لیا اوسکو دحیہ بن خلیفہ کلبی نے اور روانہ ہوئے قیصر کے رہنے کی جگہ کی طرف اور وہ بیت المقدس تھا جیسے کہ یہی ثابت ہوا ہے صحیح روایت سے اور نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے۔ جو اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول ہیں قیصر شاہ روم کی طرف۔ سلام اوس شخص پر جس نے پیروی کی ہدایت کی۔ بعد حمد کے بلاتا ہوں میں تجھے دعوت اسلام کی طرف اسلام لا سلامت رہیگا۔ دیگا اللہ تجھے ثواب دوہرا پس اگر انکار کیا تو نے تو تجھی پر ہے گناہ کاشتکاروں کا (یعنی تیری قوم کے تمام آدمیوں کا) اور اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں یہ کہ نہیں عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک بناویں اوسکا کسی کو اور نہ بناوے بعض ہمارا بعض کو صاحب اللہ کے سوا پس اگر اعراض کریں وہ تو کہدو اونسے کہ گواہ ہوجاؤ تم اس بات پر کہ ہم مسلمان

اشهدوا بانا مسلمون ـ
رواه البخاري في مواضع كثيرة
واخرجه مسلم في المغازي ورواه
البزار وكثير من اصحاب السير
واخرجه محمد بن سعد في الطبقات
في ترجمة دحية الكلبي قال اخبرنا
يعقوب بن ابراهيم بن سعد الزهري
عن ابيه عن صالح بن كيسان قال
قال ابن شهاب اخبرني عبيد الله
بن عبد الله بن عتبة بن مسعود
ان عبد الله بن عباس اخبره ان
رسول الله صلعم كتب الى قيصر
يدعوه الى الاسلام وبعث بكتابه
مع دحية الكلبي وامره صلعم ان
يدفعه الى عظيم بصرى ليدفعه الى
قيصر فدفعه عظيم بصرى الى قيصر
قال محمد بن عمر لقيه بحمص فدفعه
كتاب رسول الله صلعم وذلك في
محرم سنة سبع من الهجرة ـ
والذي رواه ابو عبيد القاسم بن
سلام من عبد الله بن شداد رض
فلما كان نسخته على اختلاف ما
روينا اوردناه بلفظه لانه يمكن
ان يكون مرة اخرى ويؤيد هذا القول
قول الزهري كما ذكرناه في كتاب
النجاشي الذي لم يسلم من كون
الآية في الكتب وليس في رواية

ہیں۔ روایت کیا اسکو بخاری نے بہت جگہ اور تخریج کی
ہے مسلم نے مغازی میں اور روایت کیا ہے اسکو بزار
اور بہت سے اصحاب سیر نے۔ اور تخریج کی ہے
اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں دحیہ کلبی کے ترجمہ
میں۔ کہا کہ خبر دی ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن
سعد زہری نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے
ہیں صالح بن کیسان سے کہا کہ کہا ابن شہاب نے
کہ خبر دی مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن
مسعود نے کہ عبد اللہ بن عباس نے خبر دی اون کو
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمان لکھا قیصر کو دعوت اسلام
کا اور بھیجا وہ فرمان لیکر دحیہ کلبی کو اور حکم دیا اون کو
کہ دیدیں وہ حاکم بصرے کو تاکہ پہونچادے
حاکم بصرہ قیصر کی طرف۔
کہا محمد بن عمر نے کہ ملا وہ حمص میں پس دیدیا اوسکو
فرمان رسول کا۔ اور یہ قصہ محرم سنہ ۷ کا ہے۔
اور وہ فرمان جس کو روایت کیا ہے ابو عبید
قاسم بن سلام نے عبد اللہ بن شداد سے پس
جبکہ اوس کا نسخہ علیحدہ تھا اوس روایت سے
جس کا ہم نے ذکر کیا تو اوسکو یہاں بلفظہ ذکر
کر دیا کیونکہ ممکن ہے یہ دوسری مرتبہ ہو
اور تائید اس قول کی قول زہری کا ہے
جس کو ہم نے ذکر کیا نجاشی غیر مسلم کے فرمان
میں کر۔

وہ آیت ہی سب فرمانوں میں
اور ابو عبید کی روایت
میں وہ آیت نہیں
ہے

الی عبید ھذہ الآیۃ فالظاھر انہ مرۃ اخری او الی قیصر اخر فانہ لم یسم قیصر فی الکتاب۔

پس ظاہر یہ ہے کہ یا تو یہ فرمان دوسری مرتبہ لکھا گیا ہے یا دوسرے قیصر کی طرف ہے کیونکہ فرمان میں قیصر کا نام تو ہے نہیں +

ھذا ایضا الی ھرقل کما رواہ ابو عبید

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہرقل کی طرف بروایت ابوعبید

من محمد رسول اللہ الی صاحب الروم انی ادعوک الی الاسلام فان اسلمت فلک ما للمسلمین وعلیک ما علیھم وان لم تدخل فی الاسلام فاعط الجزیۃ فان اللہ تبارک وتعالی یقول قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَلَا یَدِیْنُوْنَ دِیْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حَتّٰی یُعْطُوا الْجِزْیَۃَ عَنْ یَّدٍ وَّھُمْ صٰغِرُوْنَ۔ والا فلا تحل بین الفلاحین وبین الاسلام ان یدخلوا فیہ او یعطوا الجزیۃ۔

یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے حاکم روم کی طرف بلاتا ہوں میں تجھے اسلام کی طرف پس اگر تو اسلام لے آئیگا تو مسلمانوں کے نفع نقصان کا شریک ہے اور اگر نہ داخل ہو تو اسلام میں تو جزیہ دے کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ لڑو اون لوگوں سے جو نہیں ایمان لاتے اللہ اور یوم قیامت پر اور نہیں حرام جانتے اون چیزوں کو جن کو حرام کیا ہے اللہ اور اوس کے رسول نے اور نہیں اختیار کرتے ہیں دین حق دیہ اون لوگوں میں سے ہیں جو دیئے گئے ہیں کتاب یہاں تک کہ دیں وہ جزیہ درآنحالیکہ وہ ذلیل ہوں ورنہ مت حائل ہو عوام الناس اور اسلام کے درمیان میں اس بابت کہ وہ داخل ہوں اسلام میں یا دیں جزیہ +

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لھرمزان الفارسی ملک الفارس

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہرمزان الفارسی شاہ فارس کے نام

قال الحافظ اخرج القاضی اسمعیل بن اسحق قال حدثنا یحیی بن عبد الحمید قال حدثنا عباد بن العوام عن حصین عن عبد اللہ بن شداد قال کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الھرمزان من محمد رسول اللہ الی الھرمزان انی ادعوک الی الاسلام اسلم تسلم +

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے قاضی اسمٰعیل بن اسحق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبد الحمید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عباد بن العوام نے حصین سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن شداد سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرمزان کی طرف (فرمان) کہ محمد رسول اللہ کی جانب سے ہرمزان کی طرف۔ بلاتا ہوں میں تجھے اسلام کی طرف۔ اسلام لے آ۔ سلامت رہیگا +

هذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لھلال صاحب البحرین

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہلال حاکم بحرین کے لئے

ذکر فی مصباح المضی انہ قال ابن سعد وکتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ھلال صاحب البحرین نسختہ ۔
سلم انت فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو لا شریک لہ وادعوک الی اللہ وحدہ تومن بہ وتطیع وتدخل فی الجماعۃ فانہ خیر لک والسلام علی من اتبع الھدی ۔

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان ہلال حاکم بحرین کی طرف۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ سلامت رہے تو پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی نہیں ہے کوئی اوسکا شریک اور بلاتا ہوں میں تجھے اللہ کی طرف جو اکیلا ہے ایمان لے آ اوسپر اور اطاعت کر اور داخل ہو جا جماعت میں کیونکہ وہ بہتر ہے تیرے لیے اور سلام ہو اوسپر جو پیروی کرے ہدایت کی

هذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لھوذة بن علی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہوذہ بن علی کو

ذکر فی المواھب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی صاحب الیمامۃ ھوذة بن علی وارسل بہ مع سلیط بن عمرو العامری ھکذا ذکرہ محمد ابن سعد فی الطبقات فی ترجمۃ سلیط فقال وشھد سلیط احدا والمشاھد کلھا مع رسول اللہ صلعم وکان صلعم وجھہ بکتابہ الی ھوذة بن علی وذلک فی المحرم سنۃ سبع من الھجرة ۔ ونسختہ ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی ھوذة بن علی سلام علی من اتبع الھدی واعلم ان دینی لیظھر الی منتھی الخف والحافر فاسلم تسلم واجعل لک ما تحت یدیک ۔
فلما قدم علیہ سلیط بکتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختوما انزلہ وحیاہ واقرا علیہ

مواہب میں مذکور ہے کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا ہوذہ بن علی حاکم یمامہ کی جانب اور بھیجا اوسکو سلیط بن عمرو عامری کے ہمراہ۔ اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو محمد بن سعد نے طبقات میں سلیط کے ترجمہ میں پس کہا کہ حاضر ہوئے سلیط احد میں اور سب لڑائیوں میں رسول اللہ کے ساتھ اور بھیجا تھا آپنے اونکو اپنا فرمان لیکر ہوذہ بن علی کی طرف اور یہ قصہ محرم سنہ ۷ ہجری کا ہے اور نسخہ اوس کا یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے ہوذہ بن علی کی طرف سلام ہو اوس پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور جان تو کہ میرا دین ظاہر ہوگا اوس حد تک جہانتک پہونچ سکتے ہیں اونٹ اور گھوڑے پس اسلام لے آ تو سلامت رہیگا اور میں تیرے مقبوضات بدستور تیرے قبضہ میں رکھونگا۔
جب سلیط رسول اللہ کا فرمان لیکر وہ مہر لگا ہوا تھا وہاں پہونچے تو مہمانی کی اونکی اور اونکو خلعت دیا اور پڑھا گیا اوسپر فرمان

الكتاب فرد ردًّا دون ردّه وكتب النبي صلى الله عليه وسلم
ما احسن ما تدعوا اليه واجمله والعرب تهاب
مكاني فاجعل لي بعض الامر اتبعك -
كانه اراد شركته في النبوة والخلافة
بعده واجاز سليطا وكساه اثوابا من
نسج هجر فقدم بذلك على النبي صلى الله
عليه وسلم واخبره وقرأ النبي صلى الله
عليه وسلم كتابه قال لو سألني سيابة
من الارض ما فعلت باد رباد ما في
يديه فلما انصرف النبي صلى الله عليه
وسلم من الفتح جاءه جبرئيل عليه السلام بان
هوذة قد مات -

رسول اللہ کا پس جواب دیا اوسکا اور اوسکو اونہیں کیا اور
لکھا نامہ رسول اللہ کو کہ
کتنی عمدہ اور کیسی اچھی ہے وہ بات جس کی طرف آپ بلاتے
ہیں۔ اور عرب میرا مرتبہ زیادہ جانتے ہیں پس کر دیجیے میرے
لیے بعض امر تو تابعداری کرونگا میں آپکی گویا اوس نے ارادہ کیا
شرکت نبوت کا اور خلافت کا آپ کے بعد اور رخصت
دیا سلیط کو اور ہجر کے بنے ہوئے کپڑے دیے۔ پس آئے
وہ یہ لیکر رسول اللہ کے پاس اور آپ کو خبر دی اور پڑھا رسول اللہ
نے اوسکا خط تو فرمایا آپ نے کہ اگر مانگے مجھسے ایک ٹکڑا زمین کا تو
نہیں دونگا اوسکو۔ ہلاک ہوا اور تباہ ہوا جو کچھ کہ اوس کے قبضہ
میں ہے پس جبکہ لوٹے رسول اللہ فتح مکہ سے تو خبر دی آپ کو
جبرئیل علیہ السلام نے کہ ہوذہ مر گیا +

غرائب ما في هذا الكتاب

وہ لغات جو اس فرمان میں آئے ہیں

الخف للابل والحافر للخيل والبغال
وغيرها والمراد انه يصل الى اقصى
ما يصلان اليه وفي المصباح
انتهى الامر الى بلغ النهاية وهي اقصى ما يمكن ان
يبلغه - قوله حباه - بفتح مهملة وموحدة
خفيفة اي اعطاه كما في النور ولا يتكرر مع
قوله بعد اجازة لانها عند السفر وهذا
الحباء عند القدوم - قوله اقترأ - هو لغة اي
تلاه قاله السهيلي - تهاب مكاني - تجله
وتعظمه - هجر - بفتحتين بلد باليمن مذكر
منصرف وقد يؤنث ويمنع وهو اسم لجميع
ارض البحرين كما في القاموس

الخف اونٹ کے لیے اور حافر گھوڑے اور خچر وغیرہ کے
لیے آتا ہے اور مراد یہ ہے پہونچیگا میرا دین منتہائی اوس جگہ
تک جہاں کہ پہونچتے ہیں یہ دونوں۔ اور مصباح میں ہے کہ بولا جاتا
ہے انتہی الامر یعنی پہونچ گیا اپنی نہایت پر اور وہ درجہ ہے کہ
جہاں تک پہونچنے کا امکان ہو۔ قولہ حباہ بفتح حاء مہملہ اور باء
موحدہ خفیفہ یعنی دیا اوسکو جیسے کہ نور میں ہے اور نہیں مکرر
ہوگا اس کے بعد قولہ اجازہ۔ کیونکہ یہ سفر کی وقت کا ہے
اور حبا وہاں پہونچنے کے وقت قولہ اقترا۔ اور یہ لغت
ہے یعنی پڑھا اوسکو۔ بیان کیا اسکو سہیلی نے تہاب مکانی یعنی
بڑا جانتے اور عزت کرتے ہیں ہجر بفتحتین شہر ہے یمن
میں۔ مذکر منصرف اور کبھی مؤنث غیر منصرف بھی آتا ہے اور
یہ نام ہے تمام زمین بحرین کا جیسے کہ قاموس میں ہے

وھو المراد ھھنا - سیابۃ - بفتح المھملۃ وخفۃ التحتانیۃ فالف فموحدۃ مفتوحۃ فتاء تانیث ای ناحیۃ وقطعۃ - باد - بموحدۃ فالف فمھملۃ ھلاک بمعنی ذھب عنہ وتفرق وھو خبر او دعاء -

اور یہی مراد ہے یہاں سیابۃ بفتح سین مہلہ اور تخفیف یار ساکنہ - پھر الف پھر بار موحدہ مفتوحہ پھر تا رتانیث یعنی ٹکڑا اور قطعہ زمین - باد - بار موحدہ پھر الف پھر دال مہلہ ہلاک ہوگیا یعنی جاتا رہا اوس سے اور جدا ہوگیا اور یہ یا تو خبر ہے یا دعا ہے -

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لیزید بن الطفیل الحارثی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یزید بن طفیل حارثی کو

ذکر فی مصباح المضی انہ قال ابن سعد وکتب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیزید بن الطفیل الحارثی ان لہ المقنسۃ کلھا لا یحاقہ فیھا احد ما اقام الصلوٰۃ واٰتی الزکوٰۃ وحارب المشرکین وکتب جھیم بن الصلت -

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا کہ ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ نے یزید بن طفیل حارثی کو کہ معاف ہے اوس کے لیے مقنسہ سب کا سب نہ جھگڑا کرے اوس میں کوئی جب تک کہ وہ نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور لڑے مشرکین سے اور لکھا جہیم بن صلت نے +

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لیزید بن محجل الحارثی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یزید بن محجل حارثی کے لئے

اخرج ابن عبد البر قال یزید بن محجل و یزید بن عبد الملک الحارثیان من بلحارث قدما علی رسول اللہ فی وفد بنی الحارث مع خالد بن الولید فاسلما وذلک فی سنۃ عشر وفی المصباح انہ قال ابن سعد وکتب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیزید بن محجل الحارثی - آن لھم نمرۃ ومساقیھا ووادی الرحمن من بین غابتھا وانہ علے قومہ بنی مالک وعقبہ لا یغزون ولا یحشرون وکتب المغیرہ بن شعبۃ

تخریج کی ہے ابن عبد البر نے کہا کہ یزید بن محجل اور یزید بن عبد الملک حارثی قبیلہ بنی حارث کے آئے رسول اللہ کی خدمت میں وفد بنی حارث میں خالد بن ولید کے ہمراہ پس اسلام لائے اور یہ سنہ ۱۰ھ کا قصہ ہے اور مصباح میں ہے کہ کہا ابن سعد نے کہ اللہ فرمان لکھا رسول اللہ نے یزید بن محجل حارثی کے لیے کہ معاف ہے اونکو نمرہ اور وہاں کی نہریں اور وادی رحمن اوس کی دونوں گھاٹیوں کے درمیان - اور وہ اور اوس کی اولاد سردار ہیں اپنی قوم بنی مالک پر نہ لڑائی کیے جاویں اور نہ جمع کیے جاویں لشکر بنانے کو لکھا مغیرہ بن شعبہ نے +

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لیحنۃ بن رؤبہ

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یحنہ بن روبہ کے لئے

ذکر فی المواهب فی کتب النبی صلی الله علیه وسلم لیحنة بن رویه صاحب ایلة لما اتاه بتبوک وصالح رسول الله صلی الله علیه وسلم واعطاه الجزیة - ونسخة الکتاب هکذا بسم الله الرحمن الرحیم - هذه امنة من الله ومحمد النبی رسول الله لیوحنا بن رویة واهل ایله اساقفتهم وسائرهم فی البر والبحر لهم ذمة الله وذمة النبی ومن کان معه من اهل الشام واهل الیمن واهل البحر فمن احدث منهم حدثا فانه لا یحول ماله دون نفسه وانه طیب لمن اخذه من الناس وانه لا یحل ان یمنعوا ماء یریدونه ولا طریقا یریدونه من بر او بحر - هذا الکتاب جهیم بن الصلت وشرحبیل بن حسنة باذن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الزرقانی لعل حکمة تعدد الکاتب انه بمنزلة تعدد الشاهد وان کلا منهما کتب نسخة او ان احدهما کتب بحضور الآخر فنسب الیهما - وهذا الکتاب بهذا اللفظ اورده ابن اسحق وتابعه التیمی فی غزوة تبوک وکذا ذکره ابن سعد عن الواقدی رحمه الله -

ذکر کیا ہے مواہب میں اور لکھا رسول اللہ نے فرمان یحنہ بن رویہ حاکم ایلہ کو جبکہ آیا وہ آپ کے پاس تبوک میں اور مصالحت کی رسول اللہ سے اور دیا آپ کو جزیہ اور نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ امان نامہ ہے اللہ اور محمد نبی رسول اللہ کی جانب سے یوحنا بن رویہ اور اہل ایلہ اور اون کے علماء اور اون کے تمام آدمیوں کے لیے جو خشکی اور تری میں ہوں ذمہ ہے اللہ کا اور ذمہ ہے صلعم کا اور اون لوگوں کے لیے جو اوس کے ساتھ ہوں اہل شام اور اہل یمن اور اہل بحر پس جو اون میں سے کوئی نئی بات کرے گا تو نہیں آڑے آئیگا اوسکا مال اوس کی جان کے اور وہ مال پاک و جائز ہوگا ہر اوس شخص کے لیے جو اوسے لیلے اور نہیں جائز ہے کہ روک دیں اس پانی سے جسکا وہ ارادہ کریں اور نہ اوس راستہ سے جسکا وہ ارادہ کریں خواہ خشکی کا ہو یا تری کا۔ یہ تحریر ہے جہیم بن صلت اور شرحبیل بن حسنہ کے رسول اللہ کے حکم سے۔ کہا زرقانی نے کہ شاید حکمت تعدد کاتب یہ کہ وہ بمنزلہ تعدد گواہ کے ہے یا یہ کہ دونوں نے ایک ایک نسخہ لکھا یا یہ ایک نے دوسرے کی موجودگی میں لکھا پس نسبت کی گئی دونو کیطرف اور یہ فرمان انہی لفظوں سے بیان کیا ہے ابن اسحق نے اور متابعت کی ہے اسکی تیمی نے غزوہ تبوک کے ذکر میں اور اسیطرح ذکر کیا ہے ابن سعد نے بروایت واقدی رحمہ اللہ

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم ایضاً لیحنة بن رویه

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ نے یحنہ بن رویہ کو

۱۲۲ کتاب ایضاً لیحنہ بن رویہ

ثم قال فی ذکر ابن سعد ایضا انه صلی الله علیه وسلم کتب الی یحنة بن رویه وسراة اهل ایلة سلم انتم فانی احمد الیکم الله الذی لا اله الا هو وانی لم اکن لاقاتلکم حتی اکتب الیکم فاسلم

پھر کہا اور ذکر کیا ابن سعد نے بھی کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا یحنہ بن رویہ اور سرداران اہل ایلہ کو کہ سلامت رہو تم پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تمہارے اوسی اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی اور میں نہیں لڑوں گا تم سے یہانتک کہ لکھوں

واعط الجزية واطع الله ورسوله ورسل رسوله
واكرمهم واكسهم كسوة حسنة فمهما رضيت
رسلي فاني قد رضيت وقد علم الجزية فان
اردتم ان يامنوا البر والبحر فاطع الله ورسوله
ويمنع عنكم كل حق كان للعرب والعجم الا حق
الله وحق رسوله وانك ان رددتهم ولم
ترضهم لا اخذ منك شيئا حتى اقاتلكم
فاسبي الصغير واقتل الكبير واني رسول
الله بالحق اومن بالله وكتبه ورسله
والمسيح بن مريم انه كلمة الله واني اومن
به انه رسول الله واتت قبل ان يمسكم
الشر فاني قد اوصيت رسلي بكم واعط
حرملة ثلثة اوسق من شعير وان
حرملة شفع لكم واني لولا الله وذلك
لم اراسلكم شيئا حتى ترى الجيش
وانكم ان اطعتم رسلي فان الله لكم جار
ومحمد ومن كان معه ورسلي شرحبيل
وابو حرملة وحريث بن زيد الطائي
فانهم مهما قاضوك عليه فقد رضيت
وان لكم ذمة الله وذمة محمد رسول الله
والسلام عليكم ان اطعتم۔
قال الزرقاني لعل هذا كما نزل
ارسل ليحنة قبل اتيانه اليه صلى الله
عليه وسلم فانه لم يقنع بضرب الرسل
الجزية واتى هو بنفسه للمصطفى و
اهدى له وصالحه فحينئذ كتب
له الكتاب المذكور اولا۔ فلا منافاة۔

تم کو پس اسلام لے آ اور جزیہ دے اور اطاعت کر اللہ
اور رسول کے قاصدوں کی اور اکرام کر اونکا اور اونکو اچھا خلعت
دے پس جبکہ راضی ہونگے تجھ سے میرے قاصد تو
راضی ہوں گا میں اور تحقیق معلوم ہے جزیہ پس اگر ارادہ کرو
تم یہ کہ بیخوف رہو بر و بحر میں تو اطاعت کر اللہ اور اوس کے
رسول کی اور رک جائے گا تم سے ہر وہ حق جو عرب و عجم کا
تھا مگر حق اللہ اور حق رسول۔ اور اگر تو نے اونکو لوٹا دیا اور راضی
نہیں کیا تو نہیں لوں گا تجھ سے کچھ یہانتک کہ لڑوں تم سے
پس قید کرونگا بچوں کو اور مار ڈالوں گا بڑوں کو اور میں رسول
ہوں اللہ کا سچا ایمان رکھتا ہوں اللہ اور اوسکی کتابوں اور
سب رسولوں اور مسیح بن مریم پر کہ وہ کلمہ ہیں اللہ کے یعنی
پیدا ہوئے ہیں اوس کے کلمہ سے اور میں ایمان رکھتا ہوں
اسپر کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور آجا میرے پاس پہلے اس
سے کہ پہونچے تمکو شر پس میں نے وصیت کر دی ہے تمہاری
بابتہ اپنے قاصدوں کو اور دے حرملہ کو تین وسق جو اور حرملہ
نے سفارش کی ہے تمہاری پس اگر نہ ہوتا حکم اللہ کا اور یہ
سفارش تو نہیں مراسلت کرتا میں بالکل یہانتک کہ دیکھتا تو لشکر
اور اگر تم نے اطاعت کی میرے قاصدوں کی تو اللہ تمہارا محافظ
ہے اور محمد صلعم اور جو آپکے ساتھ ہیں اور میرے قاصد شرحبیل
اور ابو حرملہ اور حریث بن زید طائی ہیں پس یہ جو حکم کرینگے
تجھپر تو راضی ہونگا میں اوسپر اور تحقیق واسطے تیرے ذمہ
اللہ اور ذمہ محمد رسول اللہ کا ہے اور سلام ہو تم پر اگر تم اطاعت
کرو۔ کہا زرقانی نے یہ فرمان جیسا کہ ظاہر ہے بھیجا تھا یحنہ کو
اوس کے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے سے اول پس
اوسنے قاصدوں کے جزیہ مقرر کرنے پر نہیں قناعت کی اور خود چلا آیا
رسول اللہ کے حضور میں اور ہدیہ دیا آپکو اور صلح کی آپسے اور اسوقت لکھی گئی
اوس کے لئے وہ تحریر جو اوپر مذکور ہوئی پس نہیں ہے کوئی منافات

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم ليهود خيبر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یہود خیبر کو

اخرج ابو داؤد فی باب القسم بالقسامة قال
حدثنا احمد بن عمرو بن السرح قال اخبرنا ابن
وهب قال اخبرنی مالك عن ابی لیلی بن
عبد الله بن عبد الرحمن بن سهل عن سهل
ابن ابی خيثمة انه اخبره هو ورجال من
كبراء قومه ان عبد الله بن سهل و محيصة
خرجا الى خيبر من جهد اصابهم فاتی محيصة
فاخبر ان عبد الله بن سهل قد قتل وطرح
فی فقير او عين فاتی يهود فقال انتم والله
قتلتموه قالوا والله ما قتلناه فاقبل
حتى قدم على قومه فذكر لهم ذلك ثم
اقبل هو واخوه حويصة وهو اكبر منه
وعبد الرحمن بن سهل فذهب محيصة ليتكلم
وهو الذی كان بخيبر فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم كبر كبر يريد السن فتكلم حويصة ثم
تكلم محيصة فقال اما ان يدوا صاحبكم واما ان
يؤذنوا بحرب فكتب اليهم رسول الله صلى الله
عليه وسلم بذلك فكتبوا انا والله ما قتلناه فقال
صلى الله عليه وسلم لحويصة ومحيصة وعبد الرحمن
اتحلفون وتستحقون دم صاحبكم قالوا لا قال
فتحلف لكم يهود قالوا ليسوا مسلمين فوداه رسول
الله صلى الله عليه وسلم من عنده فبعث اليهم مائة
ناقة حتى ادخلت عليهم الدار ولفظ الكتاب
كما رواه ايضا ابو داؤد فی باب ترك القود

تخریج کی ہے ابوداؤد نے باب القسم بالقسامۃ میں کہ حدیث
بیان کی ہم سے احمد بن عمرو بن السرح نے کہا خبر دی ہم کو
ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے ابو لیلی بن عبد اللہ
بن عبد الرحمن بن سہل سے روایت کر کے وہ روایت کرتے
ہیں سہل بن ابی خثیمہ سے کہ خبر دی اونکو ابو خثیمہ اور اوسکی قوم
کے بڑے بوڑہوں نے کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ نکلے
خیبر کی طرف بوجہ اوس تکلیف کے جو اونکو پہونچی تھی پس آیا
محیصہ اور خبر دی کہ عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور ڈالدئے
گئے ایک جنگل میں پس انکار کیا یہود نے پس کہا محیصہ نے قسم
اللہ کی تم نے ہی اوسے مارا ہے کہا یہود نے قسم اللہ کی
ہم نے نہیں قتل کیا پس آیا وہ اپنی قوم کے پاس اور ذکر کیا
اونسے یہ پھر چلے اور حویصہ اون کے بھائی جو اونسے بڑے
تھے اور عبد الرحمن بن سہل پس محیصہ نے کلام کرنا چاہا اور انہوں
نے ہی خبر دی تھی تو فرمایا رسول اللہ نے کہ بڑا بڑا آپ کی
عمر سے تھی یعنی بڑا گفتگو کرے پس [illegible] حویصہ نے پھر محیصہ نے
پس فرمایا تو وہ بہت دیں تمہارے [illegible] کے یا لڑائی کا اعلان
دے جاوینگے پس لکھا اونکو رسول اللہ نے اسکی بابت تو اونہوں
نے جواب لکھا کہ قسم اللہ کی ہم نے اوسکو قتل نہیں کیا ہے پس
فرمایا رسول اللہ نے حویصہ اور محیصہ اور عبد الرحمن سے کہ
کیا قسم کہاتے ہو تم اور مستحق ہوتے ہو اپنے بھائی کے خون کے
تو کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ پھر قسم کہالیں یہود تو کہا کہ وہ مسلمان نہیں
ہیں پس دیت دی اوسکی رسول اللہ نے اپنے پاس سے
پس بھیجے اونکو سو اونٹ یہانتک کہ وہ اون کے گھر پہونچا دیے
گئے اور لفظ فرمان کے جیسے کہ روایت کیا ہے ابو داؤد نے

بالقسامة بطريق عبد العزيز بن يحيي الحراني هكذا۔
انه قد وجد بين اظهركم قتيل فدوه

یہی باب ترک القود بالقسامۃ میں عبد العزیز بن یحییٰ حرانی کے طریقہ سے یہ ہیں کہ
پایا گیا ہے تم میں مقتول۔ پس دیت ادا کرو تم اوس کی۔

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم ايضا ليهود خيبر يدعوهم الى الاسلام

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ نے یہود خیبر کو دعوت اسلام کے لئے

ذكر في السيرة المحمدية انه اخرج ابو اسحق وابو نعيم عن ابن عباسؓ قال كتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى يهود خيبر۔
بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد رسول الله صاحب موسى واخيه والمصدق بما جاء به موسى الا ان الله قال لكم يا معشر يهود واهل التوراة وانكم لتجدون ذلك في كتابكم محمد رسول الله والذين آمنوا معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله ورضوانا واني انشدكم بالله وبالذي انزل عليكم وانشدكم بالذي اطعم من كان قبلكم المن والسلوى وايبس البحر لآبائكم حتى انجاهم من فرعون وعمله الا اخبرتموني هل تجدون في ما انزل الله عليكم ان تؤمنوا بمحمد قد تبين الرشد من الغي وادعوكم الى الله والى رسوله۔

ذکر کیا ہے سیرت محمدیہ میں کہ تخریج کی ہے ابو اسحق اور ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے کہ لکھا رسول اللہ نے فرمان یہود خیبر کی طرف کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے جو ساتھی ہیں موسیٰ کے (رسالت میں) اور بھائی ہیں اونکے اور تصدیق کرنیوالے ہیں اون امور کی جن کو لائے موسیٰ اے گروہ یہود اور اے اہل تورات کیا اللہ نے تم سے نہیں کہا ہے اور پاؤ گے تم اسکو اپنی کتابوں میں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ کہ اونکے ساتھ ہیں بہت سخت ہیں کفار پر اور بہت رحم والے ہیں آپس میں دیکھے گا تو اونکو راکع و ساجد تلاش کرتے ہیں فضل اللہ کا اور رضامندی اوس کی اور میں قسم دلاتا ہوں تم کو اللہ اور اوس کی جس نے اتاری ہے تم پر توریت اور قسم دلاتا ہوں اوس ذات کی جس نے کھلایا تمہارے بزرگوں کو من و سلوے اور خشک کیا دریا تمہارے باپ دادا کیلئے یہانتک کہ نجات دی اونکو فرعون اور اوس کے کام کی کیا نہیں خبر دیتے تم مجھکو کیا پاتے ہو تم اوس کتاب میں جو نازل کی اللہ نے تم پر کہ ایمان لاؤ محمد پر۔ اور تحقیق ظاہر ہوگئی ہدایت گمراہی سے اور بلاتا ہوں میں تم کو اللہ اور اوس کے رسول کی طرف +

تمت بالخیر

کتبہ احقر ابو ظفر

هذا ما کتبه[۲۹] رسول الله صلی الله علیه وسلم الی ثمامة بن اثال فی قریش تتمہ صفحہ ۲۹

یہ فرمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے ثمامۃ بن اثال کو دربار سفارش قریش کے

قال الحافظ ابن الاثیر فی الاسد اخبرنا
ابو جعفر عبید الله بن احمد بن علی باسناده
الی یونس بن بکیر عن ابن اسحاق عن
سعید المقبری عن ابی هریرة قال
کان اسلام ثمامه بن اثال الحنفی
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دعا
الله حین عرض لرسول الله صلی
الله علیه وسلم بما عرض ان یمکنه
منه وکان عرض لرسول الله صلی
الله علیه وسلم وهو مشرك فاراد قتله
فاقبل ثمامة معتمرا وهو علی شرکه
حتی دخل المدینة فتحیر فیها حتی
اخذ فاتی به رسول الله صلی الله علیه
وسلم فامر به فربط الی عمود من
عمد المسجد فخرج رسول الله صلی
الله علیه وسلم علیه فقال مالك
یا ثمامة هل امکننی الله منك فقال
قد کان ذلك یا محمد ان تقتل
تقتل ذا دم وان تعف تعف عن
شاکر وان تسأل مالا تعطه
فمضی رسول الله صلی الله علیه
وسلم وترکه حتی اذا کان
من الغد مر به فقال مالك
یا ثمامة قال خیر یا محمد ان

حافظ ابن اثیر نے کتاب اسد الغابہ میں
روایت کیا ہے اپنی سند سے بواسطہ
عبید اللہ ابن احمد یونس بن بکیر تک
وہ روایت کرتے ہیں ابن اسحاق سے
وہ روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے
وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے کہا انھوں نے کہا کہ قصہ
ثمامۃ بن اثال حنفی کے اسلام کا یہ ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ تعالی سے دعا کی جبکہ وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے گئے
کہ اللہ تعالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
اون پر قبضہ دیدے اور جبکہ وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے گئے
حالت شرک میں تھے پس ارادہ کر لیا تھا
اون کے قتل کا پس آئے تھے ثمامۃ عمرہ
کی حالت میں کہ شرک کی حالت میں عمرہ
کی نیت کی تھی پس مدینہ میں داخل ہوئے
اور ٹھیرے رہے یہاں تک کہ گرفتار
کیے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں لائے گئے پس آپ نے
حکم فرمایا اور مسجد کے ستون سے باندھے
گئے پس تشریف لائے انکے پاس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہوا تجکو اے

تقتل تقتل ذا دم وان تعف تعف
عن شاكر وان تسأل مالا تعطه
ثم انصرف رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال ابو هريرة فجعلنا
المساكين نقول بيننا ما نصنع
بدم ثمامة والله لاكلة من
خبز ورسمنية من فداءه احب
الينا من دم ثمامة فلما كان
من الغد مر به رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال مالك يا ثمامة
قال خير يا محمد ان تقتل تقتل
ذا دم وان تعف تعف عن شاكر
وان تسأل مالا تعطه فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اطلقوه
فقد عفوت عنك يا ثمامة فخرج
ثمامة حتى اتى حائطا من حيطان
المدينه فاغتسل فيه وتطهر وطهر
ثيابه ثم جاء الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم وهو جالس فی
المسجد فقال يا محمد لقد كنت
وما وجه ابغض الى وجهك ولا دين
ابغض الى من دينك ولا بلد
ابغض الى من بلدك ثم لقد
اصبحت وما وجه احب الى
من وجهك ولا دين احب الى
من دينك ولا بلد احب الى
من بلدك وانی اشهد ان لا اله

ثمامہ کیا اللہ تعالی نے مجکو تجہپر قدرت دی ہے ثمامہ
نے عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی ہوا
ہے۔ اگر تم قتل کروگے تو مستحق قتل کو قتل کروگے
اور اگر معاف کروگے تو شکرگذار شخص کو معاف
کروگے۔ اور اگر مال چاہوگے تو مال نذر کیا جائے گا
آپ واپس تشریف لے گئے اور ثمامہ کو اسی طرح سے
دوسرے دن تک رہنے دیا۔ پہر دوسرے روز اون
کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا ہوا تجکو اے
ثمامہ عرض کیا اے محمد خیر ہے۔ اگر تم قتل کروگے تو
مستحق قتل کو قتل کروگے اور اگر معاف کروگے تو شکرگذار
شخص کو معاف کروگے۔ اور اگر مال چاہتے ہو تو مال نذر
کیا جائے گا۔ پہر لوٹ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اون کے پاس سے حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ہم
مساکین لوگوں نے کہا کہ کیا رسول اللہ آپ ثمامہ کو
قتل کرکے کیا لیں گے ایک لقمہ روٹی کا اور تہوڑا
سا گھی قسم اللہ کی بہتر ہے اگر یہ فدیہ میں دیدے
جب اوس سے دوسرا روز ہوا پہر اون کے پاس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور فرمایا
کیا ہوا تجکو اے ثمامہ عرض کیا خیر ہے اے محمد۔ اگر آپ
قتل کروگے تو مستحق قتل کو قتل کروگے اور اگر معاف کروگے
تو شکرگذار شخص کو معاف کروگے اور اگر مال چاہوگے تو
مال نذر کیا جائے گا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ ثمامہ کو کہول دو۔ اس لئے کہ میں نے
اس کا قصور معاف کردیا۔ پس نکلے ثمامہ مسجد سے اور
مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں آئے۔ پہر غسل
کیا اور اپنے کپڑے پاک کیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے۔ آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ ثمامہ نے

الا الله واشهد ان محمدا عبده
ورسوله يا رسول الله انى كنت
خرجت معتمرا وانا على دين قومى
فأسرنى اصحابك فى عمرتى
فسيرنى صلى الله وسلم
عليك فى عمرتى فسيره رسول
الله صلى الله عليه وسلم فى عمرته
وعلمه فخرج معتمرا فلما قدم
مكة وسمعته قريش يتكلم
بأمر محمد قالوا صبا ثمامة فقال
والله ما صبوت ولكننى اسلمت
وصدقت محمدا وامنت به والذى
نفس ثمامة بيده لا يأتيكم حبة
من اليمامة وكانت ريف
اهل مكة حتى يأذن فيها رسول
الله صلى الله عليه وسلم وانصرف
الى بلده ومنع الحمل الى مكة
فجهدت قريش فكتبوا الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يسألونه بأرحامهم ان اكتب
الى ثمامة يخلى لهم حمل الطعام
ففعل ذلك رسول الله صلى الله
عليه وسلم واخرجه ابو عمرو
ابن عبد البر عن عبد الرزاق
عن عبد الله وعبد الله بن عمر
عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة
ان ثمامة بن اثال الحنفى —

عرض کیا کہ اے محمد کوئی منہ آپکے منہ سے زیادہ مجکو
مبغوض نہ تہا۔ اور کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ مجکو
مبغوض نہ تہا۔ اور کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ مبغوض
نہ تہا۔ پس ہو گیا میں ایسی حالت میں کہ کوئی منہ آپ کے
منہ سے زیادہ محبوب نہیں اور کوئی دین آپ کے دین
سے زیادہ مجکو محبوب نہیں اور کوئی شہر آپکے شہر سے
زیادہ مجکو محبوب نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ سوائے
اللہ سبحانہٗ کے کوئی معبود نہیں۔ اور محمدؐ اوس کا بندہ
ہے اور اوس کا رسول ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میں نیت عمرہ کی کر کے اپنے گھر سے نکلا تہا اس
حالت میں کہ اپنے قوم کے دین پر تہا۔ پس آپ کے
اصحاب نے مجکو حالت عمرہ میں قید کر لیا ہے پس آپ
مجکو حکم دیجئے کہ میں عمرہ کی حالت میں چلا جاؤں۔ آپنے
اونکو عمرہ کی حالت میں بہیجا۔ اور عمرہ کے احکام کی اونکو
تعلیم فرمائی۔ ثمامہ نے بحالت عمرہ مدینہ سے سفر کیا اور
مکہ میں داخل ہوئے۔ جب قریش نے انکو سنا کہ ثمامہ
محمدؐ کی اطاعت کی باتیں کرتے ہیں تو قریش نے کہا کہ ثمامہ
بددین ہو گئے۔ ثمامہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی میں بددین
نہیں ہوں لیکن اسلام لایا ہوں اور محمدؐ پر ایمان لایا ہوں
اور اون کی رسالت کی تصدیق کی ہے اور قسم ہے اوس
ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں ثمامہ کی جان ہے
نہیں لائیں گے ہم ایک دانہ ملک یمامہ سے دیامہ میں
مکہ معظمہ میں غلہ آیا کرتا تہا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجازت نہ دیں گے اور ثمامہ اپنے ملک کو لوٹ
آئے اور مکہ کی جانب غلہ کی باربرداری کو روک دیا جس
سے تنگی میں پڑ گئے قریش پس قریش نے عریضہ بہیجا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور اوس میں درخواست کی

وساق الحديث الى ان قال وكانت ميرة قريش ومنافعهم من اليمامة ثم خرج يحبس عنهم ما كان يأتيهم من ميرتهم ومنافعهم فلما اضربهم كتبوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عهدنا بك وانت تامر بصلة الرحم وتحض عليها وان ثمامة قد قطع عنا ميرتنا واضربنا فان رأيت ان تكتب اليه ان يخلي بيننا وبين ميرتنا فافعل فكتب اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان خل بين قومي وبين ميرتهم الحديث

+++

رحم کے طفیل سے یہ کہ فرمان بھیجے ثمامہ کو غلہ کی بار برداری کو ہماری طرف مانع نہو پس ایسا ہی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس قصہ کو حافظ عبدالبر نے بھی روایت کیا ہے۔ حافظ عبدالرزاق نے اونہوں نے عبیداللہ عبداللہ ابن عمر سے اونہوں نے سعید مقبری سے اونہوں نے ابوہریرہ سے کہ ثمامہ بن اثال حنفی دار طرح پر ایمان لائے اور سلسلہ قصہ کا یہاں تک پہونچایا کہ کہا ہا تہا ملک یمامہ قریش کے لیے غلہ کی آمد کی جگہ اور تجارتی منافع بھی قریش کے لیے ملک یمامہ سے بہت کچھ تہے۔ پس ثمامہ اپنے ملک گئے اور غلہ قریش کا روک دیا اور منافع تجارتی بہی جب قریش کو اس کا نقصان محسوس ہوا تو قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عریضہ لکہا کہ ہماری آپ کے ساتھ صلح ہے اور معاہدہ ہو چکا ہے اور آپ صلہ رحم کا حکم دیتے ہو اور اوس پر ترغیب دلاتے ہو اور حال یہ ہے کہ ثمامہ نے ہم سے غلہ کو ترک کر دیا جس سے ہم کو بہت ضرر پہونچا۔ پس اگر آپ کی رائے ہے کہ آپ اون کو فرمان دیں جس سے غلہ کو ہماری جانب نہ روکیں تو ایسا کیجئے۔ اس بنا پر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکہا کہ قریش کی جانب غلہ لے کر اون کی قوم کو جانے دیں

+ + + +

متعلق بکتاب مجاعة بن مرارہ السلمی ۹۲ سلسلہ سطر ۱۱ صفحہ ۲۵۸

وقال فی السیرة الشامیة روی الطبرانی و البغوی
برجال ثقاة عن مجاعة بن مرارة رضی الله تعـ عنه
قال اعطی رسول الله صلی الله علیه وسلم مجاعة بن مرارة ارضا
بالیمامة یقال له الغوره وکتب له بذلك کتابا من
محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لمجاعة بن مرارة من بنی
سلمی انی قد اعطیتك فمن خالفنی فیها فالنار وکتب
یزید - هذا ما قال وفیه اختلاف یسیر-

سیرة شامیہ میں کہاہے کہ طبرانی نے بروایۃ رواۃ ثقات
مجاعۃ بن مرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعۃ کو ملک یمامہ
میں معافی کی زمین جو غورہ کے نام سے مشہور تھی عطا
فرمائی اور فرمان میں سند یہ لکھا کہ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی جانب سے مجاعۃ بن مرارہ کے نام جو بنی سلمی سے ہیں کہ مینے زمین
تجکو عطا فرمائی جو اسمیں میری مخالفت کرے اوسکی سزا دوزخ ہی - اسمیں

کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم لمجاعة بن سلمی الیمامی رضی الله عنه ۹۲/۲

یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنام مجاعۃ بن سلمی یمامی رضی اللہ عنہ کے

قال فی السیرة الشامیة روی الحافظ ابو بکر
احمد بن عمرو بن عاصم النبیل عن مجاعة بن سلمی
الیمامی رضی الله عنه قال اتیتُ رسول
الله صلی الله علیه وسلم فاقطعنی
انعقدة واعوانة والجَبل وکتب
لی - بسم الله الرحمن الرحیم
انی اقطعتك العودة واعوانة
والجبل فمن حاجك فأتنی -
ثم اتیتُ ابا بکر بعد رسول الله صلی
الله علیه وسلم فاقطعنی الحضرمة
ثم اتیت عمر بعد ابا بکر فاقطعنی
وروی الحافظ النبیل ایضاً عن
سراج بن هلال بن سراج
بن مجاعة قال وفدت
الی عمر بن عبد العزیز فاخرجت
الیه هذا الکتاب فقبله و وضعه

احمد بن عمر بن عاصم النبیل نے روایت کیا حضرت
مجاعہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے مجھے اراضی
غورہ اور اعوانہ اور جبل عطا فرمائی اور اوس کی
سند میں یہ فرمان لکھدیا کہ میں نے تجکو غورہ اور
اعوانہ اور جبل اراضی معافی میں عطا کی - پھر میں حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حاضر ہوا تو اونہوں نے
مجکو حضرمہ نام کی زمین اور عطا کی پھر میں حضرت
ابوبکر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں
حاضر ہوا تو آپ نے مجھے اور بھی زیادہ زمین عطا
کی - اور حافظ نبیل نے سراج بن ہلال بن سراج
بن مجاعہ سے یہ بھی روایت کیاہے کہ میں عمر بن
عبد العزیز کے پاس گیا اور اونکو یہ فرمان
دکھایا اونہوں نے اوس کو بوسہ دیا اور آنکھوں سے
لگایا +

ترجمۂ عبارت صفحہ ١١٣

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت کا بیان

سیرۃ نبویہ میں لکھا ہے کہ وہ دُعا اور وہ فرمان جو بنی نہد کے لئے فرمائی گئی اوسکو نظر غائر سے
دیکھیے کہ کیا خوب مطابق ہے بنی نہد کے لغت سے اور پورا حصہ برابری کا لئے ہوئے ہے الفاظ
کے نادر ہونے میں۔ پھر اسپر مزید براں خوبی نظم کلمات وحسن ترکیب بھی ہے یہ اس لئے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص سے یہ خاصہ ہے کہ آپ ہر ایک اہل لغت سے اوس کی زبان میں تکلم فرماتے
تھے باوجود اس کے کہ اہل عرب کی لغات میں بہت اختلاف ہے اور ترکیب الفاظ اور سلیقہ ہر اہل
زبان کا عرب میں اختلاف ملکی کی حیثیت سے جُدا جُدا ہے اور چونکہ کلام بنی نہد کا اور فصاحت وبلاغت
اونکی اس سلیقہ کی تھی اور اون کے الفاظ مستعملہ بیشتر اونکے محاورات میں وہی تھے جو اون کے
سابق کلام میں مذکور ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونھیں الفاظ کو اونسے خطاب کرنے میں
استعمال فرمایا۔ پس ان الفاظ کا استعمال کرنا اونکے ساتھہ بات کرنے میں فصاحت میں خلل انداز
نہیں۔ بلکہ بلاغت کا اعلیٰ درجہ ہے اگرچہ وہ الفاظ بہ نسبت دوسری قوم عرب کے اجنبی وغیر مستعمل ہوں۔
کیونکہ بدو کا کلام بہ نسبت شہری زبان کے بدو کے لئے زیادہ تر فصیح ہے کہ وہ اپنی زبان سے تجاوز
نہ کرے اگرچہ بدو شہری زبان بھی سُنتا ہے اور سمجھتا ہے۔ جیسے پارسی زبان کا شخص عربی سُنتا ہے
اور یہ مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قوت الہیہ اور موہبت ربانیہ کی وجہ سے تھا کہ رسالت آپ کی تمام
مخلوق اور تمام بنی نوع انسان سیاہ وسُرخ وسپید کی جانب ہے اس لئے سبحانہ تعالیٰ نے آپ کو تمام
لغات اہل زمین کی تعلیم فرمائی تھی کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے کسیکو رسول نہ بنایا مگر اوس کی قوم کے
لغت کا اور رسالت آپ کی جب عام ہے۔ جمیع خلق کی جانب تو آپ کو لغات بھی جمیع مخلوق کے تعلیم
کیے گئے کہ ہر اہل زبان سے آپ اوسی کی زبان میں بات کریں کہ وہ سمجھہ جائے پس یہ مرتبہ آپکی معجزات
سے ہوا۔ اس لئے آپنے اہل حبش سے اونکی زبان میں بات کی ہے اور فارسی شخص سے فارسی زبان میں چنانچہ
روایات حدیث وسیر سے یہ بات ثابت ہے انتہی اور قاضی عیاض نے آپکے کلام کی فصاحت وبلاغت
کے بارے میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ فصاحت میں نہایت برتر محل پر ہے اور اوس مقام
پر ہے جسکی بلندی پوشیدہ نہیں طبیعت کی سلامتی میدان کلام کی فراخی مقطع کلام کے ایجاز الفاظ کی فصاحت
کلام کی ترکیب معانی کی صحت تکلف کی نہونے میں ان سب امور میں جوامع کلم عطا فرمائے گئے تھے اور نوادر حکمت
سے خاص بہرہ مندی پائے ہوئے تھے اور سب عربوں کے مختلف زبان سے واقف فرمائے گئے تھے ہر
ہر قوم سے اوسکی لغت میں خطاب فرماتے اور اونکے محاورات استعمال فرماتے اور میدان بلاغت میں جولانی

فرماتے بیشتر موقع پر صحابہ آپکے کلام کی شرح اور آپ کی قول کی تفسیر موقع بموقع دریافت کیا کرتے تھے۔ جس نے
آپ کی روایات واحادیث وسیر کو دیکھا ہے وہ اِس امر کو خوب سمجھا ہوگا اور حقیقت امر اوسپر منکشف ہوگئی ہوگی
آپ کا کلام قریش وانصار کے لوگوں سے وہ تہا جو محاورۂ آپنے ذو مشعار اور طہفہ نہدی اور قطن بن حارثہ کے
ساتھ استعمال فرمایا ہے (چنانچہ تو نے اس مجموعہ میں دیکھا) اسی طرح اشعث بن قیس اور وائل کندی وغیرہ سے
جو گفتگو فرمائی ہے یمن اور حضرموت کے سرداروں سے ؛

ترجمہ عبارت صفحہ ۲۸۴

اِس صراحت کے ساتھ سوائے اون لفظوں کے جنکو محمد بن سعد نے طبقات میں علا حضرمی کے ترجمہ میں ذکر
کیا ہے کہ کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمر واقدی۔ نے انہوں نے کہا کہ مجس ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی سبرہ
نے روایت کی اونہوں نے محمد بن یوسف سے اونہوں نے سائب بن یزید سے اونہوں نے علا حضرمی
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے واپس تشریف لاتے ہوئے علا حضرمی کو منذر بن
ساوی کے پاس بہیجا اور اونکو فرمان تحریر فرما کر دیا جس میں دعوت اسلام تحریر تھی

ترجمہ صفحہ ۲۴۶

قولہ بیبیج۔ یہ تصغیر ہے سبیج کی جو وزن اغیب پر ہے۔ فارسی لغت میں قمیص کو کہتے ہیں اور کسی نے
کہا ہے کہ اس کے معنی سیاہ صوف کا کپڑا۔ قولہ انتفجت۔ یعنی وثبت بمعنی ظہرت کے یعنی ظاہر
ہوا۔ قولہ القصتہ۔ قص عربی میں آثار قدم پر چلنے کو کہتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فقالت
لاختہ قصیہ یعنی اوس کے آثار قدم کے درپے ہو اور عرب فال نیک حاصل کیا کرتے تھے
خرگوش کے ساتھ اسی لیے کہا ہے قصہ۔ یعنی ہم اوس کے آثار قدم کے درپے ہوں۔ بسنے یعنی ظاہر
ہوا۔ حلس۔ حلس وہ کپڑا ہے جو اونٹ کے پالان کے نیچے ڈالا جاتا ہے۔ دیر۔ نصارے کی
چوپال کو کہتے ہیں اور اوس کے بالک کو دیار کہا جاتا ہے۔ اس کلمہ سے غرض گالی دینا ہے! اوس
کے دین کی۔ ساھر۔ عرب کا محاورہ ہے سمر المال شیتہ اللنبات یعنی جانوروں نے چراگاہ میں چارہ
چرا۔ ذا قشر۔ قشر بکسرہ قاف لباس ہر جمع اس کی قشور ہے قولہ طمح الیہ بصری۔ یہ عرب کا محاورہ ہی
معنی اس کے آنکھ اوٹھا کر دیکھنا۔ اسمال۔ عرب کا محاورہ ہے سمل۔ الثوب۔ سمول یعنی کپڑا پرانا ہو
ملیتین۔ ملیہ تصغیر ہے ملاۃ کی۔ بمعنی تہبند۔ قولہ قد نفضتا۔ یعنی جاتا رہا ہوگیا رنگ۔ فرادصاء
جلسہ احتیاط کو کہتے ہیں (احتیاط کے معنے پہلے آچکے ہیں) قولہ شخص بہ یہ عرب کا محاورہ ہی۔
یعنی ایسا واقعہ حادث ہونا کہ جس سے آدمی گھبرا جائے ؛

غلطنامہ عربی رسالات نبویہ علیہ التحیۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١	١٣	عنہ وعط علے	عنہ وعلیٰ	٢٤	١٣	فی الکنی	وفی الکنی
١	١٣	امیز المؤمنین	امیر المؤمنین	٢٥	١٩	اعتق	اعنق
٢	١٥	النساء اللتی	النساء فاطمۃ الزہراء اللتی	٢٦	٦	بماثۃ	بمائہ
٥	٨	راجعنا لیہا	راجعنا الیہا	″	١٦	بعص	بعض
٦	١١	شوکانی	الشوکانی	٢٧	١	فاتینا الشیھا	فاتینا شیئا
″	٢٢	ابونا	ابینا	٢٨	١٢	موسیٰ ابن سلیمان	موسی بن سلیمان
٨	٣	خیر المکاتیب	خبر المکاتیب	٢٩	١٦	لایقرأۃ	لایقرأہ
٩	٢	سمان	سلیمان	٣٠	١٥	حزار	ضرار
″	٨	وفد النبی	وفد علی النبی	٣٧	٢	البیتحتری	البختری
″	٩	وسلم واخوہ	وسلم ہو واخوہ	٣٨	٥	وایحبکم فقالوا الرجع	وایحبکم فقالوا ارجع
١٠	٤	والغنزی	والعنزی	″	٦	فنجزھم	فنخبرھم
١١	٢	یا زھم	یا وبھم	٣٩	١١	وازھنہ	وازھدہ
″	٣	ان تقدما	ان یقدما	٤٠	٣	جازیۃ	جاریۃ
١٢	٣	البندلجی	البندنیجی	٤١	٣	اوردہ	التخریج اوردہ
١٣	١١	کتبہم کتابا	کتب لہم کتابا	٤٣	٢	عن	علی
١٤	٢٤	الجہنی الی	الجہنی وفد الی	٤٤	١٦	وامام	والامام
١٥	٢	الحدایث	الحدیث	٤٥	١٥	وابن للبون	وابن اللبون
″	١٢	الھندی	النہدی	″	٢٥	منفوق	متفرق
١٨	٨	قال وقدمنا	قال وفد منا	٤٦	١٨	وجوب الجمع	الوجوب یلزم الجمع
″	١٥	کتب بلسم اللہ	کتب لی بسم اللہ	٤٧	٢٠	فالاولیٰ	فاول
″	١٩	عن ابیہ عن جدہ	عن ابیہ عن ابیہ عن جدہ	٥١	٣	ابن سعد	ابن سعدو
١٩	١	ابتس	ربتس	″	٢٢	والتیم	والیتیم
″	١٨	ارود الجیش	اردد الجیش	٥٢	٩	بکرۃ	ببکرۃ
٢٠	٤	اقبل وحیۃ	اقبل دحیۃ	٥٣	١٦-١٧	الیمن اکتبوا	الیمن وقال اکتبوا
″	١١	وحیۃ	دحیۃ	٥٦	٦	للافاقی	للافاقی
″	١٣	دجیۃ	دحیۃ	″	٢٢	دینازا	دینارا
٢١	٩	والشتبیہ	والتشبیہ	٥٨	١٠	وابی	والی
٢٢	٦	لعث	بعث	″	١٦	سردات	سروات
″	٢١-٢٢	سبز	سنبر	٥٩	١١	اذا نھم	اذاھم
٢٣	١٠	وقد فاسلم	وفد فاسلم	٦٠	٩	ماحسن	باحسن
″	١٨	مالک فی نصر	مالک فی نفر	٦٢	١٨	قد نزل الیہ	قد انزل اللہ

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
٦٢	٢٦	صفراء	صفراءو	١٠١	٢٥	قبیة	قبلیة
٦٣	٨	ورعا	درعا	〃	٢٦	جلسیها	جلسها
〃	٩	حذارة	مغدرة	١٠٢	٧	معاوان القبیلة حلبیتها	معادن القبلیة جلستها
〃	٢٦	بامرة واصلحوا	بامرة ما نصحوا واصلحوا	〃	٨	حلبیتها	جلسها
٦٥	٢٥	احبور	احبوا	〃	٢٦	ة	و
٦٧	٢٢	الیعل	الیعل	١٠٤	٢٣	خمسه	خمسة
٦٩	٧	وتراط	وذراط	١٠٥	١٠	وقد	وفد
〃	١١	یعتسر	یتعسر	〃	١٢	فقال	فقام
٧٥	٢٤	الثلاثة قال ابن عبد الله	الثلاثة قال ابن عبد البر	〃	١٧	ماثله	غائلة
٧٦	١٦	فنهایته	فنهایة	〃	١٩	الابلوح	الابلوج
〃	٢١	وخیلا	دخیلا	١٠٦	١٣	حکم	لکم
٧٧	٣٠	وانفقوا	وانفقوا	〃	١٥	الرکوب الفلو	الرکوب والفلو
٧٨	٤	ابدا	احدا	١٠٧	٥	رابعث	وابعث
٨١	٢١	عن	لمن	١٠٨	٢٤	لحضرة	حضرة
〃	٢٥	حرمة لخمر	حرمت الخمر	١٠٩	١٩	الادل	الازل
٨٣	٢٢	الی	ای	〃	٢٠	الشریة	الشربة
〃	٢٤	یشرب	لیشرب	١١٠	٨	بخضیة	مخبضة
〃	٢٦	طبیخ	طبخ	١١١	١٨	فعلیها	فلها
٨٦	١٠	الحصون فی	الحصون ایضا فی	١١٢	٢٧	وفتهها	وفقها
〃	١٣	والسلا	والسلاح	١١٣	١٠	من فقهاء	من الفقهاء
٨٨	٦	اعطك	اعظك	〃	١٧	حاشیة علی کتاب بنی نهد بیان فصاحته	بیان فصاحته صلعم
〃	١٧	اکثم	اکتم				
٨٩	١٧	طیبنة	طیبة	١١٤	٥	لهم	له
٩١	٦	عنبة	عنبسته	١١٥	٣	کما اقول	اقول کما
٩٤	٦	ببعثه	یبعثه	〃	١٠	بمقنته	بمقنتہ
〃	حاشیة	هرمز	شرویه	١١٧	١٤	المتبرع	المتزبع
٩٦	٧	سودات	سروات	١١٨	٦	یحرجه	لیحرجه
٩٦	٢٤-٢٦-٢٧	ورقاء بسودات	ورقاء وسروات	١١٩	٣	با معهو	با نهم
٩٧	٦	عمر	محمد	〃	٧	الله الیه وذمة	الله وذمة
〃	٢٢	جفنتم	جفنة	〃	٨	رسوله تعلق بکتاب بنی ضمرة واخرجه	رسوله واخرجه
٩٨	١	لنصرة	نصرة				
〃	٣	المسلم	السلم	١٢٠	٦	یخرج	نخرج
١٠٠	١٣	الکفر کالحبشة یفید	الکفر کالحبشة	〃	١٧	ان لا لی	ان صارت لالی
١٠١	١٠	من	بن	١٢١	٧	خزوج	خزرج

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۱	۱۱	التشریل	التنزیل	۱۴۵	۱۳	لاتخادنوا	لاتخذلوا
//	۲۵	فیہا	فیہا	//	۱۸	ابن سبیل	ابن السبیل
۱۲۲	۱۱	الحوام	الحرم	//	۱۹	العیب	الغیب
//	۱۲	وزیر	وزیراً	۱۴۶	۳	عقبہ	عقبة
۱۲۴	۹	الصلاح	المصباح	//	۱۱	فیہ	فی
//	۱۹	نحوصاً	محوصاً	//	۱۹	ربیہ	ربیعة
۱۲۵	۱۷	شیخ الدحلانی	الشیخ دحلان	۱۴۸	۳۱	وقد	وفد
۱۲۶	۱۸	لہ	لنا	۱۴۹	۷	انس سلمی	انس السلمی
۱۲۷	۱۲	ابی عبیدۃ الجراح	ابی عبیدۃ بن الجراح	//	۱۳	بایل	بابل
//	۱۵	قری	قوی	//	۱۸	اتیت والنبی	اتیت النبی
۱۲۷	۱۷	فیزرعوھا	فلیزرعوھا	۱۵۰	۹	لززیل	لرزیل
۱۲۸	۱۴	اباحۃ	اباحتہ	۱۵۱	۱۳	فی سمہ	فی اسمہ
۱۲۹	۱۴	الی النبی	اتی النبی	۱۵۲	۱۳	الناس الاسلام	الناس الا الاسلام
۱۳۰	۶	اموك الكم	اموالکم	۱۵۴	۲۵	مہیارہ اتاریہ	مہیارہ واتادیہ
//	۱۲	ابن احزم	ابن حزم	۱۵۶	۲۳	ساۃ	شاۃ
//	۱۳	حرم	حزم	//	۲۴	ومائۃ ففیہا الزففیہا	ومائۃ ففیہا
۱۳۱	۲۳	الیہقی	البیہقی	۱۵۷	۱۰	وفی سبیل	ولابن السبیل
۱۳۳	۳	یصرح	یصرخ	//	۱۱	ولاعمالہا	ولابعمالہا
//	۳	احھرقتنا	احرقتنا	۱۵۹	۱۹	بنو	بنی
//	۲۶	ونبتکما	ولیتکما	۱۵۹	۲۲	لنفسہ	بنفسہ
۲۳۶	۸	بنو	بنی	۱۶۱	۴	اوقیتۃ	اوقیۃ
//	۲۶	ابنا	ابنی	//	۲۴	تتکافا	تتکافأ
۱۳۷	۲۵	بنو	بنی	۱۶۴	۹	إلتی	اللتی
۱۳۸	۴	بنو	بنی	//	۱۴	بعد الاسلامہ	بعد الاسلام
۱۳۹	۲۲	العشری	العثری	//	۱۵	نظام	نظامہ
۱۴۰	۲۲	موصعین	موضعین	۱۶۵	۱۲	الشجبی	الشعبی
۱۴۲	۱۸	خاد	خالد	//	۲۷	یوم	یوماً
۱۴۳	۷	وفی وبھذا	وفی بھذا	۱۶۶	۱۴	خیر	غیر
//	۲۱	الکلی	العکلی	//	۱۵	عانماً	عالماً
//	۲۳	المنیریین	المنیربن	//	۲۷	من الفتیا	من الفتیا علیہ
۱۴۴	۸	بروایتہ	بروایۃ	۱۶۷	۱۳	وعرقوا	وعرفوا
//	۸	عبید ابی اسحق	عبید بن ابی اسحق	۱۶۸	۲۵	املاۃ	اعلاۃ
//	۹	بنو	بنی	۱۶۹	۱۶	ارض تظلی	ارض تقلنی
۱۴۵	۷	ابلغوہا	ابلغوہا	۱۷۳	۹	الحلسن	الحلس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٧٣	٢٦	سمعتم	سمعت
١٧٤	٢٠	واللہ لاتتصل	واللہ ان لاتصل
١٧٥	١٥	الاجابیش	الاحابیش
"	٢٤	جاؤا	جاء
١٧٧	١٨	بعض علی	بعض وعلی
١٧٩	١-٢	شیبة	شبیة
١٨٠	٧	محبتاز	مجتازا
"	١٣	یخیل	بخیل
"	٢٢	عمرو را صطلحا	عمرو واصطلحا
١٨٢	١	الشبہ	اشبہ
١٨٤	١٠	اختلفوا	اختلف
١٨٥	٣	الیتیمیة	التیمیة
"	٢٢	جیان	حبان
١٨٨	٧	جرج	حرج
١٨٩	١٢	الصیفی	الصفی
١٩٠	١١	عمرو قال	عمرو بن حزم قال
"	٢٠	اسھم	السھم
"	٢١	حنی	حتی
"	٢٤	مکیم	حکیم
١٩٢	١٣	مجمة الصحابة	معجم الصحابة
١٩٥	١	وبتجوا	واحتجوا
"	١١	للانتفاع	الانتفاع
١٩٧	٦	سیرة	السیرة
١٩٩	٩	جامع ازھر	الجامع الازھر
٢٠٢	١٩	العیب	الغیب
٢٠٣	١٢	اذاجاء	اذجاء
٢٠٨	٢٣	الانف اوعی	الانف اذا اوعی
٢١٠	٢١	تزیع	تزیغ
٢١٣	١٩	تحمی مھا	عمی سھا
٢١٧	١٥	ھذا الکتب	ھذا الکتب
٢١٨	١٣	برویتہ	یرویتہ
"	١٦	فضیعوعوھا	فضیعوھا
"	٢٣	بادھر	بادر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢١٨	٢٦	عقمة بن	عقبة بن
"	٢٧	امی	امتی
٢٢١	٣	فقرونہ	وقرنہ
٢٢٣	٢٥	حازثة	حارثة وفد
٢٢٣	٢١	سننة	مسنة
"	٢٣	العشوی	العشری
٢٧٤	٢٤	یتمتعتا	یمتعنا
٢٧٦	٢٧	عند	عند ابی داؤد
٢٧٧	٥	الوضائعین	الوضاعین
"	٧	"	"
٢٧٩	٩	انہ رب	انہ الرب
٢٨٠	١	بالبجونی	بالنجوی
٢٨١	٧	احادیث	الاحادیث
"	٢٢	الھدیہ	للھدایہ
"	٢٣	یسجب	لسبب
"	٢٥	بقبول	لقبول
٢٨٢	٢٠	قساد	فساد
"	٢١	الکنابی	الکتابی
٢٨٦	١٠	لمرلیستھدہ	لم یسندہ
٢٨٨	١٢	تزعی	ترعی
٣٠٧	٢٤	شیخ	الشیخ
٣١٠	٢٣	وزقہ	ورقہ
"	٢٦	البش	البشر
٣١٥	٩	باوریاد	بادوباد
٣١٧	٢	اھلة	ایلة
"		سوارت	سوارة
٣١٨	٢٠	فاضوك	قاضوك

غلطنامۂ اردو کتاب رسالات نبویہ علیہ التحیۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	فرمایا ہے کہ میرے	فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور میرے
۴	۱	مروی ہیں ہے	مروی ہیں۔
۶	۱۵	کتاب	کتابت
۷	۱۲	والا اس لیے	والا اسی لیئے
〃	۱۷	خارج لیکن	خارج ہے لیکن
〃	۲۲	بھی شمار میں آسئے ان کے سوا	بھی اوس شمار میں آتے جنکی گنتی اوپر بیان ہوچکی لیکن ان کے سوا۔الخ
۷	۲۴	اونپر قسم	اونپر رقم
۹	۱۶	کی ہے شاہین	کی ہے ابن شاہین
۹	۱۷	عالبس نخع	عالبس نخعی
۱۰	۵	وہ عبری ہیں ساعدہ	وہ عنبری ہیں ساعدہ
۱۱	۱۶	عبید نہیں تو	عبید ہیں تو
۱۲	۳	بند بھی	بند نیچی
۱۳	۱۴	ذکر میں بولا جاتا ہے وہ ایک	ذکر میں قولہ اکرتی ہو گیا محاورہ ہے فی رتی مشہور رتی وہ ایک
۱۵	۶	ہیں	سے
〃	۱۱	ہندی	نہدی
۱۷	۲۶	ماکولا	ماکولا نے
۲۲	۱۹	سبزالاماشی	سنبرالاماشی
۲۴	۴	بالوں	الوں
۳۰	۱۴	حسزار	ضرار
۳۲	۱۸	مسلمان	سلمان
〃	۵	مردبانی نے	مرزبانی نے
〃	۲۶	سے روایت	سے وہ روایت
۳۵	۱۶	کیے	کیا
۳۸	۱۸	گرہ	گروہ
۴۰	۳	کے لیے خیبر کے قلعہ کثیبہ میں	کے خیبر کے قلعہ کثیبہ میں سے
۴۴	۲۵	اور	وہ
۴۵	۱۸	حمو	حموی
۵۰	۶	توسلے	نوتے
۵۴	۱۲	گا	کا
۵۸	۱	پیرت	پٹیت بمعنی اقفا
۵۸	۲۵	صعفا	ضعفا
۵۹	۱۴	تقطمر	نقطمر
۶۲	۱	اسلام	سلام
۶۴	۵	اور احمد	اور وہ اصح
۶۹	۱۶	شین اور دونو	شین اور غین دونو
۷۵	۱۷	اور	اوسکو
۷۶	۱	عبداللہ	عبدالبر
۷۸	۲۶	گوہن	گوہن کے
۸۳	۱۵	لبنی	کھیتی
۸۸	۱۹	شیبا	ستھیا
۹۲	۱۶	عمار کے	عمان کے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۵	۳	سشکروں	لشکروں	۱۸۸	۹	صیفی	صفی
۱۰۵	۱۶	بیرے	ابرے	؍؍	۱۲	صیفی	صفی
۱۰۶	۲۷	اسں ہتھوڑے	اس کے مثل ہتھوڑے	؍؍	۱۶	معیب	مسیب
۱۱۱	۴	مزاد	مراد	۱۹۲	۱۴	مبجمتہ	معجم
۱۱۵	۱۶	اول ادرسے	اوس چیز سے	۱۹۵	۱۴	دماغ	دیلغ
۱۱۶	۱۱	لیا میں اور	لیا میں سے اور	۲۰۵	۳	مددگاری	مُدد
۱۲۲	۱۵	لیجانب سے	کیجانب سے	؍؍	۴	مددگاری	مُدد
۱۲۳	۱۹	کہا ہے کو کیا	کہا ہے کر لیا	؍؍	۱۰	ہو	ہوں
۱۲۴	۲	کو	کہ	۲۰۷	۶	جاسنے	جاسنتے
؍؍	۲۴	سیجئے	بیجئے	۲۱۰		فرقۃ	فرقوعۃ
؍؍	۲۵	نہ	نہ کہ	۲۱۷	۷	خواہ	یا سوئے
۱۳۲	۲	بنہنباہٹ	بہنبہناہٹ	؍؍	۷	کاہو	کے
؍؍	۶	چھاؤ	جھاؤ	۲۳۲	۱۹	عسرفہ	صرفہ
؍؍	۹	ابرائی	بُراہی	۲۳۵	۱۹	عاتیہم	عانیہم
؍؍	۱۵	کے	کے لیئے	؍؍	۲۰	ستغنے	ستغنے
۱۴۴	۳	سیکئے	سیکئے جائیں	۲۳۶	۱۱	سبب	سبب ہے
۱۵۶	۲	اللہ	اللہ کے	۲۴۹	۲۱	اور مردویہ	اور ابن مردویہ
	۳	سیجہ	سیجہ	۲۵۴	۲۰	مرطٰ	مرطی
۱۵۷	۱۳	۔	۔	؍؍	۲۵	تلفظ	بلفظ
۱۶۱	۱۰	کوبٹی	کوتی	۲۵۵	۱۰	دین	عزم
۱۶۹	۲۵	حکم یا ایسی	حکم سے یا ایسی	۲۵۷	۱۶	عیوض	عوض
۱۷۵	۱۲	اونٹ	اونٹ پر	۲۵۸	۴	عیوض	عوض
۱۷۹	۱	شبیہہ	شبہۃ	؍؍	۸	عیوض	عوض
؍؍	۲	شبیہہ	شبہۃ	۲۵۹	۲۵	قیافہ	قافیہ
؍؍	۳	قولوں	قولوں	۲۷۰	۱۳	عیوض	عوض
۱۸۰	۹	کے	کی طرف	۲۷۵	۲	د	رد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢٨٠	٢٧	ہیں اور کہا	ہیں اور معنی نعت کی بڑھاپا ہے اور معنی نعت کی فاحش کلام
٢٨٨	١٢	بیروں چڑستے	بیروں میں چڑستے
٢٨٨	١٨	دالی	ڈالی
٢٩٤	١٤	روستے	وارو ہے
٢٩٤	١٣	ارعایت	
٢٩٨	٥	اروعاد	روعاء

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢٩٩	١٧	کو	کے
٣٠٢	٢٠	صورة	سورة
٣١٧	٧	تریں	تری
〃	١٧	بں	میں
٣١٨	١	آاور	آیا
〃	٥	ہر	بر
〃	〃	کہ	کر
٣١٩	١٨	دہ ثبت	وہ دیت

اطلاع

بخدمت جملہ اہلِ مطابع و تاجرانِ کتب وغیرہ

التماس ہے کہ کوئی صاحب بغیر تحریری اجازت
مؤلف کتاب ہذا کے کُل یا جزو چھاپنے یا چھپوانے
کا قصد نہ فرمائین ورنہ بعوض نفع نقصان اٹھانا
پڑے گا۔ ہان جسقدر اسکی جلدین مطلوب ہون وہ کتب خانہ
ہوم ممبر صاحب مظفر جنگ ریاست ٹونک (راجپوتانہ)
مین درخواست ارسال فرماکر طلب فرمائین ۔

المطّلع

مہتمم کتب خانہ ہوم ممبر صاحب بہادر مظفر جنگ

مقام

ریاست ٹونک (راجپوتانہ)